یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے

ضیاء النور

من احیاء السنۃ

لدحض الفجور واماتۃ البدعۃ

او

منہاج الحیوۃ الشرعیۃ

لرد الرسومات البدعیۃ

مصنفہ

امام المجاہدین قدوۃ المحدثین رئیس المفسرین محی السنۃ الغراء

ماحی البدعۃ الظلماء مرشد العلماء شیخ القرآن والحدیث مولانا محمد طاہر رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

مکتبہ الیمان

دارالقرآن بیخ پیر صوابی سرحد پاکستان، الہاتف: ۰۹۳۸-۲۲۱۸۰۳

سناکسہ

اشاعت اکیڈمی

عبدالغنی پلازہ محلہ جنگی قصہ خوانی پشاور

091-2580325 / 0300-9391643

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔





عظیم الشان خوشخبری

★ اب مکتبہ اشاعت آپ کے جیب میں ★

دنیامیں کسی بھی جگہ علماء جماعت اشاعت التوحید والسنۃ کے تمام تصانیف Play Storeاور Websiteسے بالکل فری انسٹال / ڈاؤن لوڈ کریں۔



انسٹال / ڈاؤن لوڈ کرنے کا طریقہ



Play Storeسے " مکتبۃ الاشاعت "انسٹال کرنے کے بعد ایپ میں مطلوبہ کتاب ڈاون لوڈ کریں نیز اپنی کتاب کو Play Store/Website پر مفت شائع کرنے کے لیے بھی رابطہ کریں۔

نوٹ

ویب سائٹ پر جماعت اشاعت التوحید والسنۃ کے تمام تصانیف مثلاً تفاسیر، فتاویٰ جات، شروح، سوانح حیات، نوٹس، درس نظامی کے کتب وغیرہ دستیاب ہیں آپ وقتاً بوقتاً Play Storeاور websiteپر چیک کیا کریں مزید معلومات کے لیے دیے گئے واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔ وہاں آپ کو آسانی کے لئے مطلوبہ کتاب کا link دیا جائے گا اور آپ کو بہترین رہنمائی دی جائے گی جس سے آپ کو مطلوبہ کتاب آسانی سے ملے گا۔ پلے سٹور پر ترجمہ و تفسیر یا سورتوں کے نوعیت والے تصانیف دستیاب ہوں ہیں کیونکہ ایک PDF میں اس کا مطالعہ مشکل ہوتا ہے تو ہم نے آسانی کے لیے ہر ایک پارے کے لیے الگ الگ بٹن بنایا ہے تاکہ قارئین کے لیے پڑھنے میں آسانی ہو باقی تمام نوعیت کے تصانیف مندرجہ ذیل ویب سائیٹ پر دستیاب ہوں گے۔ جو Goggle پر مزکورہ ویب سائیٹ میں سرچ کرنے سے یا ہمارے مندرجہ بالا app " مکتبۃ الاشاعت "کو پلے سٹور سے انسٹال کرنے کے بعد ایپ میں سرچ کرنے سے ملیں گے۔ آسانی کے لیے ویب سائیٹ پر links ملاحظہ کیجئے۔ جزاکم اللہ

WhatsApp:0320-1914145

ویب سائیٹ maktabatulishaat.com (مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام)

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

☆☆☆☆☆☆حقوق الطبع محفوظة☆☆☆☆☆

اسم الکتب☆ ضیاء النور من احیاء السنة لدحض الفجور واماتة البدعة

او

منهاج الحیوٰة الشرعیة لرد الرسومات البدعیة

اسم المصنف ☆ امام المجاهدین قدوة المحدثین رئیس المفسرین محی السنة الغرّاء ماحی البدعة الظلماء مرشد العلماء شیخ القرآن والحدیث مولانا محمد طاهر رحمه الله الغافر

☆ الناشر☆

مکتبة الیمان ☆ دارالقرآن بنج پیر صوابی سرحد پاکستان

الهاتف :(۰۹۳۸-۲۲۱۸۰۳)

تحت اِشراف ☆ شیخ القرآن مولانا محمد طیب طاهری مدظله

الطبعة الخامسه ☆ رمضان ۱۴۲۷ھ اکتوبر ۲۰۰۶ء

الطابع ☆ اشاعت اکیڈمی پشاور فون، 0300-9391643 محلہ جنگی

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔



Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱	خطبۃ الکتاب والباعث علی التالیف	۳
۲	حسرۃ الائمۃ الاعلام علی شیوع البدع والافتراء علیہم بانواع وبیان ذلک	۴
۳	ان الامر بالمعروف والنہی عن المنکر لیدیعا للمرء صدیقا	〃
۴	تباعد القرناء منی حین شرعت فی رد البدع والبہتان علیّ	〃
۵	الی اللہ المشتکیٰ من اطفاء السنن واختلاط الدین بالزوائد	۵
۶	قد یکون النقل للتائید لا لتوثیق الناقل	〃
۷	تقسیم الکتاب الی قسمین القسم الاول فی القواعد الکلیۃ والثانی فی رد البدع المنتشرۃ	〃
۸	فصل فی ذم البدع والتبری من المبتدعین	۶
۹	عن عائشۃ رضی اللہ عنہا من احدث فی امرنا الحدیث	〃
۱۰	عن ابن عباس رضی اللہ عنہ واللہ ما اظن الحدیث	〃
۱۱	عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ خط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	〃
۱۲	النظر الی رجل یحیی السنۃ عبادۃ	〃
۱۳	اذا مدح الفاسق یغضب الرب تعالیٰ	۷
۱۴	من وقر صاحب بدعۃ فقد اعان علی ہدم الاسلام	〃
۱۵	حدیث من مشیٰ الی صاحب بدعۃ	〃
۱۶	قال فضیل بن عیاض من جلس الی صاحب بدعۃ	〃
۱۷	حدیث اذا رأیتم صاحب بدعۃ فاکفہروا فی وجہہ	۸
۱۸	اذا ترک الامر بالمعروف والنہی عن المنکر یمسخ اللہ قلوبہم ویلعنہم اللہ ویعمہم اللہ بعذاب	〃 〃
۱۹	لا یرد السلام علی المبتدع ولا یقبل منہ ولو کان یمشی علی الہواء	〃
۲۰	بلغ السلام الی صاحب سنۃ حیث کان ہو	〃
۲۱	سعادۃ الناس ان یوفقہم لجالسۃ من اہل السنۃ	〃
۲۲	علیک بالامر الاول الذین کانوا علیہ قبل الافتراق والوقوف حیث وقفوا	〃
۲۳	لا یسمع من المبتدع ولو یقرأ القرآن	۹
۲۴	اہل البدع کلاب اہل النار وشر الخلق . والرجل علی دین خلیلہ	〃

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

۲۵	لا یقبل لصاحب بدعۃ وصـ	۱۰
۲۶	من امارات الساعۃ اذا وسد الامر الی غیر اھلہ	"
۲۷	الائمۃ المضلون	"
۲۸	من کتم الحق فعلیہ اللعنۃ	۱۱
۲۹	یکون فی اٰخر الزمان دجالون کذابون	"
۳۰	تعریف الامام والھجران من اھل البدع وقول الشیخ عبد القادر الجیلانی قدس سرہ فی ذلک	۱۲
۳۱	المبتدع اشد من الفاسق	"
۳۲	فی شرح المقاصد حکم المبتدع البغض والمجانبۃ ولا یقدم	۱۳
۳۳	یدعون الدجالون المشایخ	"
۳۴	ھلاک السالکین حین رأوا المنکر فلا ینھون	۱۴
۳۵	لا یسلم علی فاسق والشیخ المازح الکذاب	"
۳۶	تسمیۃ المعتزلۃ وبدأ امرھم	"
۳۷	لم یشھد مالک رح الجماعۃ خمسا وعشرین سنۃ مخافۃ ان یری البدع	"
۳۸	الصلوٰۃ خلف المبتدع	۱۵
۳۹	لا تسألوھم عما احدثوا فانھم اعدوا لھم جوابا لکن سلوھم عن السنۃ	"
۴۰	بیان الحدیث بغیر المحل کذب لھا	۱۶
۴۱	موت المبتدع فتح الاسلام والفساد من علماء الدین قالہ الامام الربانی	"
۴۲	ضرر المبتدع اشد من الکافر . ستۃ یلعنھم اللہ	"
۴۳	کل صاحب بدعۃ ذلیل	۱۷
۴۴	التحقیق فی سند حدیث من وقر صاحب بدعۃ	"
۴۵	احکام المبتدعین مختصرا مما سبق	۱۹
۴۶	البدعۃ اشد ضررا من ترک الواجب	۲۱
۴۷	قال الشاطبی فی حکمھم	"
۴۸	التحقیق فی معنی البدعۃ واقوال العلماء فی ذلک	۲۲
۴۹	البدعۃ شاملۃ للمقدار والھیئات والتخصیص بالاوقات والھیئات	"

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۵۰	البدعۃ ضلالۃ باقسامھا	
۵۱	قد یکون المراد من البدعۃ المعنی اللغوی	۲۳
۵۲	تقسیم البدعۃ الی الحسنۃ والسیئۃ بدعۃ	۲۷
۵۳	قال ابن تیمیۃؒ اربعۃ واربعون لفظا استعملت فی القرآن بالمعنی اللغوی الشرعی	"
۵۴	البدعۃ الشرعیۃ علی اقسام	"
۵۵	تصیر البدعۃ مذمومۃ اذا اعتقد دینا والا رسما وتکلفا	"
۵۶	البدعۃ المطلقۃ لا یحکم علیھا بالحسن والقبح	"
۵۷	لابد للمفتی ان یوضح من المستفتی فیما افتاہ	"
۵۸	کلمۃ "ما" تخصھا الصلۃ وحال المتکلم	"
۵۹	المعانی الشرعیۃ للبدعۃ واقسام المبتدع	"
۶۰	اقوال العلماء فی تعریف البدعۃ الشرعیۃ	۲۶
۶۱	قال الامام الشھید وابن حجر تقسیم البدعۃ الشرعیۃ الی الحسن والقبح بدعۃ	"
۶۲	قال الامام ولی اللہ الدھلوی البدعات امور من تحاریف الناس بعد الانبیاء	"
۶۳	امثلۃ البدع	"
۶۴	الفرق بین البدعۃ الحقیقیۃ والاضافیۃ	۲۸
۶۵	قال الامام الشھید فی تحقیق الاحادیث الثلثۃ	۲۹
۶۶	الفرق بین السنۃ الحقیقیۃ والسنۃ الحکمیۃ	"
۶۷	لیست الحدثات الدنیویۃ من البدعات	"
۶۸	تعریف البدعۃ الاضافیۃ وتحقیق المراد من کلمۃ "ما" فی الحدیث	۳۰
۶۹	التعیین والتحدید وکذلک التوقیت والھیئۃ للعبادات علی قسمین تکمیلا اولزوما وکلاھما حق الشارع	" ۳۱
۷۰	امثلۃ التکمیل واللزوم والتحدید والتحسین فی الازمنۃ والامکنۃ	۳۲
۷۱	اذا تدبرت فی الامور المشروعۃ وجدتھا منقولۃ من الشارع بتحدیدھا وتکمیلھا وھیأتھا وتوقیتھا	" "
۷۲	تعیین الاذکار فی الجھر والخفاء حق الشارع	"
۷۳	امثلۃ بعض العبادات بالاجتماع وبعضھا بالانفراد ومن ذلک زیارۃ القبور	"

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۷۴	حفظ المراتب کحفظ الامور الشرعیۃ	۳۲
۷۵	مدار البدعۃ علی الاعتقاد	"
۷۶	البدعۃ حقیقیۃ ان کانت فی الاصل واضافیۃ ان کانت فی الھیئۃ والتحدید	"
۷۷	اعلم ان العمل الذی لادلیل علیہ من الشارع	۳۳
۷۸	ینبغی الاعتناء فی معرفۃ البدعۃ بالاعتصام وایضاح الحق الصریح	"
۷۹	التحقیق فی تفسیر ایۃ ورھبانیۃ ابتدعوھا والوجوہ فی ذلک	"
۸۰	فائدۃ البدعۃ مع کثرۃ الشعب مشترکۃ فی امور ومنفردۃ فی بعضھا	۳۴
۸۱	مرتکب لبدعۃ الحقیقیۃ یسمی مبتدعا وکذلک المصر والمعلن بالبدعۃ الاضافیۃ	"
۸۲	اتباع الصحابۃ ملحق بالسنۃ	"
۸۳	الحکم المتوجہ من الشارع الی العباد علی ثلثۃ اقسام	۳۵
۸۴	الامور المطلوبۃ من العباد لھا درجات کالامور المنھیۃ	"
۸۵	لیست درجات الکافرین کدرجات المبتدعین کما انھم لیسوا فی الدرجات کالفاسقین	"
۸۶	الفرق بین البدع والمصالح المرسلۃ	"
۸۷	معنی المصالح المرسلۃ والفرق بینھا وبین البدعۃ بوجوہ	"
۸۸	المناسب الذی یربط بہ الحکم علی ثلثۃ اقسام	۳۶
۸۹	الامثلۃ العشرۃ للمصالح المرسلۃ کجمع القرآن وامتلأت المدارس بعلوم یونان	"
۹۰	الثانی الزیادۃ فی حد الشارب والثالث تضمین الصناع الرابع قتل الجماعۃ والخامس اقامۃ مقلد اماما السادس جواز حبس المتھم السابع التحکم علی اموال المسلمین عند الحلجۃ قال الشرخسی الثامن التعزیر بالمال التاسع اذا طبق الارض حرام العاشر اذا بویع رجل ثم ظھر خیر منہ	" " " " " "
۹۱	المبدع تکون فی المقاصد والمصالح فی الوسائل	۳۸
۹۲	بناء العبادات علی التعبد فلا تکون معقولۃ المعنی بخلاف الوسائل فانھا تکون معقولۃ المعنی	"
۹۳	للبدعۃ الاضافیۃ ناحیتان فمن ناحیۃ سنۃ ومن اخری بدعۃ	"
۹۴	الفرق بین البدعۃ الاضافیۃ والحقیقیۃ والمصالح المرسلۃ	"
۹۵	اقسام الوسائل منھا ما تکون حسنۃ فی نفسھا وما تکون حسنۃ اذا توصل بھا الی المقصود	۳۹
۹۶	التقسیم الاخر للوسائل منھا ما یستعان بھا فی التکمیل للحسن	۴۰

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۹۷	ومنها مایستعان بها الفاعل فی وجود الفعل فبئس حال المدرسین للعلوم الادبیة واشد منهم المناطقة	۴۰
۹۸	الفرق بین البدع والرسم	"
۹۹	تعریف الرسم وانه یصیر بدعة	۴۱
۱۰۰	معنی المصالح عند الاصولیین	"
۱۰۱	تقصیر الشوکانی فی ارشاد الفحول	۴۲
۱۰۲	کما ان المقاصد منها واجبات ومندوبات کذلک الوسائل	"
۱۰۳	لا یحکم علی الائمة بالابتداع لان مستند کل منهم دلیل شرعی	"
۱۰۴	تغلیط المبتدعین فی القیاس وامثلة قیاسهم الفاسد	"
۱۰۵	قیاس الائمة والمسائل المستنبطة لهم من السنن الحکمیة	۴۳
۱۰۶	المسائل المستنبطة ملحقة بالسنن لاحتمال الغلط فیها لا من السنن الحقیقیة فانها لا تحتمل الغلط	"
۱۰۷	من المصالح المرسلة الامور المنتظمة	"
۱۰۸	الفرق بین الاجماع والرواج	"
۱۰۹	تفسیر قوله تعالیٰ ویتبع غیر سبیل المؤمنین ومعنی حدیث ماراٰه المؤمنون حسنا	۴۴
۱۱۰	افعال المؤمنین المکلفین علی قسمین عبادات وعادات	"
۱۱۱	البدعة لا تکون فی الامور العادیة والدنیویة	"
۱۱۲	اذا وجد التعبد فی الامور العادیة والدنیویة کالملبوس فتصیر بدعة	"
۱۱۳	قد یصیر المباح بدعة	"
۱۱۴	اذا عدّ المنطق والفلسفة من الامور الدینیة فهی بدعة	۴۵
۱۱۵	التدین بالامور المباحة کانشاد الشعر بدعة وقیام الامام علی المنابر	"
۱۱۶	تنشأ البدعة من امور	"
۱۱۷	قد تکون البدعة من الهیئة الحادثة والتوقیت لها	"
۱۱۸	امثلة البدعة الحقیقیة والحکمیة	۴۶
۱۱۹	بیان تجرد الواجب تعالیٰ واثبات المهیولیٰ وبالعکس من الامور المبتدعة	
۱۲۰	تعیین الاوراد وغیرها من العلماء الربانیین لیست من الامور المبتدعة وبدعات المتصوفین	

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱۲۱	من البدع مجالس القوالی والمراثی والاعراس والاجتماع عند القبور	۴۶
۱۲۲	قال الغزالی لقد ضیعنا شطر صالحا	"
۱۲۳	الاعتناء لشد الله عند الملاقاة والالفاظ العالیة للمشایخ	"
۱۲۴	جعلوا المسائل الفرعیة بین الائمة دینا وبلا مون علی من یرد الشذوذ والبدعة	"
۱۲۵	کل عمل اشتبه فیه یترک	۴۸
۱۲۶	اقسام المبتدعین وحکمهم	"
۱۲۷	تقسیم المبتدع الی المجتهد والمقلد والداعی والمجیب لها والمعلن والمستتر والمصر بها والآتی بها ندرة	"
۱۲۸	المشایخ فی دائرة الاسقاط من المعلنین بالبدعة والداعین الیها	"
۱۲۹	یقبل التوبة من المبتدع بالشروط الثلثة	۴۹
۱۳۰	ضرر المعلن بالبدعة متعد	"
۱۳۱	قال الشاطبی قد یکون الذنب صغیرا فیعظم بالاصرار	"
۱۳۲	المتهاون اعظم جرما	"
۱۳۳	لیس للبدعة حد محدود لا یزاد علیه ولا ینقص منه	۵۰
۱۳۴	حکم المبتدعة حسب حال البدعة	"
۱۳۵	قصة صبیغ العراقی	"
۱۳۶	من اتی بالبدعة مستترا اوفلتة لا یسمی مبتدعا	"
۱۳۷	تقسیم البدعة الی الکبیرة والصغیرة	۵۱
۱۳۸	البدعة محرمة ومکروهة	"
۱۳۹	قاعدة بیان البدعات المحرمة والمکروهة	"
۱۴۰	الفرق بین المعصیة والبدعة	"
۱۴۱	قد یجعل البدعة ملحقة بالمشروعات	"
۱۴۲	البدع کلیة وجزئیة	۵۲
۱۴۳	تصیر البدعة صغیرة بشروط وبیان ذلک الشروط	"
۱۴۴	رد الامام مالک علی ابن مهدی حین وضع الرداء امام الصف وقال احدثت فی المسجد	"
۱۴۵	خروج ابن عمر من المسجد لاحداث حدثت وترک الجماعة	۵۳

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱۴۶	الشرط الرابع للمعصية جهتان ساقطة في الشرع ومخالفته لرب العظيم فاذا استهان بترك عظمة الرب العظيم	۵۳
۱۴۷	ذكر ابو الشكور السالمي ستة عشر اقوالا في الرد على اهل البدع	"
۱۴۸	البدعة شر من الفسق ومن اخذ طريقا بغير حجة فهو ضال	"
۱۴۹	البدعة حرام ومن استحل الحرام يجب القتال معه والجدال معه	۵۴
۱۵۰	تفصيل البدعة ولها اقسام وتقسيم البرية الى فرق شتى واحكامهم	"
۱۵۱	انواع المعصية	"
۱۵۲	الفرق بين الاثم والعدوان وتضمن احدهما للآخر	"
۱۵۳	العدوان على قسمين	۵۵
۱۵۴	ههنا اربعة امور حق الله وحق العبد والبغي والعدوان في كليهما	"
۱۵۵	الفرق بين الفحشاء والمنكر والفسق والبدعة	"
۱۵۶	اسباب شيوع البدع منها حب الرياسة ومنها حب الدنيا	۵۶
۱۵۷	قوله ان كثيرا من الاحبار والرهبان الآية قال اسدي في اهل القبلة قال عطاء هي عامة	"
۱۵۸	قال سفيان من فسد من علمائنا ففيه شبهة من اليهود	"
۱۵۹	قال ابن كثير كان لليهود على اهل الجاهلية رياسة فخافوا ضياعها	"
۱۶۰	قال ابن العربي الآية شاملة لليهود والمسلمين	"
۱۶۱	روى الدارمي عن عباد ان اليهود خافوا على زوال مناصبهم	۵۷
۱۶۲	اتباع الهوى	"
۱۶۳	خلاصة سورة الاعراف ذكر الله تعالى قوم لوط في عشر سور	۵۸
۱۶۴	الآيات والاحاديث في ذم الهوى	"
۱۶۵	المتبع على قسمين	"
۱۶۶	الفرق بين علماء الدنيا وعلماء الدين	"
۱۶۷	من علامات علماء الدنيا انهم جعلوا المسائل الفرعية بين الائمة دينا وردّ الشرك والبدعة مسائل فرعية	۵۹
۱۶۸	ومن علاماتهم انهم اخترعوا الالفاظ المشتبهة وتركوا الالفاظ المنصوص	"
۱۶۹	الفداء بيا رسول الله ودرود تاج	"

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱۷۰	ومن علاماتهم انهم متبعون لعوائد العوام	
۱۷۱	لا یغرنك اطباق الخلق علی ما احدث	۶۰
۱۷۲	فی مجالس الابرار عن العلامة ابن القیم ان العمل اذا جری خلاف السنة فلا اعتبار به	"
۱۷۳	ومن علاماتهم انهم هم الخادعون بالله یلتمسون الدنیا بالدین	"
۱۷۴	ومن علاماتهم تبدیل الالفاظ الشرعیة واطلاقهم الحکمة علی علوم الفلسفة	"
۱۷۵	ومنها انهم یکونون کثیر الاختلاف قال الثوری اذا رأیتم العالم کثیر الخ	"
۱۷۵	اهل الضلال یسبون الائمة ویفترون علیهم ویفتون علیهم کما افتوا علی الامام الشهید اسماعیل رح والشیخ ابن تیمیة رح	" ۶۱
۱۷۶	اهل البدع یعظمون اهل الالحاد کالحلاج	"
۱۷۷	افتی الجنید علی الحلاج وبیان کلماته الکفریة وتبرئة العلماء منه	"
۱۷۸	قال الحافظ ابن حجر لا اری یتعصب للحلاج الا من قال بقوله	۱۲
۱۷۹	قال سیدنا الشیخ عبد القادر رح لاهل البدع علامات	"
۱۸۰	القلب ینکس اذا لم یامر بالمعروف	"
۱۸۱	یذوب قلب المؤمن فی اخر الزمان	"
۱۸۲	الشریك مع العاصین مثلهم	"
۱۸۳	خسف الله بالعاصین وبالشیخ الساکت الارض	۶۳
۱۸۴	صاروا العلماء انهم صادّین للناس عن سبیل الله	"
۱۸۵	من علامات اهل البدع انهم یلصقون بالامراء والحکام لیفتروا علی اهل الحق عندهم ویرموهم بالبغی	"
۱۸۶	امثلة العلماء الربانیین الذین فتنوا من اهل الضلال	۶۴
۱۸۷	تغییر السنة وشیوع البدعة	"
۱۸۸	قال ابن الحاج اذا ترکت البدعة یقولون ترکت السنة	"
۱۸۹	الحرب من مواضع العبادات المشتملة علی البدعات اسلم	"
۱۹۰	شعار الرجل الصالح فی هذا الزمان لزوم البیت	۶۵
۱۹۱	نقض عری الاسلام ومعنی الغرباء	"
۱۹۲	ظهور الشیاطین فی المساجد	۶۶

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

ط

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱۹۳	قال ابن مسعودؓ یاتی زمان تکون السنۃ بدعۃ والبدعۃ سنۃ	۶۶
۱۹۴	تشبیہ العلماء بالشاۃ التی قرعی حمضا ویظن بہا سمنۃ	"
۱۹۵	تکثیر العلماء ولا ینتفع بعلمہم	"
۱۹۶	من اشراط الساعۃ سیادۃ المنافقین	۶۷
۱۹۷	یتخذ المساجد کنیفا وان البقاع لیدال	"
۱۹۸	تنصب الاوثان فی المحاریب	"
۱۹۹	انا خاتم الانبیاء الحدیث	"
۲۰۰	منافقوا الامۃ قرّاءھا	"
۲۰۱	من علامات اھل البدع الغلوّ فی الدین	۶۸
۲۰۲	قال ابن حجر قولہ تعم یا اھل الکتاب لا تغلو تیب ول الیہود وغیرھم	"
۲۰۳	بیان دلائل المبتدعین واکثرھا متشابہات	"
۲۰۴	مثل الشاطبی لادلۃ المبتدعین	"
۲۰۵	ومنہا انہم یتحاکمون الی الطاغوت	"
۲۰۶	ومنہا انہم یتلون الآیات لغرضہم الباطل ویمیلون عن الحق	"
۲۰۷	ومنہا انہم یستدلون بعمل الشیوخ معتقدین لہم العصمۃ	۶۹
۲۰۸	ومنہا انہم یکتمون الحق الصریح	"
۲۰۹	یکتمون العلم اما للبخل بہ اولذھاب الرئاسۃ اوللخوف او لئلا یستدل علیہم	"
۲۱۰	قال ابن مھدی اھل العلم یکتبون مالہم وماعلیہم واھل الاھواء لا یکتبون الا مالہم	"
۲۱۱	ومنہا الغلو منہم فی الانبیاء والصالحین	"
۲۱۲	تعریف السنۃ والترغیب الی احیائہا	۷۰
۲۱۳	الاطاعۃ للہ ولرسولہ وللعلماء والتحاکم الی اللہ والی رسولہ	"
۲۱۴	قال ابن وھب ان اللہ یدخل العبد الجنۃ بالسنۃ یتمسک بہا	"
۲۱۵	قال عمر رضؓ السنۃ ما سنّہ اللہ ورسولہ لا تجعلوا حظ الرأی سنۃ	"
۲۱۶	السنۃ لغۃ وشرعًا۔ وقال الشیخ عبد القادر رح	۷۱
۲۱۷	قد یراد بالسنۃ المستحب	"
۲۱۸	الآثار الواردۃ فی الترغیب الی السنۃ	"

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۲۱۹	من علم الناس القرآن والسنة وتعلمها تنزل الملئكة على قبره	۷۱
۲۲۰	البشارة للقائمين على السنة والتعديل لهم من النبي صلى الله عليه وسلم	"
۲۲۱	يعرض الاعمال على الكتاب	۷۲
۲۲۲	الداعين الى السنة يكونون معي	"
۲۲۳	ولي الله تعالى من يذب البدعة بالسنة	"
۲۲۴	التمسك بالسنة كرعاية اداب الخلاء خير من بناء مدرسة	۷۳
۲۲۵	لأن يهدي الله بك خير لك مما طلعت عليه الشمس	"
۲۲۶	القائم بالسنة عند شيوع البدع له اجر مائة او خمسين شهيدا	"
۲۲۷	اتباع السنة وتركتكم على البيضاء	"
۲۲۸	التحذير للتاركين من السنة والمداهنين بها	۷۴
۲۲۹	يجب القتال مع التاركين للسنة	"
۲۳۰	تحريق المسجد اهون من احداث البدعة فيه	"
۲۳۱	حواري النبي صلى الله عليه وسلم من ياخذ السنة	"
۲۳۲	طوبى للغرباء	۷۵
۲۳۳	معنى الغرباء	"
۲۳۴	ياتي زمان تكون السنة فيه بدعة والبدعة سنة	"
۲۳۵	وصية الخليفة الراشد عمر بن عبد العزيز في اتباع السنة	"
۲۳۶	اقوال العلماء والاكابر في اتباع السنة	۷۶
۲۳۷	قال الاوزاعي رأيت رب العزة في المنام	"
۲۳۸	قال ابو عثمان من امر سنة على نفسه نطق بالحق والحكمة	"
۲۳۹	قال الجنيد الطرق كلها مسدودة الا على من اقتفى اثر رسول الله صلى الله عليه وسلم	"
۲۴۰	قال ابراهيم القارئ علامة محبة الله ايثار طاعته	۷۷
۲۴۱	قال احمد بن حنبل لا يقبل الله من الاعمال الا ما كان صوابا	"
۲۴۲	قال الجريري وذو النون المصري وبشر بن الحارث	"
۲۴۳	قال يحيى الرازي اخلاق الناس كلهم يرجع الى ثلثة اصول ولكل واحد منه	"
۲۴۴	قال احمد بن ابي الحواري من عمل بلا اتباع سنة فعمله باطل	"

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

یا

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۲۴۵	قال ابو سلیمان الدارانی لا اقبل شیئا الا بکتاب والسنۃ	۷۷
۲۴۶	قال التستری العمل بغیر الاقتداء عیش النفس	〃
۲۴۷	قال ابو العباس من الزم نفسہ آداب اللہ نور اللہ قلبہ بنور المعرفۃ	〃
۲۴۸	قال ابو حفص من لم یزن افعالہ الخ	۷۸
۲۴۹	قال ابو الفوارس شاہ شجاع الکرمانی الورع الوقوف عند الشبہات	〃
۲۵۰	قال ابو علی الجوزجانی السعادۃ التوفیق للسنۃ واوضح الطرق اتباع السنۃ	〃
۲۵۱	قال ابو سعید الخراز وابو بکر الدقاق کل باطن یخالفہ ظاہر فہو باطل	〃
۲۵۲	قال ابو یزید البسطامی العلم اتباع	〃
۲۵۳	قال ابو عثمان النیسابوری الصحبۃ مع رسول اللہ اتباع سنتہ	〃
۲۵۴	قال النوری من یدعی حالۃ مع اللہ تعالیٰ تخرج عن حد العلم الشرعی فلا تقربوا منہ	۷۹
۲۵۵	قال ابو حمزۃ البغدادی لا دلیل علی اللہ الا متابعۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم	〃
۲۵۶	قال ابو اسحٰق علامۃ المحبۃ للہ ایثار طاعتہ وطاعۃ رسولہ	〃
۲۵۷	قال ابو القاسم المصرابادی اصل التصوف ملازمۃ الکتاب والسنۃ	〃
۲۵۸	قال ابو بکر التلعفانی من حب الکتاب والسنۃ فہو الصادق	〃
۲۵۹	المراد من قولہ تعالیٰ لا تقدموا بین یدی اللہ ورسولہ لا تجہلوا بالامر قالہ ابو عبیدۃ	〃
۲۶۰	النہی عن المقایسۃ فی الدین وترک السنۃ واتباع الہوی	〃
۲۶۱	الجہل خیر من القول بلا علم۔ وکلام الائمۃ فی ذم الرأی والتبری منہا	۸۰
۲۶۲	قال القاسم لا یحل لنا ان نکتم ما نعلم	〃
۲۶۳	قال الامام ابو حنیفۃ رح البول فی المسجد خیر من الرأی وقال لا یحل لاحد	〃
۲۶۴	قال الامام الشافعی اذا رأیتم کلامی یخالف الحدیث فاترکوہ وقال للمزنی لا تقلدنی	۸۱
۲۶۵	لا حجۃ لاحد مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	〃
۲۶۶	اقوال الامام الشافعیؒ	〃
۲۶۷	خروج الامام احمد بعد ثلثۃ ایام لمن یخالف السنۃ	〃
۲۶۸	الرأی المذموم ما کان خلاف النصوص	〃
۲۶۹	قال عمر بن الخطاب الرأی المصیب کان من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۸۲
۲۷۰	الرأی ثلثۃ اقسام	〃

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۲۷۱	الاسباب التی تعارض بها السنة	۸۲
۲۷۲	الاول الانحراف تکبرا کما هو لولاة الامر	"
۲۷۳	الثانی العلوم العقلیة	"
۲۷۴	الثالث الرهبانیة	"
۲۷۵	الرابع ذوق المتصوفین وحالات الجاهلین	۸۳
۲۷۶	الهدایة فی القرآن	۸۴
۲۷۷	القرآن صراط مستقیم	"
۲۷۸	الفلاح فی القرآن	"
۲۷۹	المتبعون للقرآن لا یضلون فی الدارین	"
۲۸۰	الخاشعون لله علماء القرآن و یحصل الخشوع به	۸۵
۲۸۱	تطمئن القلوب بالقرآن ورفع الدرجات بالقرآن	"
۲۸۲	الدرجات فی القرآن الکریم	"
۲۸۳	القرآن ذکر مبارک	"
۲۸۴	من عمل بالقرآن فقد اتی بوصیة رسول الله صلی الله علیه وسلم	۸۶
۲۸۵	الهدایة والرحمة والفوز للمطیعین	"
۲۸۶	القرآن نور ورحمة	"
۲۸۷	اوصاف حملة القرآن انهم یکون احدهم غضوبا وعبوسا فی وجه الکفار والمنافقین	۸۷
۲۸۸	انهم یتحاکمون عند التنازع الی القرآن	"
۲۸۹	والله تعالیٰ تکفل لاهل القرآن بالحیوة الطیبة	"
۲۹۰	معنی الحیوة الطیبة والبحث النفیس فی معناها	"
۲۹۱	ذم المعرضین عن القرآن واوصافهم	۸۹
۲۹۲	اسباب الاعراض . معظمها سببان	"
۲۹۳	الاول العلوم التی شغلوا بها عامتهم عن فهم القرآن	"
۲۹۴	فلما تجد شیخ المدرسة وامام المسجد الا وهم یخرجون الطلبة الذین یامرون بالتوحید والسنة وینهون عن الشرک والبدعة	۹۰ "
۲۹۵	کتموا ایات الله وبدلوا نعمة الله	"

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

فہرس

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۲۹۶	السبب الثانی للاعراض عن القرآن ایثارھم طعام الدنیا والمشاھرۃ الکثیرۃ بعلوم الدین	۹۰
۲۹۷	قال ابن المبارک فی من اٰثر الدنیا علی العلم	〃
۲۹۸	الطائفۃ الثامنۃ من المعرضین المتصوفۃ وشغلھم بالاحزاب	۹۱
۲۹۹	جعلوا القرآن مکسبا وذریعۃ للدنیا	〃
۳۰۰	اما العوام فالھتھم الاموال عن القرآن	〃
۳۰۱	اما الغرباء الامیون فعاقھم العلماء عن القرآن	〃
۳۰۲	اوصاف المعرضین عن القرآن والآیات فی ذلک	۹۲
۳۰۳	اولئک کالانعام ۔ مثلھم کمثل الکلب	〃
۳۰۴	اولئک شر البریۃ واولئک ھم الضالون وطبع اللہ علی قلوبھم	〃
۳۰۵	لا یھدیھم اللہ وانھم یاکلون کما تاکل الانعام	۹۳
۳۰۶	یستکبرون عن آیات اللہ ویتخذونھا ھزوا	〃
۳۰۷	التیقظ للعلماء والآیات الواردۃ للتثبت	۹۴
۳۰۸	القاعدۃ الاولی کل بدعۃ ضلالۃ	〃
۳۰۹	اسانید الحدیث ومخارجھا	۹۵
۳۱۰	فالحدیث بلفظ العموم لکل فرد من افراد البدعۃ شامل	۹۶
۳۱۱	قال الحافظ ابن حجر کل بدعۃ قاعدۃ ملیۃ بمنصوصھا ومفھومھا	۹۷
۳۱۲	قال الحافظ ابن رجب کل عمل لیس علیہ امر الشارع والمراد من الامر الدین	〃
۳۱۳	ممن روی من الصحابۃ رضی اللہ عنھم	〃
۳۱۴	قال ابن صفی ھو الضرب الاول من الشکل الاول	〃
۳۱۵	قال الشوکانی فی شرح المنتقی شرح حدیث لیس علیہ امرنا	〃
۳۱۶	بطلان تقسیم البدعۃ وضوابط الاستدلال	〃
۳۱۷	قال الحافظ ھذا الحدیث معدود من صول الاسلام	۹۸
۳۱۸	قال النووی ھذا الحدیث مما ینبغی تحفظہ واستعمالہ فی ترک المنکرات	〃
۳۱۹	لیس فی البدعۃ حسن	۹۹
۳۲۰	قال الامام الربانی ایں فقیر ہیچ فرد بدعت را حسنہ نمی داند وہر بدعت ہدم اسلام می بیند	〃
۳۲۱	البدعۃ مذمومۃ للاحداث لانھا خلاف لحکم اللہ ورسولہ	〃

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۳۲۲	علة التحذير فی البدعة الابتداع والاحداث	۹۹
۳۲۳	اجتناب السلف من الاحداث ورواية الامام احمد فی ذلك	"
۳۲۴	ما وقع من السلف استحسان بعض البدع فالمراد منها المعنی اللغوی	"
۳۲۵	لصحة الاعمال شرطان بعد الایمان	۱۰۰
۳۲۶	فصل فی دفع الشبهات الواردة من المبتدعين فی تحسين البدعات	۱۰۱
۳۲۷	الشبهة الاولی ان العلماء قسموا البدعة الی الحسنة والسيئة فجعلها قسما واحدا خلافهم	"
۳۲۸	الجواب ۱ ان هذا التقسيم يخالف النص لان الشارع جعل البدع مذموما الخ	۱۰۲
۳۲۹	لا يقيد النص بقول مجتهد والجواب الثانی ان هذا التقسيم من اختراع بعض المتاخرين	"
۳۳۰	قال الشاطبی التقسيم الی الحسنة والسيئة مخترع وتقييد للنصوص المطلقة	"
۳۳۱	الجواب الثالث ان الخير فی الاتباع والشر فی الابتداع فكيف تكون البدعة حسنة	"
۳۳۲	الجواب الرابع ان المقسم للبدعة معناها اللغوی لا الشرعی فان الشرعی بدعة باقسامها	"
۳۳۳	ونقول ان البدعة تكون فی المقاصد لا فی الوسائل	"
۳۳۴	الفرق بين قوله احدث فی امرنا ولا امرنا	"
۳۳۵	البدعة الشرعية ايما كانت فهی حرام	"
۳۳۶	الفرق بين المقاصد والوسائل والسنن الشرعية والعادية	"
۳۳۷	الالتزام بالمندوب يفضی الی الكراهة	"
۳۳۸	فضاحة بعض من عارضنی بترك العامة	"
۳۳۹	تنشأ الشبهات اما من العناد او من قلة العلم بالمعانی الشرعية	"
۳۴۰	اعلم ان معرفة حدود الشرعية منها فرض عين ومنها فرض كفاية	۱۰۳
۳۴۱	الاسماء الشرعية علی ثلثة اقسام	۱۰۴
۳۴۲	المعانی اللغوية للبدعة	"
۳۴۳	الشبهة الثانية فيما استدلوا عليه بعض البدع لقول عمر نعمت البدعة هذه	۱۰۵
۳۴۴	سن قيام شهر رمضان فی سنة ۱۴ قاله ابن سعد	"
۳۴۵	الجواب ۱ ما قال الشهيد ان المراد منه المعنی اللغوی كما فی الحديث نافق حظلة	"
۳۴۶	فعل الصحابی يكون ملحقا بالسنة فلا يكون بدعة	"
۳۴۷	قال شيخ مشايخنا فی الجواب للبدعة معنيان اعم واخص	"

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

یہ

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۳۴۸	قال ابن حجر الهيثمي في الجواب عن قول عمر رض	۱۰۶
۳۴۹	قال الشاطبي في الجواب عنه سماها بدعة باعتبار ظاهر الحال	"
۳۵۰	قال في هداية السائل في الجواب عنه	"
۳۵۱	تعتوي الاحكام الخمسة على البدعة اللغوية منها ما يجب ومنها ما يندب	"
۳۵۲	قال الحافظ ابن حجر البدعة الشرعية مذمومة لا اللغوية	"
۳۵۳	قال الامام الشافعي البدعة بدعتان	۱۰۷
۳۵۴	وفي مجالس الابرار	"
۳۵۵	بدعت دینی و محدث شرعی غیر منقسم است۔	"
۳۵۶	قال الامير اليماني ان التقسيم للبدعة الى الحسنة والسيئة من جملة الابتداع	"
۳۵۷	قال الامام الرباني ليت شعري من اين حكموا بحسن البدعة	"
۳۵۸	قال الشاطبي ان المبتدع ينتصب للبدعة بامور تخيل للتشريع	۱۰۸
۳۵۹	روى سعد بن منصور و اسماعيل القاضي	"
۳۶۰	قال عبد الحي اللكهنوي ان البدعة على قسمين والبدعة غير منقسم	"
۳۶۱	قال ابن رجب في الجواب	۱۰۹
۳۶۲	الشبهة في استدلالهم بتحسين البدع بقوله عليه السلام من سن سنة فالشارع	۱۱۰
۳۶۳	والجواب ۱ ان هذه الشبهة نشأت من الجهل بالالفاظ	"
۳۶۴	۲ معنى السن اظهر اى اظهر السنة لا المعنى المخترع	"
۳۶۵	اسانيد احاديث من سن سنة حسنة	"
۳۶۶	معنى الحديث	۱۱۱
۳۶۷	البدعة الشرعية لا تنقسم	"
۳۶۸	ما من نبي بعثه الله الحديث	"
۳۶۹	روايات من احيى سنة من سنتي	"
۳۷۰	لو كان المراد من الاستنان الاختراع يلتزم التضاد	"
۳۷۱	قال الشاطبي ليس المراد من الاستنان الاختراع وذلك لوجهين	۱۱۲
۳۷۲	الحسن والقبح لا يعرفان الا من جهة الشرع فالسنة الحسنة ما لا يكون الا من الشارع	۱۱۳
۳۷۳	تقييد البدعة بالضلالة كقوله وربائبكم اللاتي في حجوركم	"

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۳۷۴	ومن شبهاتهم ان البدعة فی العبادة لیست ضلالة	۱۱۳
۳۷۵	الجواب من قولهم جاء فی الحدیث کل بدعة ضلالة	"
۳۷۶	تقسیم البدعة الی دینیة ودنیویة والدینیة تکون شرکا ومحرمة ومکروهة واشال ذالک	"
۳۷۷	من البدعات انقضاء العمری والعرس والمیلاد والمصافحة ادبار الصلوات وغیرها	"
۳۷۸	القاعدة ۲ الدین کامل لا یحتمل الزیادة والنقصان	۱۱۴
۳۷۹	تحریف الادیان بالزیادة	"
۳۸۰	هل البدعة دین فکیف کتمه النبی صلی اللہ علیہ وسلم	"
۳۸۱	عن حذیفة کل عبادة لم یتعبدها اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا تعبدوها	۱۱۵
۳۸۲	ان العقول قاصرة عن الامور الدنیویة فکیف بالامور الاخرویة	"
۳۸۳	یلزم عند المبتدع ان الشریعة لم تکمل	"
۳۸۴	قال الشافعی من استحسن بدعة فقد شرع	"
۳۸۵	قال الامام احمد السنة عندنا التمسک بالسنة	"
۳۸۶	روایات الحدیث من احدث فی امرنا والمراد منه الدین	"
۳۸۷	قال القاری ان امر الاسلام قد تم فمن رام الزیادة حاول امرا غیر مرضی	"
۳۸۸	قال فی المدخل العبادة ما قررها الشارع	۱۱۶
۳۸۹	قال ابن حزم ان الدین قد تم	"
۳۹۰	قال فی المجالس ان المبتدع مزدری بالرسول	"
۳۹۱	قال الغزالی ایاک ان تتصرف بعقلک	"
۳۹۲	کل بدعة ضلالة خبر لا یحتمل النسخ	۱۱۷
۳۹۳	التشنیع من اللہ سبحنه علی اثبات شئ من غیر دلیل	"
۳۹۴	ذکر صاحب الکشاف ان الرسول صلی اللہ علیہ وسلم بین الدین کله	۱۱۸
۳۹۵	قال الامام مالک قد قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد تم هذا الامر واستکمل	"
۳۹۶	قال الشاطبی ان الابتداع کثیرة فی المتصوفة واتباعهم	"
۳۹۷	قال ابن الماجشون سمعت مالکا یقول من ابتدع فی الاسلام الخ	"
۳۹۸	من ابتدع فی الشرع فقد عاند الشرع	"
۳۹۹	الواجب علی العالم فی الوقائع ان یرجع الی الکتاب والسنة	۱۱۹

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۴۰۰	قال ابن رجب ان اللہ تعالیٰ انزل الخ	۱۱۹
۴۰۱	الدین الاقتداء بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم	۱۳۰
۴۰۲	بوّب الامام البخاری فقال باب الاقتداء بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم	〃
۴۰۳	قال عمر رضی اللہ عنہ یجادلونکم بشبہات القرآن فخذوھم بالسنن	۱۳۱
۴۰۴	اول ذھاب الدین ترک السنۃ	〃
۴۰۵	نفعل کما فعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم	〃
۴۰۶	قال ابوبکر رض اذا رأیتونی استقمت فاتبعونی	〃
۴۰۷	قال ابوذر رض امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بثلث	〃
۴۰۸	ذکر ابن فرحون عن الامام مالک وکان مالک کثیرا ما یسئل	۱۳۲
۴۰۹	قال الامام الغزالی لانہ لزم الاقتداء بالصحابۃ	〃
۴۱۰	قال الشیخ بن عبد السلام السعادۃ کلھا فی الاتباع	〃
۴۱۱	الخیر کلہ فی الطاعات واللعنۃ علی تارک السنۃ	〃
۴۱۲	محبۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اتباع امرہ اللعلم اللدنی شیطانی	〃
۴۱۳	صعف الرد الی اللہ والی الرسول	۱۳۳
۴۱۴	قاعدۃ ۳ الاقتداء کما یکون فی الفعل یکون فی الترک	۱۳۴
۴۱۵	اقوال العلماء فی ان الترک دلیل الکراھۃ	〃
۴۱۶	قال الشعرانی لا ینبغی التقرب الی اللہ الا بما اذن بہ الشارع	〃
۴۱۷	ماترک النبی صلی اللہ علیہ وسلم مع انہ کان وقت تشریع یدل علی ان الترک مطلوب	〃
۴۱۸	اقوال الفقہاء فی الترک	۱۳۵
۴۱۹	الاقتداء بالترک	۱۳۶
۴۲۰	قال شیخ الاسلام التقی بن تیمیۃ	〃
۴۲۱	نھی علی رض رجلا ان یصلی فی الجبانۃ	۱۳۷
۴۲۲	مالیس لہ اصل فی الشرع ینبغی ترکہ	〃
۴۲۳	التفریع علی ھذہ القاعدۃ وامثلۃ البدع کالذکر بعد الصلوٰۃ بھیئۃ الاجتماع والاسقاط والعرس	۱۳۸
۴۲۴	من کان منکم متأسیا فلیتأس باصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم	〃
۴۲۵	قال ابراھیم النخعی لو رأیت الصحابۃ	۱۳۹

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۴۲۶	لا یغرنک اطباق الناس علی ما احدث الخ	۱۲۹
۴۲۷	المراد من لزوم الجماعۃ	
۴۲۸	قول الصحابی فی ما اجتہد حجۃ	"
۴۲۹	حدیث اصحابی کالنجوم	
۴۳۰	قاعدۃ ۵ کل ما احدث بعد السلف لا یخلو اما ان یکونوا یعلمونہا الخ	۱۳۰
۴۳۱	کلام عمر بن عبد العزیز وکان مالک یعجبہ جدًا	"
۴۳۲	ما وقع عن الصحابۃ ندرۃ لا ینبغی الاقتداء فیہا کزیارۃ القبور من ام المؤمنین	۱۳۱
۴۳۳	امثلۃ ما وقع عن الصحابۃ ندرۃً	"
۴۳۴	الجواب عما وقع عن الصحابۃ ندرۃً	"
۴۳۵	روی نوح الجامع عن الامام ابی حنیفۃ رح علیک بالاثر	۱۳۲
۴۳۶	الاحداث فی الدین کمًا وکیفًا وعینًا مذموم	"
۴۳۷	امثلۃ الاحداث فی الکم	"
۴۳۸	تغیر الہیئۃ الشرعیۃ	"
۴۳۹	من احدث فی امرنا عام شامل للاحداث فی الکم والکیف	"
۴۴۰	علیکم بالآثار والعتیق والنہی عن الابتداع	۱۳۳
۴۴۱	قال سیدنا عبد القادر الجیلانی اتبعوا ولا تبتدعوا	"
۴۴۲	اقوال العلماء فی ذلک	"
۴۴۳	اخرج الشیخان من عمل عملا لیس علیہ امرنا فہو ردّ	۱۳۴
۴۴۴	اورد الشاطبی الدلائل علی ان البدع والمحدثات عام	"
۴۴۵	قاعدۃ ۶ ان الحکم الشرعی اذا تکرر فی مواضع فذلک دلیل علی عمومہ	۱۳۵
۴۴۶	الفاظ الشارع تحمل علی المعنی الشرعی	"
۴۴۷	الامور الدینیۃ مع الکثرۃ منحصرۃ اما فی التحدید واما الخ	"
۴۴۸	المراد من کلمۃ "ما" فی الحدیث الوارد من احدث فی امرنا ہذا ما لیس منہ عام	"
۴۴۹	قال الشیخ الحافظ یحقق ہذا الحدیث فی ابطال جمیع العقود المنہیۃ	۱۳۶
۴۵۰	قال شیخ الاسلام موت السنن اما بزیادۃ او بنقص	"
۴۵۱	عن ابن عباسؓ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایاکم والغلو فی الدین	"

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۴۵۲	قاعدہ ۸ الثواب فی الاتباع لا فی الابتداع	۱۳۷
۴۵۳	اکبر الکرامات فی ھذا الزمان اتباع السنۃ	〃
۴۵۴	الکرامۃ والرؤیا یحتمل اشیاء والاتباع لا یحتمل الا وجھا واحدًا	〃
۴۵۵	قال فی المدخل ما لم یرد بہ کتاب ولا سنۃ فھو بدعۃ	۱۳۸
۴۵۶	کل من قال قولاً فی الشرع فھو غالٍ فی دینہ	〃
۴۵۷	قال الامام مالک رح وای فتنۃ بانک خصصت بفضل ولم یخص بہ رسول اللہ ﷺ	〃
۴۵۸	قاعدہ ۹ اذا دار الامر بین السنۃ والبدعۃ فترک السنۃ اولیٰ	〃
۴۵۹	اقوال الائمۃ فی ذلک والنقول من الکتب	〃
۴۶۰	قال ابن الھمام ما تردد من العبادات بین البدعۃ والسنۃ یترک وبھذا قال شمس الائمۃ	〃
۴۶۱	من الذین ترک المتشابھات	۱۴۰
۴۶۲	قال الشیخ عبد القادر رح	〃
۴۶۳	الحدیث دع ما یریبک الیٰ ما لا یریبک	〃
۴۶۴	لعن اللہ الیھود حرمت علیھم الشحوم	۱۴۱
۴۶۵	المؤمنون وقافون عند الشبھات	〃
۴۶۶	فساد الدین علی قسمین الاعتقاد الباطل والتکلم بھا الاول من جھۃ الشبھات والثانی من الشھوات	〃
۴۶۷	داء المبتدعۃ الشبھات وداء الفسقۃ الشھوات والثانی یجبھا عصیانا والاول طاعۃ	〃
۴۶۸	قال امام الھدیٰ والشبھۃ علی ضروب منھا ان یکون غیر منضبط المعنیٰ فیکون ھنالک ثلث مواد	۱۴۲
۴۶۹	لفظ "السفر" یطلق الخ	〃
۴۷۰	قاعدہ ۹ ومنھا ان یکون الحکم منوطا بعلۃ علی مظنۃ الخ	〃
۴۷۱	ومن اصول دینہ ﷺ الوقف عند المتشابھات کسوال المیت وحیاتہ فی القبر	〃
۴۷۲	قاعدہ ۱۰ ما راٰہ المؤمنون حسنا والتحقیق فی ذلک	۱۴۳
۴۷۳	معنیٰ "السیرۃ" فی قولہ من سیرھم	〃
۴۷۴	لا یطلق "سیرۃ الصحابۃ" علی ما وقع منھم ندرۃً او خلافًا للاکثر	〃
۴۷۵	الاستغراق علی قسمین	〃
۴۷۶	اتباع المتصوفۃ انھم یحسنون الاشیاء لم تاتٔ فی کتاب	۱۴۴
۴۷۷	قال الامام ابن تیمیۃ رح اما اولئک الضلال فمنھم احادیث ضعیفۃ	〃

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۴۷۸	دأب المبتدعین الافتراء علی العلماء الراسخین والتحریف والدسّ فی کتبہم	۱۴۴
۴۷۹	الاسناد فی کتبہم	"
۴۸۰	ادلۃ المبتدعین واھیۃ ضعیفۃ لا تقف عند حدّ	۱۴۵
۴۸۱	المبتدعون ینزلون الدلائل وفق العقل فی العبادات	"
۴۸۲	انہم یستدلون بالمتشابہات کقولہ تعالیٰ انظم من لو یشاء اللہ اطعمہ	"
۴۸۳	الجواب مما یقولون ان الحدیث الضعیف یکفی	۱۴۶
۴۸۴	غالب الظن علی الاحادیث الضعیفۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یقلہا	"
۴۸۵	الضعیف حجۃ اذا وافق القیاس الصحیح	"
۴۸۶	الجواب مما نقل عن الامام احمدؒ	"
۴۸۷	قاعدۃ ۵ التحدید للعبادات فی الہیئات والازمان والاوقات یکون من الشارع	۱۴۷
۴۸۸	حکمۃ التحدید قال امام الہند	"
۴۸۹	التحدید علی قسمین فی الکمیات والہیئات وکلاہما حق الشارع	۱۴۸
۴۹۰	عیّن الشارع الاوقات المرضیۃ عندہ فاترک للعباد مساغا	"
۴۹۱	قرّر الشارع الارکان والشرائط للعبادات تمہیدًا وتکمیلًا	"
۴۹۲	اداء العبادات علی غیر ما قرّر الشارع بدعۃ	"
۴۹۳	قال الشاطبیؒ من البدع المکروہات الزیادۃ فی المستحبات	"
۴۹۴	شان العظماء اذا حدّدوا یمقتون علی من تعدّاہا	۱۴۹
۴۹۵	من موجبات الدین الکامل بیان التحدید وامثلۃ ذلک تبصرۃ للناظر	"
۴۹۶	قاعدۃ ۶ الصالحۃ من الاعمال ما سوّغہا الشارع	۱۵۰
۴۹۷	قال الشاطبی لا یتقرب الی اللہ تعالیٰ الا بعمل بما شرع علی الوجہ الذی شرع	"
۴۹۸	صلۃ الرحم فی اتباع الشریعۃ لا فی توافق البدعۃ	"
۴۹۹	الفۃ العوائد من عادات المشرکین	"
۵۰۰	قال فی المدخل لیس لنا ان نضع العبادات الا حیث وضعہا صاحب الشرع	"
۵۰۱	الامور الدینیۃ منحصرۃ فی بابین باب التحدید وباب حفظ المراتب	۱۵۱
۵۰۲	یجب التاسی بہ صلی اللہ علیہ وسلم فی افعالہ صورۃ وصفۃ	"
۵۰۳	قاعدۃ ۷ ان المندوبات تنقلب مکروہات بالالتزام	۱۵۲

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۵۰۴	اقوال العلماء فی ذٰلک	
۵۰۵	کثیرًا ما یکون العمل شرعیا لکن یکون الترک علیہ مطلوبًا و امثلۃ ذٰلک	
۵۰۶	نفور الصحابۃ عن الالتزام بالمندوبات لئلا یتخذ ذٰلک سنۃ	
۵۰۷	یلاومون علی من ینہی عن المنکر و یعدونہ متشددًا و من داھن وتکاسل فیعد صالحًا	
۵۰۸	الالتزام بالمباح یؤدی الی الکراھیۃ والروایات فی ذٰلک	۱۵۴
۵۰۹	قد تقرر فی الاصول ان لا قربۃ فی مباح	"
۵۱۰	افعالہ صلی اللہ علیہ وسلم تنقسم الی سبعۃ اقسام ولیس کلہ علی نمط واحد من الاقتداء	"
۵۱۱	الاقوال الاربعۃ فی اتباعہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مافعلہ	
۵۱۲	قاعدۃ ۱۴ ان الاحکام مبنی علی المقصود لا علی ظاھر اللفظ عند اللہ تعالیٰ فی الثواب والعقاب	۱۵۶
۵۱۳	الفاظ المتکلم علی اقسام	"
۵۱۴	احکام الالفاظ التی صدرت من المتکلم واقسامھا	۱۵۷
۵۱۵	معنی الاغلاق والقربات مبناھا علی النیات	"
۵۱۶	الشروط الثلثۃ لصحۃ الاعمال	"
۵۱۷	قال شمس الائمۃ یبتنی الحکم علی المقصود لا علی ظاھر اللفظ والمعروف کالمشروط	"
۵۱۸	یاکلون اموال الیتامیٰ بالحیل ویقرءون القرآن للدنیا	۱۵۸
۵۱۹	بدل المحتالون الالفاظ لا الحقیقۃ فسموا الرشوۃ بالھدیۃ والکتمان بالمصلحۃ والشرک بالتعظیم	"
۵۲۰	البحث فی بیان الذرائع	۱۶۰
۵۲۱	الذرائع علی ثلثۃ اقسام	"
۵۲۲	اطلاق البدعۃ علی الھیئۃ الحادثۃ	۱۶۱
۵۲۳	حدیث ابن مسعود رض واخراجہ المبتدعین عن المسجد	"
۵۲۴	اخر الابتداع یکون کفرًا	"
۵۲۵	تنشأ البدعۃ من الذاکرین و المتصوفۃ اکثر	"
۵۲۶	قال ابن مسعود رض لقد جئتم ببدعۃ ظلماء واحراق المسجد الذی کانوا فیہ	۱۶۲
۵۲۷	انکار ابن عمر رض فی المسجد	۱۶۳
۵۲۸	الزیادۃ فی العمل المشروع اما مبطل لہ واما خلاف السنۃ	"
۵۲۹	احداث الھیئۃ محتاج الی دلیل قالہ فی المدخل	"

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

ظهور الفلاسفة تقدمة للابتلاء على اهل السنة وهلاك البلاد

وانت اذا طالعت الاخبار المتقدمة فی العصور السابقة رأیت فیها ان البلاء علی اهل السنة ماجاءت الا من قبل هذه الفرق الطاغیة بل فی قرون الماضیة قد ابتلی المسلمون منهم بالمحن والفتنة۔

فانظر الی الامام المعطلین رئیس الصابئین مقدام الجاحدین نصفات الرب تعالی نمرود بن کوش بن سام بن نوح۔ حیث قال اَنَا اُحْیِیْ وَاُمِیْتُ کیف اضرم نارا والقی فیها خلیلاً حتی جعلها الله بردًا وسلامًا علی ابراهیم

وهذا الطاغی المتمرد فرعون منکر الاله الواحد کیف تمرد وطغی وعذب بنی اسرائیل بانواع البلایا وشکوا منه الی موسی علیه السلام قالوا اُوْذِیْنَا مِنْ قبل ان تاتینا فاخذه الله بالعذاب الاخرة والاولی۔

ولما اقبل بنو اسرائیل بعد وفاة موسی علیه السلام علی علوم المعطلة وقدموها علی نصوص التوراة فسلط الله علیهم من الذل فازال ملکهم وسردهم من اوطانهم وسبی ذراریهم سنة الله التی قد خلت فی عباده فلما رجعوا وقالوا اقبل الله علیهم۔ وبعث لهم طالوت ملکًا وقتل داؤد جالوت واتاه الله الکتاب والملک والحکمة قال تعالی وکان حقا علینا نصر المؤمنین۔

وکذلک النصاری لما تعوضوا عن کتاب الله بکلام الملاحدة والفلاسفة سلطت علیهم اعداءهم۔

وکذلک لما ظهرت الفلسفة ببلاد المغرب فاستولت النصاری علیهم واصارهم رعیة وخرب بلادهم ومدارسهم ولم تزل العیون باکیة علی الاندلس وقرطبة ومساجدها وذخائر العلوم مدفونة فی قعرها فتلک بیوتهم خاویة بما ظلموا وبئر معطلة وقصر مشید۔

واستولت عساکر التتار فابادوا اکثر البلاد الشرقیة واستولوا علیها ومزقوا الکتب العلمیة وحرقوها والقوها فی الدجلة ماسودت منها ماءها وذلک لما اشتغل اهل العراق بالفلسفة وعلوم اهل الالحاد وکذلک سلطت القرامطة الباطنیة فکم قتلوا من الحجاج والعلماء والمحدثین۔

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۵۵۶	ما وضعوا فی فضائل شعبان ومایضاھثون فیہ بالجوس من النیران	۱۷۱
۵۵۷	صلوٰۃ التراویح ینقرون فیہا کنقرۃ الدیك وما یجہرون بالذکر من البدع	〃
۵۵۸	واخترعوا فی اٰخر رمضان القضاء العمری	〃
۵۵۹	یتشاءمون بین العیدین فلا ینکحون	〃
۵۶۰	تنشأ التخصیص للاماکن والازمان اما من الجہل واما من المشابہۃ بالکفار	〃
۵۶۱	یطلب الدلیل ممن یقول بالاستحباب والسنۃ	۱۷۲
۵۶۲	القول بلا دلیل حرام والایات فی ذلك	
۵۶۳	کل من یحتج بالکتاب والسنۃ اذا لمنقول فعلیہ صحتہ وبیان معناہ	۱۷۳
۵۶۴	اذا علم ان فی الکتب یکون کذبا وخطأ لم یفد ناعلما حتی یعلم تقیۃ القائل وصحتہ کشہادۃ الفاسق	〃
۵۶۵	قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم سیکذب علی فان کان ھذا صادقا ثبت الکذب فی الکتب	〃
۵۶۶	یخترع المبتدعون اقوالا یجعلونہا من الدین فیکفرون من انکرھا	〃
۵۶۷	قال امام الھدیٰ من اخبر بالواجب والمندوب بغیر ثبت وثقۃ فقد افتریٰ علی اللہ	〃
۵۶۸	قال الحافظ ابن تیمیۃ لا یجوز ان یقال ھذا مستحب الا بدلیل	〃
۵۶۹	قال الشوکانی فی ارشاد الفحول لا خلاف ان المثبت للحکم یحتاج الی اقامۃ دلیل	〃
۵۷۰	الندب حکم شرعی ولا یعلم بالعقل ولا بقول احد	۱۷۴
۵۷۱	المصالح قسمان دنیویۃ واخرویۃ لا تعلم الا من الشارع وکل المفاسد	〃
۵۷۲	اختلاف العلماء فیما لم یرد فیہ دلیل ھل الاباحۃ او المنع او التوقف	۱۷۵
۵۷۳	اکثر المبتدعین یطلبون الدلیل من النافی ولیس عندھم علی ما استحبوہ دلیل	〃
۵۷۴	ھل تقبل روایۃ المبتدع واقوال العلماء فی ذلك	۱۷۶
۵۷۵	القول الاول رد روایتہ	〃
۵۷۶	〃 الثانی تقبل	〃
۵۷۷	〃 الثالث اذا کان المبتدع داعیۃ الی البدعۃ لا تقبل والا تقبل	〃
۵۷۸	ینبغی الاجتناب عن الاحادیث الموضوعۃ ذبا للدین	۱۷۶
۵۷۹	فصل فی اصناف الوضاعین للاحادیث وبیان صنیعہم	۱۷۷
۵۸۰	اعظم الوضاعین اولا قوم منتسبون الی الزھد	〃
۵۸۱	الثانی قوم لم یعانوا علم النقل فکثر خطأھم	〃

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۵۸۲	الثالث اختلط عقولهم فی اواخر اعمارهم	۱۷۷
۵۸۳	الرابع قوم غلبت علیهم الغفلة	〃
۵۸۴	الخامس 〃 رووا الکذب فاضروا علی الخطأ لما علموا به	〃
۵۸۵	السادس 〃 رووا من کذابین وضعفاء قد نسوا اسماءهم	〃
۵۸۶	السابع 〃 تعمدوا الکذب	〃
۵۸۷	قد ذکر السیوطی اقساما ثمانیة لهم فقال والثامن الشاذون منهم قصاص	۱۷۸
۵۸۸	قال الحافظ ابن حجر عن ابن قتیبة الحدیث یدخله الثواب والفساد من وجوه ثلثة	〃
۵۸۹	قال امام الهند من شان المحدثین ان ینقحوا الشریعة عن الاحادیث الموضوعة	۱۷۹
۵۹۰	من عمل بخبر کذب فهو من خدم الشیطان	〃
۵۹۱	الاسانید من خصائص هذه الامة	〃
۵۹۲	تقصر الیهود من موسی اکثر من ثلثین عصرا ولا یبلغون الی صاحب نبی ولا الی تابع	〃
۵۹۳	لا یمکن النصاری ان یصلوا الی اعلی من شمعون والتحقیق والنقد فی ذلک	〃
۵۹۴	قال ابو علی الجبائی خص الله هذه الامة بثلث	〃
۵۹۵	قال النووی الاسناد سلاح المؤمن. وقال الزهری الترقی الی السطح بلا سلم	۱۸۰
۵۹۶	قال ابن سیرین هذا العلم دین فانظروا عمن تاخذونه واقوال العلماء ووصایاهم فی الاحتیاط	〃
۵۹۷	قال ابن المبارک لکتب الحدیث الامن اربع	〃
۵۹۸	قال الخارجی انا اذا هویا امرا صیرناه دینا	〃
۵۹۹	اقوال الفرق الباطلة فی وضع الاحادیث تدینا	۱۸۱
۶۰۰	قال ابو مصعب الزبیری سمعت مالکا یقول لا تحمل العلم عن المبتدع	〃
۶۰۱	قال شیخ الاسلام عمدة اهل الضلال الاحادیث الموضوعة	〃
۶۰۲	قال الامام احمد للناس احادیث ما سمعنا بها	۱۸۲
۶۰۳	انتقد الحفاظ علی سند الامام احمد والکتب الاخر	〃
۶۰۴	فی مسند الامام احمد زیادات من ابنه عبد الله وبتقطیع یظن القائل ان الامام قالها	〃
۶۰۵	فی المسند احادیث لا یقول الامام احمد بصحتها	〃
۶۰۶	فصل فی درجات کتب الحدیث	۱۸۳
۶۰۷	ما یروی ابو نعیم والنقاش والثعلبی والواحدی	〃

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۶۰۸	تعریف المسانید و القاعدۃ لذلک من شیخ الاسلام	۱۸۳
۶۰۹	نوجع الی النحاۃ فی معرفۃ النحو والی علم اللغۃ فی اللغۃ فلابد ان نوجع فی نقد الحدیث الی علماء الحدیث	〃
۶۱۰	ینشأ اللہ تعہ حسب وعدہ فی کل زمان من ینب عن الدین	〃
۶۱۱	قال اللکھنوی انقسم الوضاعون الاول قوم من الزنادقۃ قصدوا افساد الشریعۃ	۱۸۴
۶۱۲	لا یقدرون علی التحریف اللفظی فشرعوا فی التحریف المعنوی	〃
۶۱۳	من الفرق الباطلۃ التی احدثت فی ھذا القرن منکری وجود الملئکۃ والجن	〃
۶۱۴	ومنھم الذین شابھوا النصاری قیاما واکلا واباحوا الخمر واسقطوا العبادات الخ	۱۸۵
۶۱۵	ولما لم یبق السلطنۃ الاسلامیۃ فی الھند وقع المسلمون فی الابتلاء والمحن	〃
۶۱۶	کانوا یضعون الاحادیث تدینا	۱۸۷
۶۱۷	قالوا اذا ھوینا امرا صیرناہ حدیثا	〃
۶۱۸	الاحادیث فی شرب الدخان کلھا موضوعۃ	۱۸۸
۶۱۹	حدیث صلوٰۃ القضاء العمری	〃
۶۲۰	الرابع من الوضاعین قوم استجازوا الاسانید لکل کلام حسن	〃
۶۲۱	الخامس قوم حملھم علی الوضع غرض الدنیا کالتقرب الی السلطان	۱۸۹
۶۲۲	السادس قوم 〃 التعصب المذھبی	〃
۶۲۳	السابع 〃 〃 حبھم الذی اعمٰھم	〃
۶۲۴	الثامن 〃 〃 الاغراب والاعجاب	〃
۶۲۵	لا یقبل ما ذکرہ الشیوخ بغیر اسناد	۱۹۰
۶۲۶	قال القادری یحرم روایۃ الحدیث الموضوع بغیر بیان. وکذا قال السیوطی	۱۹۱
۶۲۷	قال العراقی لا یجوز نقل الاحادیث ما لم یقرأھا علی الشیخ	〃
۶۲۸	ان الکذب لہ علیہ السلام فی الجرم کالکذب علیہ	〃
۶۲۹	السبب فی ذکر الاحادیث الضعیفۃ	۱۹۲
۶۳۰	اسباب التغلیط فی الحدیث	〃
۶۳۱	منھا ما یدخل فی کتب المحدث من اقاویلہ وھو لا یعلم	〃
۶۳۲	ومنھا سوء حفظ المحدث فی اخر عمرہ فیحدث بما یجد فی الکتب	〃

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

نمبر	مضمون	صفحہ
۶۳۲	ومنها ان المحدث يحدث بكل ما يصل الى علمه ثقة بعلم القارى	۱۹۳
۶۳۳	ابونعيم الحافظ يروى المناكير فى الحلية	"
۶۳۴	يذكرون كل ما يسمعون على القائل	"
۶۳۵	يذكر قاضى عياض عن الكتب الكثيرة وفيها كذب	۱۹۴
۶۳۶	المبتدعون يضعون على الائمة ويكذبون عليهم كما كذبوا على الامام مالك	"
۶۳۷	وضع ابان بن جعفر على الامام ابى حنيفة اكثر من ثلثمائة حديث	"
۶۳۸	افترى قاص على الامام احمد ويحيى عند حضورها	"
۶۳۹	التميز بين الاحاديث الصحيحة والموضوعة من مهمات الدين	۱۹۵
۶۴۰	قال الشافعى اذا علم من الرجل الكذب لا ينبغى ان يسكت	"
۶۴۱	وقد يلبس على المحدث معنى الحديث	"
۶۴۲	ومنها ان المحدث يجمع الطرق الكثيرة فيشتبه عليه المعنى المراد	۱۹۶
۶۴۳	ومنها انه يشتبه عليه الناسخ من المنسوخ	"
۶۴۴	ومنها انه يعمل بالمعنى الظاهر وهو غير مراد . و امثلة ذلك	"
۶۴۵	وقد لا يعلم بالمعنى لقلة مخالطتها الفقهاء	۱۹۷
۶۴۶	وقد يستفتى المحدث فيفتى وهو لا يعلم بالفتوى	"
۶۴۷	وقد يكون غوضهم جمع الطرق المختلفة فيتبعون الشواذ	"
۶۴۸	ومنهم من يدلس ومنهم من يعمى اسمه	"
۶۴۹	وقد يكون رجال السند ثقاتا والحديث موضوع	"
۶۵۰	قال القارى سئل ابن القيم هل يمكن معرفة الحديث الموضوع بضابط	۱۹۸
۶۵۱	لا تجد شعبة من الدين الا واد رجوا فيها الموضوعات واكثرها فى فضائل الاشخاص والاماكن	"
۶۵۲	قال القارى نحن ننبه على امور كلية يعرف بها كون الحديث موضوعا	"
۶۵۳	منها تكذيب الحس للحديث و امثال ذلك .	۱۹۹
۶۵۴	ومنها سماجة الحديث	"
۶۵۵	ومنها مناقضة الحديث لما جاءت به السنة الصريحة	"
۶۵۶	ومنها ما يدعى انه صلى الله عليه وسلم فعل بمحضر الصحابة واجمعوا على كتمانه	"
۶۵۷	ومنها ان يكون الحديث باطلا بنفسه	"

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

کنز

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۶۵۸	ومنها ان یکون الحدیث مما لایشتبه کلام الانبیاء کتعریف حسان الوجوه	۲۰۰
۶۵۹	منها ان یکون فی الحدیث تاریخ کذا	〃
۶۶۰	منها 〃 الحدیث لوصف الاطباء	〃
۶۶۱	منها احادیث العقل ۔ ومنها احادیث الخضر وحیاته	〃
۶۶۲	ومنها ان تقوم الشواهد علی بطلانه کحدیث عوج بن عنق	۲۰۱
۶۶۳	ومنها مخالفة لصریح القرآن	〃
۶۶۴	ومنها ما وضعوا لعلم الغیب ان الرسول یعلمه ۔ قال القاری هذا کفر	〃
۶۶۵	ومنها احادیث المزورین ۔ ومنها احادیث صلوٰة الایام واللیالی	〃
۶۶۶	ومنها رکاکة الفاظ الحدیث ۔ ومنها الاحادیث فی ذم الاقوام	۲۰۲
۶۶۷	ومنها الاحادیث فی فضائل الامکنة والبقاع ۔ ونحس الایام وسعدها	〃
۶۶۸	ومنها الاحادیث فی التنشیف بعد الوضوء ۔ ومنها احادیث الاکل فی السوق واحادیث الغناء	۲۰۳
۶۶۹	وکذلک احادیث الابدال والاقطاب والاغواث کلها باطلة	〃
۶۷۰	ومن ذلک احادیث رفع الیدین	〃
۶۷۰	〃 ان الناس یدعون بالامهات یوم القیٰمة	〃
۶۷۱	〃 ماوضعوا فی فضل الغناء	۲۰۴
۶۷۲	البدعات فی الازمان المخصوصة	۲۰۵
۶۷۳	الاحادیث فی فضائل ایام الاسبوع	〃
۶۷۴	〃 〃 لیلة السبت	〃
۶۷۵	〃 الموضوعة فی لیلة الاحد	۲۰۶
۶۷۶	〃 〃 〃 الاثنین	〃
۶۷۷	الجوزقانی : وماوضعه فسیخ من یلبس علی القلوب	〃
۶۷۸	الاحادیث فی صلوٰة یوم الثلثاء ویوم الاربعاء والخمیس	〃
۶۷۹	〃 الموضوعة فی فضائل الشهور	۲۰۷
۶۸۰	الکلام علی احادیث عاشوراء	〃
۶۸۱	البدعات فی المواسم الشرعیة	۲۰۸
۶۸۲	المواسم الشرعیة ثلثة	〃

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۶۸۳	من البدعات زیارۃ القبور یوم العید	۳۰۸
۶۸۴	منہا التہنیۃ یوم العید	۳۰۹
۶۸۵	ترک الصحابۃ الاضحیۃ مخافۃ ان یعتقد وجوبہا	〃
۶۸۶	من البدع سہر لیلۃ العید	〃
۶۸۷	کثیرا مایکون العمل مطلوب الشارع لکن یترک مخافۃ ان یعتقد ذلک سنۃ	〃
۶۸۸	من البدع التکلف فی خروج الحجاج وتلقیہم	〃
۶۸۹	الموسم الثانی عید الفطر	۳۱۰
۶۹۰	عوضوا مکان السنۃ العوائد الردیۃ	〃
۶۹۱	قال علی رض الا تستحیون الا تغارون	〃
۶۹۲	الموسم الثالث من المواسم الشرعیۃ یوم عاشوراء	۳۱۱
۶۹۳	الاحادیث الواردۃ فی فضیلۃ عاشوراء	〃
۶۹۴	البدعات یوم عاشوراء . کلام التقی ابن تیمیۃ رحمۃ اللہ فی ذلک	〃
۶۹۵	کانت الکوفۃ فیہا شیعۃ ونواصب ومبیر وکذاب والحدیث فی ذلک	۳۱۲
۶۹۶	قال الحرب الکرمانی سألت احمد بن حنبل	〃
۶۹۷	ذکروا فی مصرع الحسین رض من الکذب والزور	〃
۶۹۸	حمل رأس الحسین رض قدام عبید اللہ بن زیاد لا یزید بن معاویۃ رض	۳۱۳
۶۹۹	طائفتان فی مقتل الحسین رض	〃
۷۰۰	قال یزید بن معاویۃ رض لما بلغہ قتل الحسین رض لعن اللہ ابا مرجانۃ	〃
۷۰۱	قال ابن الحاج ونفس زیارۃ القبور فی الیوم المعلومۃ بدعۃ	〃
۷۰۲	ومن البدع التی احدثتہا النساء استعمال الحناء فی العاشوراء وغیرہا	۳۱۵
۷۰۳	البدعات فی صفر یتشاءمون فیہ	〃
۷۰۴	یطعمون فی المولد للمفاخرۃ	〃
۷۰۵	اثواب للقراءۃ وللختم فی المولد	〃
۷۰۶	یعتقدون المولد لوجوہ : منہا ان یسترد من الناس ما اعطیہم فی الافراح	۳۱۶
۷۰۷	ومنہم یعتقدون المولد لثناء الناس علیہم	〃
۷۰۸	〃 〃 〃 لیتسع حالہ	〃

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۷۰۹	ومنہم ان حضرھا اتقاءً من الناس	۲۱۶
۷۱۰	نشأت ھذہ الاجتماعات من مشابھۃ اھل الکتاب والھنود لما رأت علماء السوء ان لاجسادھم مأکلۃ عظیمۃ الخ من الیھود والنصاریٰ وشابھھم المسلمون فی ذلک	"
۷۱۱	اذا رغب فی غیر المشروع قلت الرغبۃ فی المشروع	"
۷۱۲	تعظیم عید النصاریٰ . اول من رقص اصحاب السامری	"
۷۱۳	قال شیخ الاسلام ولھذا تجد عامۃ دینھم بالاصوات المطربۃ والصوت الجمیلۃ	"
۷۱۴	اشتمال الاحتفال من العرس والمیلاد علی المنکرات والوجوہ الثمانیۃ	"
۷۱۵	البدعات فی رجب	۲۳۱
۷۱۶	من البدعات تخصیص التوقیت للزکوٰۃ وتعظیم اول الخمیس ولیلۃ الجمعۃ	"
۷۱۷	وصلوٰۃ الرغائب	"
۷۱۸	من البدعات لیلۃ المعراج	"
۷۱۹	البدعات فی شعبان	"
۷۲۰	الاحادیث الموضوعۃ فی شعبان	"
۷۲۱	لکثرۃ البدع ھرب الاولیاء فی ھذہ الازمنۃ الی الصحاری	"
۷۲۲	حدوث الصلوٰۃ فی ھذہ اللیلۃ سنۃ ۴۴۰ ھ	"
۷۲۳	من عمل بخبر صح انہ کذب فھو من خدم الشیطان	"
۷۲۴	وقود النیران فی لیلۃ النصف من شعبان من عمل المجوس	"
۷۲۵	البدعات فی رمضان : منہا انہم یقترعون الرجل الحسن صوتہ فی التراویح قال مالک رحمہ اللہ للتغنی	۲۳۳
۷۲۶	منہا انہم یاخذون الاجرۃ بالتراویح والصلوٰۃ خلفھم امامکروہ کما قالہ الامام ابوحنیفۃ واحمد رحمہما اللہ	"
۷۲۷	الذکر الجھری بعد التراویحۃ مکروہ وغیرھا	"
۷۲۸	ومن البدع فی رمضان الختمات بالاجرۃ والدعاء لھا وکثرۃ التصادق فی لیلۃ الختم	۲۳۴
۷۲۹	ومن البدع اجتماع الکیزان والسکر لیلۃ الختم	"
۷۳۰	مسئلۃ ان لم یجد مسجداً خالیاً من ھذہ البدعات فلیصل فی بیتہ	۲۳۵
۷۳۱	البدعات فی شوال وذی القعدۃ	"
۷۳۲	حدیث عائشۃ تزوجنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی شوال	"
۷۳۳	فصل فی ما وضعوا فی فضائل الاماکن والقبور	۲۳۶

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

ل

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۳۳۴	الحرمات خمس	۲۲۶
۳۳۵	قال القاری ومن القبور الخ	"
۳۳۶	التاسی یکون فی العبادات لا فی العادات	۲۲۷
۳۳۷	قطع الشجرۃ التی بویع تحتہا	"
۳۳۸	التحقیق فیما فعلہ ابن عمرؓ فی النزول والرحیل من الاتباع	"
۳۳۹	النہی من عمرؓ للذین کانوا یصلون فی المواضع التی صلی فیہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم	۲۲۸
۳۴۰	تحری الامکنۃ التی صلی فیہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم واقوال العلماء فی ذلک	"
۳۴۱	کراہۃ عمرؓ تحری الامکنۃ التی صلی فیہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم والحدیث فی ذلک	"
۳۴۲	وجوہ التوجیہ لما فعلہ عمرؓ علی ما فعلہ ابنہ عبداللہؓ والمراد من "ما"	۲۲۹
۳۴۳	صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی بیت ابن ام مکتوم	"
۳۴۴	باب فضائل الاماکن والتبرک اتسع فیہ الکذب والبہتان	۲۳۰
۳۴۵	ومن ذلک ما یذکرون فی فضائل السور	"
۳۴۶	من الاحادیث الموضوعۃ ما وضعوا فی فضائل ابی بکرؓ	۲۳۱
۳۴۷	ومنہا فی فضائل علیؓ . اول کل حدیث "یا علی" سوی واحد	"
۳۴۸	" ما وضعوا فی فضائل معاویۃؓ والامام ابی حنیفۃؒ	"
۳۴۹	قال السخاوی مما اشتہر من لقاء بعض الائمۃ ببعض وتصانیف لبعض	۲۳۲
۳۵۰	نبذۃ من الاحادیث الموضوعۃ	۲۳۳
۳۵۱	اجتماع الخضر بنبینا صلی اللہ علیہ وسلم وتناشد الدود من ایوب علیہ السلام	"
۳۵۲	ومنہا علم الباطن وابوحنیفۃ سراج امتی	"
۳۵۳	" حدیث العقل واجتماع الخضر والیاس کل عام	۲۳۴
۳۵۴	" ما وضعوا فی ذم الحبشۃ والسودان وکذا اختروا فی مدح الحسن والحسین	"
۳۵۵	کم من احادیث وضعوا الحدیث لولاک الخ	۲۳۵
۳۵۶	فصل فی الاحتجاج من التفاسیر	"
۳۵۷	المفسرون الذی لا یمیزون بین الصحیح والسقیم	۲۳۶
۳۵۸	انواع المفسرین وبیان مقاصدہم شتی	
۳۵۹	وضعوا علی الانبیاء علیہم السلام اخذین عن الیہود	۲۳۷

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۷۶۱	من ذلك ما يذكرون في التفاسير بلا سند لا يعتمد عليه	۲۳۷
۷۶۲	قال السيوطي كلام الصوفية في القرآن	"
۷۶۳	وجوه الدخيل في التفاسير	۲۳۸
۷۶۴	منها دخول الفرق المبتدعة فيها	"
۷۶۵	" الاحتجاج بمن لا يحتج بهم	"
۷۶۶	اساطير المفسرين ورواياتهم	۲۳۹
۷۶۷	منهم من يكون في نفسه ثقة ولكن سنده غير معتبر	"
۷۶۸	معنى قول الامام احمد ثلث علوم ليس لها اصول	"
۷۶۹	طرق التفسير الصحيح	۲۴۰
۷۷۰	للتفسير اصول لا يقبل من حط درجته عنها	"
۷۷۱	قال العلامة الفتني من المفسرين طوائف مبتدعة	"
۷۷۲	قال شيخ الاسلام ابن تيمية للتفسير اصول والثعلبي كان ذا خير ودين ولكن كان حاطب ليل	۲۴۱
۷۷۳	من المفسرين من يخطئ في الدليل لا في المدلول	"
۷۷۴	كثيرا ما يستدلون بالمذهب الشهيرة من تفاسير الشوافع كسماع الموتى	"
۷۷۵	فصل في الاستدلال من كتب الفقهاء	۲۴۲
۷۷۶	يوردون قولا لفقيه لا يعلمه ولا يعلم درجته ومنزلته وكثيرا ما ينسبون كتابا لغير المؤلف	"
۷۷۷	الفائدة الاولى ان النسبة الى ائمتنا في مسئلة خلاف النص كذب قال امامنا لا يحل لاحد الخ	" ۲۴۳
۷۷۸	قال ابو يوسف. قال القرشي. قال البهاري. قال القاري وهكذا في النافع الكبير والفوائد البهية	" "
۷۷۹	قال ابن الحاج يجب على العالم ان ينظر الى ما خذ المسئلة من اين اخذها	"
۷۸۰	لما لم يجد ناصا لقول الامام رجعوا عنه . ولا يقبل رواية المجهول عنه	"
۷۸۱	او رجعوا عن قول الامام لقوة دليل اصحابه	"
۷۸۲	ليس للمفتي ان يفتي بما لم يوجد في تلك المسئلة قول الامام او المشايخ بل يتوقف	۲۴۴ "
۷۸۳	هذه الفتاوى هي اختيارات المشايخ فلا تعارض كتب المذهب	"

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

لب

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۷۸۴	المراد من المتون وذکرھا	۲۴۴
۷۸۵	طریقۃ الفقہاء فی ذکر الاقوال لبعضھم یذکرون الضعیف اولاً	"
۷۸۶	وبعضھم بعکس ذٰلک . وبیان تنوعھم	"
۷۸۷	ینسبون الی ائمتنا الاقوال المرجوحۃ	۲۴۵
۷۸۸	یلزم علی القاضی والمفتی ان یثبت فی الجواب ولا یجازف	"
۷۸۹	لیس ما ادرجوا فی الکتب من اقوال الامام وصاحبیہ	"
۷۹۰	کثیر من المتاخرین تفرعوا بما ھو خلاف المذھب کمسئلۃ استیجار القرآن	"
۷۹۱	ینبغی ان یعرف درجات المسائل وطبقات الفقہاء	"
۷۹۲	المسائل علی ثلث درجات	"
۷۹۳	مسائل الاصول وبیان کتب الاصول وظاھر الروایۃ فی الفقہ الحنفی	"
۷۹۴	مبسوطات العلماء	۲۴۶
۷۹۵	لا یعدل خلاف مبسوط السرخسی ووصفہ عن العلماء	"
۷۹۶	فصل فی النقل عن الفتوٰی والکتب الغریبۃ	۲۴۷
۷۹۷	الثانیۃ مسائل النوادر . الثالثۃ الفتاوی	"
۷۹۸	یتعللون لاثبات البدعۃ من الکتب الغیر المعتبرۃ الغریبۃ	"
۷۹۹	قال القاری ومن القواعد الکلیۃ الخ	"
۸۰۰	لا یعتمد علی کل کتاب لاسیما فتاوٰی ھی کالصحاری	"
۸۰۱	یکون المؤلف غیر معتبر لوجوہ	۲۴۸
۸۰۲	اختراع القصۃ من تقلید عیسٰی علیہ السلام والمھدی للامام ابی حنیفۃ رح وتعلم الخضر منہ	"
۸۰۳	تقسیم المسائل ودرجاتھا . قال امام الھند	"
۸۰۴	لا ینبغی القیاس بما فی الکتب	۲۴۹
۸۰۵	کل ما فی الکتب والفتاوی لیس بصحیح . العصمۃ خصیصۃ القرآن	"
۸۰۶	فصل فی بیان معرفۃ درجۃ الفقہاء	"
۸۰۷	الفقہاء علی سبع درجات	"
۸۰۸	الاولٰی درجۃ طبقۃ المجتھدین فی الشرع	"

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۸۱۱	الثانیۃ طبقۃ المجتہدین فی المذہب	۲۴۹
۸۱۲	الثالثۃ 〃 〃 فی المسائل	〃
۸۱۳	الرابعۃ 〃 اصحاب التخریج من المقلدین	۲۵۰
۸۱۴	الخامسۃ 〃 〃 الترجیح	〃
۸۱۵	السادسۃ 〃 المقلدین القادرین علی التمیز	〃
۸۱۶	السابعۃ 〃 〃 الذین لا یقدرون	〃
۸۱۷	المسائل المستخرجۃ عن الطبقۃ الثالثۃ لیست من الامام	〃
۸۱۸	فہل یلزمنا التقلید فیہا	〃
۸۱۹	کیف ینہض الاستدلال من اقوال الطبقۃ الرابعۃ ومن بعدہم فلا حاجۃ للرد علیہا	۲۵۱
۸۲۰	جعلوا الامام ابا یوسف ومحمدًا دون الامام الشافعی واحد . وہذا محل نظر	〃
۸۲۱	النظر علی ہذا التقسیم المذکور للفقہاء	〃
۸۲۲	قال امام الہند المجتہد علی اقسام ثلثۃ	۲۵۲
۸۲۳	قال السیوطی الاجتہاد علی قسمین	〃
۸۲۴	اقسام الکتب الفقہیۃ والمسائل فیہا	〃
۸۲۵	درجات الکتب والمسائل	۲۵۳
۸۲۶	اول الفتاوی جمعت	〃
۸۲۷	بعضہم یذکرون الاقوال المختلطۃ وبعضہم یقدمون الاضعف وبعضہم عکس ہذا	〃
۸۲۸	یطرح ما اخترعوا فی الکتب	〃
۸۲۹	کثیرا یکون الغلط من الناسخ کما فی الہدایۃ وغیر ذلک	۲۵۴
۸۳۰	لا نظن علی الائمۃ انہم قالوا کذلک بل دسوا علیہم کذا الخ	〃
۸۳۱	ما دسوا فی کتب العلماء	〃
۸۳۲	الکتب الغریبۃ	۲۵۵
۸۳۳	الحد الفاصل بین المتقدمین والمتاخرین	〃
۸۳۴	الکلام علی الفلسفۃ والمنطق	۲۵۶
۸۳۵	اصل ہذہ العلوم من عباد الکواکب . قال ابن النذیر	〃
۸۳۶	السبب فی ظہور المنطق والفلسفۃ الاعراض عن الکتاب والسنۃ .	〃

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۸۳۹	الفلسفة المقروة اليوم ماخوذة من كتب ابن سينا	۲۵۷
۸۴۰	فصل فی بیان المنطق واصوله وخلاصته	۲۵۸
۸۴۱	فائدة الحد عند اتباع ارسطو. تعریف حقیقته. وعند الجهور التمییز بینه وغیره	۲۵۹ "
۸۴۲	الکلام علی قواعد المنطق والاعتراضات الواردة علی قولهم ان التصورات الغیر البدیهی الخ	۲۶۰ "
۸۴۳	الاعتراض علی قولهم ان الحد وتکون بالجنس والفصل القریبین	۲۶۱
۸۴۴	فصل فی بیان اجزاء المنطق وهی ثمانیة والکلام علیها	۲۶۲
۸۴۵	هل المنطق من العلوم العقلیة او النقلیة والثانی باطل ولا تقلید فی الاول	۲۶۳
۸۴۶	قولهم ان الحد وتفید تصویر الحقائق	"
۸۴۷	یرد علی تحدید المناطقة لا علی تحدید المتکلمین	"
۸۴۸	من الاسماء ما یعرف باللغة	۲۶۴
۸۴۹	ومنها ما یعرف بالعرف	"
۸۵۰	لما اعترض علی المتاخرین بقولهم فی حد الانسان حیوان ناطق فزادوا المائت فیه	۲۶۵ "
۸۵۱	قوله ان الفصل مساوٍ له ویرد علیه	۲۶۶
۸۵۲	یکون التعریف ما یشبهه فی الصفات	"
۸۵۳	ومن هذا ما اخبر فی القرآن الکریم	"
۸۵۴	ومن فساد اصولهم الفرق بین الماهیة والوجود	۲۶۷
۸۵۵	" " " انهم یدعون ان الملائکة هی العقول العشرة	"
۸۵۶	فصل فی عقائدهم الزائغة	۲۶۸
۸۵۷	وقد ذکر الامام الغزالی عشرین مسئلة	"
۸۵۸	هذه العقائد کانت للمشرکین الصابئین	۲۶۹
۸۵۹	اسماء النقلة للفلسفة	۲۷۰
۸۶۰	والسبب الذی لاجله کثرت کتب الفلسفة	"
۸۶۱	انکارهم الصفات للرب تعالیٰ	"

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۸۶۲	المترجمون للخليفة المامون	۲۷۰
۸۶۳	ترجمة ارسطو	۲۷۱
۸۶۴	ترجمة فارابي واستاذه متى بن يونس	"
۸۶۵	" قويرى و يعقوب الكندى	۲۷۲
۸۶۶	اسماء النقلة الى العربية	"
۸۶۷	" " من الفارسية الى العربية	۲۷۳
۸۶۸	" نقلة الهند	"
۸۶۹	اول من تكلم فى الفلسفة	"
۸۷۰	ترجمة ابن سينا كان اهل بيته الحاكم العبيدي	"
۸۷۱	" الحاكم العبيدي	"
۸۷۲	" الطوسى و ما قتل بامره من العلماء والمحدثين	۲۷۵
۸۷۳	تعلم الطوسى اخر الامر السحر . تلاميذ الطوسى فتح الله الشيرازى اول من قدم الهند بكتب المتاخرين	" ۲۷۷
۸۷۴	حمد الله السندبلي الشيعي شارح السلم	"
۸۷۵	الصلوٰة عند المناطقة التضرع الى فلك القمر	۲۷۸
۸۷۶	عقائد الفلاسفة والشفاعة عندهم	۲۷۹
۸۷۷	الشفاعة توجّه الموتى والارواح العالية عندهم	"
۸۷۸	معنى التوسل عندهم والتوسل الشرعى	۲۸۰
۸۷۹	فصل فى ذمّ المنطق مطلق الكلام لايذم	۲۸۱
۸۸۰	الفلاسفة فرق شتى	۲۸۲
۸۸۱	خوبت البلاد من ظهور اثار والاشتغال بالفلسفة	۲۸۳
۸۸۲	فصل فى تحريم المنطق واقوال الائمة فى ذلك من الائمة الاربعة	۲۸۴
۸۸۳	كلام ابن تيمية تناقض اصوله وقال الامام ولى الله الدهلوى	۲۸۵
۸۸۴	قال السيوطى فى عقود الجمان . قال الذهبي فاظنك بعلم المنطق والجدال	"
۸۸۵	فتوى الفقهاء على تحريم المنطق	۲۸۷
۸۸۶	نبذة من حيرة المتكلمين واحوالهم	۲۸۸

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۸۸۷	رد ما قالوا ان الرسول صلے اللہ علیہ وسلم کان مشغولاً بالجہاد فلم یلتفت الی المنطق	۲۸۹
۸۸۸	قول الامام الغزالی والرازی وابن ابی الحدید	〃
۸۸۹	قال الامام ابوبکر ابن العربی تلمیذ الغزالی فی حق استاذہ	۲۹۰
۸۹۰	قال شیخ الاسلام بن تیمیۃ رح . وحیرۃ ابی المعالی والشہرستانی	۲۹۱
۸۹۱	باب الامر بالمعروف والنہی عن المنکر وجوبہ علی احاد الناس والنصوص فی ذلک	۲۹۳
۸۹۲	اقسام الجہاد والاسلام ثمانیۃ اسہم	۲۹۴
۸۹۳	جماع الدین وجمیع الولایات امر ونہی	〃
۸۹۴	فصل فی عقوبۃ من ترک الامر بالمعروف والنہی عن المنکر والمداہنۃ من الکبائر	۲۹۵
۸۹۵	اول من دخل النقص فی بنی اسرائیل من ترک المقاطعۃ	〃
۸۹۶	یعذب اللہ العامۃ بعمل الخاصۃ	۲۹۶
۸۹۷	من الکبائر ترک الامر بالمعروف والنہی عن المنکر	
۸۹۸	تفسیر قولہ تعالیٰ یا ایہا الذین امنوا علیکم انفسکم	
۸۹۹	جماعۃ من لعنہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منہم من ترک الامر بالمعروف	
۹۰۰	بکاء ابی الدرداء حین فقدت قبوص تنزع المحابۃ من قلوب اعدائکم	
۹۰۱	تدمیر القریۃ التی فیہا شیخا قائما یصلی وہلاکہ	
۹۰۲	من ترک الامر بالمعروف لم ترفع اعمالہم	
۹۰۳	للمعاصی آثار قبیحۃ وبیان ذلک	
۹۰۴	فصل ولا یہاب فی الامر بالمعروف والنہی عن المنکر والآثار فی ذلک	
۹۰۵	قال العمری الزاہد من ترک الامر بالمعروف الخ	
۹۰۶	تثبیت المؤمنین الصادقین عند الابتلاء	
۹۰۷	من عجز عن الجہاد بالبدن لم یسقط عنہ الجہاد بالمال	
۹۰۸	کان جہاد بنی اسرائیل لدفع المضرۃ عنہم . وجہاد ہذہ الامۃ لاشاعۃ الدین	
۹۰۹	فضلت ہذہ الامۃ بخصائص دون سائر الامم	
۹۱۰	قال ابن مسعود رض میت الاحیاء من لم یامر بالمعروف	
۹۱۱	خسران المداہن والکاتم والنصوص فی ذلک	
۹۱۲	فصل اذا علم انہ یقتل بالامر بالمعروف والنہی عن المنکر	

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۹۱۳	الامر بالمعروف لولی الامر	
۹۱۴	درجۃ المحتسب والمطیع	
۹۱۵	الحسبۃ والقضاء والمظالم درجات	
۹۱۶	یلزم علی السلطان عشرۃ اشیاء وبیان ذٰلک	
۹۱۷	بیان الامور والشرائط والاصول للعالم الربانی	
۹۱۸	قال امام الہدیٰ منہا ان یدرس العلم من القصیر	
۹۱۹	یجب فی التدریس مراعاۃ الاشیاء والا لا یفیدہ التلامذۃ فائدۃ	
۹۲۰	ومنہا ان یجتنب القصص .	
۹۲۱	ومنہا مواساۃ الفقراء	۳۰۵
۹۲۲	الشرائط للامر بالمعروف وہی خمسۃ	״
۹۲۳	قال فی الہندیۃ ولا یلتفت الی حال الذین قعدوا فی المساجد	۳۰۶
۹۲۴	قیل کل قارئ ترک الکسب فانما یاکل من دینہ	״
۹۲۵	لا بدّ للمذکّر من امور	״
۹۲۶	وارکان الامر بالمعروف وآداب المستمعین	۳۰۷
۹۲۷	اما الآفات التی تعتری وعاظ زماننا	״
۹۲۸	منہا مبالغتہم فی شیٔ من الترغیب والترہیب	״
۹۲۹	ومنہا ان یصبر علی الاذیٰ	۳۰۸
۹۳۰	لا بدّ من الثلثۃ العلم والرفق والصبر	۳۰۹
۹۳۱	الصبر فی القرآن تسعین موضعا وعلی ستۃ عشر نوعا بیان الانواع	۳۱۰
۹۳۲	ومن اسباب ترک المنکر ما یوسس فی قلوبہم انہ عزیب	۳۱۱
۹۳۳	ضمن اللہ سبحانہ للمؤمنین القائمین بالدین النصرۃ الخ	״
۹۳۴	الآیات فی النصرۃ والعلو والعزۃ والمدافعۃ والغلبۃ للمؤمنین	۳۱۲
۹۳۵	فصل فی ما یصیب المؤمن من الابتلاء والمصائب والحکمۃ فی ذٰلک	״
۹۳۶	والامور العشرۃ للابتلاء علی المؤمنین وبیان ذٰلک	۳۱۳
۹۳۷	فصل فی الاصول الممدۃ لمن یامر بالمعروف وینہی عن المنکر	۳۱۴
۹۳۸	فصل فی الامور التی تکون علی المحتسب	۳۱۵

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۹۳۹	الفرق بین المحتسب والمتطوع بالوجوہ التسعۃ	۳۱۵
۹۴۰	قال الامام ابوالحسن الماوردی الامر بالمعروف ینقسم الی ثلثۃ اقسام	"
۹۴۱	اما المتعلق بحقوق اللہ تعالیٰ فضربان	"
۹۴۲	لیس للمحتسب ان یجبر الناس فی المسائل المختلف فیہا واذا ترک الناس شعائر الاسلام یوجعہم	۳۱۶ "
۹۴۳	الامر بالمعروف فی حقوق الآدمیین نوعان۔ العام کما استہدم الجوامع والسور والخاص	" "
۹۴۴	الامر بالمعروف فیما کان مشترکا بین حقوق اللہ وحقوق الآدمیین	"
۹۴۵	اما النہی عن المنکر فینقسم الی ثلثۃ اقسام	"
۹۴۶	النہی عنہا فی حقوق اللہ تنقسم علی ثلثۃ اقسام ۱ فی العبادات ۲ فی المحظورات ۳ فی المعاملات	۳۱۷
۹۴۷	من تغییر ہذہ العبادات او زاد فیہا فللمحتسب انکارہا کالدعاء بہیئۃ الخ	"
۹۴۸	یاخذ مانع الزکوٰۃ جبرا فی الاموال الظاہرۃ	"
۹۴۹	لو رای اثار الغنی علی السائل اوکان ذا قوۃ یمنعہ ویزجرہ	"
۹۵۰	من تصدی لعلم الشرع من فقہ او وعظ ولیس اہلہ یمنعہ کمن یروی الاحادیث الضعیفۃ	" "
۹۵۱	فی الفتاوی البزازیۃ اذا علموا فی جماعتہم مبتدعا ارشدوہ ومنعوہ	۳۱۸
۹۵۲	واما ما یتعلق بالمحظورات	"
۹۵۳	المجاہرۃ بالمعاصی ومسئلۃ التسعیر علی الناس	"
۹۵۴	الغش والتدلیس فی الدیانات مثل المکاء فی المسجد	"
۹۵۵	اقوال الفقہاء الحنفیۃ فی تعزیر الظلمۃ والفسقۃ وہدم بیوتہم وحبسہم وتادیبہم بالاسواط۔	۳۱۹ "
۹۵۶	ذکر الشامی عن التمہید اذا ظہرت بدعتہم توجب الکفر یباح قتلہم	۳۲۰
۹۵۷	التعزیر بالمال والخوض فی ذلک واقوال العلماء	۳۲۱
۹۵۸	اما المجاہرۃ بالملاہی	۳۲۲
۹۵۹	ہل یجوز للمحتسب التجسس؟ وہو علی نوعین	"
۹۶۰	اما المعاملات المنکرۃ	"

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۹۳۹	الفرق بین المحتسب والمتطوع بالوجوہ التسعۃ	۳۱۵
۹۴۰	قال الامام ابوالحسن الماوردی الامر بالمعروف ینقسم الی ثلثۃ اقسام	"
۹۴۱	اما المتعلق بحقوق اللہ تعالیٰ فضربان	"
۹۴۲	لیس للمحتسب ان یجبر الناس فی المسائل المختلف فیہا واذا ترک الناس شعائر الاسلام یوجعہم	۳۱۶ "
۹۴۳	الامر بالمعروف فی حقوق الآدمیین نوعان، العام کما استہدم الجوامع والسور والخاص	" "
۹۴۴	الامر بالمعروف فیما کان مشترکا بین حقوق اللہ وحقوق الآدمیین	"
۹۴۵	اما النہی عن المنکر فینقسم الی ثلثۃ اقسام	"
۹۴۶	النہی عنہا فی حقوق اللہ تعالیٰ علی ثلثۃ اقسام ۱ فی العبادات ۲ فی المحظورات ۳ فی المعاملات	۳۱۷
۹۴۷	من تغییر ہذہ العبادات اوزاد فیہا فللمحتسب انکارہا کالدعاء بہیئۃ الخ	"
۹۴۸	یاخذ مانع الزکوٰۃ جبرا فی الاموال الظاہرۃ	"
۹۴۹	لو رای اثار الغنی علی السائل اوکان ذا قوۃ یمنعہ ویزجرہ	"
۹۵۰	من تصدی لعلم الشرع من فقہ او وعظ ولیس اہلہ یمنعہ کمن یروی الاحادیث الضعیفۃ	" "
۹۵۱	فی الفتاوی البزازیۃ اذا علموا فی جماعتہم مبتدعا ارشدوہ ومنعوہ	۳۱۸
۹۵۲	واما ما یتعلق بالمحظورات	"
۹۵۳	المجاہرۃ بالمعاصی ومسئلۃ التسعیر علی الناس	"
۹۵۴	الغش والتدلیس فی الدیانات مثل المکاء فی المسجد	"
۹۵۵	اقوال الفقہاء الحنفیۃ فی تعزیر الظلمۃ والفسقۃ وہدم بیوتہم وحبسہم وتادیبہم بالاسواط۔	۳۱۹ "
۹۵۶	ذکر الشامی من التمہید اذا ظہرت بدعتہم توجب الکفر یباح قتلہم	۳۲۰
۹۵۷	التعزیر بالمال والنصوص فی ذلک واقوال العلماء	۳۲۱
۹۵۸	اما المجاہرۃ بالملاہی	۳۲۲
۹۵۹	ہل یجوز للمحتسب التجسس؟ وہو علی نوعین	"
۹۶۰	اما المعاملات المنکرۃ	"

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۹۶۱	لو لی الامر ان یساعد الناس فی الصناعات وھی فرض کفایۃ	۳۲۳
۹۶۲	قال شمس الائمۃ السرخسیؒ ان الانبیاء کانوا یاکلون من کسب یدیہ	"
۹۶۳	مر عمرؓ بقوم من القراء جلوسًا فقیل ھؤلاء الخ	"
۹۶۴	قال الماوردی مایؤخذ ولاۃ الحسبۃ من اھل الصنائع ثلثۃ اصناف	"
۹۶۵	فصل فیما یجب الاحتراز منھا للآمر بالمعروف والناھی عن المنکر وھی امورا کما ذکرہ امام الھند	۳۲۵ / "
۹۶۷	منھا ان لا یستعمل دقائق العلوم وفیھا تسأل شیئًا لنفسہ	"
۹۶۸	ومنھا ان لا یجیب دعوۃ الفسقۃ	"
۹۶۹	ومنھا الاجتناب من القصص . اخراج القصاص من المسجد	"
۹۷۰	ومنھا الا لا یعجب الاغنیاء ولا یعجب الجھال من الصوفیۃ	۳۲۶
۹۷۱	ومنھا ان لا یتکلم فی ترجیح مذاھب الفقھاء . ولا یتکلم فی ترجیح طرق الصوفیۃ	"
۹۷۲	فصل فی العقبات والتعوذ من النزعات	۳۲۷
۹۷۳	العقبات السبعۃ الاولی عقبۃ الکفر . والنجاۃ منھا ببصیرۃ الھدایۃ	"
۹۷۴	العقبۃ الثانیۃ البدعۃ . والنجاۃ منھا باتباع السلف	"
۹۷۵	" الثالثۃ عقبۃ الکبائر ویسلم منھا بالوقوف علی الحدود الشرعیۃ	"
۹۷۶	" الرابعۃ " الصغائر وینجو منھا بالاستقامۃ علی الکتاب والسنۃ	۳۲۸
۹۷۷	" الخامسۃ " المباحات والنجاۃ منھا بمعرفۃ حدود الشرع	"
۹۷۸	" السادسۃ " الاعمال المرجوحۃ والنجاۃ منھا بالتفقہ فی الاعمال ومنازلھا	"
۹۷۹	" السابعۃ " تسلیط السفھاء والامراء من الاعداء	۳۲۹
۹۸۰	المقامات الستۃ . الصعبۃ . کل من الثانی اصعب من الاول	"
۹۸۱	المقام الاول تسلیط الشیطان المقام الثانی قطع المودۃ من الثانی	۳۳۰
۹۸۲	المقام الثالث مکیدۃ الناس وافترائھم علیہ	"
۹۸۳	المقام الرابع سولتھم بالکتب الموضوعۃ والاقوال المزخرفۃ	"
۹۸۴	المقام الخامس یضطرونک علی الھجرۃ ویخوفونک بالقتل	"
۹۸۵	المقام السادس وھی العقبۃ الشدیدۃ یعدونک من ید واحد ویبازونک بالعظائم	۳۳۱
	فیاتیک العون والنصرۃ من اللہ المستعان تمت بالخیر	۳۳۲

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

كلمة الناشر

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله والصلوة والسلام على رسوله المصطفى وعلى اله واصحابه و من اتبع اثرهم بالرشد والهدى.

اما بعد لقد من الله على مكتبتنا مكتبة اليمان بطباعة هذا السفر الجليل ضياء النور من احياء السنة لدحض الفجور واماتة البدعة للمفسر المحدث المجاهد في سبيل الله شيخي وابي الشيخ محمد طاهر رحمه الله الغافر المولد ١٣٣٤ھ ١٩١٦ء المتوفى ١٤٠٧ھ/١٩٨٧ء الذى قاس المصائب والشدائد لنشر توحيد الله الخالص والسنة النبوية حتى حرق المشركون بيوت تلاميذه وقُتِلوا كثيرٌ منهم وافتوا على شيخي وابي من اطراف الارض و سجن مرة بعد مرة وسموا اخي حتى مات شهيداً في سبيل الله لكن كلما اوقدوا ناراً للحرب اطفئها الله و مع ذالك لا يزال الشيخ مستقيما بنشر التوحيد والسنة وان كان مكرهم لتزول منه الجبال و أسس الشيخ جماعة تسمى جماعت اشاعة التوحيد والسنة ☆ واهتم بتأسيس (دارالقرآن الكريم) لتدريس القرآن الكريم والاحاديث النبوية ونشرعلومه. وكان عدد الدراسين بدار القرآن الكريم في سنوات الاخيرة من حيوة الشيخ ثلاثة الآف طالب. ولا يزال العدد يزيد حتى الآن بعد وفات الشيخ في درس العاجز الاحقر (محمد طيب طاهري) ستة الآف طالب في ١٤٢١ھ. والحمد لله على ذالك.

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

ولم یکتف الشیخ (رحمه الله)فی الدعوة الی عقیدة التوحید بنشاطات الجماعة والتدریس فی دارالقرآن الکریم بل اهتم مع ذلك بتألیف الکتب والرسائل فی علوم القرآن ورد الشرك والبدعة اللتی طبعت منها نقدمها الی القراء فیما یلی:

۱. سمط الدرر فی ربط الایات والسورو خلاصتها المختصر

بین فیه طریقة الوحیدة فی التفسیر فیضع لکل سورة موضوعاأساسیا باسم دعوی السورة ثم یوضح کیف سیقت السورة حول هذا الدعوی.ویقسّم السورة الی العناوین یذکر ربط السورة بما قبلها ، ومیزات السورة ودعوه السورة و تقسیم السورة الی مضامینها و زبدة السورة. وفی الاخیر یلخص موضوعات السورة والکتاب منفرد فی با به طبع مرات عدیدة فی باکستان.

۲. اللعمان من خلاصة سورالقرآن.

رسالةمختصرة فی مو ضوعات سور القرآن الکریم وامتیازاتها فیما بینها بلغة بشتو وفی اخر الرسالة منظوم اسماء السور مع الاشارة الی الموضوع الاساسی فی لغة بشتو کذلك.

۳. العرفان فی اصول القرآن.

بین الشیخ رحمه الله فیه قواعد اصول التفسیر ولا یبین علوم القرآن الکریم کما قد مها من سبق الشیخ بل هو حاصل تد بره القرآن الکریم علی

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

منهج دعوة الانبياء .

كان الشيخ يلقى تلك الاصول فى بداية دورة التفسير كمقدمة اساسية للتفسير و كانت الطلاب يكتبون بالفاظهم وعباراتهم مجملا و مفصلا و يو جد عند تلا ميذه آلاف نسخة مخطوطة باسماء مختلفة والعرفان المذكور قدمه الى القراء احد تلا ميذ الشيخ نقلا عن مخطوطته ومنتسبا اليه و تعتبر هذه الثلاثة زاداً ها ما للداعى الى التوحيد مستدلا بأى القرآن الكريم .

٤. نيل السا ئرين فى طبقات المفسرين :

ذكر فيه احوال المفسرين مبدا بذكر المفسر الاول محمد رسول الله ﷺ ومختتما بنفسه وذكر ثلاثة عشر طبقة وبين كيف تغيرت طر يقة التفسير فى كل قرن ويذكر مميزات اكثر المفسرين .

والكتاب جدير بالاستفادة لم يسبق من الشيخ احد الى المو ضوع على هذا المنهج والتفصيل.

٥. البصا ئر للمتوسلين باهل المقا بر :

بين الشيخ رحمه الله تعالى فى اول هذا الكتب قاعدة ها مة هى ان الاعتبار فى العقائد للادلة اليقينية ثم بين الكتب الغر يبة التى لااعتبار لها واثبت مسألة عد م سماع الموتى بالادلة القاطعة اذ هى سبب الشرك فى اكثر البلاد . وفرق بين التوسل الشرعى والشركى . واتبع الكلا م فى الرد على ادلة المتوسلين توسلا شركيا . وطبع الكتب مر تين فى باكستان و مرة

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الواحد الصمد الاعلیٰ ؛ الذی لم یتخذ ولدًا ولم یکن لہٗ شریک فی الوریٰ ؛ خلق الارض والسمٰوٰت العُلیٰ ؛ انہٗ یعلم السرّ وما یخفیٰ ؛ منزل البرکات ؛ مستجیب الدعوات ؛ اھل المجد والثناء لاضدّ لہٗ ولا ندّ لہٗ ؛ لہٗ الخلق والامر من فوقٍ الیٰ ما تحت الثریٰ ؛ مجیب المضطرین ومستغاث المکروبین ویرتفع الیہ الشکویٰ ؛ اللھم انا نشکو الیک ونستغیث بک فانت الکل ملمۃ ترجی ؛ اللھم انت الراعی لا تھمل الضالۃ ولا تدع عنا بدار مضیعۃ واھدنا بالکتاب والسنۃ وارزقنا الھدیۃ السنیۃ فانک بالاجابۃ قدیر واصلی واسلم علیٰ من بعث بالملۃ البیضاء حامل اللواء الغرّاء خاتم الانبیاء شفیع المذنبین والاسقیاء من تمسک بسنّتہٖ فقد نجیٰ واھتدیٰ وفاز من اللہ العظیم بالسعادۃ القصویٰ ومن تولّیٰ عنھا فقد ضلّ وغویٰ وصلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وصحابتہٖ النجباء

اَمَّا بَعْدُ فھذہٖ ضیاء النور من احیاء السنّۃ لدحض الفجور واماتۃ لبدعۃ او منھاج الحیوٰۃ الشرعیۃ لردّ الرسومات البدعیّۃ مما اخترعھا الفرق الضالّۃ من الشبھات الشرکیّۃ وقول الزور والجھل باللہ وتوفیقہ سنکلّم اوّلًا علیٰ ذمّ البدع وسوء منقلب اھلھا وتمھّد قواعد کلیّۃ تحصیم بھا البدع کلّھا ونردّ بھا شبھاتھم ویوھن بھا ما خذھم مما اخترعوا وتموّھوا والتبسوا الحق بالباطل و جعلوا البدع منھا حسنۃ وسیئۃ ولم یفرقوا بین البدع الحقیقیّۃ والاضافیۃ وجعلوا افعالہٗ واقوالہٗ صلے اللہ علیہ وسلم کلھا علیٰ نمط واحد ولم یفرقوا بین

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

العادیۃ والشرعیۃ ولم یعرفوا ینبوع الاسلام والدلائل الشرعیۃ حتی خلطوا الدین فجعلوا المعروف منکرا والمنکر معروفا والسنۃ بدعۃ والبدعۃ سنۃ فغضوا ابصارھم عن السنۃ وولعوا فی البدعۃ واتخذ الناس رؤوسا جہالا وعلوم الصابئۃ الفلاسفۃ ادیانا ما لم یأذن بھا اللہ: اللھم اجعلنا منیبین الیک معتصمین بکتابک موقنین بلقائک ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم

وھا انا فی زمان عمت البلوی وکثرت البدع وتغیرت معالم السنن وتطرق الدخیل وتشعبت السبل ولو قلت لاحدھم السنۃ کذا وکذا قابلک بما لا یلیق فیقول کان شیخی یفعل کذا وکذا واذا رأوا رجلا ینکر علی البدع ویظھر السنن یرمونہ ویتھمونہ ویطعنون بالغمز واللمز فیقولون اشتغل بصغار الامور ویترک کبارھا ویقولون یطعن علی العلماء والائمۃ وقد تفجع واشتکی الامام محمد بن وضاح (م ۲۸۶ھ) وعبد الرحمن بن بطہ[1] وابو اسحٰق الشاطبی فی کتبھم حین شرعوا فی رد البدع فقال الشاطبی فی الاعتصام فتکالبت علی سواد السنۃ البدع والاھواء فمزقت اکثرھم شیعا وھذہ سنۃ اللہ فی الخلق ان اھل الحق فی جنب الباطل قلیل لقولہ تعالی وَمَآ اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ وقال وقامت علی القیامۃ وتواترت علی الملامۃ وفوق الی العتاب سھامہ ونسبت الی البدع والضلالۃ وانزلت منزلۃ اھل الغباوۃ والجھالۃ وقال وتارۃ نسبت الی الرفض وبغض الصحابۃ رضی اللہ عنھم وتارۃ اضیف الی القول بجواز القیام علی الائمۃ وتارۃ احمل علی التزام الحرج والتصنع فی الدین وتارۃ الی معاداۃ اولیاء وتارۃ نسبت الی مخالفۃ السنۃ والجماعۃ (ملخصا)

---

[1] ابن بطہ عبید اللہ بن محمد بن محمد بن حمدان ابو عبد اللہ العکبری ولد یوم الاثنین لاربع خلون من شوال سنۃ اربع وثلثمائۃ (۳۰۴ھ) لزم بیتہ اربعین سنۃ فلم یر منہ فی سوق ولا روئی مضطرا الا فی یوم الاضحی والفطر وکان امارا بالمعروف ولم یبلغہ خبر منکر الا غیرہ. ذکرہ ابن الجوزی فی صفۃ الصفوۃ ص ۱۵۱ ج ۳ والمنتظم ص ۱۹۲ واثنی علیہ العلماء؛ توفی ابن بطہ العکبری فی محرم سنۃ سبع وثمانین وثلثمائۃ ۱۲ محمد طاہر

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

ثم ذکر حکایۃ الامام عبد الرحمن بن بطۃ انہ رمی بنحو ثمانیۃ عشر اتھامًا وقال فقلما تجد عالما مشھورًا وفاضلا مذکورًا الا وقد نبذ بھذہ الامور او بعضھا

ثم ذکر عن سید العباد بعد الصحابۃ (اویس) القرنی انہ قال ان الامر بالمعروف والنھی عن المنکر لم یدعا للمرء صدیقا انتھی ملخصًا

فتراھم یذمون بغیر علم ویقدحون بلا دلیل ویکذبون ویؤذون ویشتمون، قال اللہ تعالیٰ لَتُبْلَوُنَّ فِیْ اَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِکُمْ وَمِنَ الَّذِیْنَ اَشْرَکُوْٓا اَذًی کَثِیْرًا وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِکَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ○ وقد کان معی جماعۃ من سنین فلما اشرعت فی رد البدع وازالۃ المنکرات تبرؤا وتباعدوا وتقطعوا واتوا بھتان یفترون وباقوال مخترعۃ منتسبین الینا. وذلک انی ما التزمت ما ارتکبوا من البدع مثل الدعاء بعد السنن بھیئۃ الاجتماع واکل مال الیتامیٰ واخذ الفدیۃ والزکوٰۃ وطعام المیت وغیرھا علما منی بانھا من البدع اوان الفدیۃ والزکوٰۃ لایستحقھا الاغنیاء وقالوا کما قال الیھود لَیْسَ عَلَیْنَا فِی الْاُمِّیّٖنَ سَبِیْلٌ فاستحلوا ما حرم اللہ وارتکبوا حیلًا کما ارتکبت الیھود

والی اللہ المشتکیٰ من اطفاء السنن وقلۃ اھلھا وکثرۃ الفتن والصولۃ علی اھلھا وادارۃ المحن وابتلاءھا فاستعنت باللہ العظیم واستوثقت نفسی بکرمہ الکریم ووجھت الی ھذہ الورطۃ من الرد علی البدع وقویت نفسی باعتصام الکتب والسنۃ وطلبت منہ التوفیق والاستقامۃ. وذلک انی وجدت نفسی فی جمھور اھل الوقت غریبًا لانھم رفضوا السنۃ وخاضوا فی العوائد اما للدنیا او لخوف الابتلاء والشدائد واختلط الدین بالمحدثات الزوائد و لعل اللہ سبحانہ ینشئ العصابۃ للتایید وابتدأ ذلک من شھور سنۃ الف وثلثمائۃ وخمس وسبعین من ھجرۃ خاتم النبیین ؛ وتؤید ما اجیب فی المسئلۃ باقوال العلماء السابقین والسلف الصالحین کیلا یظن المطالع ان ذلک قول فرد ورأی جدید فان اکثر النقول فی المسئلۃ تؤیدھا ایضاحًا و تکسبھا متانۃ وقوۃ فان النقل من البعض یکون للتایید لا لتوثیقھم کما قال الامام احمد. وقسمتہ الی قسمین فالقسم الاول فی ذم البدع ومعناھا و

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

القواعد الكلية لردّها وسميتُ هذا القسم بالفرائد من القواعد لردّ البدع والعوائد.

والقسم الثانی فی ردّ البدع المنتشرة وسمیتهٗ بالدرر المنتثرة لردّ البدع المنتشرة. سنوردها واحدة واحدة لیتّضح حقیقتها ویوهن امرها عصمنا اللہ سبحٰنهٗ من دائها

فَصْلٌ فی ذم البدع والتبری من المبتدعین

عن عائشة رضی اللہ عنہا (م ۵۸ھ وولدها ٦٦ سنة) ولدت فی السنة ٤ من النبوة) قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مَنْ احدث فی امرنا هٰذا مالیس منه فهو ردّ.

وعن ابن عباس رضی اللہ عنہ (ولد قبل الهجرة بثلث ومات بالطائف سنة ٦٨) واللہ ما اظن علی ظهر الارض من الیوم احدًا احبّ الی الشیطان هلاکًا منی فقیل وکیف؟ فقال واللہ انه لیحدث البدعة فی مشرق او مغرب فیحملها الرجل الیّ فاذا انتهت الیّ قمعتُها بالسنّة فتردّ علیه کما اخرجها.

وروی الدارمیّ (عبد اللہ بن عبد الرحمٰن ولد سنة ١٨١ ومات سنة ٢٥٥ وغیرہ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (م ۳۲ھ) قال خطّ لنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خطًّا بیدہ ثم قال هذه سبیل اللہ مستقیمًا ثم خطّ عن یمینه وشماله ثم قال هذه السُّبُل لیس منها سبیل الّا علیه شیطان یدعو الیه ثم قرء وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِیْلِهٖ (الباعث ٥)

وکذا رواہ الحاکم محمد بن عبد اللہ المولود سنة ٣٢١ المتوفی سنة ٤٠٥ عن ابی بکر بن عیاش وقال صحیح ولم یخرجاہ

ورواہ احمد المولود سنة ١٦٧ المتوفی سنة ٢٤١

ومحمد بن جریر (م ۳۱۰ھ) واحمد بن شعیب النسائی (ولد ٢١٥ توفی ١٣ صفر سنة ٣٠٣ بفلسطین) والبزار وابن ماجه والحافظ ابو بکر ابن مردویه بالفاظ

وعن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال النظر الی رجلٍ من اهل السنة یدعو

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

الی السنۃ وینھی عن البدعۃ عبادۃ (تلبیس ابلیس ص۵)

واخرج ابن ابی الدنیا فی ذم البدعۃ وابو یعلی والبیھقی فی شعب الایمان عن انس رضی اللہ عنہ وابن عدی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم اذا مدح الفاسق غضب الرب واھتز لذالک العرش وفی لفظ البیھقی عن انس رضی اللہ عنہ ان اللہ یغضب اذا مدح الفاسق فی الارض۔

ومن حدیث الطبرانی وغیرہ عن عبد اللہ بن بشیر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من وقر صاحب بدعۃ فقد اعان علی ھدم الاسلام۔ ولہ فی الکبیر ولابی نعیم فی الحلیۃ عن معاذ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من مشی الی صاحب بدعۃ لیوقرہ فقد اعان علی ھدم الاسلام (مدخل ص۶۶ ج۱ وفی تنزیہ الشریعۃ ص۳۱۴ ج۱)

وعن فضیل بن عیاض یقول من جلس الی صاحب بدعۃ فاحذروہ،

وعن فضیل بن عیاض ایضا من احب صاحب بدعۃ احبط اللہ عملہ،

واخرج نور الاسلام من قلبہ؛

وعنہ ایضا یقول اذا رأیت مبتدعا فی طریق فخذ طریقا اخر ولا یرتفع لصاحب البدعۃ الی اللہ عز وجل ومن اعان صاحب بدعۃ فقد اعان علی ھدم الاسلام وسمعت رجلا یقول للفضیل من زوج کریمتہ من فاسق فقد قطع لہ رحمھا فقال لہ الفضیل من زوج کریمتہ من مبتدع فقد قطع رحمھا ومن جلس مع صاحب بدعۃ لم یعط الحکمۃ (تذکرۃ الحفاظ ص۲۲۶ ج۱)

واذا علم اللہ عز وجل من رجل انہ مبغض لصاحب بدعۃ رجوت ان یغفر لہ۔

قال المصنف وخرج محمد بن وضاح من جالس صاحب بدعۃ مشی فی ھدم الاسلام (مث) قلت وقد روی ابن الجوزی بعض ھذا الکلام مرفوعا عن عائشۃ رضی اللہ عنھا قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من وقر صاحب بدعۃ فقد اعان علی ھدم الاسلام (تلبیس ابلیس لابن الجوزی ص۱۵)

ولابن عساکر[1] عن انس رضی اللہ عنہ عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم

[1] انظر تنزیہ الشریعۃ ص۳۱۹ ج۱ وقال ابو حاتم وغیرہ ابراھیم بن ھدبۃ کذاب ص۳۳ ج۱ ۱۲

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

صاحب بدعة فاكفهروا في وجهه فان الله يبغض كل مبتدع ولا يجوز احد منهم على الصراط لكن يتهافتون في النار مثل الجراد والذباب وفي الحديث ابراهيم بن هدبة وهو كذاب (تذكرة الموضوعات ص)

وروى احمد وابو داود وابن ماجه عن ابي موسى رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم لما وقعت بنو اسرائيل في المعاصي نهتهم علماؤهم فلم ينتهوا فجالسوهم في مجالسهم واكلوهم وشاربوهم فضرب الله قلوب بعضهم على بعض ولعنهم على لسان داود وعيسى بن مريم ذلك بما عصوا وكانوا يعتدون ○ لا والذي نفسي بيده حتى تاطروهم على الحق اطرا

وروى ابو داود الطيالسي عن جرير ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ما من قوم يعمل بينهم بالمعاصي هم اعز واكثر ممن يعمله ثم لا يغيرونه الا عمهم الله عز وجل بعقاب فيه (ص)

وللترمذي وابي داود وابن ماجه عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنه انه جاء رجل فقال ان فلانا يقرأ عليك السلام فقال بلغني انه قد احدث فان كان قد احدث فلا تقرأ عليه السلام

وعن محمد بن النضر الحارثي قال من اصغى بسمعه الى صاحب بدعة نزعت منه العصمة ووكل الى نفسه .

وعن الليث بن سعد يقول لو رأيت صاحب هوى يمشي على الماء ما قبلته فقال الشافعي اما انه قصر لو رأيته يمشي على الهواء ما قبلته

وعن يوسف بن اسباط قال قال سفيان : يا يوسف ! اذا بلغك عن رجل بالمشرق انه صاحب سنة فابعث اليه بالسلام واذا بلغك عن آخر بالمغرب انه صاحب سنة فابعث اليه بالسلام فقد قل اهل السنة والجماعة

وقال ايوب السختياني اني لاخبر موت الرجل من اهل السنة فكأنما افقد اعضائي .

وعنه ان من سعادة العرب والعجم ان يوفقهما الله تعالى بعالم من اهل السنة

وعن ابن شوذب قال ان من نعمة الله على الشاب اذا نسك ان يواخي صاحب سنة يحمله عليها .

وعن ابي العالية قال عليكم بالامر الاول الذي كانوا عليه قبل ان يفترقوا

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

قال عاصم فحدثت به الحسن فقال نصحك والله وصدقك۔

وعن الاوزاعی قال اصبر نفسك علی السنة وقف حیث وقف القوم وقل بما قالوا وکف عما کفوا عنه واسلك سبیل سلف الصالحین فانه یسعك ما وسعهم

وعن معتمر بن سلیمان یقول دخلت علی ابی وانا منکسر فقال مالك؟ قلت مات الصدیق لنا قال مات علی السنة؟ قلت نعم! قال لا تحزن علیه

وعن سفیان الثوری قال استوصوا باهل السنة خیرا فانهم غرباء۔

وعن ابی بکر بن عیاش السنة فی الاسلام اعز من الاسلام فی سائر الادیان۔

وعن الشافعیؒ یقول اذا رأیت رجلا من اصحاب الحدیث فکأنی رأیت رجلا من اصحاب النبی صلے الله علیه وسلم۔

وعن ایوب قال لانی سعید بن جبیرؒ جلست الی طلق بن حبیب فقال له ارأیت جلست الی طلق بن حبیب لا تجالسه۔

وعن اسماء بن عبید قال دخل رجلان من اصحاب الهواء علی ابن سیرین فقال یا ابا بکر نحدثك بحدیث فقال لا قال فنقرأ علیك آیة من کتاب الله قال لا تقومان علی او لا تقومن۔ قال فخرجا فقال بعض القوم یا ابا بکر وما کان علیك ان یقرأ علیك آیة من کتاب الله قال انی خشیت ان یقرأ علیّ آیة فیحرفانها فیقر فی قلبی وهکذا فی الطبقات الکبریٰ لابن سعد ص۱۹۷ عن ابن عون۔

وعن کلثوم بن جبیر ان رجلا سأل سعید بن جبیر عن شئ فلم یجبه فقیل له فقال له ازیشاں۔

وعن سلام بن ابی مطیع ان رجلا من اهل الهواء قال لایوب یا ابا بکر اسألك عن کلمة قال فولی هو لیشیر باصبعه ولا نصف کلمة واشار لنا سعید بخنصره الیمنیٰ۔

وعن ابی قرصافة رضی الله عنه عن النبی صلے الله علیه وسلم من احب قوما حشر الله فی زمرتهم رواه الطبرانی فی الکبیر وهکذا عن علیؓ للنسائی وغیره۔

وعن ابی هریرة رضی الله عنه عن النبی صلے الله علیه وسلم الرجل علی دین خلیله فلینظر احدکم من یخالل هکذا لابی داؤد وهکذا فی کتاب البدع لمحمد بن وضاح ص۲۹ واخرج ابو نعیم فی الحلیة عن انس رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم اهل البدع شر الخلق والخلیقة۔

وعن ابی امامة رضی الله عنه قال قال النبی صلی الله علیه وسلم اهل البدع کلاب

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

اھل النار۔

اخرج الدارقطنی وابو حاتم الخزاعی فی جزءہ عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا یقبل اللہ لصاحب بدعۃ صلوٰۃ ولا صوماً ولا صدقۃ ولا حجاً ولا عمرۃ ولا جہاداً ولا صرفاً ولا عدلاً یخرج من الاسلام کما تخرج الشعرۃ من العجین، وھکذا فی کتاب البدع والنہی عنہا ص وصححہ واہ ابن ماجہ والبیہقی وابن عاصم فی السنۃ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ مثلہ

وعن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوان صاحب بدعۃ مکذباً بالقدر قتل مظلوماً صابراً محتسباً بین الرکن والمقام لم ینظر اللہ فی شئ من امرہ حتے یدخلہ فی جھنم۔

وروی البخاری انہ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا وسد الامر الی غیر اھلہ فانتظروا الساعۃ۔

وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من استعمل رجلاً من عصابۃ وفیھم من ھو ارضی للہ منہ فقد خان اللہ ورسولہ والمؤمنین اخرجہ الحاکم وابن عدی والعقیلی والطبرانی والخطیب عن ابن عباس رضی اللہ عنہ فاذا کان ھذا فی استعمالہ من ھو کان غیرہ ارضی فکیف بمن لیس للہ فی استعمالہ رضی۔

وروی الامام احمد عن ابی ذر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم غیر الدجال اخوف علی امتی من الدجال الائمۃ المضلون (انظر فیض القدیر ص ۲۶۴) ومثلہ فی مسند الامام احمد عن ابی الدرداء والطبرانی کذا فی الجامع الصغیر ومثلہ فی جامع الترمذی فی کتاب الفتن عن ثوبان رضی اللہ عنہ۔

ولابن عدی والدیلمی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ربّ عابد جاھل عالم فاجر فاحذروا الجھال من العباد الفجار من العلماء۔

واخرج الطبرانی فی الکبیر والبزار والسیوطی فی الجامع الصغیر والامام احمد کما فی فیض القدیر ص ۲۱۴ عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اخوف ما اخاف علی امتی کل منافق علیم اللسان منطق اللسان جاھل القلب۔

وروی ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبۃ والحکیم الترمذی والحاکم فی الکنی والشیرازی فی الالقاب والطبرانی فی الکبیر والبیہقی والخطیب عن بھز بن حکیم عن جدہ عن النبی صلی اللہ

سہ ابی اللہ ان یقبل عمل صاحب بدعۃ حتی یدع بدعتہ ۱۲

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

علیہ وسلم اللہ عون عن ذکر الفاجر متی یعرف الناس اذکروا الفاجر بما فیہ یحذرہ الناس (ابن ابی الدنیا والحکیم فی نوادر الاصول والحاکم فی الکنی والشیرازی فی الالقاب رواہ ابن عدی فی الکامل والطبرانی فی الکبیر والبیہقی والخطیب البغدادی (جامع صغیر)

وروی ابوداؤد وابن حبان فی صحیحہ مثل الذی یعین قومہ علی غیر الحق کمثل بعیر تردی فی بئر فھو ینزع منھا بذنبہ۔

وروی ابن حبان فی صحیحہ لاتصاحب الا مؤمنا ولا یاکل طعامک الا تقی

وروی الطبرانی من مشی مع ظالم یعینہ وھو یعلم انہ ظالم فقد خرج من الاسلام۔

واخرج الخطیب البغدادی فی الجامع وغیرہ انہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا ظھرت الفتن او قال البدع وسب اصحابی فعلی العالم ان یظھر علمہ فمن لم یفعل ذلک فعلیہ لعنۃ اللہ والملئکۃ والناس اجمعین (وھکذا ذکر فی الجامع الصغیر ورمزہ لابن عساکر) ولا یقبل اللہ لہ صرفا ولا عدلا وھکذا قال ابن حجر المکی فی الزواجر ص۳ اخرجہ ابن عساکر وسندہ ضعیف (ھدایۃ السائل ص۳۸۲)

واخرج الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال ما اظھر اھل البدع الا اظھر اللہ فیہم حجۃ علی لسان من شاء من خلقہ

وذکر القرطبی اذا ظھر الفتن فمن کان عندہ علم فکتمہ فھو کجاحد ما انزل علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم

وروی عن مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یکون فی اٰخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا اٰباؤکم ایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم۔

وروی ابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان اللہ عزوجل اختارنی واختار لی اصحابی وجعل لی منھم وزراء وانصارا وانہ سیخرج فی اٰخر الزمان قوم ینقصونھم فلا تواکلوھم ولا تشاربوھم ولا تصلوا علیھم ولا تصلوا معھم۔

وروی سمویۃ عن ثوبان رضی اللہ عنہ سیکون اقوام من امتی یتعاطی فقھاءھم عضل المسائل اولئک شرار امتی۔

واخرج ابن مردویہ عن انس رضی اللہ عنہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الرجل یصلی ویصوم ویحج ویعتمر ویغزو وانہ لمنافق قیل یا رسول اللہ

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

بماذا دخل علیہ النفاق؟ قال لطعنہ علی امامہ وامامہ من قال اللہ فی کتابہ فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لاتعلمون وقال ابن حجرؒ فی شرح حدیث من وقّر صاحب بدعۃ فقد اعان علی ھدم الاسلام کان قام وصدرہ فی مجلس او خدمہ من غیر عذر یلجیہ الی ذالک فقد اعان علی ھدم الاسلام ای اسلامہ او کمال اسلامہ او علی ھدم الاسلام او المراد بالاسلام السنۃ فاذا کان حال الموقّر کذا فما حال المبتدع۔ وفیہ ان من وقّر صاحب سُنّۃ کان الحکم بخلافہ وکذا من اھان صاحب بدعۃ یخالف حکمہ۔ کذا افادہ القاری

قال القاری فی شرح المشکوٰۃ فی شرح حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ لاتقرأہ منی السلام ولا نا امرنا بمھاجرۃ اھل البدع۔ وقال تحت حدیث لا تجالسوا اھل القدر اذ مجالسۃ الاغیار تجر الی غایۃ البوار ونھایۃ الخسار

وقال الشیخ عبد القادر الجیلانی رحمہ اللہ فی غنیۃ الطالبین لایکاشر اھل البدع ولا یدانیھم ولا یسلم علیھم۔ لان امامنا احمد بن حنبل قال من سلم علی صاحب بدعۃ فقد احبہ یقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم افشوا السلام بینکم تحابّوا ولا یجالسھم ولا یقرب منھم ولا یُھنّیھم فی الاعیاد واوقات السرور ولا یصلی علیھم اذا ماتوا ولا یترحم علیھم اذا ذکروا بل یباینھم فی اللہ عزّ وجلّ معتقداً ابطلان مذھب اھل البدعۃ محتسباً بذلک الثواب الجزیل والاجر الکثیر قال وقال فضیل بن عیاض من احبّ صاحب بدعۃ احبط اللہ عملہ واخرج نور الاسلام من قلبہ واذا علم اللہ عزّ وجلّ فی رجل انہ بغض لصاحب بدعۃ رجوت اللہ ان یغفر لہ ذنوبہ وان قلّ عملہ واذا رأیت مبتدعاً فی طریق فخذ طریقاً اخر۔

وفی غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی المبتدع فاسق من حیث الاعتقاد وھو اشدّ من حیث العمل۔

وفی شرعۃ الاسلام من سنۃ السلف الصالحین مجانبۃ اھل البدع فان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تجالسوا اھل الاھواء والبدع فان لھم غرّۃ کغرّۃ الیھود وقد نھی النبی صلے اللہ علیہ وسلم عن مفاتحۃ القدریۃ بالسلام وعن عیادۃ مرضاھم وشھود موتاھم وعن الاستماع لکلام اھل البدعۃ فان استطاع انتھارھم باشد القول واھانتھم بابلغ الھوان فعل ففی الحدیث من انتھر صاحب بدعۃ ملأ اللہ تعالیٰ قلبہ امنا وایمانا ومن اھان صاحب بدعۃ امنہ اللہ تعالیٰ یوم القیٰمۃ من الفزع الاکبر۔

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

وفی شرح المقاصد ان حکم المبتدع البغض والاھانۃ وقد نص علماءنا فی باب الامامۃ معللین لکراھۃ الفاسق ولو عالما انہ تجب اھانتہ شرعا فلا یعظم بتقدیم الامامۃ کما فی مراقی الفلاح وفی حاشیۃ الکنز للعلامۃ ابی السعود الازھری وفی حاشیۃ الدر للعلامۃ السید الطحطاوی اما الفاسق الاعلم فلا یقدم لان فی تقدیمہ تعظیما وقد وجب علیہم اھانتہ شرعا۔

قال العلامۃ القاری فی شرح المشکوٰۃ سیکون فی اٰخر الزمان ای اٰخر زمان ھذہ الامۃ دجالون من الدجل وھو التلبیس جمع دجال وھو کثیر المکر و التلبیس ای الخداعون یعنی سیکون جماعۃ یقولون للناس نحن علماء ومشایخ ندعوکم الی الدین وھم کاذبون فی ذلک یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا اباءکم ای یتحدثون بالاحادیث الکاذبۃ ویبتدعون احکاما باطلۃ واعتقادات فاسدۃ فایاکم ای بعدوا عنکم۔ وما روی حدیث البخاری من قولہ علیہ السلام فاحذروھم قال العلامۃ القاری فی شرح المشکوٰۃ ای لا تجالسوھم ولا تکالموھم ایہا المسلمون

وروی محمد بن ضحاح ناسید قال نا ربیعۃ قال نا سلام ان ابن عامر عن ابی عثمان الاصبحی قال سمعت اباھریرۃ رضی اللہ عنہ یقول ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال سیکون فی امتی دجالون کذابون یاتونکم ببدع من الحدیث لم تسمعوا انتم ولا اباءکم فایاکم وایاھم لا یفتنونکم (ص ۲۷ ج ۱ ص ۲۹)

وفی تفسیرات الاحمدیۃ فی تفسیر قولہ تعالیٰ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ الظاھر من کلام الفقہاء ان الاٰیۃ باقیۃ وان القوم الظالمین ھم المبتدع والفاسق والکافر والقعود مع کلھم ممتنع وھکذا قال الضحاک عن ابن عباس رضی اللہ عنہ دخل فی ھذہ الاٰیۃ کل محدث فی الدین وکل مبتدع الی یوم القیامۃ۔

وفی تبیین المحارم اوحی اللہ تعالیٰ الی یوشع بن نون انی مھلک من قومک اربعین الفا من خیارھم وستین الفا من شرارھم فقال یا رب ھؤلاء الاشرار فما بال الاخیار فقال انہم لم یغضبوا لغضبی واکلوھم وشاربوھم ھکذا اخرجہ ابن ابی الدنیا (فیض القدیر ص ۳۹۹ ج ۲) وابو الشیخ عن ابراھیم بن عمر الصنعانی

وقال البخاری فی ادب المفرد باب من ترک السلام علی المتخلق واصحاب المعاصی ثم ذکر عن علی رضی اللہ عنہ قال مر النبی صلے اللہ علیہ وسلم علی قوم

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

منہم رجل متخلق بخلوق فنظر الیہم وسلّم واعرض عن الرجل فقال الرجل اعرضت عنی؟ فقال بین عینیک جمرۃ ثم ذکر حدیثا عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رجلاً اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفی یدہ خاتم من ذھب فاعرض النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم فلما رأی الرجل کراھۃ ذھب القی الخاتم واخذ خاتماً من حدید فلبسہ واتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ھٰذا شرٌّ، ھذا حلیۃ اھل النار فوجع فطرحہ فلبس خاتما من ورقٍ فسکت عنہ النبی صلے اللہ علیہ وسلم۔

وھٰکذا لم یردّ جواب السلام علی رجلٍ علیہ جبّۃ حریر وفی یدہ خاتم من ذھب حتی القاھما ثم سلّم علی النبیّ صلے اللہ علیہ وسلم فردّ علیہ السلام۔

وقد بوّب الامام البخاریؒ فی الادب المفرد "لا یسلّم علی الفاسق" وذکر فی فصول العلامی ولا یسلم علی الشیخ المازخ الکذاب والاعمی ولا علی من یسبّ الناس اوینظر وجوہ الاجنبیات ولا علی الفاسق المعلن ولا علی من یغنّی اویطیّر الحمام حالم تعرف توبتہم۔

وقال حماد بن زید کنتُ مع ایوبَ ویونس وابن عونٍ فمرّ بہم عمرو بن عبید فسلم علیہم ووقف فلم یردّوا علیہ السلام لانہ کان معتزلیاً قدریا وکان یشتم الصحابۃ رضی اللہ عنہم وکان داعیًا الی دینہ

وقال ابن حبان کان عمرو بن عبید من اھل الورع والعبادۃ الی ان احدث ما احدث فاعتزل مجلس الحسن ھو وجماعۃ معہ فسمّوا المعتزلۃ۔

وقال حاتم ان ابراھیم بن المنذر الذی خلط فی القرآن جاء الی احمد بن حنبلٍ فسلّم علیہ فما ردّ علیہ السلام

وذکر الحافظ الذھبیؒ فی ترجمۃ الامام مالک انہ لم یشہد الجماعۃ خمسا وعشرین سنۃ مخافۃ ان یری البدع (تذکرۃ الحفاظ ص ۱۹۷)

وقال ابن الحاج فی المدخل فلیحذر ان یزور احدًا من اھل البدع و ممن لا خطر لہ فی الدین الا بالتمویہ وان یغیّر منہم کما مرّ فی الحدیث خذ طریقًا اٰخر وقال فی المدخل وقد نقل الامام ابو حامد الغزالیؒ رحمہ اللہ تعالٰی فی کتاب الجام فی ذم العوام لہ اتفقت الامّۃ قاطبۃ علی ذم البدع وزجر المبتدع وتعتیب من یعرف بالبدع ثم قال وقال صلی اللہ علیہ وسلم اتبعوا ولا تبتدعوا فانما ھلک من کان قبلکم بما ابتدعوا فی دینہم وترکوا سنن انبیائہم وقالوا بارائہم فضلّوا و

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

اھلکوا. وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من مشی الی صاحب بدعۃ لیوقرہ فقد اعان علی ھدم الاسلام وقال صلی اللہ علیہ وسلم من اعرض عن صاحب بدعۃ رفع اللہ لہ مائۃ درجۃ ومن سلم علی صاحب او لقیہ بالبشر او استقبلہ بما یسرہ فقد استخف بما انزل علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم وقال علیہ السلام ان اللہ لا یقبل لصاحب بدعۃ صوما ولا صلوۃ ولا زکوۃ ولا حجا ولا عمرۃ ولا جھادا ولا صرفا ولا عدلا ویخرج من الاسلام کما یخرج السھم من الرمیۃ وکما یخرج الشعر من العجین انتھی ص۶۶ ج۱

واما الصلوۃ خلفھم فقال فی مفتاح السعادۃ (للطاش کبری زادہ) وقال فی غیاث المفتی رأیت بخط شمس الائمۃ الحلوانی عن ابی یوسف رح انہ لا تجوز الصلوۃ خلف المتکلم وان تکلم بحق فھو مبتدع ولا تجوز الصلوۃ خلف المبتدع ص۲۵ ج۲)

وفی المدخل: لم یصل ابو سعید الخدری خلف المروان لما احدث المنبر فی صلوۃ العید ص۱۴۰ ج۲ ملخص. وقال فان خلف ان یکون فی الجماعۃ من یکثر امامتہ فترکہ واذا لہ افضل لہ ص۶۹ ج۱

وقال فی المدخل الا ترٰی الی ما نقل الامام ابو طالب المکی رح فی کتابہ کان ھشام بن عروۃ یقول لا تسئلوھم الیوم عما احدثوا فانھم قد اعدوا لکم جوابا ولکن سلوھم عن السنن فانھم لا یعرفونھا انتھی (مدخل ص۲۵ ج۱ واحیاء العلوم ص۱۴۰ ج۱)

فان قلت قد جاء فی الحدیث صلوا خلف کل بر وفاجر فاقول قال الشیخ الشعرانی وابن قتیبۃ فی کتابہ تاویل مختلف الحدیث انہ لا یصلی مع الجائر الا اذا کان امیرا یخاف بطشہ. اما اذا لم یکن امیرا ولا اشوکۃ فلا نصلی معہ بل ینبغی ان تکون المتنا خیارنا انتھی (طریق الوصول ص۹۷) علما ان الحدیث ضعیف او موضوع، کما قال البعض او منقطع بالاتفاق ولا یؤخذ منھم العلم. قال فی المدخل وعن ابن یونس قال معن بن عیسٰی سمعت مالکا یقول لا یوخذ العلم من اربعۃ ویؤخذ ممن سواھم لا یؤخذ من مبتدع یدعو الی بدعتہ ولا سفیہ معلن بسفھہ ولا ممن یکذب فی حدیث الناس وان کان یصدق فی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا ممن لا یعرف ھذا الشان (ص۳۵۱ ج۱)

وروی ابو داؤد الطیالسی رح عن زائدۃ بن قدامۃ الثقفی قال ابو داؤد وکان لا یحدث الا زیا ولا صاحب بدعۃ ص۱۲۹ ج۱)

القعود علی المزبلۃ اولی من الصلوۃ خلفھم قال فی المدخل واللزوم فی

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

البیت اسلم والقعود علی المزبلة اولی. وقد ترک ابن عمرؓ الجماعة کما رواہ الترمذی حین رای البدعة وقد قالوا ان الصلوٰة فی المنازل خیر من الصلوٰة فی المساجد اذا کانت مشحونة بالبدع (طریق الوصول ص۱۰۲)

بیان الحدیث بغیر العمل کذب لہا روی الدارمی عن عباد بن العباد ولا تکتفوا من السنة بانتحالها (ای بدعوٰها) بالقول دون العمل بہا فان انتحال السنة دون العمل بہا کذب بالقول مع اضاعة العلم (ص۸۶)

موت صاحب بدعة فتح الاسلام اخرج الخطیب فی التاریخ والدیلمی فی الفردوس عن انس رضی اللہ عنہ عنہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مات صاحب بدعة فقد فتح فی الاسلام فتح ہذا حدیث صحیح (ہدایة السائل ص۳۸۴ والجامع الصغیر برمز خط فرمح - وقال فی تذکرة الموضوعات فیه ثلاث غیر مرضین ص۱۶ قال الخطیب الاسناد صحیح والمتن منکر (ذیل اللالی ص۴۸ وہکذا فی تنزیه الشریعة ص۳۱۹ وقد صح الخطیب بان الاسناد صحیح (تنزیه الشریعة ص۳۱۹)

الفساد من علماء الدین قال الشیخ الامام الربانی المجدد السرہندی قدس سرہ العزیز فی المکتوب الثالث والثلثین فی مذمة علماء السوء دریں زمان ہر سستی و بداحتی کہ در امور شرعیہ واقع شدہ است و ہر فتوری کہ در ترویج ملت و دین ظاہر گشتہ است ہمہ از شومی علمائے سوء است و فساد و بنیات ایشاں انتہی ص۴۷ ومثلہ فی مکتوب ۵۳ جلد اول

ضرر صحبت مبتدع فوق ضرر کافر است قال الامام الربانی قدس سرہ فی المکتوب ۵۴ من المجلد الاول اجتناب از صحبت مبتدع لازم ست - ضرر صحبت مبتدع فوق ضرر صحبت کافر ست انتہی -

المبتدع ملعون کما فی الحدیث الذی رواہ الحاکم ستة لعنتہم ولعنہم اللہ وکل نبی مجاب الدعوة وعد منہم تارک السنة کما فی ہدایة السائل ص۳۹۹)

البدعة من الکبائر کما عدہا البلقینی من الکبائر حیث قال السادسة عشر البدعة وہی المراد بترک السنة وہکذا قال المناوی لا یؤخذ العلم من المبتدعة عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال قد علمت من یہلک الناس اذا جاء الفقہ من قبل الصغر استعصے علیہ الکبیر واذا جاء الفقہ من قبل الکبیر تابعہ الصغیر فاہتدیا وقال ابن مسعود رضی اللہ عنہ لا یزال الناس بخیر ما اخذوا العلم من

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

اکابرہم فاذا اخذوہ عن اصاغرہم وشرارہم ھلکوا . واختلف العلماء فیما اراد من بالصغار فقال ابن المبارک ھم اھل البدع وروی عن مکحول انہ قال تفقہ الرعاع فساد الدین والدنیا وتفقہ السفلۃ فساد الدین (ملخصًا من الاعتصام ص۱۵۱ و ھکذا فی ص۳ وقال سفیان بن عیینۃ کل صاحب بدعۃ ذلیل وقال الحسن البصری رح ذل البدعۃ علی اکتافھم وان ھملجت بھم البغلات وبلفطقت بھم البراذین .

وروی محمد بن وضاح عن الحسن قال لا تجالس صاحب بدعۃ فانہ یمرض قلبک . انتھی (کتاب البدع والنھی عنھا ص۳)

وروی محمد بن وضاح نا اسد قال نا عبد اللہ بن خالد عن بقیۃ قال حدثنی محمد عن ھشام عن الحسن ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال ابی اللہ لصاحب بدعۃ بتوبۃ ص۵۵ و

ھکذا رواہ ابن ماجہ وابن ابی عاصم فی السنۃ وابو النصر السنجری فی الابانۃ .

وابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ عنہ بلفظ ابی اللہ ان یقبل عمل صاحب بدعۃ حتی یدع بدعتہ رواہ الخمسۃ وابن ابی عاصم فی کتاب محاسن السنۃ وکذا الدیلمی والخطیب والسجزی فی الابانۃ (فیض القدیر ص۴۳)

وقال محمد بن وضاح نا اسد نا عبد اللہ بن خالد عن بقیۃ قال حدثنی ایضا محمد بن حمید الطویل عن انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ حجز التوبۃ عن کل صاحب بدعۃ ص۵۵

وفی الحاشیۃ رواہ ابن فیل والطبرانی فی الاوسط والبیہقی فی شعب الایمان ، ورواہ ابو یعلی ایضا وابو النصر السنجری وعبد الرزاق وابن عساکر وابن النجار بلفظ ان اللہ احتجر التوبۃ عن کل صاحب بدعۃ وفی روایۃ حجب وفی روایۃ احتجب اخرجہ السیوطی برمز الطبرانی فی الاوسط والبیہقی فی شعب الایمان وایضا عن انس رضی اللہ عنہ فقال صح .

التحقیق فی حدیث من وقر صاحب بدعۃ

قلت رواہ السیوطی فی الجامع الصغیر ص۱۸۳ وقال رواہ الطبرانی فی الکبیر بھذا اللفظ عن عبد اللہ بن بسر وقال السیوطی صنف ھذا المصنف عن وضاع اوکذاب . وھذا رواہ ابو نعیم وابن عدی بروایۃ عائشۃ رضی اللہ عنہا

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

وجرح علیٰ ذٰلک ابن عدیؒ لان فی الاسناد الحسن بن یحیی الخشنی وقال انہ یروی عن الثقات مالا اصل لہٗ وانما یعرف ھذا من قول الفضیل اقول قد ضعفہ بعض ووثقہ بعض کما قال ابن ابی مریم عن ابن معین وقال الاجری عن داؤد سمعت احمدؒ یقول لیس بہ باس. ورواہ عائشۃ قد تفرد بہ. وقال الذھبی مات بعد السبعین ومائۃ انتھیٰ تہذیب التہذیب مختصراً ص ۳۲۷ ج ۲)

وروی ابن ماجہ للخشنی وقال وحیم لا باس بہ وقد تُوبِعَ علی ھذا الحدیث ما اخرجہ ابن عساکر فی تاریخہ انبأنا ابوبکر محمد عبد الباقی انبأنا الحسن بن علی انبأنا ابوبکر محمد بن عبد اللہ بن السخیر انبأنا ابو الفضل العباسی بن یوسف الشکلی حدثنا احمد بن سفیان حدثنا یحیی بن بکیر حدثنا اللیث بن سعد عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا وھذہ متابعۃ قویۃ ولیس فی اسنادہ من تکلم فیہ کما فی تنزیہ الشریعۃ ص ۳۱۵ ج ۱ وقال الحسن بن سفیان فی مسندہ عن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مشیٰ الیٰ صاحب بدعۃ لیوقرہ فقد اعان علیٰ ھدم الاسلام واخرجہ ابونعیم فی الحلیۃ عن عبد اللہ بن بسر مثلہ

وقال ابونصر السنجری فی الابانۃ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال من وقر صاحب بدعۃ فقد اعان علی ھدم الاسلام وفی روایۃ من وقر صاحب بدعۃ فقد اعان ھدم الاسلام قلت یا ابا العباس کیف یوقرہٗ قال تکنیہ وتبدؤہ بالسلام وھکذا فی اللآلی المصنوعۃ ص ۱۳۱ ج ۱ فتریٰ ان الامام اللیث بن سعد تابع الحسن بن یحیی الخشنی، والحدیث شواھد ومتابعات کما ذکرنا واطال صاحب طریق الوصول والشاطبی فی ذٰلک؛ وروی محمد بن وضاح نا اسد عن عبد اللہ بن خالد عن الفضل بن ھشام عن عروۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من وقر صاحب بدعۃ فقد اعان علی ھدم الاسلام ص ۴۸

واما حدیث ابن مسعود رضؓ اتبعوا ولا تبتدعوا فقد کفیتم لا یضرّ قول المقدسی انہ موضوع فان لہٗ شواھد واثاراً کما سنذکرھا فی قاعدۃ الاحداث فی الدین کمّاً وکیفاً

واما حدیث ابن ماجہ ابی اللہ ان یقبل عمل صاحب بدعۃ فرواہ السیوطی فی الجامع وابن ابی عاصم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ وزاد العزیزی فی شرحہ عزوہ ایضا الی الدیلمی عنہ ثم قال العزیزی قال الشیخ حدیث حسن وروی المنذری رحؒ فی

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

الترغیب عن انس رضی اللہ عنہ ان اللہ حجب التوبۃ عن کل صاحب بدعۃ الحدیث رواہ الطبرانی واسنادہ حسن و ابن ماجہ وابن ابی عاصم فی کتاب السنۃ من حدیث وابن ماجہ من حدیث حذیفۃ رضی اللہ عنہ والاحادیث فی ھذا الباب من کنز العمال ص۱۹۶)

❁ تتمۃ ماذکرنا ❁

الاھانۃ للمبتدعۃ من الدین والامن من الفزع الاکبر کما فی الحدیث (شرعۃ الاسلام وشرح المقاصد والمرقاۃ والمدخل واللآلی المصنوعۃ ص۱۳۱)

التوقیر لھم ھدم الدین کما روی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا وھشام بن عروۃ کما فی الاعتصام ص۸۴ والبیہقی فی شعب الایمان مرسلاً وھو صحیح (ھدایۃ السائل ص۳۸۲)

ان اللہ یبغض صاحب بدعۃ کما روی ابن عساکر عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ لایقبل لھم دعاء ولاعبادۃ رواہ ابن ماجہ والبیہقی والدارقطنی وابو حاتم الخزاعی فی جزءہ وغنیہ ص۱۰ والاعتصام ص۹۲ واخرجہ محمد بن وضاح عن الاوزاعی فی کتاب البدع والنہی عنہا ص۱۰ و ص۵۲ .

انھم یتہافتون فی النار کما روی عن انس رض

المشی الی صاحب بدعۃ ھدم الدین کما روی ابونعیم عن معاذ رض والطبرانی جہنم یحبط الاعمال ویھلک کما قال فضیل بن عیاض ورواہ ابن ابی الدنیا وابو الشیخ النہی عن الجلوس معھم والاقامۃ لھم کما قال فضیل (الاعتصام ص۵ و سعید بن جبیر کما ذکر ابن حجر رحمہ اللہ فی حدیث من وقر .

یغضب الرب بمدحھم کما روی ابن ابی الدنیا والبیہقی وابو یعلی وابن عدی (فیض القدیر ص۴۴۷)

الساکت والفاعل سویان کما روی احمد وابن ماجہ وابو داؤد عن ابی موسی رضی اللہ عنہ وقال ابن العربی فی قولہ تعالیٰ وَاتَّقُوْا فِتْنَةً ط المختار عندنا انہا فتنۃ المناکیر بالسکوت علیہا اذ التراضی بہا وکل ذلک مہلک (احکام القرآن ص۳۳۶)

لایرد علیہم السلام کما روی الترمذی وابو داؤد وابن ماجہ وھکذا قال الشیخ عبد القادر الجیلانی والبخاری فی ادب المفرد والمدخل

من اصغی الیہم نزعت منہ العصمۃ کما روی اصحاب السنن وکذلک فی الاعتصام ص۵۹)

لایقبل لھم ولو کان یمشی علی الماء کما روی عن اللیث بن سعد والامام الشافعی ح

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

لایسمع منہم ولایؤخذ منہم العلم کما روی عن ابن سیرین و مالک ۔
من احبہم یحشر فی زمرتہم کما روی عن ابی قرصافہ وعلی رضی اللہ عنہما (کنز العمال ص۱۹۵ ج۱)
اھل البدع شر الخلق کما رواہ انس فی الحلیۃ لابی نعیم (ھدایۃ السائل ص۳۸۴ وھکذا فی الجامع الصغیر)
اھل البدع کلاب اھل النار کما رواہ ابو امامۃ (کنوز الحقائق والدیلمی فی الفردوس
وابو حاتم الخزاعی (ھدایۃ السائل ص۳۸۴ وھکذا فی الجامع الصغیر کنز العمال ص۱۹۵ ج۱)
اخوف ما اخاف الائمۃ المضلین روی الامام احمد بروایۃ ابی ذر رضی اللہ عنہ ۔ و
الطیالسی من روایۃ ابی الدرداء ص۱۳۱ والدارمی عن عمر ص۵۸
لوقتل صاحب بدعۃ بین الرکن والمقام صابرا محتسبا لرجی ان یدخل الجنۃ رواہ
انس رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۔ والحدیث ضعیف وکثیر بن سلیم
ضعفہ یحیی والدارقطنی وقال الخطیب یحیی بن المبارک مجہول قال فی تنزیہ الشریعۃ
یحیی بن المبارک الدشتی الصغانی عن مالک بخبر موضوع قال الخطیب ھو اسمعیل بن
موسی السمقلانی الراوی عنہ مجہولان (ص۱۲۸ ج۱)
الحذر من العلماء الفجار رواہ الدیلمی وابن عدی بروایۃ عمر رضی اللہ عنہما
غیبتہم محیر روی الطبرانی والبزار بروایۃ عمران بن الحصین رضی اللہ عنہ
من لم یظاہر العلم عند الواقعۃ فعلیہ لعنۃ اللہ (سورۃ البقرۃ والخطیب البغدادی
فی الجامع و ھدایۃ السائل والزواجر والاعتصام ص۵۲ ج۱)
من ذکر الاحادیث المکذوبۃ فھو دجال ذکرہ القاری بروایۃ ابی براء (المرقاۃ)
من عاب علی الصحابۃ فلا تصلوا معہم ویروی ابن النجار بروایۃ انس رضی اللہ عنہ
افعال الخیر قد یفعلہا المنافق ابن مردویہ عن انس رض
المجان من اھل البدع مرقاۃ للقاری، المدخل، الاعتصام ص۵۸ ج۱
صحبۃ المبتدع تجر الی البوار مرقاۃ للقاری، مدخل، مکتوب الامام المجدد،
لایہنئکم فی الاعیاد قال الشیخ عبد القادر رح فی الغنیۃ ص۷۱ ج۱
لایصل علیہم اذا ماتوا غنیہ ص۷۱ ج۱
لاھل البدع غرۃ کغرۃ الجہم شرعۃ الاسلام والاعتصام ص۵۸ ج۱
المبتدعون ھم الظالمون کما ذکر المفسرون فی تفسیر قولہ تعالی ولا تقعد بعد
الذکری مع القوم الظلمین ○
من انتقصہم وابغضہم واستحقر بجرا منہ اللہ یوم القیامۃ ورفعہ اللہ فی الجنۃ

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

مائة درجة غنية ص۶۶ ومدخل ص۶۶ فيه عبد العزيز بن ابي رواد لكن روى له اصحاب السنن الاربعة (اللالئ ص۱۳۱ وتنزيه الشريعة ص۱۰۰)

من اتبع جنائزهم لم يزل في سخط الله غنيه ص۶۱

النفاق بدعة لانه وضع في الشريعة على غير ما وضعها الله تعالى (الاعتصام ص۱۰۱)

صحبة المبتدع يمرض القلب وجاء عن الحسن لا تجالس صاحب بدعة فانه يمرض قلبك (الاعتصام ص۹۹ و ص۵۸)

يلقى الذل على المبتدع في الدنيا قال تعالى ان الذين اتخذوا العجل سينالهم غضب من ربهم وذلة في الحيوة الدنيا (الاعتصام ص۹۵)

المبتدعون كاتمون للحق كما قال الشاطبي في تفسير قوله تعالى ان الذين يكتمون الآية ص۸۶ .

لا تجوز الصلوٰة خلف المبتدع مفتاح السعادة ص۲۵ ومدخل ص و في الكبيرى ويكره تقديم المبتدع ايضا لانه فاسق من حيث الاعتقاد وهو اشد من الفسق من حيث العمل ص۲۷۹)

البدعة اشد ضررا من ترك الواجب كما في الخلاصة مجالس الابرار ص۱۲۹

البدعة من الكبائر

من كان فيه خصلتان لم يفتح له شئ من هذا العلم البدعة او الكبر (الاحياء ص۳۸)

وقد ذكر الامام المحقق الشاطبي في الاعتصام لهم احكاما .

الاول الارشاد والتعليم للمبتدعة واقامة الحجة عليهم كما ذهب ابن عباس رضى الله عنهما الى الخوارج فخرج منهم الفان او ثلثة الاف

والثاني الهجران وترك الكلام والسلام كما جاء من قصة صبيغ العراقي رواه الدارمي في مسنده ص۳۰

والثالث سجنهم وتغريبهم كما فعل بصبيغ وسجنوا المنصور الحلاج قبل قتله سنين وسنذكر له احوالا انشاء الله تعالى

والرابع بيان فضائحهم وشناعتهم كي يحذروا ولئلا يغتر بحالهم ومن ذلك كتب الجرح والنقد للمحدثين .

والخامس القتال معهم اذا ناصبوا للمسلمين وخرجوا عليهم كما قاتل علي رض الخوارج

والسادس قتلهم مع الاستتابة والقتل بغير الاستتابة كما ذكروا ذلك في الساحر الزنديق،

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

السابع التنکیل علیہم او التکفیر لہم ان بلغوا حدّ الکفر کمن اشرک غیر تخاب اللہ فی صفاتہ المختصۃ ولا یتوقف فی ذلک فانہ شک فی القطعیات کما فی الشفاء ص۲۷۱ ولا یرثہم احد من المسلمین ولا یورثون ،

الثامن الامر بان لا یناکحوا وھو من ناحیۃ الحجران ،

التاسع لا تقبل شہادتہم ولا ولایتہم ولا یکونون ولاۃ ولا قضاۃ ولا ینصبون فی المناصب العالیۃ مثل امامتہم وخطابتہ ،

العاشر ترک عیادۃ مرضاھم وشہود جنائزھم ،

الحادی عشر حرمہم ووجعہم

❁ التحقیق فی معنی البدعۃ ❁

قال اللہ تعالیٰ فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَہٗ وقال تعالیٰ اتَّبِعُوْا اَحْسَنَ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ مِّنْ رَّبِّکُمْ

قال الامام الشیخ الزاھد ابوبکر محمد بن الولید المتوفی سنۃ ۵۲۰ فی کتابہ الباعث رد البدع والحوادث فان قیل ما معنی اصل البدعۃ قلنا اصل ھذہ الکلمۃ من الاختراع وھو الشیٔ یحدث من غیر اصل سبق ولا مثال احتذی ولا الف مثلہ ومنہ قولہم ابدع اللہ الخلق ای خلقھم ابتداءً ومنہ قولہ تعالیٰ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وقولہ تعالیٰ قل ما کنت بدعا من الرسل ای لم اکن اول رسول الی اھل الارض قال وھذا الاسم یدخل فیما تخترع القلوب وفیما تنطق بہ الالسنۃ وفیما تفعلہ الجوارح - والدلیل علی ھذا ما سنذکرہ فی اعیان الحوادث فی تسمیۃ الصحابۃ رضی اللہ عنہم - وکافۃ العلماء بدعا للاقوال والافعال انتھی من الباعث ص۱۳

فالبدعۃ شاملۃ للمقدار والھیئات والتخصیص بالاوقات وکذا الاقوال المخترعۃ من الاوراد فی الاذکار والصلوات وکذا الافعال الناشئۃ من المبتدعین فی العرس والمیلاد وما یفعلونہ فی الختم .

قال الحافظ ابوشامۃ قلتُ وقد غلب لفظ البدعۃ علی المحدث المکروہ فی الدین فصار اطلاق ھذا اللفظ ومثلہ لفظ المبتدع لا یکاد یستعمل الا فی الذم واما من حیث اصل الاشتقاق فانہ یقال ذلک فی المدح والذم . وقال الربیع قال الشافعیؒ المحدثات فی الامور ضربان احدھما ما احدث یخالف کتابًا او سنۃ او اجماعًا او اثرًا فھذہ البدعۃ

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

الضلالة والثانی ما احدث من الخیر لاخلاف فیه لواحدٍ من هذا. فهی بدعة محدثة غیر مذمومة.

وقد قال عمر رضی اللہ عنہ فی قیام شهر رمضان "نعمت البدعة هذه" یعنی انها محدثة لم تکن واذا کانت فلیس فیها سنة لما مضیٰ قلتُ وانما کان کذلك لان النبی صلے اللہ علیه وسلم حث علیٰ قیام شهر رمضان وفعله صلی اللہ علیه وسلم فی المسجد واقتدیٰ به بعض الصحابة لیلة بعد اخریٰ ثم ترك النبی صلی اللہ علیه وسلم ذلك لانه خشی ان یفرض علیهم فلما قبض النبی صلی اللہ علیه وسلم امن ذلك فاتفق الصحابة رضی اللہ تعالیٰ عنهم علی فعل قیام رمضان فی المسجد جماعة لما فیه من احیاء هذه الشعار الذی امر به الشارع وفعله وحثه علیه ورغب فیه واللہ اعلم انتهی (کتاب الباعث ص۱۵)

فالبدعة الضلالة ما احدثت فی الدین ولذلك قید الشاطبی فی الحد البدعة طریقة فی الدین مخترعة فان الطریق المخترعة فی امور الدنیا لا تکون بدعة کاحداث الصنائع والبلدان وانواع المآکل والملابس والتوسیع فی المباحات.

وقد تکون البدعة بالمعنی اللغوی مرادًا کما فی قول عمر رضی اللہ عنہ نعمت البدعة هذه. قال المناوی وقد یکون من البدعة ما لیس بمکروه فتسمی بدعة مباحة وهو ما شهد بحسنه الشرع واقتضته المصلحة تندفع بها مفسدة فلیس هذه البدعة بالمعنی الشرعی فانها لیست بمنقسمة. قال العلامة محمد بن اسمٰعیل الامیر فی ثمرات النظر وما اظن هذا التقسیم الا من جملة الابتداع انتهی (هدایة السائل ص۴۹۸)

المعانی اللغویة

وقد ذکروا للبدعة اللغویة معانیٰ. اجمعوا علی انها مترادفة للمحدث کما ذکر صاحب القاموس البدع بالکسر الامر الذی یکون اولاً جمع ابداع وبدع وهی بدعة انتهیٰ وفی مجمع البحار البدیع المخترع بلا مثال سابق بمعنی مبدع اهـ منه

وفی الصراح البدع نو بیروں آوردن نه بر مثالے بدیع نعت منه ای مبدع وهو من صفات اللہ تعالیٰ ابتداع مثله بدع بالکسر ای مبتدع ومنه قوله تعالیٰ قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ انتهیٰ ص۳۰۵ ملخص وقال الطیبی معنی البدعة فی

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

اللغة کل شئ عمل علی غیر مثال سابق .

وفی غیاث اللغات نو پیدا شدہ از منتخب وقال فی بدائع بفتحتین چیزہائے نو پیدا شدہ جمع بدیع بمعنا بمعنے عجائبات انتہی ص۶ ومثلہ فی منتہی الارب ص۹۳ فالالفاظ قد تستعمل بمعنی اللغویة والشرعیة کالصلوٰة بمعنی الدعاء قال اللہ تعالیٰ و صَلِّ عَلَیْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ای ادع لهم وهکذا قوله تعالیٰ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ۔ وبمعنی الرحمة اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ . وبمعنی الدین اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا یَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا وبمعنی الفعل المخصوص الشرعی اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ○

وقد ذکر ابن قتیبة فی تاویل مشکلات القرآن نحو اربعة واربعین الفاظا تستعمل فی المعانی المختلفة بالمعنی اللغوی تارة والشرعی اخری وهکذا البدعة تستعمل فی المعنی اللغوی تارة والشرعی اخری۔

❁ والبدعة الشرعیة علی اقسام ❁

وذلک ان اعتقدها صاحبها من الامور الدینیة فتصیر بدعة وان لم یعتقدها من الامور الدینیة فتصیر رسما مکروها وتکلفا فی الدین کالامور الملتزمة فی الختان والنکاح والموت ومنها ما اخترعه العلماء وطلبة العلم فی القعود والجلوس والاستقبال والضیافة والالقاب العالیة للاساتذة والمشایخ . فالبدعة المطلقة لا یحکم علیها بالحسن والقبح .

وما وردان البدعة ضلالة فهی الشرعیة لان الفاظ الشارع تحمل علی المعنی الشرعی کما هو مقرر عندهم والمطلق باطلاقها لا یحکم علیه الا فی مواضع ولابد للمفتی ان یوضح من المستفتی فیما یفتاه کمن یستفتی عن صحة الرکعتین فی الفرائض فله ان یسأل عنه اولا اصلیت الفجر ام الظهر فان قال بالظهر ثم یسئل عنه ثانیا من الاقامة او السفر ثم یفتی . وکذلک فی المسائل الفقهیة فیما بین الائمة لابد من بیانها فکذلک البدعة باطلاقها لا یحکم علیها وحقیقة البدعة الشرعیة انما یوضع من الشارع لان القائل ادری بما یقول فورد فی الحدیث الالفاظ الثلثة وهی الاحداث وامرنا وکلمة ما کما سنوضحها انشاء اللہ تعالیٰ فالاحداث فی الامور الشریعة التی هی منصب النبوة تدل علیها معنی ما الموصولة

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

بدعۃ وضلالۃ لان القائل بکلمۃ ما ھو الشارع وان کان مفھومھا عاما لکنہ تخصھا بصلۃ وحال المتکلم والمخاطب، کما یقول العلماء للعوام لا تبحث بما نقول فالمراد منہ المباحث العلمیۃ وکذلک اذا قال العوام فالمراد منہ الات الزراعۃ۔ فلذلک اوردنا المعانی الشرعیۃ للبدعۃ من اقوال العلماء۔ والمعنی اللغوی لئلا یشتبہ علی المبتدئین۔

واما المعاندین الذین ضرب اللہ الختم علی قلوبھم فلا سبیل لھدایتھم قال تعالیٰ لم یکن اللہ لیغفر لھم ولا لیھدیھم سبیلا وقال تعالیٰ لا یفقھون حدیثا وقال تعالیٰ ام علی قلوب اقفالھا۔ وذلک لاعراضھم عن ایات اللہ قال تعالیٰ ساصرف عن ایاتی الذین یتکبرون فی الارض بغیر الحق۔ ولتوغلھم فی الدین وافتراءھم علی اللہ کما قال اللہ تعالیٰ عنھم انما یامرکم بالسوء والفحشاء وان تقولوا علی اللہ ما لا تعلمون ○ وفی سورۃ الاعراف واذا فعلوا فاحشۃ قالوا وجدنا علیھا اٰباءنا واللہ امرنا بھا، قل ان اللہ لا یامر بالفحشاء اتقولون علی اللہ ما لا تعلمون ○ وھکذا فی کثیر من السور۔

فالھدایۃ للمنیبین والمتذکرین قال تعالیٰ انما یتذکر من ینیب وقال تعالیٰ ان فی ذلک لذکریٰ لمن کان لہ قلب او القی السمع وھو شھید وقال تعالیٰ وما یتذکر الا من ینیب۔

ثم نورد الاقسام للبدعۃ الشرعیۃ من الحقیقیۃ والاضافیۃ والحکمیۃ والوصفیۃ والفرق بین البدع الحقیقیۃ والاضافیۃ والرسوم والمصالح الشرعیۃ واقسام المبتدع من المجتھد فی البدعۃ والداعی الیھا والمعلن بھا والمقلد والمستتر والمصر بھا ان شاء اللہ تعالیٰ

المعانی الشرعیۃ

وقال ابن مالک من فعل فعلا او قال قولا فی الدین ولیس فی القرآن ولا فی احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا تجوز قبولہ ویسمی ذلک الفعل او القول بدعۃ انتھی

وقال ابن ابی جمرۃ البدعۃ ھو ان یعمل فی التعبد مالم یامر بہ الشارع ولم یفعلہ انتھی

وقال النووی البدعۃ کل شیء عمل علی غیر مثال وفی الشرع احداث ما

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

لم یکن علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم

وفی مجالس الابرار ان البدعة لها معنیان احدهما اللغوی عام وهو المحدث مطلقا سواء کان فی العادات او من العبادات . والثانی شرعی خاص وهو الزیادة فی الدین او النقصان منه بعد الصحابة بغیر اذن من الشارع علیه الصلوٰة والسلام لا قولا ولا فعلا لا صریحا ولا اشارة انتهی ص ۱۲۴)

وفی الطریقة المحمدیة ومعنی شرعی خاص وهو الزیادة فی الدین او النقصان منه فیه الحادثان بعد الصحابة رضی الله عنهم بغیر اذن من الشارع لا قولا ولا فعلا لا صریحا ولا اشارة .

وفی القاموس البدع بالکسر الحدث فی الدین بعد الاکمال او ما استحدث بعد النبی صلی الله علیه وسلم من الاهواء والاعمال .

وفی الصراح بدعت بیروں آوردن رسمے جدید در دین بعد از اکمال آں انتهی .

وقال سیدنا الشیخ عبد القادر الجیلانی قدس سره ان القرآن اذا لم ینطق بشیء ولم یرو فی السنة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم ناقض عصر الصحابة ولم ینقل احد منهم قولا فالکلام فیه بدعة وحدث (غنیة الطالبین ص ۵۶)

وقال الامام الغزالی البدعة عبارة عن احداث مقالة غیر ماثورة عن السلف انتهی فیصل التفرقة ص ۱۲ وقال واما مبتدعا من حیث انه ابتدع قولا لم یعهد فی السلف الصالح ابتدع (فیصل التفرقة ص ۱۱)

وقال الامام الشهید پس مفہوم مطلق بدعت چنیں باشد کہ ہر امرے از امور مذکورہ در بحث اول یا ثانی کہ محدث باشد و صاحبش آں را از امورِ دین قرار دادہ بعمل آرد یا بہ او معاملہ امور دینیہ نماید پس ہماں چیز بدعت است انتهی ایضاح الحق الصریح ص ۳۵)

فاعلم البدع ان تکون اضافیة کالمفاسد فانها نوعان حقیقی کالغموم والآلام ومجازی کاسباب الغموم کالسعی فی تحصیل الشهوات والمکروهات والترفهات فینهی عنها لانها مؤدیة الی الغموم (من قواعد الاحکام ص ۱۲)

قال ابن حجر الهیثمی فی فتاواه وفسر بعضهم البدعة بما یعم جمیع ما قدمنا وغیره فقال هی ما لم یقم دلیل شرعی علی انه واجب او مستحب سواء فعل فی عهده صلی الله علیه وسلم او لم یفعل کاخراج الیهود والنصاری من جزیرة العرب و قتال المشرک لما کان مفعولا بامره لم یکن بدعة وان لم یفعل فی عهده وکذا

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

جمع القرآن فی المصاحف والاجتماع علی قیام شہر رمضان وامثال ذلک مما ثبت وجوبہ او استحبابہ بدلیل شرعی

وقول عمر رضی اللہ عنہ فی التراویح نعمت البدعۃ ھی ارادۃ البدعۃ اللغویۃ وھو ما فعل علی غیر مثال کما قال تعالیٰ قل ما کنت بدعا من الرسل ولیست بدعۃ شرعًا فان البدعۃ الشرعیۃ ضلالۃ کما قال صلی اللہ علیہ وسلم

قال ومن قسمھا من العلماء الی حسن وغیر حسن فانما قسم البدعۃ اللغویۃ ومن قال کل بدعۃ ضلالۃ فمعناہ البدعۃ الشرعیۃ انتھی (فتاوی رشیدیہ ص ۲۰۶)

فالبدعۃ منقسمۃ الی دینیۃ ودنیویۃ فکل بدعۃ فی الشرع ضلالۃ کما ورد بہ الاحادیث ولیس لاحد ان یقول باستحسانہا مخصصا لقول الشارع برأیہ واما البدعۃ الدنیویۃ فھی لیست من الامور الدینیۃ فلا باس بھا اذا لم تکن تخالف الامور الشرعیۃ او توافق الامور المذھبیۃ۔

فمن لم یفرق بینھما ولم یعرف معانیھما فقاس احدھما علی الاخر فقد زلت اقدامہ لا ینبغی الاعتناء بھا ورطۃ تورطہا العوام ممن لیس لہم فہم بالکتاب والسنۃ والمعانی الشرعیۃ واللغویۃ منھما۔

قال الراغب فی المفردات والبدعۃ فی المذھب ایراد قول لم یستن قائلھا وفاعلھا بصاحب الشریعۃ واماثلھا المتقدمۃ واصولھا المتقنۃ وروی کل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار انتھی (ص ۳۰)

وفی منتھی الارب بدعت رسم نو در دین بعد اکمال آن یا ہر چہ پیدا گشت در دین بعد النبی صلے اللہ علیہ وسلم ص ۹۳

قال الشاطبی فالبدعۃ اذن عبارۃ عن طریقۃ فی الدین مخترعۃ تضاھی الشریعۃ یقصد بالسلوک علیھا المبالغۃ فی التعبد للہ سبحانہ ص ۱۹)

وفی العینی شرح البخاری والبدعۃ فی الاصل احداث امر لم یکن فی زمن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ص ۳۵۶)

وفی مختار الصحاح والبدعۃ الحدث فی الدین بعد الاکمال ص ۲۸

وقال ابن کثیر (المتوفی سنۃ ۷۷۴) اما اھل السنۃ والجماعۃ فیقولون کل فعل وقول لم یثبت من الصحابۃ فھو بدعۃ لانہ لو کان خیرًا لسبقونا الیہ لانہم لم یترکوا خصلۃً من خصال الخیر الا قد بادروا الیھا (ص ۱۵۶)

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

وفی مائۃ مسائل لشیخ مشایخنا الشاہ محمد اسحٰق: فی البحر الرائق وامداد الفتاح البدعۃ ما احدث علی خلاف الحق المتلقی عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من علم او عمل او حال بنوع شبہۃ واستحسان وجعل دینا قویما وصراطا مستقیما وذکر الشیخ عن المرقاۃ للقاری نقلاً عن النووی البدعۃ فی الشرع احداث امر لم یکن فی عہد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وھکذا فی حاشیۃ السید السند علی المشکوٰۃ انتھی ص۸۵

وفی المدخل والبدعۃ ما اخترعہ المرء من قبل نفسہ ولم یسبق الیہ غیرہ (ص۲۷۹ ج۳)

وقال الحافظ فی فتح الباری البِدَع جمع بدعۃ وھی کل شیء لیس لہ مثال تقدم (ص۲۳۴ ج۱۳ ومثلہ فی ص۲۱۲ ج۱۳)

وقال الامام ولی اللہ الدھلوی: والبدعات امور کانت من تحاریف الناس بعد الانبیاء احسبوھا عبادۃ او اتخذوھا عادۃ مسلوکۃ. انتھی التفھیمات الالٰھیۃ ص۶۲ ج۲)

فثبت بما اوردنا من الاقوال ان البدعۃ تطلق علی الحدث فی الدین کما وکیفا واینا فکل ما احدث من الکمیات فی العبادات فھو بدعۃ فان التعیین والمقادیر حق الشارع.

وکذلک ما احدث من الھیئات کالذکر بالجھر والحلقۃ لہ والدعاء بعد السنن بھیئۃ الاجتماع والاھتمام عند الختم.

وکذلک تخصیص اللیالی والایام للعبادات مثل العرس والمولود ولیلۃ الجمعۃ لقراءۃ سورۃ الملک والثالث والعشرون من رمضان لبعض السور وللصدقۃ بعد موت المیت من لیلۃ الجمعۃ والاربعین وبدعات المحرم والصلوٰۃ المسمّٰی بالقضاء العمری فی اٰخر جمعۃ رمضان وصلوٰۃ الرغائب وصلوٰۃ لیلۃ نصف شعبان

وکذلک تخصیص الامکنۃ والبقاع سوٰی المساجد الثلٰثۃ ومن اعظم البدع ما اخترعوا فی امر القبور.

الفرق بین البدعۃ الحقیقیۃ والبدعۃ الاضافیۃ

قال الشاطبی ان البدعۃ الحقیقیۃ ھی التی لم یدل علیھا دلیل شرعی لا فی

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

کتاب ولا سنۃ ولا اجماع ولا استدلال معتبر عند اھل العلم لا فی الجملۃ ولا فی التفصیل ولذا سمیت بدعۃ

وقال الامام الشہید بعد ذکر الاحادیث الثلثۃ الاول مارواہ الترمذی و الامام احمد وابوداؤد وغیرھم وفیہ کل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ والثانی مارواہ الشیخان من احدث فی امرنا ھذا مالیس منہ فھو رد والثالث مارواہ الشیخان عن انس بن مالک قال جاء ثلثۃ رھط الی ازواج النبی صلے اللہ علیہ وسلم یسألون عن عبادۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما اخبروا بھا کأنھم تقالوھا فقالوا این نحن من النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقد غفر اللہ لہ ما تقدم من ذنبہ وما تأخر فقال احدھما اما انا فاصلی اللیل ابدا وقال الاخر انا اصوم النھار ابدا ولا افطر فقال الاخر انا اعتزل النساء فلا اتزوج ابدا فجاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم الیھم فقال انتم الذین قلتم کذا وکذا اما واللہ انی لاخشاکم للہ واتقاکم لہ لکنی اصوم وافطر واصلی وارقد واتزوج النساء فمن رغب عن سنتی فلیس منی فقال بعد ذلک الامام الشہید ما ملخصہ ان البدعۃ تکون علی قسمین الاول ان تکون محدثۃ فی نفسہ وھو المضاد من الحدیث الاول والثانی ان یحدث فی الامر المامور من الھیئات الجدیدۃ او ان یؤدی المامور بہ علی طریقۃ غیر منقولۃ فالاول بدعیۃ اصلیۃ والثانی بدعۃ وصفیۃ وذلک ان الاحداث یطلق علی ما لم یکن موجودا سابقا بنفسہ ولا بنظیرہ کالقباء والخبز والسیف لا سیما کل واحد منھا بدعۃ لانھا قد وجدت سابقۃ بنظیرھا فتکون موجودۃ حکما۔

الفرق بین السنۃ الحقیقیۃ والحکمیۃ

فما کان موجودا سابقا بنفسہ فھو السنۃ الحقیقیۃ وما کان موجودا بنظیرہ فھو السنۃ الحکمیۃ

فالاحداث ما لم یکن موجودا بنفسہ ولا بنظیرہ فی القرون الثلثۃ المفضلۃ وھو الممنوع فی الدین لقولہ صلے اللہ علیہ وسلم ایاکم ومحدثات الامور۔ ولیس من ذلک ما فعلہ الصحابۃ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین لقولہ علیہ الصلوۃ والسلام علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین وسنوضح ان شاء اللہ ذلک فی قاعدۃ نمھدھا لذلک۔

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

وفائدة قوله عليه الصلوٰة والسلام من احدث فی امرنا ان المراد من الامر الدين كما قاله المحدثون . فالاحداث الممنوع مايكون فی الدين فخرج منه الاحداث المخترعة للدنيا كالتوسع فی الملابس والمساكن واحداث البلدان والات المعاش والتوسع فی المباحات مالم يكن اسرافاً۔

وكذلك خرج من الاحداث الممنوع ماتكون وسيلة وذريعة الى المقاصد ويسمونها المصالح المرسلة كجمع القرآن فی المصاحف لحفظ اصول الدين وبناء المدارس والسقاوة للوضوء وسيأتی لذلك تفصيل ان شاء الله تعالىٰ

تعريف البدعة الاضافية

وتحقيق ذلك موقوف على معرفة الالفاظ الثلثة الواردة فی الحديث وهی الاحداث والامر ولفظ ما . وقد ذكرنا معنى الاولين (الاحداث والامر) سابقا واما مفهوم ما الموصولة فهی عامّ لكنها تخصص بصلةٍ والسياق والسباق من المتكلم والمخاطب فالمراد من كلمة ما ههنا ما يتعلق بمنصب النبوّة وهو الدين قال تعالىٰ شرع لكم من الدين ما وصّى به نوحًا والذی اوحينا اليك وما وصينا به ابراهيم وموسىٰ وعيسىٰ ان اقيموا الدين فالتحديد للامور الشرعية والهيئات لها من منصب النبوة ليس لاحدٍ توقيتها وتحديدها واختراع هيئتها فانّ التعيين والتحديد وكذلك التوقيت والهيئة تكون على قسمين الاول للتكميل بان هذا شيئ يستكمل بهذه الهيئة والتحديد والوقت والحدود فهذه بدعة لقوله تعالىٰ اليوم اكملت لكم دينكم . فالدين كامل لا ناقص وما ترك للعباد مساغا ولا لاحد مقالا ان يزيد فی الركعات اوان يوقت اويخترع هيئة لها۔

والثانی يكون بطريق اللزوم ان هذا الامر لا يستحسن فی نظر الشارع ولا يعتبر بغير هذا التحديد والتوقيت والهيئة وهذا ممنوع لانه نصب نفسه شارعًا ويستكمل الدين برأيه . فالتحديد قد يكون فی المقدار كالتثليث فی الغسل والسجدتين للركعة وتعداد الركعات للفرائض وقد يكون فی الاوقات كالاوقات الخمسة للصلوٰت وشهر رمضان للصوم وذی الحجة للحج وكذا الاوقات الخمسة المكروهة او الستة للصلوٰت

وكذلك التكميل والتحسين للعبادات فی الازمان لا يكون الا من الشارع

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

کاحیاء لیالی رمضان والتہجد فی النصف الاخر والایام البیض للصوم ویوم عاشوراء وستۃ من شوال ویوم عرفۃ۔ ویوم الجمعۃ والعیدین للصلوٰت والاوقات لاجابۃ الدعاء کلیلۃ القدر ویوم عرفۃ وشہر رمضان ولیلۃ الجمعۃ ویوم الجمعۃ ونصف اللیل وثلث الاخر وثلث الاول وساعۃ الجمعۃ و جلوس الامام وحین تقام الصلوٰۃ وبعد العصر وبعد طلوع الفجر واخر ساعۃ الجمعۃ

وکذلک تعیین الامکنۃ للعبادات لزوما مثل الکعبۃ للطواف والصفا والمروۃ للسعی والوقوف بعرفۃ والمزدلفۃ والمکان الطاہر للصلوٰۃ غیر المقبرۃ والحمام (وما اشبہہما) والمسجد للاعتکاف

او تعیین الامکنۃ للاستکمال مثل المساجد للفرائض وعقد النکاح و البیوت للنوافل وتلاوۃ القرآن والاماکن التی ذکرہا الجزری لاجابۃ الدعاء وعند الصف فی سبیل اللہ وبعد الحیعلتین وعند التیام بعضہم ببعض ودبر الصلوات المکتوبات وعقیب تلاوۃ القرآن والختم وعند شرب ماء زمزم والحضور عند المیت وصیاح الدیکۃ وغیرہا

فاذا تدبرت فی الامور الشرعیۃ وجدتہا منقولۃ من الشارع کاملۃ بتحدیدہا وہیئتہا والتعیین لہا من الازمنۃ والامکنۃ فمن زاد او نقص فقد تعدی وظلم ومن یتعد حدود اللہ فقد ظلم نفسہ

ومن الامور المشروعۃ ما لم یوقت لہا الشارع ولا قدر لہا بمقدار

فالتخصیص للاذکار بالاوقات الغیر المنقولۃ والہیئات المخترعۃ تشریع اما للتکمیل او اللزوم وکل ذلک ممنوع اَمْ لَہُمْ شُرَکٰٓؤُا شَرَعُوا لَہُمْ مِّنَ الدِّیْنِ مَا لَمْ یَاْذَنْ بِہِ اللّٰہُ۔

فان التعیین سواء کان لزوما فی الہیئات کاستقبال القبلۃ وستر العورۃ ووضع الیمین علی الشمال فی القیام وکذلک سائر الہیئات للصلوٰۃ والحج والاحرام کل ذلک من منصب الشارع۔

او تکمیلا کالشرائط مثل الوضوء او التیمم للصلوٰۃ والاحرام وقراءۃ القرآن والاذان والاقامۃ للصلوٰۃ وتقدیم الخطبۃ علی صلوٰۃ الجمعۃ وکذلک الخطبۃ والخُطبۃ والاذن من الولی علی النکاح والسنن الرواتب المتقدمۃ

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

والمتاخرة والجلوس الی طلوع الشمس والتشبث باستار الکعبة وشرب ماء زمزم والزیارة للمسجد النبوی والسلام علی الروضة المطهرة ومسجد قباء فی اداب الحج فهی من اوامر الشارع لا مجال للعباد فیها.

وکذلك التعیین لمصارف الزکوٰة وصدقة الفطر والکفارات والنذور

وکذلك تعیین الالفاظ للاذکار من الاذان والاقامة وتعیین الفاتحة فی جمیع الرکعات والتسبیح فی الرکوع والسجود والفاظ التشهد وصیغ الصلوات والادعیة المنقولة فی الصباح والمساء.

وکذلك تعیین الاذکار للجهر والاخفاء وکالتلبیة والتکبیر فی ایام التشریق.

وکذلك تعیین الالوان فی اللباس وتحریم الحریر والفضة والحمرة للرجال.

وکذلك تخصیص بعض الافعال بالاجتماع کالجمعة والصلوٰة بالجماعة والعیدین والجنازة والجهاد وصلوٰة الاستسقاء وصلوٰة التراویح

وکذلك تخصیص بعض الافعال بالاخفاء والانفراد کالنوافل والاوراد وزیارة القبور فان النبی صلے اللہ علیہ وسلم زار القبور لیلةً ودعا لهم کما روی عن عائشة رضی اللہ عنها.

فالتحدید والتعیین فی الامور المشروعة لا تکون الا من الشارع قال اللہ تعالیٰ تلك حدود اللہ فلا تعتدوها ومن یتعدّ حدود اللہ فاولئك هم الظٰلمون ○ وفی الحدیث ان اللہ حدّ حدودًا فلا تضیّعوها

فحفظ المراتب لحفظ الامور الشرعیة. والامور المشروعة مع کثرة شعبها تنحصر فی بابین باب التحدیدات وباب حفظ المراتب وهذا امرٌ من کلمةٌ "ما" فی الحدیث. فالاحداث فی امر الدین من التحدید والهیئة والتعیین لها فی الازمنة والامکنة بدعة. وهذا هو البدعة الاضافیة.

فهذا البدعة علی الاعتقاد بان یستحسن غیر ما استحسنه الشارع. فان کان فی الاصل فهی البدعة الحقیقیة، وان کان فی التحدید والتوقیت والهیئات فهی البدعة الاضافیة. وکذلك التعامل معها مثل الامور الدینیة لزومًا کالتصدق عن المیت لاوّل لیلة لا یترك مع کثرة الموانع والاشغال والفقر

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

هكذا في ايضاح الحق الصريح

فاعلم ان العمل الذي لا دليل عليه من الشرع

منها ما لا يكون له اصل كبدعات القبور والاستمداد منهم والوسائل الشركية والقول بالقدر والقول بالكفار الخبر الواحد وما اشبه ذلك وهي البدعة الحقيقية وقد يكون كفرا وشركا وكبيرة فانها مخالفة محضة وخروج من السنة ظاهرا

ومنها ما يكون له اصل في الشريعة ويكون هيئته مخترعة وهي البدعة الاضافية كقراءة سورة الملك في ليلة الجمعة والتصدق في اوقات معينة مخصوصة لها وتخصيص الفدية عند الجنازة او بعدها والدعاء بعد السنن بهيئة الاجتماع، فهي مشروعة باصلها بدعة بوصفها ويسميها بعض المحققين بالبدعة الوصفية فالبدعة الحقيقية ما لم يقم عليها دليل شرعي لا من كتاب ولا سنة ولا اجماع ولا استدلال معتبر عند اهل العلم وهي اعم واشهر فلا حاجة في احكامها وتفصيلها فان الابتلاء قد عمت بالاضافية واشتبهت على كثير بالسنة وبعضهم كثيرا ما يسمونها حسنة فلذا فصلناها وذكرنا لها اقساما. وكذلك ذكرها الشاطبي في الاعتصام والامام الشهيد في ايضاح الحق الصريح. ينبغي الاعتناء بهذين الكتابين في هذا الباب. فالمبتدع يتعبد لكن يتبع هواه في عبادته ويخترع لها هيئة ووقتا والفاظا لم يأذن بها الله كما ذكر سبحانه عن الامم السابقة في قوله ورهبانية ابتدعوها ما كتبناها عليهم الا ابتغاء رضوان الله فما رعوها حق رعايتها. فالرهبانية وهي رفض الدنيا والمقاطعة عن المخلوق مرغوب لكن بشرط رضوان الله وهو الاتيان بالهيئة التي شرعت لهم وهو الاتباع لرسوله فحيث اخلوا بامر المشروع فلم يقبل وابه فان المخل بالشرائط كالمخل بالاصل كالوضوء والاستقبال للصلوة.

والمعنى الثاني في الآية انهم ابتدعوا الرهبانية ما كتب الله عليهم فيكون الاستثناء منقطعا والبدعة حقيقية وعليه اكثر المفسرين

او المعنى انهم ابتدعوا الرهبانية لانهم تركوا الحق واكلوا لحوم الخنازير وشربوا الخمر ولم يغتسلوا من الجنابة. وفي الحديث ان اناسا من بني اسرائيل ابتدعوا بدعة ابتغاء رضوان الله فلم يرعوها حق رعايتها فعاتبهم الله بتركها وتلا هذه الآية ورهبانية

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

ابتدعو ها ما کتبناها علیهم الاية

فیکون العمل باصله مشروعًا وهو العبادة لکن یصیر بدعة بان یقید اطلاقها او یطلق تقییدها کالصوم فانه فی الجملة مندوب الیه فاذا خصّه المکلف بوقتٍ دون وقتٍ یصیر بدعة اضافیة فان التخصیص قسمان ۱ تعبدی کتخصیص اهل البدع بالاوقات والامکنة ورباط الشیوخ وزوایاهم ۲ وغیر تعبدی بل عادی کتخصیص المدرسة للدرس وکتخصیص المساجد او بالاوقات فلیس من ذلک بل فیها الحبس والتعیین للاجتماع کما تعین سائر الامور المجلسة ولا یعدّ ذلک عبادةً.

فائدة : والبدعة مع کثرة شعبها واقسامها مشترکة فی بعض الاحکام ومتفردة فی بعضها فاشترکها فی الاجتناب عنها والرد علیها والتباعد عنها والمقاطعة عن اهلها والمخالطة معهم

والبدعة الحقیقیة مرتکبها یسمّی مبتدعًا وکذلک المصرّ والمعلن بالبدعة الاضافیة. واما اذا ارتکب البدعة الاضافیة فلتةً فلا یسمّی مبتدعًا کما سنوضحه ان شاء الله تعالیٰ

وقال الامام الشهید ما حاصله ان حکم البدعة موقوف بمقدمات

الاولیٰ ان کل عقیدة ومقام وارادة وحال وقول وفعل من العبادات والمعاملات والعادات وکذا التقیید والاطلاق والتعیین والتحدید والتشخیص والسرّ والاعلان والالتزام والهیئة لها ولم یکن ذلک ثابتًا بالکتاب والسنة والاجماع وقیاس الائمة المتبوعة اذا اعتقدها صاحبها دینًا وعبادةً فتکون ذلک بدعةً وهو المراد من البدعة الوارد فی الشرع ویکفی فی ذلک لنفی البدعة وجود نظیرها او النقل من القرون المشهودة لها بالخیر قال الله تعالیٰ ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین له الهدیٰ ویتبع غیر سبیل المؤمنین نوله ما تولیٰ ونصله جهنم وساءت مصیرا ○ فرغب الله سبحانه وتعالیٰ الی اتباع الصحابة والائمة واجماعهم کما حذرهم عن عصیان الرسول وجعل اتباع الصحابة رضی الله عنهم والاجماع ملحقًا بالسنة فکما ان البدعة حقیقیة واضافیة کذلک السنة حقیقیة وملحق بها وقد قال النبی صلی الله علیه وسلم خیر القرون قرنی ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم؛

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

والثانية ان الحكم المتوجه من الشارع الى العباد على اقسام ثلثة اما للطلب فيهم كالصلوٰة والصوم او للترك كالقتل والزنا او الاباحة كالاكل والشرب والبول والغائط والعادات الحسنة فليس كل منها على درجة واحدة

وكذلك الامور المطلوبة من العباد لها درجات كالامور المنهية فان الايمان بالله ورسوله والاعتقاد بالتوحيد واصول الايمان ليس كالمسائل الفرعية من السنن الروابت والنوافل.

وكذلك الاجتناب من الشرك والكفر ليست كالاجتناب من الامور المكروهة فاذا تدبرت فى الامور المطلوبة من الامور وجدت بينها بونا بعيدا يصر دونها الحواس والخطر ولا يحيطها الا من وفقه الله بفهم الكتاب والسنة وهكذا درجات الجنة ودركات النار ما اعدّ ها الله سبحانه للعباد من المؤمنين والكافرين فدركة الكفار فوق المبتدعين ودركتهم فوق الفساق والفجار

فالامور المطلوبة من الشارع مشتركة فى الحسن كالامور المنهية فى القبح والكراهة.

❁ الفرق بين البدع والمصالح المرسلة ❁

وقد اشتبه الفرق بينهما على كثير من الناس فاستدلوا على تحسين البدع بتحسين المصالح المرسلة وبعضهم عدوا المصالح المرسلة بدعًا ونسبوها الى الصحابة والتابعين كما فى الاعتصام ص ۹۵)

وادرجوا المصالح فى اقسام البدع فقسموا البدع الى الواجب والمندوب والمحرم والمكروه. وجعلوا المصالح المرسلة من اقسام الواجب والمندوب ومنشأ الاشتباه انهم لم يفرقوا بينهما وهذا الباب ينبغى التدبر والامعان فيه:-

وقد ذكرنا معنى البدعة واشبعنا الكلام فيها فلا بدّ ان نوضح من معنى المصالح المرسلة فهى المناسبة لغةً والذريعة والوسيلة الى المقصود وعند الاصوليين المناسب الذى يربط بها الحكم. ومعناها الشرعى هى ما لا يتم الواجب الا به فالفرق بين البدع والمصالح المرسلة بوجوه

الاوّل ان المصالح المرسلة ما تكون ذريعة الى العبادة ولم تكن فى نفسه

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

عبادة والبدعة تكون عبادة ويحسبها فاعلها امرًا متقربًا

والثاني ان المصالح المرسلة يرجع اليها لحفظ امر ضروري او دفع حرج لازم في الدين كجمع القرآن والعلوم الادبية .

والثالث ان البدع تكون غير معقولة المعنى لانها تكون في التعبديات و المصالح تكون معقولة المعنى لوسيلتها الى امر ضروري فاستحسنت لذلك بخلاف التعبديات فانه ليس للعقل فيها مجال ولا للقياس فيها مقال. فهي من قسم الوسائل التي توصل بها الى المقاصد والبدع من المقاصد التي استحسنت لنفسها. والمعنى المناسب الذي يربط به الحكم لا يخلو من ثلثة اقسام

احدها ان يشهد الشرع بقوله فلا اشكال بصحته

والثاني ما شهد الشرع برده فلا سبيل الى قبوله

والثالث ما لم يشهد الشرع برده ولا الشواهد الخاصة بقبوله فانه وجد لذلك المعنى جنس يلائم تصرفات الشرع فهو الاستدلال بالمصالح المرسلة ومثل لذلك الشاطبي عشرة امثلة ما ملخصه

احدها جمع القرآن واتفاق الصحابة على ذلك بعد ما قال بعضهم كيف نفعل شيئا لم يفعله رسول الله صلى الله عليه وسلم لكنهم رأوه مصلحة تناسب تصرفات الشرع وحفظ الكتاب الذي هو اصل الدين فاجمعوا على ذلك ولم يخالف احد في الجمع . وخلاف ابن مسعود رضي الله عنه انما كان في طرح قراءته عن مصحف عثمان رضي الله عنه . علاوة ان هذا اجماع الصحابة ويبنى عليه كتب الاحاديث وغيرها اذا خيف عليها الاندراس وكذلك الرد على البدع واغفل عنه الناس مع شدة الحاجة اليه حتى ماتت السنن وشاعت الفتن واندرست معالم الدين وتاصلت الشبهات في جذر القلوب ونزال اليقين فاين اصحاب السنة والقرآن واضمحلات المدارس بعلوم اليونان وظهرت البدع في المساجد وتوغلوا في الرسوم والعوائد فاخذت في هذا الفن حتى دارت على المحسن وسوف ينفع الله لي بهذا الكتاب ومنه التوفيق والصواب ويجعل لي حسن المآب .

والثاني اتفاق الصحابة على حد شارب الخمر ثمانين لما رأوا الشرب ذريعة الى الافتراء فزادوا اربعين حد الفرية .

والثالث تضمين الصناع حتى قال علي رضي الله عنه لا يصلح الناس

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

الا ذلك فلو لم يضمنوا لاختل النظام. اما ترك الاستصناع واما ان يعملوا و لا يضمنوا بيد عواهم الهلاك.

الرابع قتل الجماعة بالواحد عند البعض حفظا لمقاصد الشرع فی حقن الدماء.

الخامس اقامة مقلد اماما للمسلمين عند فقد المجتهد عند من اشترط لئلا يختل الامور ويندفع الفساد.

السادس جواز الحبس فی التهم.

السابع التحكم على اموال المسلمين للامام عند الحاجة كما قال الامام مالك رحمه الله وكذلك فی شرح السير الكبير للسرخسی حيث قال وان لم يكن فی بيت المال سعة كان له ان يتحكم على الناس ما يتقوى به الذين يخرجون على الجهاد انتهى ص ۹۶

الثامن التعزير بالمال وقد جمعت فی جوازها جزء منذ سنين.

التاسع اذا طبق الحرام الارض او ناحية منها وانسدت الطرق الطيبة ومست الحاجة فيجوز الزيادة اذ لو اقتصر على سد الرمق لتعطلت المكاسب والاعمال وفی ذلك مضيعة للدين.

العاشر اذا بويع رجل ثم ظهر اعلى منه فلا يخلع الاول لئلا تثير الفتن انتهى ملخصا من الاعتصام.

فهذه الامثلة للمصالح المرسلة والنظر فيها انما هو للمناسبة والتعقل لامور الدين والبدع عبادات غير معقولة المعنى.

واقول وفی المسئلة التی ذكرها الشاطبی نظر فان كلها من آثار الصحابة والاقتداء بهم فی فعلهم وقولهم من الحجج الشرعية كما سنوضحه فی قاعدة. فلا يصح ذكرها فی المصالح بل هی من المقاصد

وثانيا ان بعضها مستند الى الكتاب كحبس المتهم كما قالوا فی قوله تعالى واللاتی يأتين الفاحشة من نسائكم فاستشهدوا عليهن اربعة منكم فان شهدوا فامسكوهن فی البيوت حتى يتوفاهن الموت او يجعل الله لهن سبيلا. فالمراد من الامساك الحبس الى ان ينفذ عليهن حكم الحاكم.

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

وکذلك البیعۃ الاولیٰ مستندھا الی الحدیث ولو عبدًا حبشیا

فحاصل المصالح المرسلۃ یرجع الی حفظ امر ضروری او دفع حرج لازم فی الدین فجمع القرآن فی المصاحف حفظ لاصل الدین وھو الکتاب وتعزیر الشارب ثمانین لدفع الفساد والحرج وتضمین الصناع حفظا للاموال وکذا قتل الجماعۃ بالواحد حفظًا لاطراف النفس ومبایعۃ المفلد وقیامہ اما مًا لمصالحۃ الامۃ۔ والتحکم للامام علی اموال الناس حفظا لحوزۃ الاسلام وجندہ۔

فقد بان الفرق

ان البدع تکون فی المقاصد والمصالح تکون فی الوسائل

وان البدع مضادۃ للمصالح

وان المبتدع یزدری بالدین وینقصہ والمصالح یحفظ استکمالہ

ولذلك قال الشاطبیؒ ان المصالح لاتکون فی العبادات لبنائھا علی التعبد لانھا غیر معقولۃ المعنی والتعبد حق للشارع خاص بہ ولا یمکن حقہ کما وکیفا وزمانا ومکانا الا من جھتہ

ولذلك ضلت الفلاسفۃ والمشرکون لما تعبدوہ بما اخترعوہ ورفضوا الشرائع بعقولھم واسخطوہ عز وجل وضلوا واضلوا بما تقولوہ فارسل رسولہ لیبین للناس ما نزل الیھم رحمۃ منہ وتفضلا ویھدیھم صراطا مستقیما فسبحان اللہ من لطفہ واحسانہ۔

فی المصالح امور:

احدھا الملایمۃ لمقاصد الشرع بحیث لاتنافی اصلا من اصول الشرع

الثانی المصالح تکون معقولۃ المعنی اذا عرضت علی العقول تلقتھا بالقبول بخلاف التعبدات کالتطھر للاعضاء الثلثۃ دون الجسد والمسح للرأس فقط وتخصیص الاوقات الخمسۃ للصلوٰۃ وتحدید الرکعات فیھا والتطھر بالتراب مع امکان التلویث بھا وتخصیص القراءۃ فی القیام والتسبیح فی الرکوع والسجود والتشھد فی القعود وغسل المیت مع انہ غیر مکلف۔

ولکن اتجد عامۃ التعبدات من ابواب الفقہ وکذلك جعلوا العبادات غیر معقولۃ المعنی فلا یقاس فی العبادات

وللبدعۃ الاضافیۃ ناحیتان فمن جھۃ سنۃ لانھا مستندۃ الی

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

دلیل ومن جهة اخرىٰ بدعة لاستنادها الىٰ شبهة. فالدليل عليها قائم من جهة الاصل واما من جهة الكيفيات والاحوال فلم يقم عليها دليل مع انها محتاجة اليه فان العبادات بناءها على كليهما. ولذلك

قال العلماء خصلتان ليسئل عنهما الناس لم فعلت وكيف فعلت وكذلك الرسم من جهته مباح لان الشريعة قد اباحت التوسع فى التصرفات لكن من جهة اخرىٰ وهى الالتزام جاوز الىٰ حد التكلف واللزوم ضارت محظورًا

فهذه ثلثة الفاظ ينبغى الفرق بينها بعد ما عرف تعريفها الاول البدعة الحقيقية والثانى البدعة الاضافية والثالث المصالح المرسلة.

فلا خلاف لاحد فى البدعة الحقيقية انها ضلالة لاطلاق الحديث وعمومه. والبدعة الاضافية اشتبهت معناها على كثير بالمصالح المرسلة فقالوا بتحسينها فى بعضها وهذه الشبهة من قسم قول الكفار بما قالوا انما البيع مثل الربوا فانهم لما استحالوا نعم به احتجوا بقياس فاسد فكذلك المبتدع لما رأى العبادة مقصودة لقوله تعالىٰ وما خلقت الجن والانس الا ليعبدون ○ فاخترع ما اخترع واستحسن ما ابتدع ولم يتبين له ان ما وضعه الشارع من العبادات كاف وان الدين اتباع لا ابتداع وكامل لا ناقص

اقسام الوسائل

والوسائل للامور الدينية على قسمين: منها ما تكون حسنة عند الشارع كالتطهير قال الله تعالىٰ ان الله يحب التوابين ويحب المتطهرين. وكذلك الاعتكاف بنية الجماعة والاشتغال بسيرة النبوية لاتباعه وقراءة الحديث فانها مستحسنة فى انفسها. فهذه الوسائل ان لم تجعل وسائل فهى محمودة لما ندب اليها الشارع

والثانى ما لم تكن عبادة فى نفسه كمشى البيرِ للوضوء والمشى فى السوق الى المسجد وكذلك الصنائع والزراعة والسياحة والسفر فان كثيرا منها يكون لهوا ولعبا وعبثا ومعاشا ويكون الانهماك فيها قسوة للقلب وغفلة عن الدين فالعلوم الادبية من القسم الثانى لا من الاول فهى محمودة ما تحصل بها فهم الكتاب والسنة وتعين بها فى ذلك وما ازدادت من الحاجة فانها تلهى القلوب وتغفلها عن المقصد:

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

التقسیم الآخر

وکذلک الوسائل منها ما یستعان بها للتکمیل فی المقاصد من الحسن و یفقد ..... حسنها عند الشارع بغیرها کالغسل للجمعة والتعطر والتسویة بالصفوف والمساجد للفرائض والوضوء للاذکار والتدبر فی التلاوة والثانی ما احتاج الیها الفاعل کالدلو لنزع الماء من البیر والکوز للوضوء و تعلیم الحروف المفردة للاطفال.

فالقسم الاول من الوسائل یُعدّ لانہ مما مع المقاصد والثانی اذا حصل المقصود فلا حاجة لها بعد ذلک اولا حاجة لها متی یحصل المقصود بغیرها کمن قعد علی شاطئ البحر فلا حاجة له الی الدلو والکوز ومن تعلم القرآن فلا حاجة له الی تعلم الحروف المفردة

وعلی هذا یکون العلوم الادبیة من القسم الثانی لا من الاول

فالعجب من العلماء الذین یتدرسونها الی الموت ولا یغنون عنها فانهم کالاطفال الذین یتعلمون الحروف المفردة بعد التحصیل. وبئس حال المناطقة والفلاسفة. ومن بعد ذلک العلوم الادبیة من القسم الاول اومن المناقب لعلمائها من البدع الحقیقیة والات الحرب والجهاد واشد احتیاجا الیها من هذه العلوم وقد ترکوها ولعریبا لوجها

الفرق بین البدع والرسم

قال اللہ تعالی ولیس البر بان تاتوا البیوت من ظهورها (سورۃ البقرۃ) فذکر الواحدی عن البراء رضی اللہ عنہ یقول کانت الانصار اذا حجوا فجاءوا لا یدخلون من ابواب بیوتهم ولکن من ظهورها فجاء رجل فدخل من قبل باب فکانه عیّر بذلک فنزلت هذه الآیة ثم ذکر عن العرب انها کانت عادتهم سوی قریش وکنانة وخزاعة وثقیف وخثعم وبنو عامر بن صعصعة وبنو المضر بن معاویة ۶ نتهی ملخصا (اسباب النزول ص۳۶)

وقد ذکر الحافظ ابن کثیر فی ذلک روایات وکذلک مسئلة الظهار عند العرب والاستنکاف من زوج المتبنی کل ذلک کان عند العرب رسوما التزموا بها فرد اللہ علیهم ونهاهم عن ذلک

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

فالرسم التزام الامر المحدث المباح

بحيث يُعَدّ تاركه مطعونا مذموما وفاعله ممدوحا والتشديد فيه يبلغ الى البدعة الحكمية. وفى الرسم تقليد للآباء والمشايخ والموافقة للاقران مع قطع النظر من حصول المنفعة ودفع الضرر وجميع الامور الملتزمة فى النكاح والختان من الرسم وكذلك الاجتناب من الصنائع والمكاسب من اولاد الزهاد والمشايخ والعلماء ومن زىّ المجاهدين كل ذلك من هذا القسم حتى بلغت الى البدعة الحكمية والاحتراز من النكاح للايامى فان عدوها مستحسنا فهى البدعة الحكمية.

فالالتزام بالامر المباح رسم والتدين به بدعة حكمية

وكذلك التكلف فى الامور المباحة. رواه الامام احمد وصححه الامام ابن خزيمة وابن حبان عن عمر رضى الله عنه ان الله يحب ان تؤتى رخصه كما يكره ان تؤتى معصيته وفى رواية كما يحب ان تؤتى عزائمه. وقال ابن قيم رحمه الله فى اغاثة اللهفان وقال انس رضى الله عنه كنا عند عمر رضى الله عنه فسمعته يقول نُهينا عن التكلف انتهى ص ۱۵۹

والرسم هو التصرف فى المباح والسلوك فيما اباحه الشارع لكنه يلتزم على نفسه كثيرا ما يمنع ويحرم ما هو حلال و يجتنب من الحلال فيجعل الدين الذى هو يسر عسرا كما كان المشركون يأتون بعد الحج من غير الابواب وحرموا على انفسهم زوج المتبنّى كزوج الابن فصير الرسم فيهم دينا فهو جائز من الاصل كالبدع الاضافية وصار محظورا بالوصف ولهذا منعه الشارع.

قال الامام ولى الله الدهلوى رح لهم عادات قد يفرطون فيها وقد يفرّطون فيقع الجور او الاعراض عن الجناب القدسى فى كليتهما كما ان التكلف فى الملابس احد وتعرّى آخر واكل اللحم احد منهم وهم آخر فاقتضت المصلحة تعيين وضع احد ما لا يتجاوزونه لهم امور دائرة بين الاباحة والحظر يتضرر به احدٌ فى دينه او ماله او يتضرر آخر فاقتضت الحكمة ان يشرع لهم عبادات هى بعينها عقوبات من وجه (تفهيمات الهية ص ۲۷ ج ۲)

واشتبه على كثير من الناس الفرق بين البدع والمصالح المرسلة

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

وقد ذکرنا الفرق بینهما . و منشأ الاشتباه کما ان البدع ترجع الی غیر اصل شرعی فکذلک المصالح المرسلة فهما یجریان من وادٍ واحدٍ وکثیرًا ما یستدلون بتحسین البدع علی تحسین المصالح المرسلة . فالفرق بینهما جلی واضح لاخفاء لمن له عین البصیرة . فان المصالح المرسلة معناها عند الاصولیین المناسبة و المشاهدة والذریعة الی نیل المقصود وهی ما لایتم الواجب الا به .

وقد ذهب الی جواز المصالح المرسلة جمهور العلماء من الائمة الاربعة و اتباعهم و تخصیصها بمذهب الامام مالک رحمه الله تعالی کما قال الشوکانی فی ارشاد الفحول لایصح فان الحکم بالمصالح المرسلة منقول عن الجمهور وهی الوسائل الی المقاصد وکما ان المقاصد واجبات ومندوبات و مکروهات ومستحبات وحرام فکذلک الوسائل ولها حکم المقاصد و کما ان المقاصد عاجلة فی الدنیا ومنافعها عاجلة فی العقبی فکذلک الوسائل

فکثیر من المسائل یشتبه علی الناس فی بادی النظر بالبدعة ولیست منها کترتیب السور وجمع المصحف وصلوٰة التراویح بالجماعة والاذان الاول للجمعة والاعراب لالفاظ القرآن وتصنیف کتب الحدیث والفقه والنحو واستنباط الاحکام الفقهیة التی راجت فی القرون المشهود لها بالخیر وتعامل علیها بلا نکیر فهی المصالح المرسلة او ملحقة بالسنة فان الاحکام المستنبطة من المجتهدین وتعیین المراتب من الوجوب والندب والشرائط لزومًا او تکمیلًا لیست من البدعات فان مستندها دلیل شرعی وهو قیاس المجتهد . وکذلک لایحکم بالائمة بالبدعة فیما اختلفوا بینهم کمسح الرأس کلًا او بعضًا او ربعًا فان لکل منهم دلیل شرعی علی ما اخذوا به . نعم مسائل المتاخرین الذین استنبطوها وقاسوا فیها بالقیاس الفاسد فهی من البدعات کقیاس تلاوة القرآن بالاجرة علی التعلیم والنیابة فی العبادات البدنیة علی المالیة واستحباب الصلوٰة المخترعة من صلوٰة القضاء العمری علی الصلوٰة المنقولة من الشارع وقیاس الاوقات فی الفضیلة کلیلة الجمعة بقراءة سورة الملک والتصدق فیها وقیاس تقبیل القبر علی تقبیل المیت والطواف حول القبور علی طواف الکعبة وغیر ذلک من تخریج المتاخرین ومسائل المتفقهین مما ملئت

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

منها كتبهم كالفتاوى الصوفية وفوائد شريعت ومطالب المؤمنين ينبغي الاحتراز منها۔

وقياس الائمة المجتهدين والمسائل المستنبطة لهم فسميها من السنن الحكمية او ملحقة بالسنن وان كان فيها احتمال الغلط والخطأ للبشرية۔ وليس كذلك السنن الحقيقية فانها صدرت من المعصوم صلى الله تعالى عليه وآله واصحابه وسلم

ومن المصالح المرسلة

الامور المنتظمة لتدبير المملكة واصلاح الرعية ما اسست من الملوك والسلاطين على ان لها اصل من الكتاب كما في سورة البقرة وآل عمران وسورة النساء والحجرات وغيرها من السور وكذلك مناصب القضاء والافتاء والرياسة والخطابة وتنظيم الجند والحكام في البلدان والنواب وتقسيم العساكر وتسلط الامراء عليهم۔

الفرق بين الاجماع والرواج

فالاجماع حكم شرعي اتفق عليه العلماء المتقنون من المجتهدين بعد التامل في الدلائل الشرعية

والرواج ما احدث من الافعال والاقوال بين الناس من عاداتهم وتلقوها عادة بينهم حتى صارت طريقة مستمرة قرنا بعد قرن في جيل بعد جيل ثم التزموا بها حتى يطعن على من خالفها ويلاومون عليه فصارت بذلك بدعة حكمية ولا يستبعد ان يسمى ذلك رسما عند البعض۔

فمسند الاجماع قول الله تعالى وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا فالسبيل مضاف الى المؤمنين وقد تقرر ان الاضافة الى المشتق يدل على سببية ما خذه فالمراد منه السبيل الذي اخذه المؤمنون بسبب الايمان بالله وطاعة رسوله لا من جهة الرسم والعادة ومنه قول النبي صلى الله عليه وسلم ما رآه المسلمون حسنا فهو عند الله حسن

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

فالمعنى ما اخذه المسلمون من جهة الاسلام والانقياد للرسول صلى الله عليه وسلم لا من جهة الرسوم الفاسدة عن الآباء والاجداد.

وكذلك كثير من الامور المباحة اذا شاعت وذاعت وصارت كالعبادات المخترعة اعجابية في الامة وكثر العمل بها تصير ملحقة بالبدع فان الامور العادية لا تكون بدعًا فان الامور المشروعة كما تكون عبادة كذلك تكون عادة وكذلك افعال المكلفين على قسمين عبادات وعادات. والبدعات تكون في الامور العادية اذا كان فيها معنى تعبدي والا فلا. فمن قال بالبدعة في الامور العادية فقد اخذ فيها المعنى كوضع المكوس على الناس ان كان لنيل الدنيا فلا بدعة فيه بل هو جور وعدوان. وان وضع عليهم كالدين مثل الزكوة والعشر فهو بدعة اذ فيه تشريع زائد يضاهي الزكوة المفروضة.

وكذلك تولية المناصب من القضاء والخطابة والامامة وراثة ان كان تدينًا كما في اولاد المشايخ فهي بدعة والا فمن الامور المنهية كما في الحديث اتخذ الناس رؤوسًا جهالًا فافتوا بغير علم فضلوا واضلوا

قال الشاطبي رحمه الله تعالى في الاعتصام ما حاصله فالدخول في عمل على نية الالتزام له ان كان في المعتاد بحيث اذا اوم عليه اورث ملالًا ينبغي ان يعتقد ان هذا الالتزام مكروه ابتداءً لوجوه

احدها ان الله جعل الدين يسرًا سهلًا وهذا الملتزم يجعله عسرًا

والثاني فوق التقصير والعجز

والثالث خوف كراهية النفس لذلك العمل الملتزم

والرابع كراهية العمل وقد يترك فينتقض العهد

والخامس الخوف من الغلو في الدين.

وما جاء في المداومة فالمراد منه العمل اليسير الذي لا تضيق به. ومن التزموا فكانوا يستطعونه

قد يصير المباح بدعة

ينبغي ان يعلم ان كثيرًا من امور المعاش كالاشتغال بالطب والهيئة بقدر الحاجة وعلم الهندسة وتعلم الالسنة امور مباحة باصلها و

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

تصیر کلها من البدع اذا اعتقد بها دینًا او یعد عالمها من علماء الدین.
وبعض الجهلة والسفهاء یعدون المناطقة من علماء الدین، والفلسفة والمنطق من علوم الاسلام فهی بدعة حقیقیة. وهکذا قال الامام الشهید رحمه الله تعالیٰ فی ایضاح الحق الصریح ص۹۳. وهکذا الشغل فی الشعر و انشاد القصائد والنعت من الامور المباحة والتوغل فیها والتدین بها من الامور المبتدعة. واقبحها قیام الامرد بالمنابر وتحسین اصواتهم بها وماذا من الامور الشنیعة والمنکرات القبیحة فی العرس والمیلاد.
وکذلک کثیر من الامور المندوبة والمستحبة یعد فاعلها مبتدعًا اذا قیدها بقید او اخترع لها هیئة او وقتا کما سنوضح ذلک ان شاء الله تعالیٰ

البدعة تصیر من أمور الدین بالاحداث

فی ما لیس لها اصل فی الکتاب والسنة والاجماع والقیاس الصحیح من المجتهدین.
ویحمل البدعة علی المعنی الشرعی اذا لم تکن قرینة لانها معنی حقیقی لها ولذلک اخذت من البدعة معناها اللغوی فی قول عمر رضی الله عنه "نعمت البدعة هذه" لان التراویح قد صلاها رسول الله صلی الله علیه وسلم کما حمل لفظ النفاق علی المعنی اللغوی فی قول حنظلة رضی الله عنه "نافق حنظلة" والقرینة علی المجاز منع الحقیقة.

وقد یکون البدعة للهیئة المخترعة

من الاجتماع والاعلان بها کما فی حدیث ابن مسعود رضی الله عنه انه اخرج الذین کانوا یذکرون الله جهرًا واجتمعوا لذلک حلقة

وقد یکون بالالتزام

کما انکر عبد الله بن عمر رضی الله عنهما علی الذین یصلون الضحیٰ

وقد تصیر بالتوقیت لها

کصیام الجمعة ویوم الاثنین
ونوضح ما ذکرنا سابقا من تعریف البدع الحقیقیة والحکمیة امثلة البدع

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

الحقیقیۃ وقد عدّ منہا الامام الشہید مسئلۃ وحدۃ الوجود والشہود والتنزلات الخمسۃ والقول بالصادر الاول وتجرد الواجب وبساطتہ وتنزیہہ تعالیٰ مما لم یرد بہ الشرع من التراکیب العقلی والعینیۃ وزیادۃ الصفات وتاویل المتشابہات واثبات الجوہر الفرد وابطال الہیولیٰ والصورۃ والنفوس والعقول وبالعکس والقول بالایجاب وغیر ذلک مما یذکرونہ فی الالٰہیات فہی بدعات حقیقیۃ ان یعدونہا من الامور الدینیۃ والّا فہو لغوٌ والمنسوب الیہا یعدونہم فی زمرۃ العلماء فہو من البدع الحکمیۃ

ولہٰذا منع الفقہاء تدریس ہٰذہ العلوم فی المساجد وہٰکذا السعی فی مقام الفناء والاضمحلال والوجد والواردات والسکر عند بعض المتصوفین کل ذلک من البدع الحقیقیۃ لانہم یعدّون ذٰلک من الامور المتقربۃ الی اللہ تعالیٰ۔ وکذلک تعیین الاذکار والاوراد من الالفاظ الغیر المشروعۃ والالتزام بالافعال الشاقّۃ ان یعدونہا من الامور الدینیۃ او من مکملاتہا وعند خواص الصوفیۃ الذین لہم علم بالکتاب والسنۃ کل ذٰلک من قبیل الوسائل یوصون بہا للاتباع تعلیما وتوثیقا وتثبتا لہم فہی من قبیل المصالح المرسلۃ المستحسنۃ عندہم وتعلیم منہم للاغبیاء الذین قست قلوبہم حتی نسوا اللہ فلیس فیہا شیٔ من البدعات حاشا للہ ان یصدر منہم شیٔ خلاف السنۃ۔

ومن البدع الحقیقیۃ

مجالس السماع والقوالی والموشیۃ والعرس والاجتماع علی القبور وقراءۃ القرآن علی سبیل التداعی لدیہا والختمات عندہا وتعیین الیوم الثالث للتصدق والاربعین ولیلۃ الجمعۃ والاستمداد من القبور والطواف بہا وتقبیلہا واعتابہا والتبرک بتربتہا والقاء الریحان والاثواب الفاخرۃ بہا والسرج لدیہا والاذان بعد الدفن عند القبر او فیہ

کل ذلک من البدع الحقیقیۃ عند الامام الشہید کما فی ایضاح الحق ص۳۸ اذا کانوا یعدّونہا من الامور المتقربۃ المتعبدۃ۔ نعم بعضہم یوافقونہم فہی متکون من البدع الحکمیۃ۔ وہٰکذا کثیر من استحسانات المتاخرین والمتصوفین الذین استحسنوا اشیاء بالظن لحصول المنافع مثل صلوٰۃ المعکوس والختم

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

للاموات بالاجارة وان لم يعينوا فى ذلك شيئا فان المعروف كالمشروط والمسائل القياسية التى مستندها الخرص والقياس الفاسدة وكذلك الكشف والاستغراق و اهمال الامر بالمعروف والنهى عن المنكر للرهبانية. والقياس الصحيح الشرعى اعمال النظير على النظير لاخلاف فى استحسانه.

وكثير من البدعات الحقيقية من قبيل الشرك فالتصدق للاموات كانت للاقرباء الغرباء والفقراء والمساكين. فانها قد بلغت اليوم ان تسميها بهذا الاسم فلا ياكلونها الاقارب ويستنكفون منها والتزم الورثة على انفسهم حتى جعلوها دينا لازما لا يتركونها بحال وقد جعلها العوام للتوجه من ارواح الاموات لكى يسألون لهم ويقضى لهم الحوائج ويرضون منهم لئلا يضرهم ولا يأتون عليهم بالدواثر وجعلوا التصدق رسما حين التزموا على انفسهم وبدعة حكمية ثم تورغلوا فيها حتى جعلوها شركا.

ومن الامثلة للبدع الحكمية

كالتصدق لزوما للميت فى اول ليلة وتاخير السفر عن يوم للتطير به و الاستنكاف من النكاح الثانى للايامى ويستحسنون ذلك مع الرغبة اليه و وجود الاسباب ويعدون ذلك عفة لها وتاخير النكاح للتجهيز المسرف والوليمة الزائدة والتتبع فى المسائل الغريبة المبنية على العرف واصطلاحات المناطقة من الالهيات والطبعيات وكذا الخوض فى الاشعار والفنون النادرة التى يفتخرون بها ويعدونها من الاعمال المقربة ويضيعون فيها عمرا عزيزا كما قال الامام الغزالى رحمه الله تعالى ولقد ضيعنا شطر صالحا من العمر (تفسير جواهر القرآن ص)

ومن ذلك الاهتمام والحفظ للاوضاع المقررة عند العلماء والمشايخ فى القعود والجلوس واللباس المميزة والمجالس المنعقدة فيما بينهم داعين اليها كالقلندرية والجلالية والمدارية وترك النكاح مع الرغبة اليه والقعود فى الزاوية للشيوخ والمرور بزى القلندرية وترك التكسب واسباب المعاش والسوال مع الاستطاعة والاعتناء الشديد بالالقاب المشعرة عند الملاقاة و الالفاظ العالية مثل العلامة والشاه والخوض فى المسائل الفقهية التى اختلف

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

فیها الائمة حتی جعلوها الیوم اساس الاسلام.

فانت تری الیوم المحدثین قد جعلوا الغایة من التدریس التشنیع علی الائمة و الردّ فی هذه المسائل علی الاخر من الاعمال المتقربة المرضیّة وترکوا اتباع الکتاب والسنة والردّ علی الشرک والبدعة حتی جعلوا ذلک مسائل فرعیّة ویرمون بالویل والملامة من یردّ الشرک والبدعة ویعدّونه متشددًا وزیارة القبور للنساء. وما نقل عن عائشة رضی الله عنها فصدرت نذرة وهجع عنها.

وکذلک الجلوس للخطبة علی المنبر ورفع الایدی للدعاء فی الخطبة واخراج المنبر للعیدین فی المصلّی فان یعدّون ذلک سنةً فهی البدع الحقیقیة. والّا فهی من البدع الحکمیة.

قال الشاطبی رحمه الله تعالی ویمکن ان یدخل فی البدعة الاضافیة کل عمل اشتبه امره فلم یتبین اهو بدعة؟ فینهی عنه امر غیر بدعة فیعمل به.

اقسام المبتدعین وحکمهم

ولما ذکرنا الفرق بین البدع الحقیقیة والاضافیة وکذلک الفرق بین البدع والمصالح المرسلة والرسم اردنا ان نذکر الفرق بین المبتدعین فانهم لیسوا علی قسمٍ واحدٍ کالبدع لیتضح الفرق بینهم ویظهر درجتهم للزجر والوبال علیهم

فاقول فالاحداث فی الدین بدعة وفاعلها مبتدع فالبدعة سواء کانت حقیقیة او اضافیة فاعلها اما مخترع مجتهد لها او مقلّد تابع فیها. وکل منهما اما مصرّ بها او غیر مصرّ. وکذا لا یخلو اما معلن بها او مستتر. ثم هو اما داعٍ الیها او لا فدرجة المبتدع المجتهد للبدعة والداعی الیها معلنًا بها لیست کدرجة المقلد المستتر. وکذا درجة المصر لیست کدرجة غیره.

فالذین یدعون المشیخة والامامة ثم یأتون بالبدعة حیاءً ویجترون بها هادمون للدین وهم الائمة المضلّون الذین حذر النبی صلی الله علیه وسلم امّته منهم وتوهم حین یجتمعون فی البدع مثل العرس والمیلاد والصلوٰة المسماة بالقضاء العمریة وفی حیلة الاسقاط یدعون الناس الیها ویذکرون محاسن تلک البدع وبعضهم

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

عندها ساکتین. ویزعمون انهم بریئون. قال الله تعالیٰ کانوا لایتناهون عن منکر فعلوه لبئس ما کانوا یفعلون ○ وقال الله تعالیٰ ان الذین یکتمون ما انزلنا من البیّنٰت و الهدیٰ من بعد ما بیّنّاه للناس فی الکتٰب اولئك یلعنهم الله و یلعنهم اللاعنون ○ الا الذین تابوا و اصلحوا و بیّنوا فاولئك اتوب علیهم وانا التواب الرحیم ○

فذکر الشرائط الثلثة لقبول توبتهم من الرجوع عن البدعة والکتمان والاصلاح بالسنة والکتاب والاظهار لما صدر منه.

واخرج الدارمی عن ثوبان عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال انما اخاف علی امتی الائمة المضلون ص ۳۹ وهکذا رواه عن ابی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه.

والمبتدع المعلن

ضرره یتعدی الی غیره. والمبتدع المستتر ضرره مقصور علیه والدعی مفسد هادم للدین. فاذا کان المبتدع معلنا داعیا بها وکان فصیحا لسنا یحض الناس الیها ویرغب الیها ویلقی الشبهات فی مجامع القلوب بزخرف القول فهو من الائمة المضلین شرار الناس واکثر الوعاظ والشیوخ فی مجالس البدعات من العرس والمیلاد وداثرة الاسقاط من هذا القسم دمّر الله علیهم دیارهم و اباد علیهم حضرائهم.

قال الشاطبی رحمه الله واما الاختلاف بحسب الاصرار علیها او عدمه فلان الذنب قد یکون صغیرا فیعظم بالاصرار علیه. کذلك البدعة تکون صغیرة فتعظم بالاصرار علیه فان کانت فلتة فهی اهون منها اذا داوم علیها ویلحق بهذا المعنیٰ اذا تهاون بها المبتدع وسهل امرها نظیر الذنب اذا تهاون به فالمتهاون اعظم وزرا من غیره ص ۱۳۵.

فالقیام علیهم بالتثریب او التنکیل او الطرح او الابعاد او الانکار هو بحسب حال البدعة فی نفسها من کونها عظیمة المفسدة فی الدین امرا وکون صاحبها مشتهرا بها اولا وداعیا الیها او لا ومستظهرا بالاتباع وخارجا عن الناس او لا وکونها عاملا بها علیٰ جهة الجهل اولا

وکل من هذه الاقسام له حکم اجتهادی یخصه اذ لم یأت فی الشرع فی

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

البدعة حدٌّ لا یزاد علیه ولا ینقص منه کما جاء فی کثیر من المعاصی کالسرقة و الحرابة والقتل والقذف والجراح والخمر وغیر ذلك . لاجرم ان المجتهدین من الامة نظروا فیها بحسب النوازل وحکموا باجتهاد الرأی تفریعًا علی ما تقدم لهم فی بعضها من النص کما جاء فی الخوارج من الاثر بقتلهم وما جاء عن عمر رضی الله عنه فی صبیغ العراقی .

قال الدارمی اخبرنا عبد الله بن صالح حدثنی اللیث اخبرنی ابن عجلان عن نافع مولی عبد الله (بن عمر رضی الله عنهما) ان صبیغ العراقی جعل یسأل عن اشیاء من القرآن فی اجناد المسلمین حتی قدم مصر فبعث به عمرو بن العاص الی عمر بن الخطاب فلما اتاه الرسول بالکتاب فقرأه فقال این الرجل فقال فی الرحل قال عمر رضی الله عنه اللهم ان یکون ذهب فتصیبك فمضی به العقوبة الموجعة فاتاه به فقال عمر رضی الله عنه تسأل محدثة فارسل عمر رضی الله عنه الی وطائب من جرید فضربه بها حتی ترك ظهره دبرة (ای ذات قروح) ثم ترکه حتی برأ ثم عاد له ثم ترکه حتی برأ فدعا به لیعود له فقال صبیغ ان کنت ترید قتلی فاقتلنی قتلا جمیلا وان کنت ترید ان تداوینی فقد والله برأت فاذن له الی ارضه وکتب الی ابی موسی الاشعری ان لا یجالسه احد من المسلمین فاشتد ذلك علی الرجل فکتب ابو موسی رضی الله عنه الی عمر رضی الله عنه ان قد حسنت هیئته فکتب عمر رضی الله عنه ان یاذن للناس بمجالسته ص ۳۱ .

ففی الحدیث بیان الهجران من المبتدعین وضربهم للامیر وقد ذکرنا احکامهم سابقا .

ومما ذکرنا من الفروق واقسام المبتدعین ظهر ان من یرتکب البدعة فلتةً او مستترا لا یسمی مبتدعا کمن یرتکب بعض افعال النفاق او یتفوه باقوال النفاق لا یسمی منافقا . وهکذا بعض افعال الکفر مثل الزنا والقتل والغارة لا یجری علی مرتکبها احکام الکفر من القتل ونهب الاموال والرق ووضع الجزیة واما اذا اصر بها واعلن او داوم فهو المبتدع فان الاصرار بالصغیرة یصیر کبیرة واستحلالها کفر

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

تقسیم البدعۃ الی الصغیرۃ والکبیرۃ

واذا ثبت ان البدعۃ باقسامھا ضلالۃ وان الاحکام لا یخلو من خمسۃ اقسام فاذا خرج عن ھذہ الاقسام الثلثۃ ای الوجوب والندب والاباحۃ لان ھذہ الثلثۃ لا تکون فی البدعۃ فبقی الاثنان وھو التحریم والکراھۃ فالبدعۃ منھا ما یسمّٰی محرمۃ ومنھا ما ھی مکروھۃ ولا تعدّ البدعۃ منھما والمحرم منھا ما ھو شرک وکفر بواح صراح کبدع المشرکین من التحلیل والتحریم والاشراک باللہ تعالیٰ۔ ومنھا ما ھو کبائر کبدع المنافقین حیث اتخذوا الدین ذریعۃ لحفظ النفس والمال وکذلک من العلماء السوء الذین یکتمون الحق ویداھنون للریاسۃ والتاکل وبدع الفرق الباطلۃ من القدریۃ والخوارج من ھذا القسم۔

واما البدع المکروھۃ

کبدع التبتل وتخصیص العبادات بالھیئات المخترعۃ والتوقیت لھا

والقاعدۃ

ان ما وقعت فی العقائد کالاستمداد من غیر اللہ تعالیٰ والنذر لغیرہ تعالیٰ فھی شرک وکفر وکبائر

وما وقعت فی الفرعیات او التحسینات فھی دون من الکفر ویقرب منھا الی الکبائر وکذلک ما ابتدع بوصفہ لا باصلہ فتکون صغیرۃ۔

وکذلک ینظر الی مصادمتھا للشریعۃ ورمیھا لھا بالنقص والاستدراک وانھا لم تکمل بعد حتی یوضع فیھا بخلاف سائر المعاصی فانھا لا تعود علی الشریعۃ بتنقیص ولا غض من جانبھا بل صاحب المعصیۃ متنصّل منھا مُقِرّ للہ تعالیٰ بمخالفتہ لحکمھا وحاصل المعصیۃ انھا مخالفۃ فی فعل المکلف لما یعتقد صحتہ من الشریعۃ۔ والبدعۃ حاصلھا مخالفۃ فی اعتقاد کمال الشریعۃ ولذلک قال مالک بن انس رضی اللہ عنہ من احدث فی ھذہ الامۃ شیئا لم یکن علیہ سلفھا فقد زعم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خانَ الرسالۃ لان اللہ تعالیٰ یقول الیوم اکملتُ لکم دینکم۔

وقد یجعل البدعۃ ملحقا بالمشروعات کصیام یوم الاثنین لانہ مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وجعل الثانی عشر من ربیع الاول ملحقا بایام العید

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

لانه علیه الصلوٰة والسلام ولد فیه والترغیب للدعاء بهیئة الاجتماع ادبار الصلوٰة او ذکر الاحادیث المکذوبة لینصرها الدین ویقول لا اکذب علیه وانما اکذب له فکل ذلك تاویل باطل۔

وکذلك البدع کلیة وجزئیة

فالکلیة کبدع الفرق الباطلة لاتنحصر۔ والجزئیة ما تقع زلة وفلتة اوتاویلا لاتباع الهوٰی فهی صغیرة والدوام علیها کبیرة

والمقلد فی البدعة کثیراً ما یحتاج بما ینسب الی المشایخ کاباحة السماع والغناء وتمزیق الثیاب عند التواجد والرقص ولایبالی انها مخالف الکتاب والسنة بل یتشبث باذیال التاویل والروایات المکذوبة المخترعة علی السلف والائمة

فالبدعة الصغیرة

تکون لشرط الاول ان لایداوم علیها والثانی ان لایدعو الیها فان الداعی الیها یکون من المزدرین بالشریعة والمام ضلالة والثالث ان لایعلن بها فی مجامع الناس لئلا یصیر ممن یقتدی به فان العوام اتباع لکل ناعق و یستدلون بما یفعله العالم۔

قال الشاطبی رحمه الله تعالیٰ فی الاعتصام ص۵۹ وقد روی عن الحسن ان رجلاً من بنی اسرائیل ابتدع بدعة فدعا الناس الیها فاتبع وانه لما عرف ذنبه عمد الی ثروته فثقبها فادخل فیها حلقة ثم جعل فیها سلسلة ثم اوثقها فی شجرة فجعل یبکی ویعج الی ربه

فاوحی الله الی نبی تلك الامة ان لاتوبة له قد غفر له الذی اصاب فکیف بمن ضل فصار من اهل النار

واما اتخاذها فی المواضع التی تقام فیها السنن فهو کالدعاء الیها بالتصریح لان عمل اظهار الشرائع الاسلامیة توهم ان کل ما اظهر فیها فهو من الشعائر فکان المظهر لها یقول هذه سنة فاتبعوها

قال ابو مصعب قدم علینا ابن مهدی فصلی ووضع رداءه بین یدی الصف فلما سلم الامام رمقه الناس بابصارهم ورمقوا مالکا رحمه الله وکان قد صلی خلف الامام فلما سلم قال من ههنا من الحرس؟ فجاءه نفسان فقال خذ صاحب هذا الثوب فاحبساه فحبس فقیل له انه ابن مهدی فوجه الیه و

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

قال لہٗ ما خفت اللہ واتقیتہ ان وضعت ثوبک بین یدیک فی الصف وشغلت المصلین بالنظر الیہ واحدثت فی مسجدنا شیئا ما کنا نعرفہ وقد قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من احدث فی مسجدنا حدثا فعلیہ لعنۃ اللہ والملئکۃ والناس اجمعین فبکی ابن مھدی والی علی نفسہ ان لا یفعل ذلک ابدا فی مسجد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا فی غیرہ۔

وفی روایۃ عن ابن مھدی قال قلت للحراسین تذھبان بی الی ابی عبداللہ؟ قالا ان شئت فاذھبنا الیہ فقال یا عبدالرحمن نصلی مسلبا فقلت یا اباعبداللہ انہ کان یوما حارا کما رأیت فثقل ردائی علی۔ فقال واللہ ما اردت بذالک الطعن علی من مضی والخلاف علیہ قلت اللہ قال خلیا انتھی

فانظر توقیھم عن الاحداث وان کان مندوبا لئلا یتخذ ذلک سنۃ۔

وکذلک کرہ کثیر من الفقہاء التثویب وقد احدثوا اشیاء قبل الفجر من الذکر الجھری والنعوت فی مکبر الصوت فوق المنارۃ انا للہ وانا الیہ راجعون وقد خرج ابن عمر رضی اللہ عنہما من المسجد وترک الجماعۃ وقال اخرج بنا من ھذا المبتدع لما ثوب فیہ کما رواہ الترمذی۔

والشرط الرابع ان لا یستصغرھا ولا یستحقرھا فان ذلک استھانۃ بالذنب۔ فان لہٗ جھتان ۱ جھۃ رتبتہ فی الشرع فضعہ فی رتبتہ ۲ و جھۃ مخالفۃ الرب العظیم۔ وھذا راجع الی الاعتقاد فاذا استھان بہ فترک عظمۃ الرب تعالیٰ

وکذلک لکل معصیۃ جھتان ۱ جھۃ العمل بھا ۲ وجھۃ الاعتقاد بھا۔ فاذا اعتقدھا حلالا فصارت کبیرۃ فاذا استعظمھا العبد صغر عند اللہ تعالیٰ واذا استصغرھا کبر عند اللہ تعالیٰ

وقد ذکر ابو الشکور السالمی رحمہ اللہ تعالیٰ فی التمھید ستۃ عشر قولا فی الرد علی اھل البدع۔ ما حاصلھا ان الدین للہ الخالص و اتباع للنبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالیٰ قل ھذہ سبیلی ادعو الی اللہ علی بصیرۃ انا ومن اتبعنی۔ واتباع للصحابۃ والائمۃ فمن اخذ طریقا بغیر حجۃ فانہ یکون ضالا ویکون مخطئا مبتدعا

القول الثانی قال اھل السنۃ والجماعۃ البدعۃ حرام والثبات علیہ

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

شر من الثبات على الفسق ويجوز اللعن والوقيعة في المبتدع. ثم قال وانما قلنا ان البدعة شر من الفسق لان الفاسق لا يصير على فسقه ويرى التوبة واجبة وأما المبتدع فانه يصير عليها (اى يستمر عليها) ويعتقد البدعة ولا يرى التوبة واجبة عنه لانه يظن انه على الحق. ثم ذكر الاحاديث والآثار في ذمهم.

القول الثالث الجدال معهم والمناظرة كما جادل الانبياء اقوامهم. و لان فيه اظهار العلم الحق.

الرابع في تكفير الاهواء والبدع. قال بعض الفقهاء ان البدعة كفر والمبتدع كافر لان البدعة حرام ومن اعتقد ذلك فقد استحل الحرام ومن استحل ذلك فقد كفر. وقال بعضهم ليس بكافر. والصحيح التفصيل فان بعضها مما توجب الكفر ولا يقبل التوبة وذكر منهم الفلاسفة. واما البدعة غير الكفر فانه يجب زجره والمنع والتعزير والحبس والضرب بالسوط وكذلك لو لم يكن منعهم بدون السيف ان كان رئيسهم ومقتدرهم فانه يجوز قتله سياسة وامتناعا.

وقال المهتدى ان المبتدع اذا كان معه دعوة ودلالة للناس في بدعته ويتوهم ان ينتشر منه البدعة وان لم يحكم بكفره فانه يجوز للسلطان ان يقتله سياسة وزجرا لان فساده اعلى واعم حيث يؤثر في الدين.

ثم ذكر في الاقوال الباقية من اقسام الفرق المبتدعة فذكر من الرافضة بخمست وعشرين فرقة وغيرهم من الناصبية والقدرية والجبرية والمعطلة والمشبهة. وذكر في القول الثاني عشرة اصناف

البرية انهم تفرقت على ثلث عشرة فرقة فمنها المسلم فرقة واحدة واثنا عشر ضالة ومضلة.

فالمشركون منها اربعة اصناف والمجوس ثلثة اصناف واليهود صنفان والنصارى ثلثة اصناف.

❁ انواع المعصية ❁

وقد ذكر الله سبحانه في كتابه انواعا للمعصية باعتبار اوصافها و قدرها والى ما هو محرم لذاته او لجنسه او بهيئته. قال الله سبحانه وتعالى

ه وهذا عند رد شبهاتهم وما منع من السلف. كما مر. فالمراد منه الابتداء معهم ۱۲ منه غفر الله له ولوالديه

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان . وکل منهما اذا افرد تضمن الآخر اذ کل اثم عدوان وکل عدوان اثم . لان العدوان التعدی الی ما نهی الله سبحانه او فعله او ترک ما امر الله . والاثم ما یأثم به صاحبه وعند الاقتران منهما شیئان بحسب متعلقهما و وصفهما

فالاثم ما کان محرم الجنس کالکذب والزنا وشرب الخمر . والعدوان ما کان محرم القدر والزیادة کالاعتداء فی اخذ الحق و الزیادة من المباح الی المحرم وتعدٍ من العدل الی الظلم .

والعدوان علی قسمین

عدوان فی حق الله سبحانه کالتعدی من الحلال الی ما حرم مثل التعدی من القبل الی الدبر فی الوطی ومن الزوجة الی غیرها ومن تعداد الرکعات والسجدات فالابتغاء من المحرمات هو العدوان ومن ابتغی وراء ذلک فاولئک هم العادون وکذلک کل من تعدی من حدود الله فقد ظلم نفسه . والعدوان قد یکون فی المباح لمن ابیح له النظر الی المخطوبة و الشهادة والمعاملة فاطلق نظره فی میادین محاسن المنظورة وهذا من جنس العدوان من حقوق العباد

فههنا اربعة امور

حق لله وله حدّ . وحق لعباده وله حدّ . فالبغی والعدوان والظلم تجاوز الحدین الی ما وراءهما او التقصیر عنهما فلا یصل الیهما

ومنها الفحشاء والمنکر فالفحشاء ما فحش ذمه وهو الفعلة الفحشاء ولهذا اقترنت بالزنا واللواطة . والمنکر ما لم تعرفه ویستنکره العقل السلیم ولذلک قال ابن عباس رضی الله عنه الفاحشة الزنا و المنکر ما لم یعرف فی شریعة ولا سنة .

ومنها الفسق والبدعة فالفسق ترک ما امر الله سبحانه او الاتیان بالمناهی . والبدعة الاختراع فی الدین فکل بدعة فسق ولا عکس والبدعة التقوّل علی الله سبحانه وذلک اساسها وتحلیل ما حرمه الله او تحریم ما احله الله لمضرة البدع وهدمها للدین ومنافاتها له اشد من جمیع انواع المعاصی .

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

اسباب شیوع البدع

منها حب الرياسة، ومنها حب الدنيا، ومنها ذريعة التأكل. وقد ابتلى بها العلماء. قال الله تعالىٰ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ. وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ○

قال السدی نزلت فی العلماء والقراء من اهل الکتاب. ثم قال هی فی اهل القبلة. وقال عطاء هی عامة فی اهل الکتاب والمسلمین انتهی (اسباب النزول ص ۱۸۴)

وقال الحافظ ابن کثیر فی تفسیر الآیة والمقصود التحذیر من علماء السوء وعباد الضلال کما قال سفیان بن عیینة من فسد من علمائنا کان فیه شبه من الیهود ومن فسد من عبادنا کان فیه شبه من النصاریٰ. وفی الحدیث الصحیح لترکبن سنن من کان قبلکم حذو القذة بالقذة. قالوا الیهود والنصاریٰ؟ قال فمن. وفی روایة الفارس والروم قال فمن الناس الا هؤلاء.

والحاصل التحذیر من التشبه بهم فی اقوالهم واحوالهم ولهذا قال تعالیٰ لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ. وذلك انهم یاکلون بالدین ومناصبهم ورياستهم فی الناس یاکلون اموالهم بذلك کما کان الاحبار احبار الیهود علی اهل الجاهلیة شرف ولهم عندهم خراج وهدایا وضرائب تجبیٰ الیهم. فلما بعث الله رسوله صلی الله علیه وسلم استمروا علیٰ ضلالهم وکفرهم وعنادهم طمعا منهم ان تبقیٰ لهم تلك الریاسات فاطفأ الله بنور النبوة وسلبهم ایاها وعوضهم الذل والصغار وباءوا بغضب من الله.

وقوله ویصدون عن سبیل الله ای وهم مع اکلهم الحرام یصدون الناس عن اتباع الحق ویلبسون الحق بالباطل ویظهرون لمن اتبعهم من الجهلة انهم یدعون الی الخیر ولیسوا کما یزعمون بل هم دعاة الی النار ویوم القیمة لا ینصرون ص ۳۵ ج ۲

وفی تفسیره وقیل انهم کانوا یکتبون بایدیهم کتبا یحرفونها ویبدلونها ویقولون هذا من عند الله ویاخذون بها ثمنا قلیلا وهی المآکل التی کانوا یصیبون من سفلتهم علی تغییر صفة النبی صلی الله علیه وسلم ونعته فی کتبه لانهم کانوا یخافون

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

لو امنوا به وصدقوه لذهبت عنهم تلك المآكل. وقيل ان التوراة كانت مشتملة على آيات دالة على نعت النبي صلى الله عليه وسلم وكانت الاحبار والرهبان يذكرون في تاويلها وجوها فاسدة باطلة ويحرفون معانيها طلبا للرياسة واخذ اموال الناس ومنع الناس من الايمان به ص۹۳

وهكذا اقال البغوي في تفسيره وفي المدارك في تفسير قوله تعالى ان كثيرا من الاحبار الآية يجوز ان يكون اشارة الى الكثير من الاحبار والرهبان للدلالة على اجتماع الخصلتين الذميمتين فيهم اخذ الرشا وكنز الاموال والضن بها عن الانفاق في سبيل الخير ص۹۵ ج۲

والآية شاملة لليهود والمسلمين كما قال الامام ابن العربي رحمه الله تعالى في احكام القرآن وغيره واحد من المفسرين. وقال سفيان بن عيينة من فسد من علمائنا ففيه شبه من اليهود لان اليهود عرفوا الحق ولم يتبعوه بل عدلوا عنه وكان مغضوبا عليهم. ومن فسد من عبادنا ففيه شبه من النصارى لان النصارى لم يعرفوا الحق بل جهلوه وكانوا ضالين انتهى (مجالس الابرار ص۶۶)

وقد روى الدارمي عن عباد بن عباد ولو ان الاحبار والرهبان لم يتقوا زوال مراتبهم وفساد منازلتهم باقامة الكتاب وتبيانه ما حرفوه ولا كتموه ولكنهم لما خالفوا الكتاب باعمالهم التمسوا ان يخدعوا قومهم عما صنعوا مخافة ان يفسد منازلهم وان يتبين للناس فسادهم فحرفوا الكتاب بالتفسير وما لم يستطيعوا تحريفه كتموه فسكتوا عن صنيع نفسهم ابقاءً على منازلهم وسكتوا عما صنعوا قولهم مصانعةً لهم وقد اخذ الله ميثاق الذين اوتوا الكتاب لتبيننه للناس ولا تكتمونه بل مالوا عليه ورفقوا لهم فيه ص۹۵

وقد ذكر الامام ولي الله الدهلوي لتحريف الدين اسبابا في حجة الله البالغة في الباب الاثنين والسبعين من المجلد الاول حيث قال ومن اسباب التحريف التهاون وحقيقته ان يخلف بعد الحواريين خلف اضاعوا الصلوٰة واتبعوا الشهوات لا يهتمون باشاعة الدين الى قوله كتب دانيال والله اعلم ص۳۳۴

ومنها اتباع الهوىٰ

وتنشأ البدع من اتباع الهوىٰ وهي اول فتنة طرق العالم ويكفي العاقل موعظة واستبصارًا ما قصه الله سبحانه من هلاك الجاحدين المكذبين لآياته في سورة

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

الاعراف فبدأ بسجنہ وتعالیٰ بھوی ابلیس کیف عاند وتکبر واتبع الھوی حتی صار مذموما مدحورًا وعصی من امر اللہ وقاس من نفسہ تارکًا لامرہ تعالیٰ وقال ءَاَسْجُدُ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ . ثم ذکر سبحنہ ھوی آدم صفی اللہ حین رغب فی الخلود فی الجنۃ حتی انزلہ الی دار التعب والنصب . ثم ذکر فتنۃ الکفار الذین اشرکوا باللہ مالم ینزل بہ سلطانا وابتدعوا فی دینہ مالم یشرعہ وحرموا زینۃ اللہ التی اخرج لعبادہ والطیبات من الرزق وتعبدوا لہ بالفواحش . ثم انظر الی قوم نوح وعاد وثمود کیف کذبوا رسلہ وجحدوا اوامرہ وبذلوا انفسھم واموالھم فی شرکھم وعصیانھم وما افضی الیھم الھوی الی دار الخزی والھوان والبعد والخسران الا بعدا لعاد کما بعدت ثمود . ثم ذکر ائمۃ الفساق ناکبی الذکران تارکی النسوان کیف اخزاھم وعذبھم بما لم یعذب احدا من العلمین وقد ذکر اللہ سبحنہ فضاحتھم وما حل بھم من العذاب لتبیس التشدید فی عشر سور وھی سورۃ الاعراف وھود والحجر والانبیاء والفرقان والشعراء والنمل والعنکبوت والصفت والقمر . ثم انظر الی اھل مدین وقوم فرعون والعاکفین علی اصنام وعابدی العجل والمبدلین لحکمہ والمحرفین لکتابہ واھل الحیل اصحاب السبت والذی انسلخ من اٰیاتہ تبعا لشھواتہ فمثلہ کمثل الکلب .

وقد اخبر اللہ سبحانہ ان اتباع الھوی یضل بھا عن سبیلہ فقال یاداؤد انا جعلناک خلیفۃ فی الارض فاحکم بین الناس بالحق ولا تتبع الھوی فیضلک عن سبیل اللہ . ثم ذکر مآل الضالین عن سبیلہ ومصیرھم ان الذین یضلون عن سبیل اللہ لھم عذاب شدید بما نسوا یوم الحساب ویطبع اللہ علی متبع الھوی اولئک الذین طبع اللہ علی قلوبھم واتبعوا اھواءھم . وفی الحدیث الذی رواہ الامام احمد قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ما تحت اسماء الٰہ یعبد اعظم عند اللہ من ھوی متبع . وفی روایۃ اخری ان اخوف ما اخاف علی امتی حکم جائر وزلۃ عالم وھوی متبع . وفی روایۃ انس من المھلکات ھوی متبع . وکذلک فی الترمذی من حدیث اسماء بنت عمیس وقد جعل اللہ المتبع قسمین لاثالث لھما فقال فان لم یستجیبوا لک فاعلم انما یتبعون اھواءھم ولا یجتمعان ولا یخلو من احدھما .

ہ قلت وکذا ذکر اللہ سبحنہ وتعالیٰ عذابہم فی سورۃ الذاریات فی الجزء ۲۷ ۱۲ نیلوی غفرلہ

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

ومنها اذا صار العلم للدنیا

ان علماء الدنیا منتهی مقصدهم الدنیا قال تعالیٰ ذلك مبلغهم من العلم ولذلك تراهم مشغوفین بها ویشترون الدنیا بالاخرة. وعلماء الاخرة لیسوا کذلك.

ومنها انهم یکتمون الحق

قال الله تعالیٰ ان الذین یکتمون ما انزلنا من البینات والهدیٰ من بعد ما بیناه للناس فی الکتاب اولئك یلعنهم الله ویلعنهم اللاعنون ○ وکثیرا ما توبخهم یدرسون الکتب ولکن لا یظهرون ذلك عند الدوام۔

وعلماء الحق یبینون ویظهرون ولا یخافون لومة لائم ویظنون (ای العلماء السوء) انهم مصلحون بکتمان الحق والسکوت عنه کما فی حدیث مشکوة المصابیح قال رسول الله صلے الله علیه وسلم اوحی الله الی جبرئیل ان اقلب مدینة کذا وکذا باهلها فقال یارب ان فیهم عبدك فلانا لم یعص قال فقال اقلب علیه وعلیهم فان وجهه لم یتغیر فی ساعة وکذا فی ایضاح الحق ص۱۶)

علامات علماء الدنیا

ومنها انهم یشددون فی المسائل التی اختلف فیها الائمة مثل رفع الایدی فی الصلوٰة والقراءة خلف الامام وغیر ذلك ویعدون ذلك دینا ویحسبون انهم مهتدون ومع ذلك یسلمون الاحادیث التی جاء فیها خلافهم. فهل بعث الرسول للخلاف او دفعه. واذا رفعت الیهم دفع الشرك والبدعة فیقولون هذه المسائل مختلف فیها لا نوقع فیها۔

ومنها اختراعهم الالفاظ المشتبهة وترکهم الالفاظ المنصوصة قال تعالیٰ فبدل الذین ظلموا قولا غیر الذی قیل لهم. فترونهم مولعین فی الدعاء ببرکة فلان والصلوٰة علی النبی صلی الله علیه وسلم بما لم ینص علیه مثل النداء الیه یا رسول الله والصلوٰة بالالفاظ التی یسمونها ورود تاج وفیها الخطاب للنبی صلے الله علیه وسلم "یا دافع البلاء والوباء" وکذلك اختراعهم الافعال فی الدین مثل القیام عند ذکر المولد

ومنها اتباعهم لعوائد العوام منقادین لمحدثات الامور۔

واما علماء الحق فانهم شدید التوقی منها وان اطبق علیها الجمهور ،

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

فلا یغرنك اطباق الخلق علی ما احدث وابتدع بعد الصحابة والقرون الثلثة.
وفی مجالس الابرار قال ابن القیم فی الاغاثة: هذا یدل علی ان العمل اذا جری علی خلاف السنة فلا اعتبار به ولا التفات الیه وقد جری العمل علی خلاف السنة منذ زمن طویل. فاذن لابد لك ان تکون شدید التوقی من محدثات الامور وان اتفق علیه الجمهور فلا یغرنك اطباقهم علی ما احدث بعد الصحابة رضی الله عنهم اجمعین بل ینبغی لك ان تکون حریصا علی التفتیش عن احوالهم واعمالهم فان اعلم الناس واقربهم الی الله تعالی اشبههم واعرفهم بطریقهم اذ منهم اخذ الدین وهم اصول فی نقل الشریعة عن صاحب الشریعة انتهی ص ۳۹۹
وهکذا فی احیاء العلوم ص ۷۹ ؛

ومنها انهم هم الملحدون بالله لانهم یلتمسون الدنیا بعمل الاخرة وهکذا روی عن ابن مسعود رضی الله عنه حیث قال والتمست بعمل الاخرة وتفقه الرجل لغیر الدین وقال سفیان بن عیینة بلغنا عن ابن عباس رضی الله عنه قال لو ان حملة القرآن اخذوه بحقه او کما ینبغی لاحبهم الله ولکن طلبوا به الدنیا فابغضهم وهانوا علی الناس (مدخل ص ۵۴)

ومنها انهم بدلوا الالفاظ الشرعیة وذلك مثل ما سموا الحکمة علوم الصابئة الفلاسفة. وقال الامام الفقیه ابوبکر ابن العربی فی کتابه مواقی المزلق امّا الحکمة فقد صار هذا الاسم یطلق علی الطبیب وعلی الشاعر وعلی المنجم حتی علی الذی یخرج القرعة والذی یجلس علی شوارع الطرق للحساب فانا لله وانا الیه راجعون. والحکمة فی الحقیقة هی التی اثنی الله علیها فقال ومن یؤت الحکمة فقد اوتی خیرا کثیرا
وقال صلی الله علیه وسلم کلمة من الحکمة یتعلمها الرجل خیر من الدنیا.
ثم قال وانظر کل ما اراه تقضاه السلف من العلوم قد اندرس وما رکب الناس علیه الیوم فاکثره مبتدع محدث انتهی (مدخل ص ۵۵)

ومنها انهم یکونون کثیر الاخلاء. وقال الثوری اذا رأیتم العالم کثیر الاصدقاء فاعلموا انه مخلط لانه ان نطق بالحق ابغضوه (مدخل ص ۵۵)

ومنها انهم یوقعون فی السلف واتباع السنة ویعظمون اهل الالحاد والبدعة کما یستبون الیوم الامام الحافظ ابن تیمیة رحمه الله تعالی لما احیی السنة فی زمانه

ه کذا فی فیض القدیر شرح جامع الصغیر ص ۳۷۴ من الجزء الرابع ۱۲ منه غفر الله له ولوالدیه

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

وامامات البدع وقد وصفهٗ الائمة كما ذكرنا فى البصائر وكذلك يفترون على الامام المجاهد الشهيد الشاه اسمٰعيل رحمه الله. وقد افتى بكفره معاذ الله سبحٰنه وتعالٰى اباؤ الموجودين واجدادهم من بلادنا الداعين للعلم والاقتداء. فقلما تجد بلدة من بلاد يوسف زئى" الاوقد افتى بكفره اجداد هٰؤلاء العلماء السوء وفتاوٰيهم طبعت فى البمبائى فى كتاب منذ ثمانين سنة.

قال الشاطبى فهٰكذا اهل الضلال يسبّون السلف الصالحين لعل بضاعتهم تنفق وبال الله.

واما اهل الالحاد فيعظّمونهم ويذكرونهم بالخير ماصدر منهم فيحملونه على السكر فيتخذونه دينًا. فمن ذلك ترٰهم ينتصرون لاقوال الحلاج ويوصفونها كيف وقد افتى به السلف فى زمانه واباحوا دمهٗ كما فى مجالس الابرار عن الشيخ الامام الجنيد البغدادى انه افتى بقتل الحلاج لاجل ماصدر عنه من قوله "انا الحق" ص١٢.

وقال فى صلة تاريخ الطبرى فى واقعات سنة ٣٠٩ وفى هٰذه السنة انتهى الى المقتدر خبر الحسين بن منصور الحلاج فامر بقتله واحراقه بالنار بعد ضربه الف سوط وقطع يديه ورجليه. وكان الحلاج هٰذا رجلا غوغائيا خبيثا ينتقل فى البلدان ويموّه على الجهال ويرى قومًا انه يدعو الى الرضا من ال محمد صلى الله عليه وسلم ويُظهر انه سنّى لمن كان من اهل السنة وشيعى لمن كان مذهبه التشيّع ومعتزلى لمن كان مذهبه الاعتزال. ثم اطال فى هفواته (ص٦١)

وقال فى الصلة ان ابا على هارون بن عبد العزيز الاوراجى الكاتب الانبارى (تبرء منه) وعمل كتابًا ذكر فيه مخاريق الحلاج وحِيَلَهٗ. وانه ادعى الربوبيّة وقال بالحلول وعظم افتراؤه على الله عز وجل ورسله ووجدت له كتابًا فيها حماقات وكلام مقلوب وكفر عظيم. وكان فى بعض كتبه انى المغرّق لقوم نوح والمهلك لعادٍ وثمودَ. وكان يقول لاصحابه انت نوح وانت موسٰى، وانت محمدٌ ص اعيدت ارواحهم فى اجسادكم. وقال محمد بن يحيى الصولى انا رأيت هٰذا الرجل مرّاتٍ وخاطبته فرأيته جاهلًا يتغافل وعيا يتفصح وفاجرًا يُظهر التنسّك ويلبس الصوف. وفيه ولم يحسن من القرآن شيئًا

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

ولامن الفقه ولامن الحديث ولامن الشعر ولامن اللغة ولامن اخبار الناس انتهى ملخصًا.

وذكر الحافظ ابن حجر في لسان الميزان: الحسين بن منصور الحلاج المقتول على الزندقة. وقال الحافظ انسلخ من الدين وتعلم السحر وارهم المخاريق أباح العلماء دمه. وقال الحافظ ولا اهى يتعصب للحلاج الامن قال بقوله الذى ذكر انه عين الجمع. فهذا هو قول اهل الوحدة المطلقة ولهذا تراهم "ابن عربى" صاحب الفصوص (اى فصوص الحكم وصاحب الفتوحات المكية) يعظمه ويقع فى الجنيد (البغدادى امام اهل الصفا) والله الموفق (انتهى ملخصا ص ۳۱۵ ج ۲)

وقال سيدنا الشيخ عبد القادر (الجيلانى رحمه الله تعالى) واعلم ان لاهل البدع علامات يعرفون بها. فعلامة اهل البدعة الوقيعة فى اهل الاثر (غنية الطالبين ص ۱۷۶)

واما سبهم لاهل السنة والحق والافتراء عليهم فقد ورثوا ذلك كابرًا عن كابر من الكفار الماضين كما سمى كفار مكة نبينا صلى الله عليه وسلم ساحرًا ومجنونًا. وقال تعالى عن قوم ثمود وقالوا مجنون وازدجر.

القلب ينكس اذا المرء امر بالمعروف

قال محمد بن وضاح نا اسد قال نا محمد بن طلحة عن زبيد الايامى عن الشعبى عن ابى حنيفة عن على رضى الله عنه قال الجهاد ثلثة فجهاد بيد وجهاد بلسان وجهاد بقلب فاول ما يغلب عليه من الجهاد يدك ثم لسانك ثم يصير الى القلب فاذا كان القلب لا يعرف معروفا ولا ينكر منكرا انكس فجعل اعلاه اسفله

يذوب قلب المؤمن فى اخر الزمان

روى محمد بن وضاح ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال سيأتى على الناس زمان يذوب قلب المؤمن فى جوفه كما يذوب الثلج فى الماء قيل يا رسول الله ومم ذلك قال يرى المنكر يعمله به فلا يستطيع ان يغيره.

الشريك مع العاصين مثلهم

روى محمد بن وضاح عن عبد الله بن مسعود رضى الله عنه قال لما ظهرت

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

الباعثة في بني اسرائيل جعل فقهاؤهم وقرّاؤهم يؤاكلونهم ويشاربونهم لايامرونهم بمعروف ولاينهونهم عن منكر فضرب الله قلوب بعضهم على بعض ولعنهم على لسان داؤد وعيسى بن مريم ذلك بما عصوا وكانوا يعتدون

قال وثنا اسد قال نا وكيع عن سفيان عن علي بن بذيمة قال سمعت ابا عبيدة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لما وقع النقص في بني اسرائيل كان الرجل منهم يرى اخاه على الذنب فينهاه ولا يمنعه ذلك ان يكون اكيله وشريبه وجليسه فضرب الله قلوب بعض على بعض ونزل فيهم القرآن لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي اِسْرَائِيلَ حتى انتهى الى قوله وَلٰكِنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ فٰسِقُونَ وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم متكئا فاستوى جالسا ثم قال كلا والذي نفسي بيده حتى تاخذوا على يدي الظالم فاطروه على الحق اطرا ص ۹۰

حدثني محمد بن وضاح قال حدثنا محمد بن يحيى قال نا اسد بن موسى قال نا عبد الله بن نعيم قال حدثني ابو هوان قال بينما غلمان قد اخذوا ديكا فينتفون ريشه وشيخ قائم ينظر اليهم الى جانبهم لا يامرهم ولا ينهاهم فمقت الله بهم الارض ص ۹۳

فما من عبادة او طاعة ولا فريضة او سنة الا وقد دخل عليها من الجهل والبدع والخرافات ما غيرها عن مواضعها وافسدها بعد ما اصلحها ولا لوم على احد سوى العلماء فانهم تركوا الامر بالمعروف والنهي عن المنكر والتبسوا الحق بالباطل ونبذوا كتاب الله وراء ظهورهم وهجروا سنته بينهم فاصبحوا اكبر صادّين للناس عن سبيل الله .

وخرج الامام ابو شامة عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال انه سيأتي ناس يجادلونكم بشبهات القرآن فخذوهم بالسنن فان اصحاب السنن اعلم بكتاب الله (الباعث ص ۱)

وفي كلام عمر بن عبد العزيز رحمه الله تعالى اوصيكم بتقوى الله تعالى والاقتصاد في امره واتباع سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم وترك ما احدثه المحدثون بعده (الباعث ص ۱)

ومنها انهم يلصقون بالامراء والسلاطين ليرموا عندهم اهل الحق بالافتراء والبهتان ويفتروا عليهم عندهم بانواع الزور والطغيان ليوقعوا الحكام والامراء فيهم

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

فیاخذونہم ویجلسونہم ویقولون لھم انہم ھم البُغاۃ والمفسدون۔

ومن طالع سِیَرَ المتقدمین والسلف الصالحین وجد من ذٰلک مالا یخفیٰ وکثیر من الائمۃ مثل الامام ابی حنیفۃ والامام احمد والامام ابن تیمیۃ رحمھم اللہ تعالیٰ قد سُجنُوا اوضربوا کالامام مالک والامام الربانی وابی الوفاء ابن عقیل رحمھم اللہ تعالیٰ او اخرجوا من دیارھم کالبخاری وشیخ الاسلام الانصاری رحمھما اللہ او نھبت اموالھم کالطبری وابن حزم رحمھما اللہ او قُتلوا فی ذٰلک وفی السلف کثیر منھم ولھم نظائر فی الھند کالشیخ المحدّث محمد طاھر الفتنی والشیخ شھاب الدین المیرٹھی والشیخ الصالح عماد الدین الغوری رحمھم اللہ تعالیٰ

تغییر السُّنّۃ وشیوع البدع

وذکر ابن الحاج قال اللہ تعالیٰ فی کتابہ العزیز حکایۃ عن ابلیس اللعین بقولہ لَاَقْعُدَنَّ لَھُمْ صِرَاطَکَ الْمُسْتَقِیْمَ ثُمَّ لَاٰتِیَنَّھُمْ مِّنْ بَیْنِ اَیْدِیْھِمْ وَمِنْ خَلْفِھِمْ وَعَنْ اَیْمَانِھِمْ وَعَنْ شَمَائِلِھِمْ وَلَا تَجِدُ اَکْثَرَھُمْ شٰکِرِیْنَ ○ والصراط المستقیم ھو کتاب اللہ وسنۃ رسولہ صلے اللہ علیہ وسلم فتجد اللعین لایجد موضعا فیہ امتثال سنۃ الا ویعمل بتبدیلھا بما یناقضھا حتی صار ما ابدلہ سنۃ لھم۔ الا ترٰی الیٰ قولہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف بک یا حذیفۃ اذا ترکتَ بدعۃً قالوا ترکتَ سنّۃً الحدیث بین واضح۔ وذٰلک ان سنۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھی ما کان علیہ من الامر والنہی وکل مایفعلہ علیہ الصلوٰۃ والسلام او یشیر بہ انما ھو من ربّہ عزوجل (الیٰ ان قال) فلما ان اعتاد الناس عوائد ومضت الاعوام علیھا کانت سنتھم فاذا جاء الانسان یترک عادتھم قالوا ترکتَ سنۃ فاذا جاء یفعل سنۃ اعنی سنۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالوا فعل بدعۃ بالنسبۃ الیٰ انہ خالف عادتھم وھذا کلہ بما جریٰ بعد انقطاع ثلثۃ قرون انتھیٰ (ص ۲۴۹)

فینبغی للمؤمن ان یُصلح ما افسدہ الناس من السنۃ والیٰ ھذہ الاشارۃ ما رواہ الترمذی فی حدیث طوبیٰ للغرباء الذین یُصلحون ما افسد الناس من بعدی من سنتی او یکون جلس من اجلاس البیت لایشارکھم ولا یجالسھم ولا یؤاکلھم ولا یعودمرضاھم ولا یشھد جنائزھم کما قال الامام الشیخ عبد القادر الجیلانی قدس سرہ۔ وقال ابن الحاج فاذا کان الامر کذٰلک فالھرب من مواضع

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

الحیاۃ المشتملۃ الیوم علی ھذہ المفاسد العدیدۃ الی قعود الانسان فی بیتہ اسلم لہ بل
مندوب علیہ ان قدر ص۲۵ وقال والرجل الصالح فی ھذا الزمان فی الغالب انما شعارہ لزوم
بیتہ لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام عند ظہور الفتن کن حِلسًا من احلاس بیتک
الخ ص۱۹۲۔

وذکر ابن سعد فی الطبقات فی ترجمۃ ابن عون کان لہ مسجد فی دارہ
یصلی فیہ الصلوات کلہا ومن حضرہ من اخوانہ وسکانہ وولدہ (ص۳۶۶ جزء ۷)

وقد بوّب الامام المحدث محمد بن وضاح باب فی نقض عری الاسلام و
وفی الدین واظہار البدع حدثنی محمد بن وضاح قال نا نعیم بن حماد قال نا
عثمان بن یونس عن الاعمش عن ابی وائل عن حذیفۃ بن الیمان انہ اخذ
محمد بن وضع احدھما علی الاخر ثم قال لاصحابہ ھل ترون ما بین ھذین
الحجرین من النور قالوا یا ابا عبد اللہ ما نری بینھما من النور الا قلیلا. قال والذی
نفسی بیدہ لتظھرن البدع حتی لا یری من الحق الا قلیلا ما ترون ما بین ھذین
الحجرین النور. واللہ لتفشون البدع حتی اذا ترک منھا شیئا قالوا ترکت
السنۃ وقال محمد بن وضاح انما ھلکت بنو اسرائیل علی یدی قراءھم وفقھاءھم
وستھلک ھذہ الامۃ علی یدی قراءھم وفقھاءھم

معنی الغرباء

نا محمد بن وضاح عن ابی صالح قال نا ابن لہیعۃ عن جندب بن عبد اللہ
عن سفیان بن عوف عن عبد اللہ بن عمرو ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال طوبی
للغرباء ثلثا. قالوا یا رسول اللہ ومَنِ الغرباء؟ قال ناس صالحون قلیل فی ناس
سوء کثیر من یبغضھم اکثر ممن یطیعھم الحدیث

وخرج عن بکر بن عمرو المعافری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طوبی
للغرباء الذین یمسکون بکتاب اللہ حین یترک ویعملون بالسنۃ حین تطفأ.

نا محمد بن وضاح قال نا ابو بکر بن ابی شیبۃ قال نا حفص بن غیاث عن الاعمش
عن ابی اسحٰق عن ابی الاحوص عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان الاسلام بدأ غریبًا وسیعود غریبًا کما بدأ فطوبی
للغرباء قیل ومَن الغرباء قال النزاع من القبائل.

وروی عن عبد الرحمٰن بن سنہ ومن الغرباء یا رسول اللہ. قال الذین

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

یصلحون عند فساد الناس۔

❁ ظہور الشیاطین فی المجالس والمساجد وبیانہم البدع ❁

نا محمد بن وضاح عن محمد بن سعید عن نعیم قال نا المعتمر بن سلیمان عن لیث بن ابی سلیم عن عمرو بن شعیب عن ابیہ قال قال عبد اللہ بن عمرو بن العاص یوشک ان تظہر شیاطین یجالسونکم فی مجالسکم ویفقہونکم فی دینکم ویحدثونکم وانہم لشیاطین انتہی کتاب البدع والنہی عنہا ص۷۹۔

حدثنی محمد بن وضاح قال نا زہیر بن عباد قال قال ابن مسعود رضی اللہ عنہ یاتی علی الناس زمان تکون السنۃ فیہ بدعۃ والبدعۃ سنۃً والمعروف منکرًا والمنکر معروفًا۔ وذلک اذا تبعوا واقتدوا بالملوک والسلاطین فی دنیاہم

قال نا محمد بن وضاح قال حدثنا محمد بن عبد اللہ بن نمیر قال لی یحیی بن عیسی عن الاعمش قال قال لی شقیق ابو وائل نا سلیمان ما شبہت قراءۃ زمانک الا بضم رعت حمضا فمن رآہا ظنّ انہا سمان فاذا ذبحہا لم یجد فیہا شاۃً سمینۃً۔

نا محمد بن وضاح قال محمد بن عمر قال نا ابن مصعب عن سفیان بن سعید الثوری انہ قیل لسفیان ان ابن بنتہ یقول سیاتی علی الناس زمان یجلس فی مساجدہم شیاطین یعلّمونہم امر دینہم. قال سفیان قد بلغنا ذلک عن عبد اللہ بن عمرو انہ قال سیاتی علی الناس زمان یجلس فی مساجدہم شیاطین کان سلیمان بن داؤد قد اوثقہم فی البحر یخرجون یعلّمون الناس امر دینہم۔

وفی الدارمی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قال یوشک ان یظہر شیاطین قد اوثقہا سلیمان یفقہون الناس فی الدین ص۶۱

قال سفیان بقیت امور عظام قال محمد بن وضاح قال زہیر بن عباد یعنی سفیان یعلّمون الناس فیدخلون فی خلال ذلک الاہواء المحدثۃ فیحلون لہم الحرام ویشککونہم فی الفضل والصبر والسنۃ ویبطلون فضل الزہد فی الدنیا ویأمرونہم بالاقبال علی طلب الدنیا وہی رأس کل خطیئۃ ص۸۲)

وعن عبد اللہ بن عمرو بن العاص یوشک ان تظہر شیاطین یجالسونکم فی مجالسکم ویفقہونکم فی دینکم ویحدثونکم وانہم شیاطین ص۷۹

وخرج عن سفیان بن سعید الثوری قال بلغنا انہ یاتی علی الناس زمان تکثر علماؤہم فلا ینتفعون بعلمہم ولا ینفعہم اللہ بعلمہم فخیرہم من کان متمسکا بالقرآن

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

وقراءتہ

وعن سفیان الثوری قال بلغنی واللہ اعلم انہ سیأتی علی الناس زمان یطلب العلم فیہ صار غریبا فی زمانہ

❁ من اشراط الساعۃ سیادۃ المنافقین ❁

نا محمد بن وضاح قال نا محمد بن ابی مریم قال کان یقال ان البقاع لیدال بعضہا من بعض حتی ان المسجد لیتخذ کنیفا وان الکنیف لیتخذ مسجدا اقول وانت تری الیوم ان طلبۃ العلم یرقصون فی المساجد والعلماء یشیعون فیہا البدع

واخرج محمد بن وضاح عن عبد اللہ بن عمر یقول ان من اشراط الساعۃ ان توضع الاخیار وترفع الاشرار ویسود کل قوم منافقوھم . ومثل ذلک عن کثیر بن مرۃ وابی شریح انتہی ص۷۶

❁ تنصب الاوثان فی المحاریب ❁

روی محمد بن وضاح عن حذیفۃ انہ قال لا تقوم الساعۃ حتی تنصب فیہا الاوثان وتعبد یعنی فی المحاریب

حدثنی محمد بن وضاح قال نا محمد بن سعید عن نعیم بن حماد قال نا محمد بن الحارث عن محمد بن عبد الرحمن عن ابیہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقوم الساعۃ حتی تنصب الاوثان واول من ینصبہا اھل حضر من تہامۃ .

واخرج عن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی یلحق قبائل من امتی بالمشرکین وحتی تعبد الاوثان وسیکون من امتی کذابون ثلثون کلہم یزعم انہ نبی وانا خاتم الانبیاء ص۸۶ .

❁ منافقوا الامۃ قراءھا ❁

روی محمد وضاح عن عقبۃ بن عامر یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اکثر منافقی امتی قراؤھا فھکذا عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر منافقی من قرائہا وعن الحسن قال ان شرار الناس اقواما قرأوا ھذا القرآن لا یعملون بسنۃ ص۸۸

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

❁ ومنها الغلو فی الدین ❁

وقد بوب الامام البخاری رحمہ اللہ فی صحیحہ (والغلو التجاوز) فقال باب مایکرہ من التعمق والتنازع والغلو فی الدین والبدع لقولہ تعالیٰ یٰاَھْلَ الْکِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِکُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰہِ اِلَّا الْحَقَّ ۔ قال الحافظ فی الفتح : و استدلالہ بالآیۃ ینبئ علی ان لفظ اھل الکتاب للتعمیم لیتناول غیر الیھود والنصاریٰ ویحتمل علی ان تناولھا من عدا الیھود والنصاریٰ بالالحاق ص ۲۳۴ ج ۱۳

❁ دلائل المبتدعۃ ❁

واکثرھا تکون متشابھۃ لا الواضح ومتبعا لھواہ وصاد عن السنۃ مغلوب عن الھوی مع الجھل بطریق السنۃ۔

فالمبتدع من ھذہ الامۃ انما ضل فی ادلتھا حیث اخذھا ماخذ الھوی والشھوۃ لا ماخذ الانقیاد والطاعۃ۔ ومثل الشاطبی لادلتھم بقولہ تعالیٰ واذا قیل لھم انفقوا مما رزقکم اللّٰہ قال الذین کفروا للذین اٰمنوا انطعم من لو یشاء اللہ اطعمہ فان الکفار لما اُمروا بالانفاق شحوا علی اموالھم وارادوا ان یجعلوا لذلک الشح مخرجا فقالوا انطعم من لو یشاء اللہ اطعمہ۔ ومعلوم ان اللہ لو شاء لم یحوج احدا الی احد لکنہ ابتلی عبادہ لینظر کیف یعملون فقص ھواھم علی ھذا الاصل العظیم واتبعوا ما تشابہ من الکتاب بالنسبۃ الیہ فلذلک قیل لھم ان انتم الا فی ضلال مبین۔ فاذا رأی موضع شبھۃ اتخذھا دینا یدین بہ ویستدل بذلک

❁ ومنها انھم یتحاکمون الی الطاغوت ❁

کما ذکر اللہ سبحانہ عنھم یریدون ان یتحاکموا الی الطاغوت وکذلک انھم جعلوا القرآن والسنۃ مرجوحین منسوخین بکتب القوم واقوال المشایخ

❁ ومنها انھم یتلون لغرضھم الباطل فیمیلون عن المحکم الصریح الی المتشابہ ❁

قال تعالیٰ فاما الذین فی قلوبھم زیغ فیتبعون ما تشابہ منہ ابتغاء الفتنۃ و ابتغاء تاویلہ

❁ ومنها تفرقھم عما علیہ الصحابۃ رضی اللہ عنھم ❁

قال تعالیٰ ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ وقال تعالیٰ ان الذین فرقوا دینھم وقال تعالیٰ ولا تکونوا کالذین تفرقوا واختلفوا من ما جاءھم

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

البدعت . فکل مبتدع یتبع ھواہ

❁ ومنھا انھم یستدلون بعمل الشیوخ ❁

ومن یشیر الیہ بالصلاح معتقدین منھم العصمۃ والاجتھاد غیر معتدین فی طبقۃ من طبقات الفقھاء المتبوعین . واذا ورد علیہ دلیل من الکتاب والسنۃ یتعصب لھواہ وینتصر لھا بالشبہ

❁ ومنھا انھم یکتمون الحق ❁

قال تعالیٰ ویکتمون ما اٰتاھم اللّٰہ من فضلہٖ وقال تعالیٰ واذ اخذ اللّٰہ میثاق الذین اوتوا الکتاب لتبیننہ للناس ولا تکتمونہٗ وقال تعالیٰ ان الذین یکتمون ما انزلنا من البینات والھدیٰ وقال تعالیٰ ان الذین یکتمون ما انزل اللّٰہ من الکتاب . فیکتمون العلم تارۃً بخلاً بہ وتارۃً اعتیاضاً عن اظھارہٖ بالدنیا وتارۃ خوفا ان یحتج علیھم بما اظھروہ منہ وتارۃ اعتیاضا برياسة او مالٍ ویخاف من اظھارہٖ انتقاص ریاسۃ او نقص مالہٖ وتارۃً لئلا یستدل بہٖ مخالفہٗ

وقال عبد الرحمٰن بن مھدی المتوفی سنۃ ۱۹۸ بالبصرۃ اھل العلم یکتبون ما لھم وعلیھم واھل الاھواء لا یکتبون الا ما لھم (من صراط مستقیم للامام ابن تیمیہ رحمہ اللّٰہ تعالیٰ .

❁ ومنھا انھم یحرفون فی الکتاب والسنۃ ❁

قال تعالیٰ یحرفون الکلم عن مواضعہ . والتحریف قسمان تحریف التنزیل وتحریف التاویل فمن الاول کتحریف الفاظ الرسول وروایۃ الاحادیث المنکرۃ وتحریف التاویل کثیر جدًا .

❁ ومنھا الغلو منھم فی الانبیاء والصالحین ❁

کما ذکر اللّٰہ سبحٰنہ عن النصاریٰ فی عیسٰی بن مریم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام . وکذلک قال تعالیٰ اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللّٰہ والمسیح بن مریم وفسرہ النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم لعدی بن حاتم رضی اللّٰہ عنہ بانھم احلوا لھم الحرام فاطاعوھم وحرموا علیھم الحلال فاتبعوھم

وکثیر من المتعبدۃ یطیع بعض المعظمین عندہٗ فی کل ما یأمر بہٖ وان تضمن تحلیل حرام او تحریم حلال وارتکاب بدعۃ وترک سنۃ . ویقولون کان

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

الشیخ الفلانی یفعل کذا و یأمر بکذا و یترک . فیستدلون به بفعله وقوله قال تعالیٰ امْ لهم شرکاء شرعوا لهم من الدین ما لم یاذن به الله . وانما الصواب ما جاء به الکتب والسنة وقد بعث الله رسوله صلی الله علیه وسلم بالدین الکامل و المنهاج الواضح فابیاں سبیل المغضوب علیهم والضالین.

تعریف السنة والترغیب الی احیائها

قال الله تعالیٰ یا ایها الذین امنوا اطیعوا الله و اطیعوا الرسول واولی الامر منکم فان تنازعتم فی شیٔ فردوه الی الله والرسول ان کنتم تؤمنون بالله و الیوم الآخر ذلک خیر واحسن تاویلا ○ فالاطاعة لله ولرسوله وللعلماء الربانیین والرد عند التنازع الی کتاب الله وسنة رسوله لا الی آراء الرجال وان من لم یتحاکم فی محال النزاع الیهما فلیس بمؤمن . وقال تعالیٰ اذا دعوا الی الله ورسوله لیحکم بینهم ان یقولوا سمعنا واطعنا واولئک هم المفلحون . فهذا فی المؤمنین . وقال تعالیٰ فی المنافقین واذا قیل لهم تعالوا الی ما انزل الله والی الرسول رأیت المنافقین یصدون عنک صدودا ○ وقال تعالیٰ یا ایها الذین اطیعوا الله واطیعوا الرسول ولا تبطلوا اعمالکم ای بمخالفة الکتب والسنة و بارتکاب المنکرات . وقال تعالیٰ وان تطیعوه تهتدوا . والآیات فی ذلک کثیرة وخرج ابن وهب ان الله لیدخل العبد الجنة بالسنة یتمسک بها (الاعتصام ص۵۲)

تعریف السنة

قال الشاطبی وخرج ابن وهب وغیره عن عمر بن الخطاب رضی الله عنه انه قال السنة ما سنه الله ورسوله لا تجعلوا حظ الرأی سنة للامة انتهی الاعتصام ص۴۳)

فالسنة لغةً الطریقة والسیرة حمیدةً کانت او ذمیمةً والجمع سُنَنٌ قال تعالیٰ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِکُمْ سُنَنٌ فَسِیرُوا فِی الْأَرْضِ فَانْظُرُوا کَیْفَ کَانَ عَاقِبَةُ الْمُکَذِّبِینَ ص۱۳۷ وقال تعالیٰ فهل ینظرون الا سنة الاولین ○ فلن تجد لسنة الله تبدیلا ولن تجد لسنة الله تحویلا ص۳۳

وفی الشرع هی ما بیّن به النبی صلی الله علیه وسلم قال فی مجمع البحار السنة فی الاصل الطریقة والسیرة وفی الشرع یراد بها ما امر به النبی صلی الله علیه وسلم

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

ونہی عنہ وندب الیہ قولا وفعلا مما ورد بہ الکتاب۔ وقد یراد بہ المستحب سواء دل علیہ کتاب او سنۃ او اجماع او قیاس ومنہ سنن الصلوٰۃ وقد یراد بہ ما واظب علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم مالیس بواجب۔ فہی ثلاث اصطلاحات انتہی ص۱۴۵)

وقال الامام عبد القادر الجیلانی قدس سرہٗ فی الغنیۃ فالسنۃ ما سنّہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والجماعۃ ما اتفق علیہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی خلافۃ الائمۃ الاربعۃ الخلفاء الراشدین المہدیین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین (ص۵۴)

❁ الآثار الواردۃ فی الترغیب الی السنّۃ ❁

قال فی الاعتصام اخرج ابن وھب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من حیی سنۃ من سُنّتی قد اُمیتت بعدی فان لہٗ من الاجر مثل من عمل بہا من الناس لا ینقص ذٰلک من اجورھم شیئا رواہ الترمذی وقال ھٰذا حدیث حسن واخرجہ ابن ماجہ۔ واخرج ابو الطاھر السلفی سنۃ ۵۷۶ بسندہٖ الی ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یا ابا ھریرۃ علّم الناس القرآن وتعلّمہ فانک ان متّ وانت کذلک زارت الملئکۃ قبرک۔ کما یزار البیت العتیق وعلّم الناس سُنّتی وان کرھوا ذٰلک وان احببت ان لا توقف علی الصراط طرفۃ عین حتی تدخل الجنۃ فلا تحدث فی دین اللہ حدثا برأیک (الاعتصام ص۱۵)

❁ البشارۃ للقائمین بالسنۃ والتعدیل لہم من النبی صلی اللہ علیہ وسلم ❁

اخرج محمد بن وضاح عن عبد الرحمٰن العذاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحمل ھٰذا العلم من کل خلف عدولہٗ ینفون عنہ تحریف الغالین وانتحال المبطلین وتاویل الجاھلین

قال فی الحاشیۃ قال القسطلانی وھٰذا الحدیث رواہ من الصحابۃ رضی علیؓ وابن عمرؓ وابن عمرؓ وابن مسعودؓ وابن عباسؓ وجابر بن سمرۃؓ ومعاذؓ وابو ھریرۃؓ رضی اللہ عنہم اجمعین۔ واورادہ ابن عدی من طرق کثیرۃ کلہا ضعیفۃ کما صرح بہ الدارقطنی وابو نعیم وابن عبد البر لکن یمکن ان یتقوی بتعدد طرقہ ویکون حسنا کما جزم ابن کیکلدی العلائی۔ وقال السیوطی فی الجامع الکبیر

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

رواہ ابن عدی فی الکامل وابونصر السنجری فی الابانۃ وابونعیم والبیہقی فی السنن وابن عساکر عن ابراھیم بن عبد الرحمٰن العذری وھو مختلف فی صحبتہ وذکر العلامۃ ابن قیم والخطیب انہ سئل الامام احمد عن ھذا الحدیث کانہ کلام موضوع۔ قال: لا۔ ھو صحیح۔ سمعتہ من غیر واحد

اعراض الاعمال علی الکتاب

اخرج ابن وضاح فی کتاب القطعان ومن حدیث الاوزاعی انہ بلغہ عن الحسن انہ قال لن یزال للہ نصحاء فی الارض من عبادہ یعرضون اعمال العباد علی کتاب اللہ فاذا وافقوہ حمدوا اللہ واذا خالفوہ عرفوا بکتاب اللہ ضلالۃ من ضل وھدیٰ من اھتدیٰ فاولئک خلفاء اللہ (الاعتصام ص۱۰)

الداعون الی السنۃ یکونون معی

اخرج محمد بن وضاح مما کتب اسد بن موسیٰ الی اسد بن الفرات وفیہ وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احیی شیئا من سنتی کنت انا وھو فی الجنۃ کھاتین وضم بین اصبعیہ (کتاب البدع والنھی عنھا ص۶)

ورواہ السنجری مرفوعا بسندٍ ضعیفٍ عن انس بلفظ من احیی سنتی فقد احبنی ومن احبنی کان معی فی الجنۃ۔ وھذا الحدیث بعض ما رواہ الدارمی فانظر فی مسندہ

ولی اللہ ھو من یذب البدعۃ بالسنۃ

اخرج محمد بن وضاح عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ ان للہ عند کل بدعۃ کید بھا الاسلام ولیا من اولیائہ یذب عنھا وینطق بعلامتھا فاغتنموا حضور تلک المواطن وتوکلوا علی اللہ۔ قال ابن المبارک وکفیٰ باللہ وکیلا (کتاب البدع والنھی عنھا ص۶ وھکذا فی الاعتصام ص۱۶)

التمسک بالسنۃ

فی المشکوٰۃ بروایۃ عضیف بن الحارث الثمالی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما احدث قوم بدعۃ الا رفع مثلھا من السنۃ فتمسک بسنۃ خیر من

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

خیر من احداث بدعۃ رواہ احمد۔

قال الشیخ فی شرحہ مثلاً رعایتِ آدابِ خلاء واستنجاء بروجہ سنت بہتر است از بنائے رباط و مدرسہ فالویل لھؤلاء الشیوخ والمھتمین للمدارس انھم ترکوا احیاء السنۃ وردّ البدع ویحسبون انھم علی شیء الا انھم ھم الکاذبون

ف غضیف بن الحارث الکندی ویقال الثمالی مختلف فی صحبتہ مات فی زمن مروان فی فتنۃ سکن الشامی (من تہذیب التہذیب)

واخرج ابن وضاح فی کتاب البدع والنہی عنہا ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال لمعاذ حین بعثہ الی الیمن وادمہاہ وقال لان یہدی اللہ بک رجلاً خیر لک من کذا وکذا (ص۶)

ورواہ الطبرانی فی معجمہ الکبیر والحکیم عن رافع مرفوعاً بلفظ لان یہدی اللہ علی یدیک رجلاً خیر لک مما طلعت علیہ الشمس وغربت۔ فقولہ کذا وکذا کنی بہ عن تتمۃ الحدیث

وقال الحافظ ابو شامہ واخرج الحافظ البیہقی فی کتاب المدخل من حدیث ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القائم بسنتی عند فساد امتی لہ اجر مائۃ شہید (الباعث ص۱۱۲)

وفی کتاب محمد بن وضاح فالتمسک یومئذٍ بالکتاب والسنۃ لہ اجر خمسین قیل منہم؟ قال لبل منکم (ص۹)

اتباع السنۃ

وروی ابن ماجہ عن العرباض بن ساریۃ یقول وعظنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موعظۃ زرفت منہا العیون ووجلت منہا القلوب فقلنا یا رسول اللہ ان ھذہ لموعظۃ مودّع فماذا تعہد الینا قال ترکتکم علی البیضاء لیلہا کنہارہا لا یزیغ عنہا بعدی الا ھالک۔ من یعش منکم فسیری اختلافاً کثیراً فعلیکم بما عرفتم من سنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المہدیین عضوا علیہا بالنواجذ وعلیکم بالطاعۃ وان کان عبداً حبشیاً فالمؤمن کالجمل الانف حیث ما قید انقاد۔

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

التحذير للتاركين من السنة والمداهنين بها

روى ابو داؤد واحمد وغيرهما ما من قوم يعمل بالمعاصي فيهم ثم يقدرون ع
ان يغيروا الا يوشك ان يعمهم الله بعذاب۔
وقد ذكر الحافظ ابن كثير في تفسيره في تفسير قوله تعالى كانوا لا يتناهو
عن منكر فعلوه لبئس ما كانوا يفعلون ○ وفي تفسير قوله تعالى يا ايها الذين ام
عليكم انفسكم لا يضركم من ضل اذا اهتديتم
وذكر احاديث في ذم التاركين للامر بالمعروف والنهي عن المنكر

يجب القتال مع التاركين للسنة

قال الشعبي وقال محمد في المصرين على ترك السنة بالقتال وابو يوس
بالتاديب (ص ۴۴۳)

تحريق المسجد اهون من احداث البدعة فيه

قال محمد بن وضاح نا اسد قال نا اسماعيل بن عياش عن عقيل
بن مدارك السلمي عن لقمان عن ابي ادريس الخولاني انه كان يقول لان اسمع
بناحية المسجد نارا تحترق احب الي من بدعة ليس فيها مغير وما احدثت امة
في دينها الا رفع الله بها عنهم سنة۔
وفي رواية اخرى عن ابي ادريس الخولاني انه قال لان ارى في المسجد
نارا لا استطيع ان اطفئها احب الي من ارى فيه البدعة۔

حواري النبي صلى الله عليه وسلم من ياخذ بسنته

وفي صحيح مسلم عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه ان رسول الله صلى
الله عليه وسلم ما من نبي بعثه الله عز وجل في امته قبلي الا كان له من امته حواريون
واصحاب ياخذون بسنته ويقتدون بامره وفي رواية يهتدون بهديه و
يستنون بسنته ثم انها تخلف من بعدهم خلوف يقولون ما لا يفعلون ويفعلون ما
لا يؤمرون فمن جاهدهم بيده فهو مؤمن ومن جاهدهم بلسانه فهو مؤمن وعن جاهدهم
بقلبه فهو مؤمن وليس وراء ذلك من الايمان حبة من خردل۔ وهكذا في الباعث

طوبى للغرباء

نا محمد بن وضاح قال نا محمد بن سعيد قال نا نعيم بن حماد قال نا
ابن وهب عن عقبة بن نافع عن بكر بن عمرو المعافري قال قال رسول الله صلى

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

اللہ علیہ وسلم طوبیٰ للغرباء الذین یمسکون بکتاب اللہ حین یترک ویعملون بالسنۃ حین تطفأ۔

وروی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ علیہ وسلم ان الاسلام بدأ غریبًا وسیعود غریبًا کما بدأ فطوبیٰ للغرباء۔ قیل ومن الغرباء؟ قال انواع من القبائل۔

واخرج عن سالم بن عبد اللہ عن ابیہ یقول سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول بدأ الاسلام غریبًا ولا تقوم الساعۃ حتی یکون غریبًا کما بدأ۔ فطوبیٰ للغرباء حین یفسد الناس ثم طوبیٰ للغرباء حین یفسد الناس۔

وعن عبد الرحمٰن بن سنۃ انہ سمع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان الاسلام بدأ غریبًا وسیعود غریبًا کما بدأ فطوبیٰ للغرباء فقیل ومن الغرباء یا رسول اللہ؟ قال الذین یصلحون عند فساد الناس (کتاب البدع والنہی عنہا ص۵)

یاتی زمان یکون السنۃ بدعۃ والبدعۃ سنۃ

حدثنی محمد بن وضاح قال نا زہیر بن عباد قال قال ابن مسعود رضی اللہ عنہ یاتی علی الناس زمان تکون السنۃ فیہ بدعۃ والبدعۃ سنۃ والمعروف منکرا والمنکر معروفا وذلک اذا اتبعوا اقتدوا بالملوک والسلاطین فی دنیاہم (کتاب البدع ص۵)

وعن الحسن قال الا ان من شرار الناس اقوامًا قرءوا ہذا القرآن ولا یعلمون بسنۃ (کتاب البدع ص۵)

وقال شیخ الاسلام الانصاری فی منازل السائرین وہذا من الغرباء الذین طوبیٰ لہم وہو رجل صالح فی زمان فاسد بین قوم فاسدین او عالم بین قوم جاہلین او صدیق بین قوم منافقین

حدثنی محمد بن وضاح قال نا محمد بن سعید قال نا اسد بن موسیٰ عن ابی زید حماد بن بدیل قال سمعت سفیان بن سعید یحدث عن النضر عن عمر بن عبد العزیز کتب عامل لہ یسألہ عن الاہواء فکتب الیہ "اما بعد فانی اوصیک بتقوے اللہ والاقتصاد فی امرہ واتباع سنتہ وسنۃ رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم وترک ما احدث المحدثون بعدہ فاجرت بہ سنتہ وکفوا مؤنتہ فعلیک بلزوم السنۃ فانہا لک باذن اللہ عصمۃ۔ واعلم ان الناس لم یحدثوا بدعۃ الا وقد

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

مضیٰ ما قبلها ما هو دليل عليها وعبرة فيها فان السنة انما سنها من علم ما في خلافها من الخطأ والزلل والحمق والتعمق فارضى لنفسك ما رضي به القوم لانفسهم فانهم السابقون وانهم عن علم وقفوا وببصر نافذ كفوا وهم كانوا على كشف الامور اقوى و بفضل فيه وكان احرى فلئن كان الهدى ما انتم عليه فقد سبقتموهم اليه

ولئن قلت انما حدث بعدهم ما احدثه الا من اتبع غير سبيلهم ورغب بنفسه عنهم لقد تكلموا فيه بما يكفي ووصفوا منه ما يشفي فما دونهم مقصر وما فوقهم محسر لقد قصر دونهم اقوام فجفوا وطمح عنهم اخرون فغلوا وانهم بين ذلك لعلى هدى مستقيم ص ۳۱

واخرج عن حذيفة بن اليمان انه اخذ حصاة بيضاء فوضعها في كفه ثم قال ان هذا الدين قد استضاء اضاءة هذه ثم اخذ كفا من تراب فجعل يذره على الحصاة حتى واراها ثم قال والذي نفسي بيده ليجيئن اقوام يدفنون الدين كما دفنت هذه الحصاة وليسلكن طريق الذين كانوا قبلكم حذو القذة بالقذة وحذو النعل بالنعل وقد ذكرنا رواية اخرى منه سابقا انه اخذ حجرين الحديث.

واخرج الدارمي عن عبد الله بن الديلمي قال بلغني ان اول ذهاب الدين ترك السنة يذهب الدين سنة سنة كما يذهب الحبل قوة قوة.

اَقوال العُلماء فِي الاعتصام بالسُّنَّة

قال الامام الاوزاعي رأيت رب العزة في المنام فقال لي يا عبد الرحمن انت الذي تامر بالمعروف وتنهى عن المنكر؟ قلت بفضلك يا رب فقلت يا رب اَمِتْنِي على الاسلام فقال وعلى السنة انتهى صفة الصفوة ص ۲۳۱)

قال ابو عثمان سعيد بن اسماعيل الخيري من اَمَّرَ السنة على نفسه قولا وفعلا نطق بالحكمة. ومن اَمَّرَ الهوى على نفسه نطق بالبدعة لقوله تعالى وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا

قال ابو القاسم الجنيد الطرق كلها مسدود على خلق الله عز وجل الا على من اقتفى اثر رسول الله صلى الله عليه وسلم (صفة الصفوة و تشيويه. مدارج ص ۳۶۴ ج ۲)

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

وقال من لم یحفظ القرآن ویکتب الحدیث لا یقتدیٰ بہٖ فی طریقتنا ھٰذہٖ لان علمنا مقید بالکتاب والسنۃ وقال علمنا مشید بحدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ مدارج ص۱۰۱۔

قال ابراھیم القصار: علامۃ محبۃ اللہ ایثار طاعتہ وطاعۃ نبیہ (الاعتصام ص۶۹)

قال ابو محمد عبد الوھاب الثقفی لا یقبل اللہ من الاعمال الا ما کان صوابًا ومن صوابھا الا ما کان خالصًا ومن خالصھا الا ما وافق السنۃ (الاعتصام ص۶۶)

وقال الحریری امرنا ھذا کلہ مجموع علی فصلٍ واحد ان تلزم قلبک المراقبۃ ویکون العلم علی ظاھرک قائمًا

قال ذوالنون المصری علامات المحب للہ عزوجل متابعۃ حبیبہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اخلاقہ وافعالہ واوامرہ وسنتہ انتھیٰ رسالہ قشیریہ ص۹)

قال بشر بن الحارث الحافی رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام فقال لی یا بشر اتدری لِمَ رفعک اللہ بین اقرانک؟ قلتُ لا یا رسول اللہ۔ قال باتباعک سنتی وخدمتک للصالحین ونصیحتک لاخوانک و محبتک لاصحابی واھل بیتی ھو الذی بلغک منازل الابرار انتھیٰ (قشیریہ ص۱۱)

قال یحییٰ بن معاذ الرازی اختلاف الناس کلھم یرجع الیٰ ثلثۃ اصول فلکل واحد منھا ضد فمن سقط عنہ وقع فی ضدہٖ ۱ التوحید وضدہ الشرک و ۲ السنۃ وضدھا البدعۃ و ۳ الطاعۃ وضدھا المعصیۃ (الاعتصام ص۶۸ وقشیریہ ص۱۵ ومدارج ص۴۶۴)۔

قال احمد بن ابی الحواری: من عمل عملا بلا اتباع سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فباطل عملہ انتھیٰ الاعتصام ص۶۸ وقشیریہ ص۱۲ ومدارج ص۴۶۵)

قال ابو سلیمان الدارانی ربما یقع فی قلبی النکتۃ من نکت القوم فلا اقبل الا بشاھدین عدلین الکتاب والسنۃ انتھیٰ قشیریہ ص۱۵ ومدارج السالکین ص۴۶۴)

قال سھل بن عبد اللہ التستری کل فعل یفعلہ العبد بغیر اقتداء طاعۃً کان او معصیۃ فھو عیش النفس انتھیٰ (قشیریہ ص۱۵ مدارج ص۴۶۴)

قال ابو العباس بن عطاء احمد بن محمد بن سھل من الزم نفسہ آداب اللہ تعالیٰ نور اللہ قلبہ بنور المعرفۃ۔ ولا مقام اشرف من مقام متابعۃ الحبیب صلی اللہ علیہ وسلم فی اوامرہ وافعالہ واخلاقہ (انتھیٰ قشیریہ ص۲۳

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

صفۃ الصفوۃ ص ۲۵۱/۲ . مدارج ص ۴۶۶/۲)

قال ابوحفص عمر بن الحداد من لم یزن افعاله واحواله فی کل وقت بالکتاب و السنة ولم یتهم خواطره فلا یعدّ فی دیوان الرجال (قشیریه ص ۴ و اغاثة اللهفان ص ۱۲۵ ومدارج السالکین ص ۴۶۴/۲)

قال ابو الفوارس شاه شجاع الکرمانی : علامة الورع الوقوف عند الشبهات وقال من غض بصره عن المحارم وامسك نفسه عن الشهوات وعمر باطنه بدوام المراقبة وظاهره باتباع السنة وعوّد نفسه اکل الحرام لم تخطئ له فراسة انتهیٰ قشیریه ص ۲۲)

قال ابو علی الحسین بن علی الجوزجانی : من علامات السعادة علی العبد تیسیر الطاعة علیه و موافقة السنة فی افعاله و صحبته لاهل الصلاح وحسن اخلاقه مع الاخوان وبذل معروفه للخلق واهتمامه للمسلمین ومراعاته لاوقاته وسُئل کیف الطریق الی الله فقال الطرق الی الله کثیرة و اوضح الطرق وابعدها عن الشبه اتباع السنة قولا و فعلا وعزما وعقلا ونیة . لان الله تعالیٰ یقول وَاِنْ تُطِیْعُوْهُ تَهْتَدُوْا . فقیل کیف الطریق الی السنة فقال مجانبة البدع واتباع ما اجمع علیه الصدر الاول من علماء الاسلام والتباعد عن مجالس الکلام واهله ولزوم طریقة الاقتداء وبذلك امر النبی صلی الله علیه وسلم لقوله تعالیٰ ثم اوحینا الیك ان اتبع ملة ابرٰهیم حنیفا انتهیٰ (الاعتصام ص ۶۶/۱)

وقال ابو سعید الخراز کل باطن یخالفه ظاهر فهو باطل (قشیریه ص ۲۳)

وهکذا قال ابوبکر الدقاق

وقال ابو یزید البسطامی : اختلاف العلماء رحمة الا فی تجرید التوحید و متابعة العلم هی متابعة السنة (الاعتصام ص ۶۷/۱)

وقال ان الولایة لا تحصل لتارك السنة وان کان ذلك جهلا منه فما ظنك به اذا کان عالما به کفاحا انتهیٰ ص ۶۷/۱)

قال ابو عثمان النیسابوری : الصحبة مع الله بحسن الادب ودوام الهیبة والمراقبة . والصحبة مع رسول الله صلی الله علیه وسلم باتباع سُنّته ولزوم ظاهر العلم ومع اولیاء الله بالاحترام والخدمة ومع الاهل بحسن الخلق ومع الاخوان ببذل البشر ما لم یکن اثما ومع الجهال بالدعاء لهم والرحمة

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

ولا من قوله من امر السنة

قال ابو الحسن النوری من رأيتموه يدّعي مع الله عزوجل حالة تخرجه عن حدّ العلم الشرعي فلا تقربوا منه (مدارج ص ۳۶۶ ج ۲)

قال ابو حمزة البغدادي: من اكابر الشيوخ: وكان احمد بن حنبل يقول له في المسائل ما تقول يا صوفي من علم طريق الحق سهل عليه سلوكه و دليل على الطريق الى الله الا متابعة الرسول صلى الله عليه وسلم في احواله و اقواله و افعاله انتهى

وقال ابو اسحٰق الرقي من اقران الجنيد: علامة محبة الله ايثار طاعته و متابعة رسول الله صلى الله عليه وسلم.

قال ابو القاسم النصراباذي شيخ خراسان في وقته: اصل التصوف ملازمة الكتاب والسنة وترك الاهواء والبدع وتعظيم كرامات المشايخ ورؤية اعذار الخلق والمداومة على الاوراد وترك ارتكاب الرخص والتاويلات

قال ابو بكر الطلمساني من كبار شيوخ الطائفة: الطريق واضح والكتاب و السنة قائم بين اظهرنا و فضل الصحابة معلوم لسبقهم الى الهجرة ولصحبتهم فمن صحب الكتاب والسنة وتغرب عن نفسه وعن الخلق وهاجر بقلبه الى الله فهو الصادق المصيب. مدارج ص ۳۶۷ ج ۲)

فالادب لرسول الله صلى الله عليه وسلم كمال التسليم له والانقياد لامره وتلقي خبره بالقبول والتصديق دون ان يحمله معارضة خيال باطل فيسميه معقولا او يحمله شبهة او شك او يقدم عليه آراء الرجال وان لا يتقدم بين يديه بامر ولا نهي ولا اذن ولا تصرف حتى يامر هو وينهى و ياذن. قال الله تعالى يا ايها الذين امنوا لا تقدموا بين يدي الله ورسوله قال مجاهد لا تفتاتوا على رسول الله صلى الله عليه وسلم. وقال ابو عبيدة تقول العرب لا تقدم بين يدي الامام وبين يدي الاب اي لا تجعلوا بالامر والنهي دونه (مدارج ص ۳۸۹ ج ۲)

النهي عن المقايسة في الدين وترك السنة واتباع الهوى

اخرج الدارمي عن الشعبي قال اياكم والمقايسة. والذي نفسي بيده لقد

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

فخذتم بالمقايسة لتحلّ الحرام وتحرّم الحلال ولكن ما بلغكم عمن حفظ من اصحاب
صلى الله عليه وسلم فاعملوا به.

واخرج عن القاسم قال لان يعيش الرجل جاهلًا بعد ان يعلم حق الله تعالى عليه
من ان يقول مالا علم.

وقال الدارمي ثنا حماد بن زيد عن ايوب قال سمعت القاسم سُئل قال انا والله لا
نكاد ما تسألون عنه ولو علمنا ما كتمناكم ولا حلّ لنا ان نكتم منكم.

وفي رواية عن ابن عوف قال قال القاسم انكم تسئلون عن اشياء ما كنا نسأل عنها
وتعنفون عن اشياء ما كنا ننفر عنها وتسئلون عن اشياء ما ادري ما هي ولو علمنا
ما حلّ لنا ان نكتمها منكم.

وفي كتاب محمد بن وضاح عن مسروق قال قال عبد الله لا يأتي عليكم عام
الا والذي بعده شر منه ولا اعني عامًا اخصب من عام ولا امطر من عام ولا
ذهاب خياركم وعلمائكم. ثم يحدث قوم يقيسون الامور برأيهم فيهدم
الاسلام ويثلم.

وقال ابو زرعة عبد الرحمن بن عمرو حدثنا يزيد بن عبد رب قال سمعت
وكيع بن الجراح يقول ليعيش بن صالح الوحاظي يا ابا زكريا احذر الرأي فان
ابا حنيفة رح يقول البول في المسجد احسن من بعض قياسهم

وقال عبد الرزاق قال لي حماد بن حنيفة رح قال ابي من لم يدع القياس في
مجلس القضاء لم يفقه. وقال الامام الاعظم لا يحل لاحد ان يأخذ بقولنا ما لم يعلم
ماخذه من الكتاب والسنة او اجماع الامة او القياس. كذا في النافع الكبير ص١٠
الجواهر المضيئة ص٥٢ والفوائد البهية ص١٢ ومجموعة رسائل شامي ص٢٨ وص٣١ وص١٣٥. وقال
الامام الغزالي في لوامع الانوار ص١٦.

ومما رويناه عن الائمة المجتهدين في تحريم القول في دين الله ان ابا حنيفة
وعطاء وتبعهما على ذلك الامام مالك كانوا يقولون كل احد ماخوذ من كلامه
مردود عليه الا رسول الله صلى الله عليه وسلم. وكان الامام ابو حنيفة رح يقول
حرام على من لا يعرف دليلي ان يفتي بكلامي

وكان الامام الشافعي رح يقول اذا صح الحديث فهو مذهبي. وكان يقول اذا
رأيتم كلامي يخالف كلام رسول الله صلى الله عليه وسلم فاعملوا بكلام رسول الله

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

صلی اللہ علیہ وسلم واضربوا بکلامی الحائط۔

وقال المزنی حین قلدہ فی مسئلۃ: لا تقلدنی یا ابراھیم فی کل ما اقول وانظر لنفسک فانہ دین۔ وکان یقول فی المسئلۃ اذا کان دلیلھا ضعیفا لو صح الحدیث لقلنا بہ۔ وکان احب الینا من القیاس

وفی روایۃ اذا ثبت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بابی ھو وامی شیئ لم یقل انا ترکہ ولا حجۃ لاحد معہ

وفی روایۃ لا حجۃ لاحد مع قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وان کثروا ولا قیاس ولا فی شیئ فان اللہ تعالیٰ لم یجعل لاحد معہ کلاما وجعل قولہ یقطع کل قول۔ وقد جمعنا کلام الامام کلہ فی ذلک فی مقدمۃ کتابنا المسمیٰ بالفتح المبین۔

وقال الامام الشافعی لو رأیت صاحب بدعۃ یمشی فی الھواء ما قبلتہ وقال فی الرسالۃ فرض اللہ سبحانہ علی الناس اتباع وحیہ وسنن رسولہ فقال فی کتابہ ربنا وابعث فیھم رسولا منھم یتلو علیھم ایتک ویعلمھم الکتاب والحکمۃ ویزکیھم انک انت العزیز الحکیم ص ۱۳)

وقال الشافعی فی الرسالۃ وقد سن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع کتاب اللہ عز وجل وبین فیما لیس فیہ بعینہ نص کتاب وکل ما سن فقد الزمنا اللہ تعالیٰ اتباعہ وجعل فی اتباعہ طاعتہ۔ وفی العنود عن اتباعہ معصیتہ التی لم یجعل لھا خلقا ولم یجعل لہ من اتباع سنن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مخرجا ص ۱۵

واما الامام احمد رح فقد مہ راسخ فی ذلک حتی انہ اختفی ایام المحنۃ ثلثۃ ایام لم یخرج فقیل لہ انھم الآن یطلبونک فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یمکث فی المغار حین اختفی من الکفار اکثر من ثلث وانہ لم یدیون فی الفقہ ولا ساقط خوفا ان یخالف رأیہ کلام الشارع صلی اللہ علیہ وسلم وانہ قال لایجاد احد ینظر فی کتب الرأی الا وفی قلبہ دغل وکان یقول اذا رأیتم فی بلد صاحب حدیث لا یدری صحیحہ من سقیمہ وھناک صاحب رأی فاسئلوا من صاحب الحدیث ولا تسألوا من صاحب الرأی۔

وقد ذکر ابن القیم فی الاعلام فی ذم الرأی الذی یکون فی الخرص لا رأی اھل العلم الذی یکون من الاجتھاد والحجۃ فلیس ذلک مذمومًا بل

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

المذموم الرأی الذی یکون خلاف النصوص والسنة او یکون فی التعبدیات وهذا مراد من ما ورد فی الحدیث من قال فی القرآن برأیه فلیتبوأ مقعده من النار۔ وروی عن ابی بکر الصدیق رضی الله عنه ای ارض تقلنی وای سماء تظلنی ان کنت قلت فی آیة من کتاب الله برأی ولا اعلم۔

وروی عن عمر بن الخطاب رضی الله عنه قال وهو علی المنبر یا ایها الناس ان الرأی انما کان من رسول الله صلی الله علیه وسلم مصیبا ان الله کان یریه وانما هو منا الظن والتکلف

وقد ذکر العلامة ابن القیم رحمه الله فی ذم الرأی عن عثمان بن عفان وعلی بن ابی طالب وعبد الله بن مسعود وعبد الله بن عباس وسهل بن حنیف وعبد الله بن عمر وزید بن ثابت ومعاذ بن جبل وابی موسی الاشعری رضی الله تعالی عنهم اجمعین۔

وقال ابن القیم رحمه الله تعالی فالرأی ثلثة اقسام رأی باطل بلاریب ورأی صحیح ورأی هو موضع الاشتباه۔ والاقسام الثلثة قد اشار الیها السلف۔ فاستعملوا الرأی الصحیح وعملوا وافتوا به وسموا القول به وذموا الباطل ومنعوا من العمل والفتیا والقضاء به واطلقوا السنتهم بذمه وذم اهله۔ انتهی ص ۲۳)

الاسباب التی تعارض بها السنة

الاول الانحراف تکبرا کما هو لولاة الامر اذا تعارضت عندهم الشریعة والسیاسة قدموا السیاسة وانزدروا بالشریعة ونسبوها الی النقص فلم یلتفتوا الی السنة۔

الثانی اصحاب العلوم العقلیة فانهم یعارضون النقل بآرائهم الفاسدة وهیهات اذا تعارض العقل والنقل قدمنا العقل وعزلنا النقل ولهم فی ذلک وجوه۔ فمنهم من یؤول النصوص الصریحة کالمناطقة ومنهم من یضعفها ویکذبها کالطائفة التی نشأت الآن حقد وامن الاحادیث۔

الثالث الاجبار والرهبان الذین عرضهم هذه الدنیا الدنیة فیحرفون النصوص ویبدلون السنة للتاکل والترؤس فجعلوا الحرام حلالا و

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

الحلال حراماً واباحوا مما حرمہ الشارع علیہم. واستدلوا فی ذلک بالاقوال المزخرفة والکتب الضعیفة التی دسّت فیہا الاقوال الموضوعة من المتفقّہة

الرابع ذوق المتصوفین وحالات الجاہلین. فاذا تعارض عندہم الذوق والحال بالسنن من الافعال والاقوال قدموا اذواقہم وحالاتہم.

ولم یعن رحمہ اللہ احداً اذا خالف النص لقول احد ولا لاتباع شیخ ولا لتقلید عالم ولا لتاویل غالٍ. بل شنع علیہم بما استدلوا علیٰ ذلک فی مواضع من کتابہ کما قال ربنا ھٰؤلاء اضلونا فاٰتہم عذابا ضعفا من النار. قال لکل ضعف ولکن لا تعلمون (سورۃ الاعراف) وقال تعالیٰ وقالوا ربنا انا اطعنا سادتنا وکبراءنا فاضلونا السبیلا ○ ربنا اٰتہم ضعفین من العذاب والعنہم لعنا کبیرا ○ (سورۃ الاحزاب) وقال تعالیٰ واقبل بعضہم علیٰ بعض یتساءلون ○ قالوا انکم کنتم تاتوننا عن الیمین ○ قالوا بل لم تکونوا مؤمنین ○ وما کان لنا علیکم من سلطان ط بل کنتم قوما طاغین ○ فحق علینا قول ربنا انا لذائقون ○ سورۃ الصّٰفّٰت

قال ابن القیم رحمہ اللہ تعالیٰ: فجعلت کل طائفة قبالة دین اللہ و شرعہ طاغوتا یتحاکمون الیہ فہؤلاء یقولون لکم النقل ولنا العقل. و الاٰخرون یقولون انتم اصحاب اثار واخبار و نحن اصحاب اقیسة و اٰراء وافکار. واولئک یقولون انتم ارباب الظاہر ونحن اہل الحقائق و الاٰخرون یقولون لکم الشرع ولنا السیاسة. فیالہا من بلیة عمّت فاعمت ورزیة رمت فاصمت وفتنة دعت القلوب فاجابہا کل قلب مفتون واہویة عصفت فصمّت منہا الاذان وعمّیت منہا العیون عطلت لہا واللہ معالم الاحکام کما نضیت لہا صفات ذی الجلال والاکرام واستند کل قوم الیٰ ظلم وظلمات اٰرائہم وحکموا علی اللہ وبین عبادہ بعقالاتہم الفاسدة واہوائہم وصار لاجلہا الوحی عرضة لکل تحریف وتاویل والدین وقفا علی کل افساد وتبدیل انتہی مدارج ۲/۴۷۱

فلیتک تحلو والحیوۃ مریرۃ	ولیتک ترضیٰ والانام غضاب۔
ولیت الذی بینی وبینک عامر	وبینی وبین العالمین خراب
اذا صح منک الود فالکل ہین	وکل الذی فوق التراب تراب

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

الترغیب الی کتاب اللہ

ومن اسباب شیوع البدع الاعراض عن کتاب اللہ

وقد اس عتب اللہ سبحنہ الی کتابہ فی کل سورۃ وندب الیہ فی ایات وانزل
ب سورًا وجعلھا من المقاصد الاصلیۃ۔ فترکوا التدبر فی کتابہ منذ قرون
لوہ للتلاوۃ عرضا للدنیا وترکوا الاعتصام بحبل اللہ المتین وقد بتینوا
وخوا من القول المھین

قال الحسن رح انزل القراٰن لیعمل بہ فاتخذوا تلاوتہ عملًا۔

وکانت عادۃ السلف یردد احدھم الایۃ الی الصباح۔ وقد ثبت ان النبی صلی
یہ وسلم قام بایۃ یرددھا حتی الصباح وھی قولہ تعالیٰ ان تعذبھم فانھم عبادک
تغفرلھم فانک انت العزیز الحکیم ○

قراءۃ القراٰن بالتفکر ھی اصلاح القلوب۔ قال ابن مسعود رضی اللہ عنہ
وا القراٰن ھذا الشعر ولا تنثروا نثر الدقل وقفوا عند عجائبہ و
یہ القلوب لایکن ھم احدکم اٰخر السورۃ

● الھدایۃ فی القراٰن ●

ن ھذا القراٰن یھدی للتی ھی اقوم وقال تعالیٰ ذلک الکتاب لاریب
ی للمتقین۔ قل ھو للذین اٰمنوا ھدی و شفاء

● القراٰن ھو الصراط المستقیم ●

ن والقراٰن الحکیم ○ انک لمن المرسلین ○ علی صراط مستقیم ○
راط ربک مستقیما وقال تعالیٰ وان ھذا صراطی مستقیما فاتبعوہ

● الفلاح فیہ ●

ولئک علی ھدی من ربھم واولئک ھم المفلحون ○ وقال تعالیٰ
لک لذکری وقال تعالیٰ وھدی ورحمۃ لقوم یؤمنون

● المتبعون للقراٰن لایضلون فی الدارین ●

ن اتبع ھدای فلا یضل ولا یشقی۔ قال ابن عباس رضی اللہ عنہ
فی الدنیا ولا یشقی فی الاٰخرۃ۔

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

❁ الخاشعون علماء القرآن ❁

انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء وقال تعالیٰ سیذکر من یخشیٰ ○

❁ یحصل الخشوع بالقرآن ❁

قال تعالیٰ الم یأن للذین اٰمنوا ان تخشع قلوبھم لذکر اللہ وما نزل من الحق۔ وقال تعالیٰ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الذین ھم فی صلوتھم خاشعون ○ وقال تعالیٰ اَللّٰہُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ کِتٰبًا مُّتَشَابِھًا مثانی تَقْشَعِرُّ مِنْہُ جلود الذین یخشون ربھم ثم تلین جلودھم وقلوبھم اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ

❁ تطمئن القلوب بالقرآن ❁

قال تعالیٰ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب ○ وقال تعالیٰ یٰاَیَّتُھَا النفس المُطْمَئِنَّۃُ ارجعی اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً

❁ رفع الدرجات لاھل القرآن ❁

وقد ذکر اللہ سبحانہ ذلک فی اربعۃ مواضع

الاول: یرفع اللہ الذین اٰمنوا منکم والذین اوتوا العلم درجات (مجادلۃ)

والثانی فی سورۃ الانفال بعد ذکر اوصافھم فقال اولئک ھم المؤمنون حقا لھم درجات عند ربھم ومغفرۃ ورزق کریم (انفال ۴)

والثالث قولہ تعالیٰ وَمَنْ یَّاْتِہٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰئِکَ لَھُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰی (طٰہٰ ۷۵)

والرابع فضل اللہ المجاھدین علی القاعدین اجرا عظیما ○ درجٰت منہ ومغفرۃ ورحمۃ (نساء ۹۶)

❁ القرآن ذکر ❁

قال تعالیٰ ھذا ذکر وان للمتقین لحسن مآب ○ وقال تعالیٰ وما ھو الا ذکر للعٰلمین ○ وقال تعالیٰ ان الذین کفروا بالذکر لما جاءھم وانہ لکتاب عزیز لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید وقال تعالیٰ انما تنذر من اتبع الذکر وقال انا نحن نزلنا الذکر

القرآن ذکر مبارک ❁

قال تعالیٰ وھذا ذکر مبارک انزلناہ وقال تعالیٰ کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰہُ اِلَیْکَ

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

مبارك ليدبروا آياته وليتذكر اولوا الالباب ○ وقال تعالىٰ وهذا كتاب انزلناه مبارك فاتبعوه واتقوا لعلكم ترحمون

❁ من عمل بالقرآن فقد اتى بوصية الرسول صلى الله عليه وسلم ❁

قل هذه سبيلي ادعوا الى الله على بصيرة انا ومن اتبعني وسبحان الله وما انا من المشركين ○ وقال تعالىٰ اتبعوا ما انزل اليكم من ربكم ولا تتبعوا من دونه اولياء قليلا ما تذكرون ○ وقال تعالىٰ واعتصموا بحبل الله جميعا ولا تفرقوا ۔

❁ الهداية والرحمة والفوز للمطيعين ❁

قال تعالىٰ ومن يطع الله ورسوله ويخشى الله ويتقه فاولئك هم الفائزون ○ وقال تعالىٰ ومن يطع الله ورسوله فقد فاز فوزا عظيما ○ وقال تعالىٰ وان تطيعوه تهتدوا وقال تعالىٰ واتبعوه لعلكم ترحمون ○

❁ القرآن نور وروح ❁

قال تعالىٰ وكذلك اوحينا اليك روحا من امرنا ۔ ما كنت تدري ما الكتاب ولا الايمان ولكن جعلناه نورا نهدي به من نشاء من عبادنا وانك لتهدي الى صراط مستقيم ○ وقال تعالىٰ قد جاءكم من الله نور وكتاب مبين يهدي به الله من اتبع رضوانه سبل السلام ويخرجهم من الظلمات الى النور باذنه ويهديهم الى صراط مستقيم ○ وقال تعالىٰ فآمنوا بالله ورسوله والنور الذي انزلنا والله بما تعملون خبير ○ وقال تعالىٰ او من كان ميتا فاحييناه وجعلنا له نورا يمشي به في الناس كمن مثله في الظلمات ليس بخارج منها ۔

❁ القرآن دار السلام ❁

قال تعالىٰ والله يدعو الى دار السلام ويهدي من يشاء الى صراط مستقيم ○

❁ اوصاف حملة القرآن ❁

يكونون اشداء على الكفار	رحماء ابرار في وجه الابرار

قال تعالىٰ محمد رسول الله والذين معه اشداء على الكفار رحماء بينهم تراهم ركعا سجدا يبتغون فضلا من الله ورضوانا سيماهم في وجوههم

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

من اثر السجود وقال تعالیٰ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبہم ویحبونہ اذلۃ علی المؤمنین اعزۃ علی الکٰفرین یجاھدون فی سبیل اللہ ولا یخافون لومۃ لائم وقال تعالیٰ لانتم اشد رھبۃ فی صدورھم من اللہ ذلک بانھم قوم لا یفقھون ○

فذکر اللہ سبحٰنہ من صفات المؤمنین انھم یکون احدھم غضوبا علی الکفار عنیفا بغیضا فی وجوہ الکفار والمنافقین وبراحیما بشاشا ضحوکا فی وجوہ الاخیار من المؤمنین فانعکس الامر فتری المسلمین والعلماء منھم خاصۃ الا قلیلا منھم یستذلون بین یدی الفساق والعوام ویطوفون حول بیوت الظلمۃ والامراء ویغضبون علی طلبۃ العلم والمساکین والفقراء۔

ان اللہ سبحٰنہ جعل شھادتھم مقرونۃ بشھادتہ وشھادۃ الملٰئکۃ وفی ضمن ذلک تزکیۃ لھم ووصفھم بانھم اولوا العلم واشتھادھم بنفسہ علی اجل مشھود فقال شھد اللہ انہ لا الٰہ الا ھو والملٰئکۃ واولوا العلم قائما بالقسط۔

❁ ویتحاکمون عند التنازع الی القرآن ❁

قال تعالیٰ فان تنازعتم فی شیٔ فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الاٰخر ذلک خیر واحسن تاویلا وقال تعالیٰ فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما ○ وقال تعالیٰ وما کان لمؤمن ولا مؤمنۃ اذا قضی اللہ ورسولہ امرا ان یکون لھم الخیرۃ من امرھم

ان اللہ تکفل لاھل القرآن بالحیوۃ الطیبۃ والرزق الواسع

قال تعالیٰ من عمل صالحا من ذکر او انثی وھو مؤمن فلنحیینہ حیوۃ طیبۃ ولنجزینھم اجرھم باحسن ما کانوا یعملون ○ وقال تعالیٰ ولو انھم اقاموا التورٰۃ والانجیل وما انزل الیھم من ربھم لاکلوا من فوقھم ومن تحت ارجلھم منھم امۃ مقتصدۃ وکثیر منھم ساء ما یعملون وقال تعالیٰ ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ۔

وقد غلط اکثرھم فی معنی الحیوۃ الطیبۃ فیقولون نحن رأینا اکثر العلماء الربانیین فی جوع وفقر وجعلوا الحیوۃ الطیبۃ من التنعم فی الاموال والاولاد والمآکل والمشارب والملابس وقھر الاعداء والفوز بالشھوات۔ ولا ریب ان

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

هذه مشتركة بين البهائم والوحوش بل للبهائم حظ وافر كثير منها بل ذلك العيش للسباع اكثر من حظ الانسان لكن اين هذه اللذة من لذة اذا خالط بشاشة القلوب سلى عن الابناء والنساء والاوطان والاموال والاخوات والمساكن ورضى بتركها كلها والخروج منها رأسا وعرض نفسه لانواع المكاره والمشاق وهو منحل بهذا منشرح الصدر به يطيب له قتل ابنه وابيه وصاحبته واخيه لاتاخذه في ذلك لومة لائم حتى ان احدهم ليلتقي الرمح بصدره ويقول فزت ورب الكعبة ويستطيل الاخر حياته حتى يلقى قوته في يده ويقول انها الحيوة طويلة ان صبرت حتى اكلها ثم يتقدم الى الموت فرحا مسرورا . ويقول الاخر مع فقره لو علم الملوك وابناء الملوك ما نحن عليه جادلونا عليه بالسيوف . ويقول الاخر انه ليمر بالقلب اوقات يرقص فيها طربا . وقال بعض العارفين انه لتمر بي اوقات اقول فيها ان كان اهل الجنة في مثل هذا انهم لفي عيش طيب . ومن تامل قول النبي صلى الله عليه وسلم لما نهاهم عن الوصال فقالوا انك تواصل فقال انى لست كهيئتكم انى اظل عند ربي يطعمني ويسقيني علم ان هذا طعام الارواح وشرابها وما يفيض عليها من انواع البهجة واللذة والسرور والنعيم الذي رسول الله صلى الله عليه وسلم في اللذة العليا منه وغيره اذا تعلق بغباره وان ملك الدنيا ونعيمها بالنسبة اليه هباءً منثورا بل باطلا وغرورا

وغلط من قال انه كان ياكل ويشرب طعاما وشرابا يغتذي به بدنه لوجوه ذكرها العلامة ابن القيم رح في مفتاح دار السعادة ص ۳۸۰

لها احاديث من ذكراك تشغلها	عن الشراب وتلهيها عن الزاد
لها بوجهك نور تستضيء به	ومن حديثك في اعقابها حادي
اذا اشتكت من كلال السير اوعدها	روح القدوم فتحيى عند ميعاد

وقد نفى الله التسوية في عشرة مواضع من القرآن بين الصنفين من العالم والجاهل هل يستوي الذين يعلمون والذين لا يعلمون ○ وهكذا نفى التسوية بين الخبيث والطيب وبين الاعمى والبصير وبين النور والظلمة وبين الظل والحرور قل لا يستوي الخبيث والطيب ولو اعجبك كثرة الخبيث . وما يستوي

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

الاعمیٰ والبصیر ولا الظلمٰت ولا النور ولا الظل ولا الحرور، وبین اصحٰب الجنة واصحٰب النار (لایستوی اصحٰب النار واصحٰب الجنة اصحٰب الجنة هم الفائزون) وبین الابکم العاجز الذی لایقدر علی شیئ ومن یامر بالعدل وهو علی صراط مستقیم (ضرب الله مثلا رجلین احدهما ابکم لایقدر علی شیئ وهو کل علی مولاه اینما یوجهه لایات بخیر هل یستوی هو ومن یامر بالعدل وهو علی صراط مستقیم) وبین المؤمنین والکفار وبین الذین امنوا وعملوا الصالحٰت کالمفسدین فی الارض (ام نجعل الذین امنوا وعملوا الصالحات کالمفسدین فی الارض) وبین المتقین والفجار (ام نجعل المتقین کالفجار)۔

فهذا الفرق لرفع الدرجات لیس الا للعلم الالٰهی الذی جاء به الانبیاء علیهم السلام۔

وقد ذکرنا فی سمط الدرر فی ربط الآیات والسور تحت کل سورة الآیات الواردة فیها للبشارة والزجر للمعرضین والحمد لله یاوفقنا لجمعه وطبعه واشاعته فی الاقطار ورغبة الطلبة الیه قل بفضل الله وبرحمته فبذٰلک فلیفرحوا هو خیر مما یجمعون

ذم المعرضین عن القرآن واوصافهم

والمعرضون عن کتابه تعالیٰ طوائف ۱ العلماء ۲ المتصوفة ۳ القراء ۴ والعوام۔ فاعراض العلماء لاسباب۔ معظمها سببان

الاول انهم توغلوا فی علوم عاقتهم عن فهم القرآن حتی صاروا کانهم لایعقلون شیئا وام علیٰ قلوبهم اقفالها۔ بل طبع الله علی قلوبهم وقال تعالیٰ بل ران علی قلوبهم ما کانوا یکسبون ○ فاشتغلوا بتدارس الکتب التی ما وصلوا بها الی الهدایة ولم تؤثر قلوبهم بالمواعظ وما استنارت قلوبهم بحاسنه وعجائبه وما ذاقوا طعم القرآن ولا حلاوة الایمان ولذٰلک ترٰهم مجادلین لاهل الحق ولاتباع السنة مولعین بالشرک والبدعة متناصرین لاهل الضلالة والغوایة متاولین فی ایات التوحید والصفات الالٰهیة مترفین بالزینة قال الله تعالیٰ فی وصفهم فمالهم عن التذکرة معرضین کانهم حمر مستنفرة فرت من قسورة وقال تعالیٰ ومن اظلم ممن منع مساجد الله ان یذکر فیها اسمه وسعیٰ فی خرابها۔

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

فتراهم يخرجون الطلبة الذين يامرون بالمعروف من التوحيد والسنة وينهون عن المنكر من الشرك والبدعة من المساجد والمدارس. وقلما تجد شيخا المدرسة او اماما المسجد الا وهم يتناجون بالاثم والعدوان ومعصية الرسول. قال تعالى ام تحسب ان اكثرهم يسمعون او يعقلون ان هم الا كالانعام بل هم اضل سبيلا. وقال تعالى ومن اظلم ممن ذكر بايات ربه ثم اعرض عنها وقال تعالى ومن اظلم ممن ذكر بايات ربه فاعرض عنها ونسي ما قدمت يداه وقال تعالى بل قلوبهم في غمرة من هذا ولهم اعمال من دون ذلك هم لها عاملون ○ حتى اذا اخذنا مترفيهم بالعذاب اذا هم يجارون ○ لا تجاروا اليوم انكم منا لا تنصرون قد كانت اياتي تتلى عليكم فكنتم على اعقابكم تنكصون مستكبرين به سامرا تهجرون ○

فكتموا ايات الله وبدلوا نعمة الله واحلوا قومهم دار البوار وصاروا قرناء الشياطين وكثير منهم فاسقون. قال الله تعالى ان الذين يكتمون ما انزلنا من البينات والهدى من بعد ما بيناه للناس في الكتاب اولئك يلعنهم الله ويلعنهم اللاعنون. وقال الله تعالى ومن يعش عن ذكر الرحمن نقيض له شيطانا فهو له قرين. وقال تعالى ولا تكونوا كالذين اوتوا الكتاب من قبل فطال عليهم الامد فقست قلوبهم وكثير منهم فاسقون ○

والسبب الثاني انهم ياخذون حطام الدنيا من المشاهرة الكثيرة بعلوم الدين فلو اظهروها وبينوها فاتهم ذلك. قال الله تعالى ذلك مبلغهم من العلم. وقال تعالى يا ايها الذين امنوا ان كثيرا من الاحبار والرهبان ليأكلون اموال الناس بالباطل ويصدون عن سبيل الله وقال تعالى عنهم ليس علينا في الاميين سبيل

فتفقهوا لغير الدين واغاروا على اموال المؤمنين وجعلوا العلوم ذريعة للتاكل فيما بينهم كانهم تواصوا به بل هم قوم طاغون

ولنعم ما قال فيهم عبد الله بن المبارك رحمه الله تعالى

يا جاعل العلم له بازيا	يصطاد بها اموال المساكين

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

احتلت للدنیا ولذاتها	بحیلة تذهب بالدین
فصرت مجنوناً بها بعد ما	کنت دواءً للمجانین
این روایاتك فیما مضیٰ	عن ابن عون وابن سیرین
این روایاتك فی سردها	فی ترك ابواب السلاطین
ان قلتَ اکرهتُ ذا باطلٍ	زلّ حمار العلم فی الطین

هٰکذا ذکره الحافظ ابن حجر فی تهذیب التهذیب ص۳۷۸ وابن الجوزی فی صفة الصفوة ص۱۱۶ وابن حبان فی کتاب العقلاء

فترکوا کتاب الله لنیل الدنیا ویوعظون ثم یقولون بعد ذلك ساعدونی بما یوصلنی الی بلادی وانی فقیر محتاج ویبکی ویحصلون الاموال بذلك.

❁ الطائفة الثانیة المتصوّفة ❁

وسبب اعراضهم عن القرآن انهم اشتغلوا بالاوراد المخترعة واحزاب مشایخهم والختمات فی اللیالی والایام وشغلهم فی العرس والمیلاد وعکفوا فی روایا الشیوخ وانهمکوا فیما عندهم من الالفاظ الشرکیة. فلذلك ترٰهم یسخطون بالامر بالمعروف والنهی عن المنکر ویعادون اهل التوحید والسنة اشدّ عناداً من الکفار وقال الله تعالیٰ یکادون یسطون بالذین یتلون علیهم اٰیاتنا.

❁ الطائفة الثالثة القراء ❁

والقرّاء یقرءون القرآن للتغنی لا للفهم ویتعلمون القراءات للتعیش ولذلك ترٰهم فی مجالس المأتم یختمون الختمات ویاخذون الاجرة بالطاعات وجعلوا القرآن مکسبا وذریعة للدنیا وقد قال الله تعالیٰ ولا تشتروا بایاتی ثمناً قلیلا

❁ الطائفة الرابعة العوام ❁

واما العوام فاغنیاءهم وامراءهم الهتهم الاموال والهتهم الاموال فبدلوا نعمة الله واحلوا قومهم دار البوار

واما الغرباء الامیون فقال لهم علماؤهم ان القرآن لا یعلمه الا من حفظ العلوم الکثیرة فاثقل علیهم کتاب الله واصعب علیهم فهمه ولقد ارسل

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ رسولہ لیعلم الامیین الکتاب والحکمۃ فقال ھوالذی بعث فی الامیین رسولا منھم یتلو علیھم اٰیاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب و الحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین ○ وقال تعالیٰ ولقد یسرنا القراٰن للذکر فھل من مدکر ○ وقال تعالیٰ الر کتٰب احکمت اٰیاتہ ثم فصلت من لدن حکیم خبیر ○

❁ صفات المعرضین ❁

لایتدبرون القراٰن ویعرضون عنہ ولا یسمعونہ وھو علیھم عمی

قال تعالیٰ افلا یتدبرون القراٰن ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا ۔ وقال تعالیٰ افلا یتدبرون القراٰن ام علیٰ قلوب اقفالھا ○ وقال تعالیٰ قد کانت اٰیاتی تتلیٰ علیکم فکنتم علیٰ اعقابکم تنکصون مستکبرین بہ سامرا تھجرون ○ افلم یدبروا القول ام جاءھم مالم یات اٰباءھم الاولین ○ وقال تعالیٰ والذین لا یؤمنون فی اٰذانھم وقر وھو علیھم عمی اولئک ینادون من مکان بعید

❁ انھم حمر ❁

قال اللہ تعالیٰ فمالھم عن التذکرۃ معرضین ○ کانھم حمر مستنفرۃ فرت من قسورۃ ○ وقال تعالیٰ مثل الذین حملوا التورٰۃ ثم لم یحملوھا کمثل الحمار یحمل اسفارا

❁ اولئک کالانعام ❁

قال تعالیٰ لھم قلوب لا یفقھون بھا ولھم اعین لا یبصرون بھا ولھم اذان لا یسمعون بھا اولئک کالانعام بل ھم اضل اولئک ھم الغفلون ○

❁ مثلھم کمثل الکلب ❁

قال تعالیٰ فمثلہ کمثل الکلب ان تحمل علیہ یلھث او تترکہ یلھث ذلک مثل القوم الذین کذبوا بایاتنا فاقصص القصص لعلھم یتفکرون ○

❁ اولئک ھم شر البریۃ ❁

قال اللہ تعالیٰ ان الذین کفروا من اھل الکتاب والمشرکین فی

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

ہ اس جہنم خالدین فیہا اولئک ھم شر البریۃ

❁ اولئک ھم الضالون ❁

قال تعالیٰ ومن یعص اللہ ورسولہ فقد ضل ضلا لا مبینا

❁ اولئک ھم الاذلون ❁

قال تعالیٰ ان الذین یحادون اللہ ورسولہ اولئک فی الاذلین

❁ فیکون عیشھم ضنکا ❁

قال تعالیٰ ومن اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا ونحشرہ یوم القیمۃ اعمیٰ ○

❁ اولئک طبع اللہ علیٰ قلوبھم ❁

قال تعالیٰ ذلک بانھم استحبوا الحیوۃ الدنیا علی الاخرۃ وان اللہ لا یھدی القوم الکافرین ○ اولئک الذین طبع اللہ علی قلوبھم وسمعھم وابصارھم واولئک ھم الغفلون

❁ لا یھدیھم اللہ ❁

قال تعالیٰ ان الذین لا یؤمنون بآیات اللہ لا یھدیھم اللہ ولھم عذاب الیم ○ وقال تعالیٰ ان الذین اٰمنوا ثم کفروا ثم اٰمنوا ثم کفروا ثم ازدادوا کفرا لم یکن اللہ لیغفر لھم ولا لیھدیھم سبیلا بشر المنافقین بان لھم عذابا الیما الذین یتخذون الکافرین اولیاء من دون المؤمنین

❁ انھم یاکلون کما تاکل الانعام وذلک منتھیٰ حیوتھم ❁

قال تعالیٰ والذین کفروا یتمتعون ویاکلون کما تاکل الانعام والنار مثوی لھم وقال تعالیٰ ویل للکافرین من عذاب شدید الذین یستحبون الحیوۃ الدنیا علی الاخرۃ ویصدون عن سبیل اللہ ویبغونھا عوجا اولئک فی ضلال بعید

❁ انھم یستکبرون عن اٰیات اللہ ویتخذونھا ھزوا ❁

قال تعالیٰ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

● و یکتمون ما انزل اللہ ●

قال اللہ تعالیٰ ان الذین یکتمون ما انزلنا من البینات و الھدیٰ من بعد ما بینّاہ للناس فی الکتاب اولئک یلعنھم اللہ و یلعنھم اللاعنون وقال تعالیٰ و اذ اخذ اللہ میثاق الذین اوتوا الکتاب لتبیننّہ للناس و لا تکتمونہ فکتموا ما انزل اللہ من الکتاب و ما اوحیٰ الی نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم من السنۃ۔ و لقد رأیت تراھم یجلسون فی البدعۃ و لا یبالون بالمعصیۃ و ظھور المنکرات الفاحشۃ قد استحقوا الوعید و اللعنۃ علیھم دائرۃ السوء و غضب اللہ علیھم بما ارتکبوا من الجریمۃ۔ کانوا لا یتناھون عن منکر فعلوہ لبئس ما کانوا یفعلون

فیا علماء الدین اھل الحق و الیقین الیقظۃ الیقظۃ قودوا الناس الی السنۃ و القرآن المبین و لا تھنوا فی ابتغاء القوم فانھم یالمون کما تالمون و ترجون من اللہ ما لا یرجون و کان اللہ علیما حکیما ان تنصروا اللہ ینصرکم و یثبت اقدامکم و ان تصبروا و تتقوا فان ذلک من عزم الامور۔ و قال اللہ الذین اٰمنوا منکم و عملوا الصالحٰت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم و لیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم و لیبدلنھم من بعد خوفھم امنا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا و من کفر بعد ذلک فاولئک ھم الفاسقون ○ و قال تعالیٰ فاستقم کما امرت و من تاب معک و لا تطغوا انہ بما تعملون بصیر ○ و لا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار و ما لکم من دون اللہ من اولیاء ثم لا تنصرون ○ و قال تعالیٰ ان ولی اللہ الذی نزل الکتاب و ھو یتولی الصالحین ○

اللھم انی اسألک الاستقامۃ و الثبات فی الامر انک علی کل شیٔ قدیر و بالاجابۃ جدیر و صلی اللہ علی سیدنا النبی البشیر النذیر



Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

● ولما ذکرنا معنی البدعة واقسامها وحکمها وحکم فاعلها ●

واشبعنا علیها الکلام بما یکفیها ثم الترغیب الی السنة والکتاب بما لابد

کل مؤمن منها : فاردنا ان نذکر

● قواعد کلیة ●

لما وضعنا لها هذا الکتاب ان ارید الا الاصلاح ما استطعت وما توفیقی الا

بالله علیه توکلت والیه انیب وادعوه ان ینفع به لاحیاء السنن وازالة البدع و

الفتن مساقاسیت فی ازالتها وافنیت من شبابی فی ردها لعل الله یحدث بعد

ذلک امرا ؏

● القاعدة الاولی کل بدعة ضلالة ●

قال الله تعالیٰ ام لهم شرکاء شرعوا لهم من الدین مالم یاذن به الله

والحدیث بهذه الالفاظ (ای بلفظ کل بدعة ضلالة) اخرجه الحاکم عن

العرباض بن ساریة قال قال رسول الله صلے الله علیه وسلم وفیه وایاکم ومحدثات

الامور فان کل بدعة ضلالة وقال الحاکم هذا حدیث صحیح لیس له علة واورده

باسانید مختلفة ص۹۷ ج۱

وروی مسلم ص۲۸۵ ج۱ عن جابر بن عبد الله رضی الله عنه وشر الامور محدثاتها

وکل بدعة ضلالة وهکذا رواه الامام احمد ص۱۲۶ ج۴ وص۱۲۷ ج۴ وابوداؤد ص۲۸۷ ج۲ و

ابن ماجه ص۵ ورواه الترمذی فی ص۹۲ ج۲ والدارمی ص۲۶ و۳۸ عن العرباض بن ساریة

وفی الاحیاء ص۷۹ ج۱ . وزاد ابن ماجه فی حدیثه فقد ترکتم علی البیضاء ولیلها کنهارها

لا یزیغ عنها بعدی الا هالک

وروی ابن عساکر وفیه وایاکم والبدعة فان کل بدعة ضلالة وکل

ضلالة تصیر الی النار

واخرج اللالکائی[1] فی السنة من روایة شبابة قال حدثنی هشام بن

الغاز عن نافع عن ابن عمر رض قال کل بدعة ضلالة وان راها الناس حسنة

واخرج محمد بن وضاح عن جابر بن عبد الله قال خطب رسول الله صلی

الله علیه وسلم فحمد الله واثنی علیه ثم قال ان افضل الهدی هدی محمد

صلی الله علیه وسلم وشر الامور محدثاتها وکل بدعة ضلالة . وروی عن

[1] اللالکائی هبة الله بن الحسن الشافعی المتوفی رمضان سنة ۴۱۸ من الهجرة

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

العرباض بن ساریۃ قال صلی بنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ الفجر فوعظنا موعظۃ بلیغۃ ثم قال فی اٰخر موعظتہ ایاکم وکل بدعۃ فان کل بدعۃ ضلالۃ

وقال محمد بن وضاح قال عبد الملک وکل محدثۃ بدعۃ

واخرج عن عمر رضی اللہ عنہ انہ کان یقول اصدق القیل قیل اللہ وان حسن الھدی ھدی محمد صلے اللہ علیہ وسلم وشر الامور محدثاتھا الا وان کل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار۔ ا

ناسد قال ناحماد بن سلمۃ عن ابی حمزۃ عن رباح النخعی قال کان ابن مسعود رضی اللہ عنہ یخطبنا کل خمیس فیقول ان اصدق الحدیث کتاب اللہ واحسن الھدی ھدی محمد صلے اللہ علیہ وسلم وکل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ وشر الامور محدثاتھا انتھی (کتاب البدع والنھی عنھا ص۲۴)

واخرج ابو نصر السنجری وابن عساکر عن عقبۃ بن عامر الجھنی وعن ابن مسعود رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال انما ھو باشان الکلام والھدی احسن الکلام کلام اللہ واحسن الھدی ھدی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایاکم ومحدثات الامور فان شر الامور محدثاتھا وکل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ

وقال الحافظ ابو نعیم ھذا حدیث جید من صحیح حدیث الشامیین فالحدیث یلفظ العموم المحیط لکل فرد من الافراد و اردہ کما فی المستدرک ج۱ ومسلم ص۲۸۵ ومسند الامام احمد ص۲۰ وص۲۶ وابو داؤد ص۳۸۶ والترمذی ص۹۷ وابن ماجہ ص۵ والنسائی ص۱۹۷ والدارمی ص۲۶ وص۳۰ وکتاب البدع وما عنھا ص۲۵ وابو اللیث فی باب العمل بالسنۃ من تنبیہ الغافلین وصفوۃ ص۱۶۱ ومجالس الابرار ص۱۳۴ وابن عساکر واللالکائی وابو النضر السنجری والبیھقی فی الدلائل والاعتقاد کما فی الباعث علی انکار البدع والحوادث ص۷

واخرج ابو شامہ الحافظ بسندہ الی ابن عمر رضی اللہ عنہ قال کل بدعۃ ضلالۃ وان راٰھا الناس حسنۃ انتھی (الباعث ص۱۱)

وقد ذکر لھذا الحدیث اسانید الامام زین الدین ابو الفرج عبد الرحمن رجب فی جامع العلوم والحکم ص۲۳۶

فقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کل بدعۃ ضلالۃ قاعدۃ کلیۃ۔

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

قال الحافظ ابن حجر وقوله كل بدعة ضلالة قاعدة كلية بمنطوقها ومفهومها اما منطوقها فكان يقال حكم كذا بدعة وكل بدعة ضلالة فلا تكون من الشرع لان الشرع كله هدى فان ثبت ان الحكم المذكور بدعة صحت المقدمتان وانتجتا المطلوب والمراد بقوله كل بدعة ضلالة ما احدث ولا دليل له من الشرع بدليل خاص ولا عام (انتهى فتح الباری ص ۳۱۳ ج ۱۳)

وقال الحافظ ابن رجب فهذا الحديث بمنطوقه يدل على ان كل عمل ليس عليه امر الشارع فهو مردود. ويدل بمفهومه على ان كل عمل عليه امره فهو غير مردود. والمراد بامرهم هنا دينه وشرعه كما المراد بقوله في الرواية الاخرى من احدث في امرنا هذا ما ليس منه فهو رد فالمعنى اذا ان من كان عمله خارجا من الشرع ليس متقيدا بالشرع فهو مردود (انتهى جامع العلوم والحكم ص ۵۲)

قوله عليه الصلوٰة والسلام كل محدثة بدعة رواه ذلك عن عمر وابن مسعود وجابر وعمر باض بن سارية وابن عمر وعقبة بن عامر وقال ابن صفي ان كل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة هو الضرب الاول من الشكل الاول الذي هو بديهي الانتاج.

وقال الشوكاني في شرح المنتقى في شرح حديث ليس عليه امرنا فهو رد هذا الحديث من قواعد الدين لانه يندرج تحته من الاحكام ما لا يأتي عليه الحصر. وما اصرحه ادلة على بطلان ما فصله الفقهاء من تقسيم البدعة الى اقسام وتخصيص الرد ببعضها بلا مخصص من عقل ولا نقل. فعليك اذا سمعت به من يقول هذه بدعة حسنة بالقيام في مقام المنع مسندا له بهذه الكلية وما يشابهها من نحو قوله عليه السلام كل بدعة ضلالة طالبا للدليل تخصيص تلك البدعة التي وقع النزاع في شانها بعد الاتفاق على انها بدعة فان جاءك به قبلته وان كاع كنت قد القمته حجرا واسترحت من المجادلة

ومن مواطن الاستدلال بهذا الحديث كل فعل او ترك وقع الاتفاق بينك وبين خصمك على انه ليس من امر رسول الله صلى الله عليه وسلم و خالفك في اقتضاء البطلان او الفساد متمسكا بما تقرر في الاصول من انه

له ومن قال يحسن بعض البدع فقد كذب الرسول صلى الله عليه وسلم فان قول القائل يحسن بعض البدع في قوة قوله بعض البدع ليس بضلالة وهو نقيض قول النبي صلى الله عليه وسلم كل بدعة ضلالة ولا يصدق النقيضان معا اذ اجتماع النقيضين محال كما تقرر في مقره منه

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

لایقتضی ذلک الا عدم امر هو شرعدمہ فی العدم کالشرط او وجود امر یؤثر وجودہ فی العدم کالمانع فعلیک بمنع هذا التخصیص الذی لا دلیل علیه الا مجرد الاصطلاح مستندًا لهذا المتبع بما فی حدیث الباب من العموم المحیط بکل فرد من افراد الامور التی لیست من ذلک القبیل قائلا ان هذا امرٌ لیس من امرہ وکل امر لیس من امرہ ردٌ فهذا رد وکل ردٍ باطلٌ فهذا باطلٌ . فالصلوٰۃ مثلًا التی یترک فیها ما کان یفعله رسول الله صلے الله علیه وسلم او فعل فیها ما کان یترکه لیست من امرہ فتکون باطلا بنفس هذا الدلیل. سواء کان ذلک الامر المفعول او المترک ما نعًا باصطلاح اهل الاصول او شرطا او غیرہ فلیکن مثل هذا علی ما ذکر .

قال الحافظ فی الفتح وهذا الحدیث معدود من اصول الاسلام قاعدۃ من قواعدہ فان معناہ من اختر ع فی الدین ما لا یشهد لہ اصل من اصولہ فلا یلتفت الیه

وقال النووی هذا الحدیث مما ینبغی تحفظه واستعمالہ فی ترک المنکرات واشاعۃ الاستدلال به کذلک

وقال القطر فی هذا الحدیث یصح ان یسمی نصف ادلۃ الشرع لان الدلیل یترکب من مقدمتین والمطلوب بالدلیل اما اثبات الحکم او نفیه وهذا الحدیث مقدمۃ کبریٰ فی اثبات کل حکم شرعی ونفیه لان منطوقه مقدمۃ کلیۃ مثل ان یقال فی الوضوء بماء نجس هذا لیس من امر الشرع (صغریٰ) وکل ما کان کذلک فهو مردود (کبریٰ) فهذا العمل مردود (نتیجۃ) فالمقدمۃ الثانیۃ ثابتۃ بهذا الدلیل وانما یقع النزاع فی الاولیٰ ومفهومه ان من عمل عملًا علیه امر الشرع فهو غیر صحیح فلو اتفق ان یوجد حدیث یکون مقدمتہ اول فی اثبات کل حکم شرعی ونفیه لاستقل الحدیثان بجمیع ادلۃ الشرع لکن هذا الثانی لا یوجد فاذن حدیث الباب نصف ادلۃ الشرع انتهی کلامه وما احسنه وابلغ فکم له من مواطن تدعو بها الیه الحاجۃ

وهکذا قال الامام الشهید فی ایضاح الحق الصریح ۳۸۱

ومثله قال الامام المجدد الربانی قدس سرہ انتهی (هدایۃ الرسائل)

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

لیس فی البدعة حسنٌ

وقد استدل علی هذه القاعدة الکلیة "ان کل بدعة ضلالة" شیخ مشایخنا الامام الربانی (مجدد الالف الثانی) قدس سرہٗ فی مکتوباته حیث قال بعد الترغیب الی احیاء السنة والتنفیر من البدعة

اقامت مراسم اسلام منوط به ترویج سنت است وتخریب بدعت که گذشتگان در بدعت حسنی دیده باشند که بعضی افراد آن را مستحسن دانسته اند این فقیر در این مسئله به ایشان موافقت نه دارد وهیچ فرد بدعت را حسنه نمی داند وجز ظلمت وکدورت در آن احساس نمی نمایند قال علیه وعلی آله الصلوٰة والسلام کل بدعة ضلالة ومی باید که درین غربت وضعف اسلام سلامتی منوط به اتیان سنت است وخرابی مربوط به تحصیل بدعت. هر بدعت که باشد بدعت را در رنگ کلند می داند که هدم بنیاد اسلام می نماید۔ و سنت در رنگ کوکب درخشان می نماید که در شب دیجور ضلالت هدایت می فرماید۔ علمائے وقت را حضرت حق سبحانہٗ وتعالیٰ توفیق دهد که به حسن هیچ بدعت لب نه کشایند۔ وبه اتیان هیچ بدعت فتوے نه دهند۔ اگرچه آن بدعت در نظر شان در رنگ طلق صبح روشن در آید۔ چه تسویلات شیطان را در ماورائے سنت سلطان عظیم است۔ انتهیٰ ثم ذکر التأسف علی شیوع البدع ص۳۸ ج۱)

البدعة مذمومة للاحداث لانها خلاف لحکم الله ولرسوله

فالعلة للتحذیر من الاحداث والبدع انما هی کونها محدثة ومبتدعة فی الدین لا کونها خلافا لحکم الله ورسوله صلی الله علیه وسلم فانه قد تقرر فی الاصول ان ترتیب الحکم بوصف مشعر بعلیة الوصف لذلک الحکم فترتیب التحذیر والضلالة مشعر بکون الاحداث والابتداع علة التحذیر والضلالة۔ فالاحداث فی الشرع وکذا البدعة بکل افرادها ممنوع محذور لان العلة توجد فی جمیع الافراد۔ ولا یجوز تقسیم الاحداث والبدعة الی الحسن والسیئة فی البدعة والاحداث فی الشرع۔ وما قسم فالمقسم هو المعنی اللغوی لا الشرعی وما قالوا ان البدعة المذمومة ما کانت خلاف الشرع فلیس بصحیح لان ذکر البدعة تکون حینئذ لغوًا وقد حذر النبی صلی الله علیه وسلم من اتباع

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

الامور المحدثة المبتدعة وقال واياكم ومحدثات الامور فان كل بدعة ضلالة فحكم بالضلالة للابتداع والاحداث لانها خلاف حكم الله ورسوله بل الاحداث والابتداع فى الدين هو خلاف امر الله ورسوله ولذلك اجتنب منها السلف الصحابية كما خرجه الامام احمد رحمه من رواية عفيف بن الحارث الثمالى قال بعث الى عبد الملك بن مروان فقال انا قد جمعنا الناس على امرين رفع اليدين على المنابر يوم الجمعة والقصص بعد صلوٰة الصبح والعصر فقال: اما انهما اضل بدعتكم عندى ولا اجيبكم الى شئ منهما لان النبى صلى الله عليه وسلم قال ما احدث قوم بدعة الا رفع منها من السنة فتمسك بسنة خير من احداث بدعة.

واما ما وقع من كلام السلف من استحسان بعض البدع فانما ذلك فى البدع اللغوية لا الشرعية بمعنى ان لها اصلاً فى الشرع كالتراويح فلا تكون بدعة شرعية

ولا يرد ما يقال فى استحسان الوسائل والمصالح المرسلة لانا قد اوضحنا الفرق بين المقاصد والوسائل وان الابتداع لا تكون فى الوسائل.

صحة الاعمال بشرطين بعد الايمان

قال الله تعالى ومن يعمل من الصالحات وهو مؤمن فلا كفران لسعيه وقال تعالى انما يتقبل الله من المتقين

فالاول النية الصحيحة لحديث رواه يحيى بن سعيد الانصارى عن محمد بن ابراهيم التيمى عن علقمة بن ابى وقاص عن عمر بن الخطاب رضى الله تعالى عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انما الاعمال بالنيات الحديث وهذا اصح طرق الحديث

ورواه عن الانصارى اكثر من مائتى راو وقيل رواه عنه سبع مائة راو وقال الامام الشافعى رحمه الله هذا الحديث ثلث العلم وعن الامام احمد رحمه الله هذا الحديث احد الاصول الثلثة. فالنية تميز المقصود بالعمل وهل هو لله وحده لا شريك له ام لغيره فكل عمل لا يراد به وجه الله تعالى فليس لعامله فيه ثواب

والثانى ان يكون متقيداً بما امر الله ورسوله به فكل عمل لا يكون عليه

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

امر الله ورسوله فهو مردود على عامله وكل من احدث في الدين ما لم يأذن به الله ورسوله فليس من الدين في شئ فمن تقرب الى الله تعالى بعمل لم يجعله الله ورسوله قربة الى الله تعالى فعمله باطل ومردود عليه وهو شبيه بحال الذين كانت صلوتهم عند البيت مكاء وتصدية

وهذا كمن تقرب الى الله تعالى بسماع الملاهي او بالرقص او بكشف الرأس في غير الاحرام وما اشبه ذلك من المحدثات التي لم يشرع الله ورسوله التقرب بها بالكلية وليس ان كل ما كان قربة في موضع يكون قربة في كل موضع ككشف الرأس في الاحرام عبادة وليس في كل موضع وترى المبتدعين يقيسون في ذلك

فصل في دفع الشبهات

وللمبتدعين شبهات مزخرفة يوردونها ليلبسوا بها الدين

قال تعالى وكذلك جعلنا لكل نبي عدوا شياطين الانس والجن يوحي بعضهم الى بعض زخرف القول غرورا ولو شاء ربك ما فعلوه فذرهم وما يفترون ○ ولتصغى اليه افئدة الذين لا يؤمنون بالاخرة وليرضوه وليقترفوا ما هم مقترفون (انعام ۱۱۲) وقال تعالى وان كثيرا ليضلون باهوائهم بغير علم. وقال تعالى وان الشياطين ليوحون الى اوليائهم ليجادلوكم وان اطعتموهم انكم لمشركون وقال تعالى ليردوهم وليلبسوا عليهم دينهم وقال الله تعالى ومن الناس من يشتري لهو الحديث ليضل عن سبيل الله بغير علم ويتخذها هزوا اولئك لهم عذاب مهين وقال المفسرون الشبهات الشركية كما في الخازن

فمن ذلك ما استدلوا على تحسين بعض البدع ان العلماء قد قسموا البدع الى الحسنة والسيئة كما قال النووي في شرح مسلم وابن عبد السلام في القواعد وصاحب القرافي والشامي والقاري وجعلوها خمسة اقسام منها الواجب وهي ما تناولته الادلة الموجبة كتدوين العلوم ومنها المندوب كصلوة التراويح ومنها المباح كاتخاذ المناخل ومنها المحرم كالمكوس وتوليته مناصب الشريعة بالتوريث والمكوس ومنها المكروه كتخصيص الايام الفاضلة. فكيف تجعلون البدع قسما واحدا تخالفون العلماء. وهذه الشبهة من اقوى شبهاتهم يوردونها

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

فی کل زمان ومکان **والجواب**

اولاً ان ھذا التقسیم تخالف النص فان الشارع جعل البدع کلھا ضلالا کما ذکرنا من الروایات. وقد تقرر فی الاصول ان قول المجتھد اذا خالف النص لا یقبل ولا ینسخ النصُّ بقول المجتھد فان التخصیص للمطلق والعموم نسخ

وثانیاً ان ھذا التقسیم لم ینقل عن الائمۃ (المجتھدین) وانما اخترعہ بعض المتاخرین وقولھم کیف ینھض حُجَّۃً للاستدلال۔

قال الشاطبیؒ ان ھذا التقسیم امر مخترع لا یدل علیہ دلیل شرعی بل ھو فی نفسہ متدافع لان من حقیقۃ البدع ان لا یدل علیھا دلیل شرعی لا من نصوص الشرع ولا من قواعدہ اذ لو کان ھنالک ما یدل من الشرع علی وجوبہ او ندب او اباحۃ لما کان ثمۃ بدعۃ ولکان العمل داخلا فی عموم الاعمال المامور بھا او المخیر فیھا فالجمع بین تلک الاشیاء بدعا وبین کون الادلۃ تدل علی وجوبھا او ندبھا او اباحتھا جمع بین المتنافیین ص ۱۵۱

فالتقسیم الی الحسنۃ والسیئۃ تقیید وتخصیص للنصوص المطلقۃ الواردۃ من الشارع علیہ الصلوٰۃ والسلام

وثالثاً قد ثبت ان الخیر کلہ فی الاتباع والشر کلہ فی الابتداع فلو کان الابتداع منھا واجبا او مندوبا للزم العمل بھا وقد ثبت الامر بترکھا وقبحھا فیجتمع الامر بالترک والفعل۔

ورابعاً: الجواب التحقیقی ان المنقسم الی الحسنۃ والسیئۃ انما ھی البدعۃ فی معناھا اللغوی فما کانت فی الشرع فھی مذمومۃ باقسامھا. وما کانت فی امور الدنیا فحسنۃ ان لم تخالف الشریعۃ.

او نقول ان البدعۃ تکون فی المقاصد لا فی المصالح المرسلۃ. فما کانت فی المقاصد فھی مذمومۃ وما کانت فی المصالح المرسلۃ فحسنۃ کتدوین العلوم وما کانت من امور الدنیا فمباح کالمناخل. وھذا معنی حدیث من احدث فی امرنا ھذا۔ ولم یقل "لِاَمْرِنَا" ففرق بین "فی امرنا" (وھی ما کانت من المقاصد التی تترتب علیھا الثواب) وبین قولہ "لامرنا" (وھی ما کانت ذریعۃ للمقاصد والعبادات کالمنارۃ والسقاوۃ فلا یترتب علیھا الثواب مالم تکونا ذریعۃ للاذان والوضوء. وکذا العلوم الادبیۃ من الصرف والنحو والبیان

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

اذا جعلت ذریعة للقرآن والحدیث

فالبدعة الشرعیة ایة ما کانت فهی حرام وتقسیمها الی الحسنة والسیئة انما هو بمعناها اللغوی لا الشرعی

ومن قسم البدعة الشرعیة الی الحسنة والسیئة فذلك لسوء فهمه بمراد الشارع لان الفاظ الشارع تحمل علی المعنی الشرعی فهی حقیقة شرعیة وسیجیء لهذا زیادة تحقیق وبسط فی الجواب الثانی ان شاء الله تعالی.

فما ذکروها من الواجب والمندوب فهی من قبیل المصالح المرسلة

واما ما ذکروه من المناخل والمطاعم الجدیدة فلیس ذلك من البدع بل من قبیل التنعم بالمباح. نعم الاسراف فیها یفضی الی النهی. وما ثبت من الشارع فهی من قبیل السنن العادیة لا من السنن الشرعیة

وقد طبع الله علی قلوبهم فلا یمیزون بین الشرعیة والعادیة ویجعلونها علی نمط واحد. وانا امرنا بالاتباع فی السنن الشرعیة. واما السنن العادیة فالاتباع فیها اما مندوب او مباح؟ قولان للعلماء! والالتزام بالمندوب یفضی الی الکراهة کما فصلنا

وانت تری المبتدعین انهم یترکون السنن الشرعیة لا یبالون بها ولا یعتنون بها والالتزام بالسنن العادیة منهم جاوز الی حد الفریضة. کلبس العامة لا یصلون بغیرها وهی من السنن العادیة کالازار فالتزموا احدهما وترکوا الاخری. وکنت قد صلیت مرة بغیر عمامة فقال لی احدهم اعد صلوتك فقلت له "لترك العمامة" قال نعم فقلت له لا تقل هکذا الا وقد ینزع عنك السراویل لان النبی صلی الله علیه وسلم ما صلی سائر عمره فیها بل فی الازار فنکس واخجل.

وتنشئ هذه الشبهات

اما من العناد کما کانت من الیهود

واما من قلة العلم بالمعانی الشرعیة والفاظ الشارع.

فاعلم ان معرفة حدود الشریعة من الدین

منها فرض عین ومنها فرض کفایة. ولذا ذم الله سبحنه من لم یعرف حدود الله تعالی فقال تعالی الاعراب اشد کفرا ونفاقا واجدر

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

ان لا یعلموا حدود ما انزل اللہ علیٰ رسولہٖ

وقد یکون اللفظ غریبا کلفظ "ضیزیٰ" و "قسورۃ"

وقد یکون مشہورا لکن لا یعلم حدّہٗ بل یعلم معناہ علی سبیل الاجمال کاسم الصلوٰۃ و الزکوٰۃ و الصوم و ھذا ھو المعنی اللغوی

واما المعنی الشرعی فلا یعلم الا من جھۃ الشارع

والاسماء الشرعیۃ علی ثلثۃ اقسام ۱ منھا ما یعرف حدہ باللغۃ وذلک مراد فی الشرع کالشمس والقمر ۲ ومنھا ما یعرف بالعرف العادی کاسم النکاح والبیع و القبض وذلک قد یکون ایضا مرادا فی الشرع ۳ ومنھا ما لا یعرف معناہ الشرعی من اللغۃ والعادۃ الا ببیان الشارع فذلک یکون علی قسمین فی الشرع ۱ منھا ما یکون مراد الشارع معناہ اللغوی کلفظ الزکوٰۃ فی السور المکیۃ ولفظ الصلوٰۃ فی الدعاء وکلفظ الربوٰ فی سورۃ الروم

۲ ومنھا ما لا یکون مراد الشارع معناہ اللغوی کلفظ الربوٰ فی سورۃ البقرۃ وکذلک لفظ الصلوٰۃ والزکوٰۃ فی السور المدنیۃ

فکذلک للبدعۃ معنیان لغوی وشرعی. فالبدعۃ فی اللغۃ الاختراع علی غیر مثال سبق. ویقال ابتدع فلان بدعۃ یعنی ابتدأ طریقۃ لم یسبق الیھا سابق ویقال ھذا امر بدیع یقال فی الشیٔ المستحسن الذی لا مثال لہ فی الحسن. قال الراغب الابتداع انشاء صنعۃ بلا احتذاء واقتداء ص ۳۷ وفی منتھی الارب بدع بالکسر نو بیرون آمدہ نہ بر مثالے ومنہ قولہ تعالیٰ وما کنت بدعا من الرسل. وفی القاموس البدع بالکسر الامر الذی یکون اوّلا وقال الطیبی البدعۃ فی اللغۃ کل شیٔ عمل علی غیر مثال سابق ومثلہ قال الحافظ فی الفتح (ملخصا ھدایۃ السائل ص ۳۷۷)

وفی مجمع البحار البدیع. یقال الخالق المخترع بلا مثال سابق یعنی مبدع ص ۱۰۸

وفی السیرۃ الحلبیۃ عند ذکر عمرو بن لحی صار للعرب ربّا لا یبتدع لھم بدعۃ الا اتخذوھا شرعۃ ص ۱۰

---

۱ کما قال تعالیٰ والذین ھم للزکوٰۃ فاعلون وقال تعالیٰ وویل للمشرکین الذین لا یؤتون الزکوٰۃ ۱۲

۲ کما قال تعالیٰ وما اٰتیتم من ربوا لیربوا فی اموال الناس فلا یربوا عند اللہ (رومع ۳) نیلوی

۳ کما قال تعالیٰ واحل اللہ البیع وحرم الربوا وقال یمحق اللہ الربوٰ وقال لاٰتا کلوا الربوا ۱۲ نیلوی

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

الشبهة الثانية

ومنها ما استدلوا على تحسين بقول عمر رضی اللہ عنہ نعمت البدعة هذه.

قال ابن سعد فی الطبقات: وهو (عمر رض) اول من سنّ قيام شهر رمضان. واجمع الناس على ذلك. وكتب به الى البلدان. وذلك فی شهر رمضان سنة اربع عشرة ١٤ وجعل للناس بالمدينة قارئين قارئًا يصلی بالناس وقارئًا يصلی بالنساء ص ٢٨١

والجواب

اولاً ان المراد منه المعنى اللغوی كما ذكرنا فی لفظ الصلوٰة والزكوٰة والربوا. فما استدل به البعض ان البدعة قد تكون حسنةً لقول عمر رضی اللہ عنہ نعمت البدعة هذه ليس بصحيح فان المراد منه معناه اللغوی لا الشرعی فان البدعة الشرعية باقسامها ضلالة كما ذكرنا فی شرح حديث كل بدعة ضلالة وهكذا التقسيم للبدعة بمعناه اللغوی الى الاقسام الخمسة واشتبه على كثير انّ منها حسنة وسيئة. وليس كذلك فان العلماء قد ذكروا لقولِ عمر رضی اللہ عنہ وجوهًا

قال الشيخ المجاهد الشهيد الشاه اسمٰعيل رحمہ اللہ تعالیٰ المتوفی ٢٤ ذی القعدة سنة ١٢٤٦ (١٦ مئی ١٨٣١ء يوم الجمعة) بعد كلام طويل ومقدمته ما حاصله ان اطلاق لفظ البدعة من الخليفة الراشد من قبيل اطلاق لفظ النفاق فی الحديث "نافق حنظلة" المراد منه المعنى اللغوی من ان تحسين هذه الليلة والاجتماع لم يكن قبلُ. كما اطلق لفظ "نافق" بالمعنى اللغوی علا ان فعل الخليفة الراشد لا يكون بدعة لان فعل الصحابة ملحق بالسنة انتهى ملخصا من ايضاح الحق ملك وكذا فی شرح المشكوٰة من هداية السائل ص ٣٨٥

وقال شيخ مشايخنا الشاه محمد اسحٰق رحمہ اللہ تعالیٰ انّ للبدعة معنيين اعم واخص. فالاعم هو المحدث مطلقا عادةً او عبادةً وهی منقسمة باقسامها. والمعنى الاخص الغير المنقسم هو معنى شرعی وهو الزيادة فی الدين او النقصان منه الحادثان بعد الصحابة بغير اذنٍ من الشارع

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

لاقولاً و لافعلاً ولاصریحاً ولااشارۃ . فلایتناول العادات اصلا بل علی بعض الاعتقادات وبعض صور العبادات فھذا امرادہ علیہ الصلوٰۃ والسلام بدلیل قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام علیکم بسنتی و سنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین بعدی

قال ابن حجر الھیثمی رح وقول عمر رضی اللہ عنہ نعمت البدعۃ ھذہ اراد البدعۃ اللغویۃ وھو ماضل علی غیر مثال کما قال تعالیٰ قل ما کنت بدعاً من الرسل . ولیست بدعۃ شرعاً . فان البدعۃ الشرعیۃ ضلالۃ کما قال صلے اللہ علیہ وسلم . ومن قسمھا من العلماء الی حسن وغیر حسن فانما قسم البدعۃ اللغویۃ ومن قال کل بدعۃ ضلالۃ فمعناہ البدعۃ الشرعیۃ انتھی (فتاوے حدیثیہ ص ۲۰۶)

قال الشاطبی رح فی الاعتصام فی الجواب انما سماھا بدعۃ باعتبار ظاھر الحال من ترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لھا . واتفق ان لم تقع فی زمان ابی بکر رضی اللہ عنہ لا انھا بدعۃ فی المعنی فمن سماھا بدعۃ بھذا الاعتبار فلا مشاحۃ فی الاسامی . وعند ذلک فلا یجوز ان یستدل علی جواز الابتداع بالمعنی المتکلم فیہ لانہ نوع من تحریف الکلم عن مواضعہ انتھی ص ۱۵۳)

وقال العلامۃ نواب صدیق حسن خان فی ھدایۃ السائل پس اطلاقِ بدعت از عمر رضی اللہ عنہ مثل اطلاق نفاق از حنظلہ رضی اللہ عنہ است . چنانچہ در ترمذی بسندِ صحیح مروی است . و نیز قولِ عمر رضی اللہ عنہ معارض قولِ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نہ می تواند شد . و خلاف فقہاء در تقسیم بدعت راجع بسوئے نزاع لفظی است . انتھی ص ۳۸۵)

فالبدعۃ عند العلماء تستعمل فی المعنیین الشرعی واللغوی . والبدعۃ اللغویۃ تعتریھا الاحکام الخمسۃ . لا الشرعیۃ فانھا ضلالۃ باقسامھا کما قال الحافظ ابن حجر رحمہ اللہ " واما البدع فجمع بدعۃ وھی کل شئ لیس لہ مثال تقدم فیشمل لغۃ ما یُحمد و یذمّ و یختص فی عرف اھل الشرع بما یذمّ وان وردت فی المحمود فعلے معناھا اللغوی انتھی (فتح الباری شرح صحیح البخاری ص ۲۳۴ ج ۱۳)

وقال الحافظ فالبدعۃ فی عرف الشرع مذمومۃ بخلاف اللغۃ فان کل

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

فی احداث علی غیر مثال یسمّٰی بدعۃ سواء کان محمودًا او مذمومًا وکذا القول فی الحداثۃ وفی الامر المحدث الذی ورد فی حدیث عائشۃ رضی اللہ عنہا من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو ردّ۔

ثم ذکر الحافظ عن الامام الشافعی رحمہ اللہ تعالیٰ انہ قال البدعۃ بدعتان محمودۃ ومذمومۃ۔ فما وافق السنۃ فھو محمود۔ وما خالفھا فھو مذموم۔ اخرجہ ابو نعیم بمعناہ من طریق ابراھیم بن الجنید عن الشافعی رحمہ اللہ تعالیٰ وجاء عن الشافعی رحمہ اللہ ایضا ما اخرجہ البیھقی فی مناقبہ: قال المحدثات امران ما احدث مما یخالف کتابًا او سنۃ او اثرًا او اجماعًا فھذہ بدعۃ الضلال۔ وما احدث من الخیر لا یخالف شیئا من ذلک فھذہ محدثۃ غیر مذمومۃ انتھیٰ (فتح الباری ص ۳۱۲ ج ۱۳)

وفی مجالس الابرار ان البدعۃ لھا معنیان احدھما لغوی عام وھو المحدث مطلقًا سواء کان من العادات او من العبادات

وفی ھدایۃ السائل للعلامۃ المفسر والمحدث نواب صدیق حسن خان المتوفی سنۃ ۱۳۰۷ ومختار جمہور علمائے اہل حدیث و اصحاب معرفت آن است کہ بدعۃ دینی و محدث شرعی غیر منقسم بہ اقسام است وعلیہ کل بدعۃ ضلالۃ بر اطلاق خود است بلکہ ابن صفی در حق کل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ گفتہ ھو الضرب الاول من الشکل الاول الذی ھو بدیھی الانتاج انتھیٰ واز شروطِ این شکل کلیۃ کبرے است وعاے کہ مخصوص البعض باشد کلیہ نبود۔ ودلیل بر اطلاقِ حدیثِ مذکور حدیث مرفوع عائشہ صدیقہ است رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال من عمل عملًا لیس علیہ امرنا فھو ردّ اخرجہ الشیخان۔ ولاحمد من صنع امرا علی غیر امرنا فھو مردود ومراد بہ "امر" در لفظِ اول وثانی احد امور است و ھو ما کان علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ و ردّ در لفظ اول مصدر است بمعنے اسم مفعول چنانچہ روایت احمد مبین است انتھیٰ ص ۳۸۰)

وقال العلامۃ محمد بن اسماعیل الدمیری فی کتابہ ثمرات النظر وما اظن ھذا التقسیم الا من جملۃ الابتداع۔

وقال شیخنا الامام الربانی المجدد السرھندی رحمہ

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

الله تعالیٰ فی المکتوب ۱۹ من المجلد الثانی الاجتناب عن البدعة الغیر المرضیة وان کانت البدعة ترى مثل فلق الصبح لانه فی الحقیقة لا نور فیها ولاضیاء ولا للعلیل منها شفاء ولا للداء منها دواء. کیف والبدعة اما رافعة للسنة او ساکتة منها والساکتة ولابد ان تکون زائدة علی السنة فتکون ناسخة لها فی الحقیقة ایضا لان الزیادة علی النص نسخ له. فالبدعة کیفما کانت تکون رافعة للسنة نقیضة لها فلا خیر فیها ولا حسن فیها. لیت شعری من این حکموا بحسن البدعة المحدثة فی الدین الکامل والاسلام المرضی بعد تمام النعمة ولم یعلموا ان الاحداث بعد الاکمال والاتمام وحصول الرضاء بمعزل من الحسن فما ذا بعد الحق الا الضلال. ولو علموا ان الحکم بحسن المحدث فی الدین الکامل مستلزم لعدم کماله ومنبئ عن عدم تمام النعمة لما اجترء واعلیه انتهی ص ۳۲ ج ۲.

وقال فی المکتوب ۲۳ من هذا المجلد اما این فقیر در این مسئله به ایشان موافقت نه دارد وهیچ فرد بدعت را حسنه نمی داند

واصل ذلک کما قال الشاطبی رحمه الله ان المبتدع ینتصب لبدعته بامور تخیل التشریع ولو بدعوی الاقتداء بفلان المعروف منصبه فی اهل الخیر فانت ترى العرب فی الجاهلیة فی تغییر ملة ابراهیم علیه السلام کیف تأولوا فیما احدثوه احتجاجا منهم کقولهم فی اصل الاشراک ما نعبدهم الا لیقربونا الی الله زلفی وقال ایضا فان صاحب البدعة انما یخترعها لیضاهی بها السنة حتی یکون ملبسا بها علی الغیر او تکون هی مما تتلبس علیه بالسنة.

فقول عمر رضی الله عنه نعمت البدعة سماها بدعة باعتبار ما کما فی الاعتصام ص ۲۳۷ ج ۱ ان قیام الناس سنة عمل بها رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم ترکها خوف الافتراض فلما انقضی زمن الوحی زالت العلة فعاد العمل بها الی نصابه ولم یات بها فی زمن الصدیق رضی الله عنه لمعارضة ما هو اولی بالنظر. ومثل ذلک ما رواه سعید بن منصور واسماعیل القاضی عن ابی امامة الباهلی رضی الله عنه احدثتم قیام شهر رمضان ولم یکتب علیکم وانما کتب علیکم الصیام فدوموا علی القیام اذا فعلتموه ولا تترکوه الحدیث فکان ابو امامة رضی الله عنه اعتبر فیه نظر ذلک العمل به فسماه احداثا موافقة لتسمیة عمر رضی الله عنه.

وقال المولوی عبد الحی رحمه الله تعالیٰ ان البدعة علی قسمین

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

بدعۃ لغویۃ وشرعیۃ فالاول ھو المحدث مطلقا عادۃ کانت او عبادۃ وھی التی تقسمونھا الی الاقسام الخمسۃ۔ المباحۃ کاستعمال المنخل والمواظبۃ علی اکل لب الحنطۃ والمستحبۃ کبناء المنارۃ والمدارس والواجبۃ کنظم الدلائل لابطال شبھۃ الملحدین والمبتدعین والمکروھۃ والمحرمۃ

والثانی وھو ما زید علی ماشرع من حیث الطاعۃ بعد انقراض الازمنۃ الثلاثۃ بغیر اذن من الشارع لا قولا ولا فعلا لا صریحا ولا اشارۃ وھی المراد بالبدعۃ المحکوم علیھا بالضلالۃ (انتھی ترویح الجنان ص۱۲ ومثلہ فی اکمال النفائس ص۶۲ وقال فالضلالۃ انما ھی البدعۃ الشرعیۃ (ترویح الجنان ص۱۲ وقال فالبدعۃ الشرعیۃ غیر منقسم کما فی اکمال النفائس ص۶۲

واجاب عن قول عمر رضی اللہ عنہ نعمت البدعۃ ان المراد منہ معناھا اللغوی کما فی تحفۃ الاخیار ص۱۹۴ ومنہ)

وقال شیخ مشایخنا الشاہ محمد اسحٰق رحمہ اللہ تعالیٰ بدعت شرعی منقسم نیست الی الحسنۃ والسیئۃ (مائۃ مسائل ص۸۶)

وقد ذکرنا من **ابن حجر الھیثمی** رح ما فیہ کفایۃ وقول عمر رضی اللہ عنہ فی التراویح نعمت البدعۃ ھی۔ اراد البدعۃ اللغویۃ

وقال ابن رجب واما ما وقع فی کلام السلف من استحسان بعض البدع فانما ذلک فی البدع اللغویۃ لا الشرعیۃ۔ فمن ذلک قول عمر رضی اللہ عنہ لما جمع الناس فی قیام رمضان علی امام واحد فی المسجد وخرج وراءھم یصلون کذلک۔ فقال نعمت البدعۃ ھذہ۔ وروی ذلک عنہ انہ قال ان ھذا لمریکن فقال عمر رضی اللہ عنہ قد علمتُ ولکنہ حسن ومرادہ ان ھذا الفعل لمریکن علی ھذا الوجہ قبل ھذا الوقت ولکن لہ اصلا فی الشریعۃ یرجع الیھا فمنھا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یحث علی قیام رمضان ویرغب فیہ وکان الناس فی زمنہ یقومون فی المسجد جماعات متفرقۃ ووحدانا وھو صلی اللہ علیہ وسلم صلی باصحابہ فی رمضان غیر لیلۃ ثم امتنع من ذلک معللا بانہ خشی ان یکتب علیھم فیعجزوا عن القیام بہ وھذا قد امن بعدہ صلی اللہ علیہ وسلم وروی منہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یقوم باصحابہ لیالی الافراد فی العشر الاواخر۔ ومنھا انہ صلی اللہ علیہ وسلم امر باتباع سنۃ خلفائہ امرا شدیدا وھذا قد صار من سنۃ خلفائہ الراشدین

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

فان الناس اجتمعوا علیہ فی زمن عمر وعثمان وعلی رضی اللہ عنہم اجمعین انتہی۔ جامع العلوم والحکم ص ۲۳۲

الشبہۃ الثالثۃ

ومن شبہاتہم مایستدلون بما رواہ الترمذی من سن سنۃ حسنۃ فلہ اجرہا واجر من عمل بہا۔ فقالوا ان اللہ الشارع جعل من افعال العباد ما یخترعونہ یخترعونہا حسنۃ وسیئۃ فلا یصح ان تحمل ادلۃ ذم البدع علی العموم بل لہا مخصصات

والجواب

ان ہذہ الشبہۃ نشأت من الجہل بالالفاظ فان السنۃ فی الاصل الطریقۃ والسیرۃ وفی الشرع یراد بہا ما امر بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

والثانی ان معنی سن تجلیۃ الشیء وتصفیتہ سواء کان قدیما او جدیدا۔ یقال سن السیف اذا صقلہ۔ واما کونہ بمعنی جعل الشیء طریقۃ وان کان یوجد فی استعمالات العلماء لکنا لم نجد فی اللغۃ حتی یحمل علیہ الحدیث۔ انتہی ہدایۃ السائل ص ۳۔

فیکون المعنی من اظہر طریقۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد جاء مفسرا فی احادیث

فاخرج ابن ماجہ والترمذی عن کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف المزنی عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من احیا سنۃ من سنتی قد امیتت بعدی کان لہ من الاجر مثل من عمل بہا من غیر ان ینقص من اجورہم شیئا ومن ابتدع بدعۃ ضلالۃ لا یرضاہا اللہ ورسولہ کان علیہ من الاثم مثل اثام من عمل بہا لا ینقص ذلک من اوزار الناس شیئا۔ وقال الترمذی ہذا حدیث حسن۔

واخرج الدارمی وابوداود نحوہ من حدیث ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال الدارمی اخبرنا الولید بن شجاع حدثنا اسمعیل بن جعفر عن العلاء بن عبدالرحمن بن یعقوب مولی الحرقۃ عن ابیہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من دعا الی ہدی کان لہ من الاجر مثل اجور من تبعہ لا ینقص ذلک من اجورہم شیئا۔ ومن دعا الی ضلالۃ کان علیہ من

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

الاجر مثل اجر من تبعه لا ينقص ذلك من اجورهم شيئا (كذا في الباعث ص۱۰)

وقد ورد ذلك الحديث الذي اورده المستدل في ذلك بما اخرج مسلم و غيره عن جرير قال كنا في صدر النهار عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فجاءه قوم حفاة الى قوله فقال من سن في الاسلام الحديث . فان من البديهي ان ذلك الرجل البادي للتصدق لم يحدث بدعة بل اتى بالتصدق المامور به على الاطلاق فاذا كان سنة السنة منه اجلى تلك السنة بمبادرته واتيانه بمثل تلك السنة.

فالحديث لا يدل على تقسيم البدعة بل على تقسيم مطلق الطريقة ولا كلام فيه وقد منا الكلام مشبعا في ان البدعة الشرعية لا تنقسم الى الحسنة والسيئة لان الاحداث في الشرع . وهذا راى الشيخ المجدد قدس سره في كثير من فتاويه وجمهور السلف واهل التحقيق كما في هداية السائل ص۳۸۲

ولم يشذ عنه الا من لا يعتد به او لا يعرف كلام الشارع ومقصوده من الاوامر والنواهي . والكلام في ذلك يطول جدا لا يسعه هذا المقام. وهو الذي حققه شيخ الاسلام احمد بن تيمية رح في رح بعض اهل البدعة انتهى (هداية السائل)

وقد ذكرنا رواية عبد الله بن مسعود رضي الله عنه ما في صحيح مسلم في باب الاقتداء بسنة النبي صلى الله عليه وسلم ونيه ما من نبي بعثه الله عز وجل في امته قبلي الا كان له من امته حواريون واصحاب ياخذون بسنته ويقتدون بامره و في رواية يهتدون بهديه ويستنون بسنته . وقد اورد الامام الشاطبي رحمه الله في الاعتصام هذه الشبهة واجاب عنها باجوبة ما حاصلها ان المراد من قوله عليه الصلوة والسلام من سن سنة ان يقال من عمل بسنتي او سنة من سنتي ومما اشبهه كما اخرج الترمذي ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لبلال بن الحارث اعلم قال اعلم يا رسول الله قال اعلم يا بلال قال اعلم يا رسول الله قال انه من احيى سنة من سنتي قد اميتت بعدي فان له من الاجر مثل من عمل بها من غير ان ينقص من اجورهم شيئا ومن ابتدع بدعة ضلالة لا يرضى الله ورسوله كان عليه مثل اثم من عمل بها لا ينقص ذلك من اثام الناس شيئا . قال الترمذي هذا حديث حسن

وعن انس رضي الله عنه قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يا بني ان قدرت ان تصبح وتمسي ليس في قلبك غش لاحد فافعل ثم قال لي

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

یا بنیّ وذلك من سنتی ومن احیی سنتی فقد احبّنی ومن احبّنی کان معی فی الجنة حدیث حسن.

وفی التذکرة للشیخ العلامة الفتنی وفی حدیث حسن من احیی سنةً واماتَ بدعة کان لهٗ اجر مائة شهید ص۴۳.

فقوله من احیی سنة من سنتی واضح فی العمل بما ثبت انه سنة. وقوله سنتی ظاهر فی السنن الثابتة. وقوله من سن کذا ظاهر فی الاختراع. وقوله علیه الصلوٰة والسلام بدعة ضلالة لا یرضیها الله ورسوله ان البدعة المذمومة هی بدعة ضلالة فلو لم تکن کبدعات امور الدنیا لا تکون بدعة ولا یحمل صاحبها اثم ووزر.

ونقول ایضا ان المراد من قوله من سن لو کان الاختراع فیلزم التناقض بین الادلة فانه قد سبق ان کل محدثة مذمومة وهو دلیل قطعی رواه اصحاب السنن بالاسانید الصحیحة لا یعارضه ذلك. فیجب طرح ذلك. وقد ثبت ان ادلة العموم والتخصیص اذا تعارضت لم یقبل ذلك التخصیص کما فی الاعتصام ص۱۴۲)

وقال الشاطبی ما حاصله وعلی التنزل لفقد التعارض فلیس المراد بالحدیث الاستنان بمعنی الاختراع. وانما المراد به العمل بما ثبت من السنة النبویة وذلك لوجهین

احدهما ان السبب الذی جاء لاجله الحدیث هو الصدقة المشروعة بدلیل ما فی الصحیحین من حدیث جابر رضی الله عنه قال کنا عند رسول الله صلی الله علیه وسلم فی صدر النهار فجاء قوم حفاة عراة مجتابی النمار او العباء متقلدی السیوف وعامتهم من مضر بل کلهم من مضر فتمعّر وجه رسول الله صلی الله علیه وسلم الحدیث فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم من سن فی الاسلام سنة حسنة الحدیث. وقد قال ذلك حین رأی رجلا جاءه بصرة ثم تتابع الناس فتامل این قال ذلك تجد فی من عمل بمقتضی المذکور

فقال الشاطبی فلیس معناه من اخترع سنةً. ثم ذکر ما رواه ابن المبارك من استنّ خیرا فاستُنّ به فله اجره ومثل اجور من تبعه غیر منقص من اجورهم شیئا. ومن استن شرّا فاستُنّ به فعلیه وزره ومثل اوزار من

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

وزرہ غیر منتقص من اوزارھم. فاذًا قولہ من سن سنۃ معناہ من عمل بسنۃ لا من اخترع سنۃ. والحدیث رواہ الدارمی مٹ بالفاظٍ

والثانی ان الحسن والقبح لا یعرفان الا من جھۃ الشرع لا مدخل للعقل فیہ. فالسنۃ المذکورۃ فی الحدیث الحسنۃ وھی ما سنہ الشارع لا ما یخترعہ العقل کالقتل من احد ابنی آدم فالحدیث حجۃ علی اھل البدع

واما تقیید البدعۃ بالضلالۃ فی قولہ "من ابتدع بدعۃ ضلالۃ" فالمفھوم المخالف لیس بمرادٍ عندنا او نقول ھذا مثل قولہ تعالیٰ وربائبکم اللّٰتی فی حجورکم وقولہ تعالیٰ لا تاکلوا الربوا اضعافًا مضاعفۃ.

الشبھۃ الرابعۃ

ومن شبھاتھم ما یستدلون ان البدعۃ فی العبادۃ لیست بضلالۃ لحدیث کل بدعۃ ضلالۃ الا بدعۃ فی عبادۃ

والجواب

ان الشیخ العلامۃ الفتنی ذکر ھذا الحدیث فی التذکرۃ فقال فیہ الھیثم کذاب. والنقاش فیہ متھم مٹ

وکذا قال القاری فی الموضوعات الکبیر ان فی سندہ کذاب متھم مٹ

فالبدعۃ صغیرۃ کانت او کبیرۃ فی الاصول کانت او فی الفروع فی العقائد کانت او فی العبادات او المعاملات فعلیۃ کانت او قولیۃ او ترکیۃ فھی ضلالۃ صاحبھا مؤاخذ یعاقب علیھا فی النار وبدعتہ مردودٌ علیہ غیر مقبولۃ

وتنقسم البدعۃ الی دینیۃ ودنیویۃ. فکل بدعۃ دینیۃ ضلالۃ. وقد تکون کفرًا وشرکًا کالاستمداد غائبًا بغیر اللہ تعالیٰ من الانبیاء والصالحین والاستغاثۃ بھم ومنھم والنذر لھم وما یھدون الی ضرائحھم تقربًا الیھم من عقائد المشرکین. قال اللہ تعالیٰ حاکیًا عنھم ما نعبدھم الا لیقربونا الی اللہ زلفیٰ.

ومحرمۃ کاتخاذ القبور مساجد وایقاد السرج علیھا واستلامھا وتعفیر الخدود لدیھا والطواف بھا والاجتماع عندھا ولیسمونہ عرسًا ویرقصون فیھا ویتقربون بذلک الی اللہ تعالیٰ تعالی اللہ عن ذلک علوا کبیرا.

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

ومکروھۃ تحریما کالصلوٰۃ المسماۃ بالقضاء العمری والقراءۃ للاجرۃ والاحتفال باللیالی المخصوصۃ من الاعیاد ولیلۃ المولد والنصف من شعبان والضیافۃ من اھل المیت وما یاکلون منھم فی الایام الثلثۃ او ما یخصصون للصدقۃ من لیلۃ الجمعۃ والیوم العاشر والاربعین او بعد العام وکذلک تخصیص اللیالی والایام بنوع طاعۃ وصدقۃ الا ما خصہ الشارع

ومکروھۃ تنزیھا کالمصافحۃ ادبار الصلوٰۃ والتکلف فی المجالس واختراع الالقاب العالیۃ والتکلف فی المآکل والمطاعم والملابس والتزیّ بزی خاصۃ للتزیین والتراءی۔

القاعدۃ الثانیۃ
الدین کامل لایحتمل الزیادۃ والنقصان

قال اللہ تعالیٰ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا قال القاری المتوفی سنۃ ۱۰۱۴ لانحتاج فی امر الدین الی امر خارج من الکتاب والسنۃ (شرح فقہ اکبر ص)

فالدین کامل لایحتاج الزیادۃ والنقصان فمن زاد فقد ناھی نفسہ للشارع والادیان انما حرفت بالزیادۃ ولھذا شنع اللہ سبحنہ علی الیھود بالزیادۃ فقال یا اھل الکتاب لاتغلوا فی دینکم ولاتقولوا علی اللہ الا الحق۔

قال السیوطی ای تبتدعوا (درمنثور ص۳۰ ج۲)

وقد ذکرنا حدیثا من کتاب البدع والنھی عنھا۔ فالمبتدع یفتری علی اللہ سبحانہ ویتردی بالشریعۃ وینسبھا الی النقص لانہ یستکمل الشریعۃ ببدعتہ

واقول ان بدعتہ ھل ھو دین امر لا فان کان دینا فھل کملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم یبلغہ وقد قال اللہ تعالیٰ یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم یکن دینا فھو من الخاسرین قال اللہ سبحانہ ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الاخرۃ من الخاسرین

وفی الحدیث یا ایھا الناس لیس من شئ یقربکم الی الجنۃ ویباعدکم من النار الا وقد امرتکم بہ ولیس من شئ یقربکم الی النار ویباعدکم من الجنۃ الا وقد نھیتکم عنہ رواہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ (مشکوٰۃ باب التوکل واخرجہ حسین بن

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

مسعود البغوی رحمہ اللہ (المتوفی سنۃ ۵۱۶ھ) فی شرح السنۃ وکذا اخرجہ احمد بن الحسین البیہقی المتوفی سنۃ ۴۵۸ فی شعب الایمان واخرجہ الامام احمد عن العرباض و ابن ماجہ وابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی المتوفی سنۃ ۳۶۰

وعن حذیفۃ رضی اللہ عنہ کل عبادۃ لم یتعبدہا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا تتعبدوہا فان الاول لم یدع للآخر مقالاً (الاعتصام ص۱۱۳) وھکذا فی الباعث لابی شامۃ عن ابی داؤد ص۱۵

وفی الطبرانی ترکتکم علی البیضاء لیلہا کنہارہا لا یزیغ عنہا بعدی الا ھالک رواہ الامام احمد فی مسندہ ھکذا

والبداھۃ شاھدۃ علی ان العقول غیر مستقلۃ بمصالحہا ومفاسدہا فی الامور الدنیویۃ فکیف بالامور الاخرویۃ البعیدۃ درکہا فان العقول انما تدرک امکانہا والشعور بہا۔ ولذلک لم تزل الشرائع واردۃ باثباتہا من لدن آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام الی ان انتہت بہذہ الشریعۃ المحمدیۃ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ فمن رام العبادات بالعقل فقد ضل وغوی واتبع الھوی واضر وہوی بالشریعۃ الغراء

قال الشاطبی رحمہ اللہ ومنہا ان المستحسن للبدعۃ یلزمہ عادۃ ان یکون الشرع عندہ لم یکمل بعدُ فلا یکون لقولہ تعالیٰ الیوم اکملت لکم دینکم معنی یعتبر عندہم ومحسن الظن عندہم یتأولہا حتی یخرجہا عن ظاہرہا (انتہی الاعتصام ص۹۲)

وقال الامام الشافعی رحمہ اللہ من استحسن یعنی بدعۃً فقد شرع

وقال الامام احمد رحمہ اللہ اصول السنۃ عندنا التمسک بما کان علیہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والاقتداء بہم وترک البدع وکل بدعۃ فہی ضلالۃ۔

وروی ابوداؤد الطیالسیؒ عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من فعل فی امرنا ما لا یجوز فہو ردّ ص۲۰۳ وروی من احدث فی امرنا ہذا ما لیس منہ فہو ردّ متفق علیہ والمراد بہ امر الدین کذا قال الحافظ ابن حجر فی فتح الباری ص۳۳۱ ج۵۔

وقال القاری اقول فی وصف ہذا الامر بہذا اشارۃ الی ان امر الاسلام

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

قد تمّ واشتهر فمن رام الزيادة عليه حاول امرا غير مرضيّ. والرسول صلى الله عليه وسلم مبيّن لايات الله تعالىٰ قال الله تعالىٰ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وهو صلى الله عليه وسلم كان مبادرًا من الناس الى امتثال حكم الله فما لم يفعل فكان تركه احبّ الى الله تعالىٰ وقد امرنا الله سبحانه عند التنازع الى كتابه وسنة رسوله صلى الله عليه وسلم فقال وما اختلفتم فيه من شئ فحكمه الى الله وقال تعالىٰ فان تنازعتم فى شئ فردّوه الى الله والرسول ان كنتم تؤمنون بالله واليوم الاخر

وقال فى المدخل العبادة ماقرّرها الشرع الشريف وبيّنها ومالم يقرّره فليس بعبادة ص ۲۷۱ ج ۱.

وقال ابن حزم والدين قد تمّ فلا يزاد فيه ولا ينقص منه ولا يبدل قال الله تعالىٰ اليوم اكملت لكم وقال تعالىٰ لاتبديل لكلمات الله. والنقص والزيادة تبديل وقال قد بلّغ رسول الله صلى الله عليه وسلم الدين كلّه وبيّن جميعه كما امره الله تعالىٰ. قال تعالىٰ وانك لتهدى الى صراط مستقيم صراط الله. وقال تعالىٰ لتبيّن للناس مانزل اليهم انتهى المحلّى ص ۲۶ ج ۱

وقال ابن حزم لايحلّ ان يزاد فى ذلك مالم يأت به نص من قرآن او سنّة صحيحة (المحلّى ص ۳۳ ج ۱ لابن حزم علي بن احمد بن سعيد المتوفى سنة ۴۵۶ھ

قال فى مجالس الابرار فان من يفعل البدعة فهو ينقض الرسول صلى الله عليه وسلم وان كان فى زعمه انه يعظمه بالبدعة حيث يزعم انها خير من السنة واولىٰ بالصواب فيكون مشتاقًا لله ولرسوله لاستحسانه ماكرهه الشارع ونهى عنه وهو الاحداث فى الدين وانه تعالىٰ قد شرّع لعباده من العبادات مافيه كفاية لهم واكمل دينهم واتمّ عليهم نعمته كما اخبر به فى كتابه الكريم وقال اليوم اكملت لكم دينكم واتممت عليكم نعمتى. فالزيادة على الكمال نقصان واختلال بمنزلة الاصبع الزائدة. وقد تقرّر فى الاصول ان حسن الافعال وقبحها عند اهل الحق انما يعرف بالشرع لا بالعقل فكل فعل امر به فى الشرع فهو حسن وكل فعل نهى عنه فى الشرع فهو قبيح.

وقال الامام الغزالى فى كتاب الاربعين فى اصول الدين اياك ان تتصرف بعقلك وتقول كل ماكان خيرا ونافعا فهو افضل وكل ماكان اكثر كان انفع. فان عقلك لايهتدى الى اسرار الامور الالهية وانما يتعقلها قوّة

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

النبی صلی اللہ علیہ وسلم فعلیك بالاتباع فان خواص الامور لاتدرك بالقیاس
او ما تری کیف ہُدِیْتَ الی الصلوٰۃ ونُہِیْتَ عنہا فی جمیع النہار وامُرِجْتَ بترکہا بعد
الصبح والعصر وعند الطلوع والغروب والزوال وذلك ینتہی الی قدر ثلث النہار
وقال فی الاحیاء فکما ان العقول تقصر عن ادراك منافع الادویۃ مع ان
التجربۃ سبیل الیہا کذلك تقصر عن ادراك مایضر فی الاٰخرۃ مع ان التجربۃ
غیر مطرق الیہا. وانما یکون ذلك لو رجع الینا بعض الاموات واخبرونا عن
الاعمال المقربۃ الی اللہ تعالیٰ والمبعدۃ عنہ وذلك مما لامطمع فیہ انتہیٰ ص ۱۲۹
وقولہ تعالیٰ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی من اوضح الدلائل
لردّ البدعۃ کما قال فی ہدایۃ السائل. فانہ یدل علی ان کل بدعۃ ضلالۃ لانہا
تکون زیادۃ علی الکمال والزیادۃ علیہ تکون ضلالۃ لامحالۃ. ولاتحتمل النسخ
لکونہ خبرًا. وہذہ الاٰیۃ محکمۃ غیر منسوخۃ بالاتفاق فیکون دلیلًا اٰخر علی عدم
جریان ذلك التخصیص. ومنہا قولہ تعالیٰ ان الحکم الا للہ. ومنہا قولہ تعالیٰ
ام لہم شرکاء شرعوا لہم من الدین مالم یاذن بہ اللہ. فانہ یدل علی ان التشریع
دین بلا اذن من اللہ وشرك. ولہذا قال الشافعی رحمہ اللہ من ارادان یستحسن
فقد ارادان یکون شارعًا. ویعضدہ حدیث ابن ماجہ عن حذیفۃ رضی اللہ
عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لایقبل اللہ لصاحب بدعۃ صوما
ولاصلوٰۃ ولاحجًا ولاعمرۃً ولاصرفا ولاعدلًا یخرج من الاسلام کما یخرج
الشعر من العجین. واخرجہ ایضا البیہقی ویعضدہ ایضا قولہ تعالیٰ اتخذوا
احبارہم ورہبانہم اربابًا من دون اللہ علی روایۃ عدی بن حاتم رضی اللہ
عنہ. وروی اکثر المفسرین فیجری فی الاٰیۃ وجہ اٰخر لعدم النسخ. وہو
ان الشرك مما لایجوز ان یطرء علیہ النسخ کما ذکر فی الاصول. وایضا ان
الناسخ لابد ان یکون مثل المنسوخ. ولیس الامر ثمہ کذلك فان الناسخ خبر
احاد والمنسوخ ایات قرآنیۃ منہا محکمات واحادیث صحیحۃ متواترات.
اما الاٰیات فمنہا ما مرّ ومنہا قولہ تعالیٰ اتقولون علی اللہ ما لاتعلمون ○
فان مدار التشنیع ہنا کما قال بعض المحققین علی اثبات الشیء من غیر
دلیل وبرہان وان لم یکن خلافہ ایضا معلومًا. وما ہو ذلك الا قولہ صلی اللہ
علیہ وسلم کل بدعۃ ضلالۃ فمنہا ما مرّ ومنہا ما اخرجہ مسلم ص ۲۵۳

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

ومنها الحديث بلفظ من احدث فی امرنا هذا مالیس منه فهو رد (ق د ه) عن عائشة رضی الله عنها صح كذا فی الجامع الصغير (فيض القدير ص ۳۶ ج)

وذكر صاحب الكشاف فی تفسير قوله تعالیٰ تبيانا لكل شیء انه بيّن كل شیء من امور الدين حيث كان نصّا على بعضها واحالة على السنة حيث امر فيه باتباع نبيّه صلی الله عليه وسلم. وقد تمّ هذا الامر واستكمل (الاعتصام ص ۳۰ ج)

وقال الشاطبی بعد ما ذكر عنه سابقا وذلك ان هؤلاء الفرق التی تبتدع العبادات اكثرها ممن يكثر الزهد والانقطاع والانفراد عن الخلق والی الاقتداء بهم يجری اغمار العوام والذی يلزم الجماعة وان كان اتقی الله لا يعدونه الا من العامة واما اهل الخاصة منهم اهل تلك الزيادات. ولذلك تجد كثيرا من المغترين بهم والمائلين الی جهتهم يزدرون بهم ممن لم ينتحل مثل ما انتحلوا ويعدونهم من الجهال عن انوارهم فكل من يعتقد هذا المعنی يضعف فی يده قانون الشرع الذی ضبطه السلف الصالح وبيّن حدوده الفقهاء الراسخون فی العلم. اذ ليس هو عنده فی طريق السلوك بممهض حتی يدخل مداخل خاصتهم وعند ذلك لا يبقی للعمل فی ايديهم روح الاعتماد الحقيقی وهو باب عظم التهول فی تلك الاعمال وان كانت بحسب ظاهر الامر مشروعة. لان الاعتقاد فيهم افسدها عليهم فحقيق ان لا يقبل ممن هذا شانه صرف ولا عدل والعياذ بالله انتهی (الاعتصام ص ۵۳ ج)

خذ ما تراه ودع شيئا سمعت به فی طلعت الشمس ما يغنيك عن زحل

وقال ابن الماجشون سمعت مالكا (المتوفی سنة ۱۷۹) يقول من ابتدع فی الاسلام بدعة يراها حسنة فقد زعم ان محمدا صلی الله عليه وسلم خان الرسالة وان الدين لم يكمل بعد. والله تعالیٰ يقول اليوم اكملت لكم دينكم. فما لم يكن يومئذ دينا فلا يكون اليوم دينا (الاعتصام ص ۲۸ ج ۲ و ص ۵۵ ج)

وذلك بوجوه

الاول ان العقل غير مستقل بالاعمال الشرعية

والثانی ان الشريعة جاءت كاملة لا تحتمل الزيادة ولا النقصان والمبتدع يزيد فی الشرع.

والثالث ان من ابتدع فی الشريعة من العبادات فقد عاند الشرع وعاب علی الشريعة واز درای بالرسول صلی الله عليه وسلم.

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

والرابع ان المبتدع ینزل نفسه مضاهیا للشارع کانه یدعی الناس الی شریعته والخامس ان المبتدع متبع للهوی معاند للرب الاعلی تارك للشریعة الغراء واحق ان یقال فیه ؎

وکان امرء من جند ابلیس فارتقی	به الحال حتی صار ابلیس من جنده

وذلك ان الهدایة محصورة باتباع السنة قال تعالی وان تطیعوه تهتدوا. (سورة النور) والضلالة والغوایة فی الهوی قال تعالی ومن اضل ممن اتبع هواه بغیر هدی من الله. ولهذا کان السلف یوصون بالتمسك بلزوم السنة کما کتب الخلیفة الراشد عمر بن عبد العزیز حین استشاره عدی بن ارطاة فی العقد ریة اما بعد فانی اوصیك بتقوی الله والاقتصاد فی امره واتباع سنة نبیه صلی الله علیه وسلم وترك ما احدثه المحدثون فی ما قد جرت سنته وکفوا مؤنته فعلیك بلزوم السنة فان السنة انما سنها من قد عرف ما فی خلافها من الخطأ والزلل والحمق والتعمق فارض لنفسك ما رضی به القوم لانفسهم فانهم علی علم قد وقفوا.

وقال الامام العلامة ابو محمد عبد الرحمن بن اسماعیل المعروف بابی شامة سنه ٥٩٦ الی سنة ٦٦٥ فالواجب علی العالم فیما یرد علیه من الوقائع وما یسئل عنه من الشرائع الرجوع الی ما دل علیه کتاب الله المنزل وما صح عن نبیه المرسل وما کان علیه الصحابه ومن بعدهم من الصدر الاول فما وافق ذلك اذن فیه وامر وما خالفه نهی عنه وزجر فیکون قد أمن بذلك واتبع ولا یستحسن فان من استحسن فقد شرع انتهی الباعث علی انکار البدع والحوادث ص

وحاصل الامر کما قال ابن رجب ان الله تعالی انزل علی نبیه الکتاب وبین فیه للامة ما یحتاج الیه من حلال وحرام کما قال تعالی ونزلنا علیك الکتاب تبیانا لکل شیء. قال مجاهد وغیره کل شیء امر به ونهی عنه. وقال تعالی فی اخر سورة النساء التی بین فیها کثیرا من احکام الاموال والابضاع یبین الله لکم ان تضلوا والله بکل شیء علیم وقال تعالی وما لکم ان لا تاکلوا مما ذکر اسم الله علیه الآیة. وقال تعالی وما کان الله لیضل قوما بعد اذ هدیهم حتی یبین لهم ما یتقون

وکل ما اشکل من التنزیل فبیانه الی الرسول صلی الله علیه وسلم کما قال تعالی وانزلنا الیك الذکر لتبین للناس ما نزل الیهم. وما قبض رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی اکمل له ولامته الدین ولهذا انزل علیه بعرفة قبل موته

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

صلی اللہ علیہ وسلم عبدۃ یسیرۃ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا۔ وقال صلی اللہ علیہ وسلم ترکتکم علی ملۃ بیضاء نقیۃ لیلھا کنھارھا لا یزیغ عنھا بعدی الا ھالک

وقال ابوذر رضی اللہ عنہ توفی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وما طائر یحرک جناحیہ فی السماء الا وقد ذکر لنا منہ علما

ولما شک الناس فی موتہ صلے اللہ علیہ وسلم قال عمہ (صلے اللہ علیہ وسلم) عباس رضی اللہ عنہ واللہ ما مات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حتی ترک السبیل نھجا واضحا فاحل الحلال وحرم الحرام ونکح وطلق وحارب وسالم۔ انتھی (جامع العلوم والحکم ص۵۹)

الدین ھو الاقتداء بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم

قال تعالیٰ ومن یطع اللہ ورسولہ ویخشی اللہ ویتقہ فاولئک ھم الفائزون ○ فالفوز لمن اطاع الرسول لا لمن ابتدع۔ وقال تعالیٰ وان تطیعوہ تھتدوا۔ فالھدایۃ محصورۃ باتباعہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ وقال تعالیٰ واطیعوہ لعلکم ترحمون فجعل الرحمۃ لمن اتبع۔ وقال تعالیٰ ومن یعص اللہ ورسولہ فان لہ نار جھنم خالدین فیھا ابدا وھکذا حکم کل من عصاہ۔

فالمبتدع یترک ما فعلہ صلی اللہ علیہ وسلم ویخترع من نفسہ قال تعالیٰ ان الذین یحادون اللہ ورسولہ اولئک فی الاذلین۔ ولذلک قالوا کل صاحب بدعۃ ذلیل۔ وقال تعالیٰ ان الذین یحادون اللہ ورسولہ کبتوا کما کبت الذین من قبلکم۔ فالکبت والخزی لمن حاد اللہ ورسولہ۔ والآیات فی ذلک کثیرۃ۔

وقد بوب الامام البخاری رحمہ اللہ فی صحیحہ فقال باب الاقتداء بافعال النبی صلے اللہ علیہ وسلم وقال باب الاقتداء بسنن النبی صلے اللہ علیہ وسلم وقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ترکتکم علی ملۃ بیضاء نقیۃ لیلھا کنھارھا لا یزیغ عنھا بعدی الا ھالک۔ ومن یعش منکم بعدی فسیری اختلافا کثیرا فعلیکم بما عرفتم من سنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین من بعدی اورد النووی فی الاربعین وابوداؤد والترمذی وقال حسن صحیح واخرجہ الحاکم فی المستدرک ص۹۶)

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

روی الدارمی ان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال انہ سیاتی اناس یجادلونکم بشبہات القرآن فخذوھم بالسنن فان اصحاب السنن اعلم بکتاب اللہ ص ۲۸ وھکذا فی الباعث لرد الحوادث ص ۹

روی الدارمی عن عبد اللہ بن الدیلمی قال بلغنی ان اول ذھاب الدین ترک السنۃ یذھب الدین سنۃ سنۃ کما یذھب الحبل قوۃ قوۃ ص ۲۶۔

فالاقتصار علی اقوالہ وافعالہ صلے اللہ علیہ وسلم دین۔ والزیادۃ علی ذلک ابتداع ورد لان الزیادۃ فی الدین کالنقص فیہ۔

واخرج الحاکم فی المستدرک عن امیۃ بن عبد اللہ بن خالد انہ قال لعبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما انا نجد صلوۃ الحضر وصلوۃ الخوف فی القرآن ولا نجد صلوۃ السفر فی القرآن؟ فقال عبد اللہ (رضی اللہ عنہ) یا ابن اخی ان اللہ بعث الینا محمدا صلی اللہ علیہ وسلم ولا نعلم شیئا فانما نفعل کما رأینا محمدا صلے اللہ علیہ وسلم یفعل۔ ھذا حدیث رواتہ مدنیون ثقات ولم یخرجاہ۔ وایدہ الذھبی فی التلخیص علی المستدرک ص ۲۵۸ ج ۱۔ وھکذا فی المدخل عن ابن عمر رضی اللہ عنہما ص ۲۷۶ ج ۳۔

واخرج محمد بن وضاح عن عمر رضی اللہ عنہ انہ رض کان یقول اصدق القیل قیل اللہ واحسن الھدی ھدی محمد صلی اللہ علیہ وسلم وان شر الامور محدثاتھا وان کل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار وقال ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ حین خطب الا وانما انا بشر ولست بخیر من احدکم فاذا رأیتمونی استقمت فاتبعونی۔ وان رأیتمونی زغت فقوموني (الطبقات الکبری لابن سعد ص ۲۱۲ ج ۳)

واخرج الدارمی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ قال امرنا رسول اللہ صلے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لا یغلبوا علی ثلث بان نامر بالمعروف وننھی عن المنکر ونعلم الناس السنن۔

واخرج الدارمی ان عمر بن عبد العزیز خطب فقال یا ایھا الناس ان اللہ لم یبعث بعد نبیکم نبیا ولم ینزل بعد ھذا الکتاب الذی انزلہ علیہ کتابا فما احل اللہ علی لسان نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم فھو حلال الی یوم القیامۃ وما حرم علی لسان نبیہ فھو حرام الی یوم القیامۃ الا وانی لست بقاض و

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

ولكننى مُتَّبِعٌ . ولستُ بمبتدع ولكننى متبع . ولستُ بخير منكم غير انى اثقلكم حملا . الا وانه ليس لاحد من خلق الله ان يطاع فى معصية الله تم الا هل اسمعت ص ۶۳

و ذكر ابن فرحون عن الامام مالك رحمه الله انه كان يقول اذا ذكر عنده احد منهم قال عمر بن عبد العزيز رحمه الله تعالىٰ سن رسول الله صلے الله عليه وسلم وولاة الامر بعده سننا الاخذ بها اتباع لكتاب الله تعالىٰ واستكمل لطاعة الله وقوة لدين الله . ليس لاحد بعد هؤلاء تبديلها و لا النظر فى شئ خالفها . من اهتدىٰ بها فهو مهتد ومن استنصر بها فهو منصور ومن تركها اتبع غير سبيل المؤمنين وولاه ما تولّىٰ واصلاه جهنم وساءت مصيرا .

وكان مالك اذا حدث بها استجرّ سرورا انتهىٰ (ديباج الذهب)

وكان مالك كثيرا ما يتمثل بهذا

وخير امور الدين ما كان سنة	وشرّ الامور المحدثات البدائع

قال الامام الغزالى فى الاحياء . ولازم الاقتداء بالصحابة رضى الله تعالىٰ عنهم واقتصر على اتباع السنة . فالسلامة فى الاتباع ص ۳۱

وقال فاعزل العقل بعد ذلك عن التصرف ولازم الاتباع فلا تسلم الا به . والسلام

قال الشيخ ابن عبد السلام والسعادة كلها فى الاتباع اتباع الشريعة فى كل وارد وصدر وبنبذ الهوىٰ فيما يخالفها فقد قال تعالىٰ فمن اتبع هداى فلا يضل ولا يشقىٰ اى فلا يضلّ فى الدنيا عن الصواب ولا يشقى فى الاخرة بالعذاب

وقال ابن عباس رضى الله عنهما فى قوله تعالىٰ اتبعوا ما انزل اليكم من ربكم الكتاب والسنة . انتهىٰ (قواعد الاحكام ص ۱۶)

وقال: الخير كله فى الطاعات والشر كله فى المخالفات ولذلك جاء القرآن بالحث على الطاعات دقها وجلها قليلها وكثيرها جليلها وحقيرها ص ۱۵

و فى المواهب اللدنية ولمحبة رسول الله صلى الله عليه وسلم علامات اعظمها لاقتداء به صلے الله عليه وسلم واستعمال سنته وسلوك طريقته والاهتداء بهديه وسيرته والوقوف عند ما حدّ لنا من احكام شريعته وقال من

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

اعرض عن الکتاب والسنۃ ولم یتلق العلم من مشکوٰۃ الرسول علیہ الصلوٰۃ والسلام یدعواہ علما لدنیا اوتیہ فھو من لدن الشیطان۔ وقال فالعلم اللدنی نوعان ۱ رحمانی ۲ ولدنی شیطانی۔

وفی الحدیث الصحیح احد ستۃ لعنھم اللہ التارک لسنتی اخرجہ الحاکم ص۹۰ والترمذی

وفی صحیح مسلم عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من نبی بعثہ اللہ عز وجل فی امۃ قبلی الا کان لہ من امتہ حواریون واصحاب یاخذون بسنتہ ویقتدون بامرہ وفی روایۃ یھتدون بھدیہ ویستنون بسنتہ۔ ثم انھا تخلف من بعدھم خلوف یقولون مالا یفعلون ویفعلون مالا یؤمرون فمن جاھدھم بیدہ فھو مؤمن ومن جاھدھم بلسانہ فھو مؤمن ومن جاھدھم بقلبہ فھو مؤمن ولیس وراء ذلک من الایمان حبۃ خردل۔

وروی البخاری فی صحیحہ عن عمر رضی اللہ عنہ انہ جاء الی الحجر الاسود فقبلہ۔ فقال انی لاعلم انک حجر لا تضر ولا تنفع۔ ولولا انی رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبلک ما قبلتک ص۲۱۷

فتکلم الشارحون فی مراد عمر رضی اللہ علیہ وسلم فکان ذلک لرد ما زعمہ المشرکون من التقرب الی اللہ زلفیٰ، اولرد عقیدۃ المشرکین۔

وقال الخطابی رح فی حدیث عمر رضی اللہ عنہ من الفقہ ان متابعۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم واجبۃ وان لم یوقف فیھا علی علل معلومۃ واسباب معقولۃ۔ وان اعیانھا حجۃ علی من بلغتہ وان لم یفقہ معانیھا انتھی عینی بخاری ص۲۱۰ ج۱

❁ معنی الرد الی اللہ والی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ❁

قال الحافظ ابو شامۃ قال ابو عبد اللہ محمد بن ادریس الشافعی رحمہ اللہ فی کتابہ "الرسالۃ" یعنی واللہ اعلم الی ما قال اللہ والرسول۔ وروینا عن ابی عبد اللہ میمون بن مھران الحرمی وھو من فقھاء التابعین قال فی ھذہ الآیۃ الرد الی اللہ الرد الی کتابہ والرد الی رسولہ اذا قبض الی سنتہ۔ انتھی کتاب الباعث ص۔

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

القاعدۃ الثالثۃ

الاقتداء کما یکون فی الفعل کذلک یکون فی الترک

وقد بنی علی ذلک الفقہاء کثیرا من المسائل۔

قال صاحب الھدایۃ ان الزیادۃ علی اربع فی نوافل النھار بدعۃ مکروھۃ وعلل ذلک: ودلیل الکراھیۃ انہ علیہ السلام لم یزد علی ذلک ولولا الکراھۃ لزاد تکمیلا للجواز ص۱۳۱ ج۱۔

وقال الشیخ عبد الحق الدھلوی رحمہ اللہ فی شرح المشکوٰۃ واتباع ہمچنان کہ در فعل واجب است در ترک نیز می باید پس آنچہ مواظبت نماید بر فعل آنچہ شارع نہ کردہ باشد بدعت بود کذا قال المحدثون ص۳۶ ج۱

وھکذا فی المرقاۃ شرح المشکوٰۃ لملا علی القاری رحمہ اللہ تعالیٰ ص۴۱ ج۱

قال فی السعایۃ وقد تقرر فی موضعہ ان مالا دلیل علیہ مردود۔ ولا یجوز التقلید فیہ بل یرد لما روی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا مرفوعا من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد ای مردود فان الاقتداء لا یکون الا بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ وقال تعالیٰ وَمَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا۔ وقال فی ایۃ فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبہم فتنۃ او یصیبہم عذاب الیم ○

وقال عبد الوھاب الشعرانی: فلا ینبغی لاحد التقرب الی اللہ تعالیٰ الا بما ذکرت الشارع فیہ وانشرحت نفسہ بہ من سائر المندوبات وما لم یأذن فیہ فھو الی الابتداع اقرب (المیزان الکبریٰ ص۱۳ ج۱)

وقال القسطلانی: وترکہ سنۃ فی حقنا یعنی ان ما ترکہ یسن لنا ترکہ ان لم یقم دلیل اخر علی طلبہ منا۔ کما ان فعلہ سنۃ یسن لنا اتباعہ فیہ الا لدلیل علی انہ من خصائصہ صلے اللہ علیہ وسلم ص۳۳۵ ج۲

وقد کلفنا اللہ باتباع النبی صلے اللہ علیہ وسلم وقد ثبت ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم بین الدین وبذلک بعث کما قال تعالیٰ لتبین للناس ما نزل الیہم وقال تعالیٰ وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ فمن یستکمل

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

الدین بعد نبیہ صلے اللہ علیہ بشوع فقد اخذ دینہ بالنبی صلے اللہ علیہ وسلم وبالشریعۃ
وعن مالک بن انس رضی اللہ عنہ قیض رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
وقد تمہد ھذا الامر واستکمل فانما ینبغی ان نتبع اثار النبی صلے اللہ علیہ وسلم و
لا نتبع الرأی (الاعتصام ص۷۶)

وکذلک التقرب الی اللہ سبحانہ لایکون الا بشریعۃ محمد صلے اللہ علیہ وسلم
وفعل الصحابۃ رضی اللہ عنہم انما ھو اتباع النبی صلے اللہ علیہ وسلم فما ترک فی
زمن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولم یکن لہ مانع مع ما توفرت الدواعی کترک
الاذان فی العیدین والغسل لکل صلوٰۃ والاذان للتراویح والقراءۃ علی الموتی
وصلوٰۃ الرغائب وصلوٰۃ نصف لیلۃ الشعبان وکان الوقت وقت تشریع و
بیان للاحکام دلیل علی ان المشروع فیھا الترک وان الفعل خلاف المشروع فان
النبی صلے اللہ علیہ وسلم بعثہ اللہ تعالیٰ بالتبلیغ ولم یکتمہ وعصمہ من الکتمان
وقال فی المواھب اللدنیۃ وشرحہ الزرقانی فثبت ان الانقیاد لہ
فی جمیع اقوالہ وافعالہ وجوبًا وعدمًا الا ما خصہ الدلیل بہ طاعۃ لہ بالآیۃ
منطوقا (ص۲۷ ج۴)

وفی الواقعات قراءۃ الفاتحۃ بعد المکتوبات لاجل المھمات وغیرھا
مکروھۃ لانہا بدعۃ لم ینقل عن الصحابۃ رضی اللہ عنہم والتابعین انتھی
من نفائس مرغوبہ ص۳۵ فجعل عدم النقل دلیل الکراھیۃ

وعلل الفقھاء کراھۃ التنفل بعد الفجر بعدم النقل من النبی صلی اللہ علیہ
وسلم مع زیادۃ حرصہ علیہ السلام علی الصلوٰۃ وکذا فی المصلی کما فی الھدایہ ص۱۰۴
ج۱ و ص۱۵۳ ج۱ والخطبۃ فی الکسوف مکروھۃ ص۱۵۶ ج۱

وقال فی المدخل الزیادۃ علی فعلہ بدعۃ ص۳۸ ج۳ واقلہ کراھۃ ص۳۸ ج۳
وفی الشامی عدم فعلہ تدل علی الکراھۃ ص۴۷۶ ج۱ وقال فما لم یوقف علی
دلیل المشروعیۃ لا یحل فعلہ بل یکرہ ثم نقل ذلک عن المنیۃ والسرخسی و
الخلاصۃ والبدائع والحلیۃ والبحر ص۶۳۳ ج۱

وفی المولوی علی الحسامی ولا یکون الحکم الشرعی ثابتا الا بدلیل شرعی
(بیان التبدیل)

وفی فتح القدیر وفی المدارک الشرعی یکفی لنفی حکم (باب الاستسقاء ص۲۶۰ ج۲)

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

وقال ویقتصر علی مورد الشرع ص۴۱ ج۱)

وفی العنایۃ عدم النقل من النبی صلے اللہ علیہ وسلم تدل علی عدم فعلہ ص۹۵

وھکذا فی النہر الفائق بحوالہ مائۃ مسائل ص۲۸ و ص۵۰ و ص۱۳۱۔

وقد ذکر القاری فی المرقاۃ فی شرح الحدیث انما الاعمال بالنیات۔ ھکذا فی المواھب اللطیفۃ والجنۃ کذلک

وفی طریق الاصول: اعلم ان سنۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کما تکون بالفعل تکون بالترک۔ فکما کلفنا اللہ تعالیٰ باتباع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی فعلہ الذی یتقرب بہ اذا لم یکن باب من الخصوصیات کذلک طالبنا باتباعہ فی ترکہ فیکون الترک سنۃ وکما لا تتقرب الی اللہ بترک ما فعل لا تتقرب الیہ بفعل ما ترک فالفاعل لما ترک کالتارک لما فعل ولا فرق بینھما ص۲۵ و ص۱۰۶

وکذا فی الابداع ص۱۹

وفی الفتاوی الحدیثیۃ لابن حجر الھیثمی وکذا ما ترکہ صلی اللہ علیہ وسلم مع قیام المقتضی فیکون ترکہ سنۃ ص۲۰۶

وقال امام الھند رح وان اللہ حکم بالواجب والمندوب والمباح والمکروہ والحرام الی ان قال فمن اخبر بان ھذا واجب او حرام من غیر مثبت وثقۃ فقد افتریٰ علی اللہ الکذب (انتہیٰ۔ تفہیمات ص۲۱۱ ج۱)

الاقتداء بالترک

وقال الامام ابن تیمیۃ رح فاما الفعل الذی لم یشرعہ ھو لنا ولا امرنا بہ ولا فعلہ فعلا سنّ لنا ان نتاسی بہ فیہ فھذا لیس من العبادات والقرب فاتخاذ ھذا قربۃ مخالفۃ لہ صلے اللہ علیہ وسلم (انتہیٰ مجموعۃ الرسائل ص۹۰ ج۱)

قال فی مجالس الابرار قالوا کما ان فعل ما فعلہ صلی اللہ علیہ وسلم کان سنۃ کذلک ترک ما ترکہ علیہ السلام مع وجود المقتضی وعدم المانع منہ کان سنۃ ایضا۔ فانہ علیہ السلام لما امر بالاذان فی الجمعۃ دون العیدین کان ترک الاذان فیھما سنۃ۔ ولیس لاحد ان یزیدہ ویقول ھذا زیادۃ العمل الصالح لا یضر زیادتہ اذ یقال لہ ھکذا تغیرت ادیان الرسل وتبدلت شرائعھم فان الزیادۃ فی الدین لو جازت لجاز ان یصلی الفجر اربع رکعات والظھر ست

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

رکعات . ویقال ھذا زیادۃ للعمل الصالح لا یضرّ زیادتہ . ولکن لیس لاحد ان یقول ذلک لان مایبدیہ المبتدع من المصلحۃ والفضیلۃ ان کان ثابتا فی عصرہ علیہ السلام ومع ھذا لم یفعلہ علیہ السلام فیکون ترک مثل ھذا الفعل سنۃ مقدمۃ علی کل عموم وقیاس فمن عمل بہ مع اعتقادہ انہ مشروع فی الدین یکون فاسقا و مبتدعا لان الفسق اعم من البدعۃ فکل بدعۃ فسق من غیر عکس وکذلک البدعۃ شر من الفسق فان من یفعل البدعۃ فھو یبغض الرسول وان کان فی زعمہ انہ یعظمہ بالبدعۃ انتھی ص ۱۲۸ ج ۱)

وقال صاحب المجمع فی شرحہ ان رجلا یوم العید فی الجبانۃ اراد ان یصلی قبل صلوٰۃ العید۔ فنھاہ علی رضی اللہ عنہ فقال الرجل یا امیر المؤمنین انی اعلم ان اللہ تعالیٰ لا یعذب علی الصلوٰۃ فقال علی رضی اللہ عنہ انی اعلم ان اللہ لا یثیب علی فعل حتی یفعلہ علیہ الصلوٰۃ والسلام او یحث علیہ . فیکون صلوٰتک عبثا والعبث حرام فلعلہ قال یعذبک بہ بمخالفتک لنبیہ صلی اللہ علیہ وسلم . وقال صاحب الھدایۃ یکرہ ان یتنفل اکثر من رکعتی الفجر لانہ علیہ السلام لم یزد علیھما مع حرصہ علی الصلوٰۃ . فانظر کیف جعل عدم فعلہ علیہ السلام فی باب العبادات دلیلا علی الکراھۃ (مجالس الابرار ص ۱۲۹)

وقال فی المدخل و کل ما لیس لہ اصل فی الشرع یتعین طرحہ وترک المبالات . واللہ الموفق ص ۱۱۷ ج ۲

وقال الامام الغزالی رح قال بعض العلماء ما تکلم فیہ السلف بالسکوت عنہ جفاء . وما سکت عنہ السلف فالتکلم فیہ تکلف (احیاء العلوم ص ۸۱ ج ۱)

واستدل صاحب المدخل ببدعۃ التسبیح والتذکار وغیرھا من البدع انہ لا یکون من فعل من مضیٰ . ص ۱۱۷ ج ۲

وعلل فی البحر کراھیۃ التنفل فی المصلی عدم النقل حیث قال دلیل الکراھۃ ما فی الکتب الستۃ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج فصلی یوم العید لم یصل قبلھا ولا بعدھا . وھذا النفی بعدھا محمول علی ما اذا کان فی المصلی لحدیث ابن ماجہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصلی قبل العید شیئا . فاذا رجع الی منزلہ صلی رکعتین ص ۱۶۰ ج ۲

واخرجہ الحاکم فی المستدرک عن ابن عمر رضی اللہ عنھما انہ خرج یوم

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

عید الی المصلی فلم یصل قبلها ولا بعدها. وذکر ان النبی صلی الله علیه وسلم فعله. صححه الحاکم والذهبی فی التلخیص.

التفریع علی هذه القاعدة

وهذه القاعدة تنفعك فی رد جمیع ما احدثوه من البدعات والفت النفوس بها منذ قرون متطاولة. مثل الدعاء بعد السنن بهیئة الاجتماع وتقسیم الهدایا فی القبور وتداول الایدی بها والدعاء بعد الجنازة والذکر امام الجنازة والذکر الجهری فیما لم ینقل عن الشارع ونهیقهم فی السحور وعلی رأس المنبر وعلی ابواب المساجد "الصلوٰة رحمکم الله" وخلف المشایخ فی السکك والصلوٰة المسماة بالقضاء العمری وصلوٰة الرغائب وتخصیص الایام واللیالی بعبادة کقراءة سورة الملك لیلة الجمعة والتصدق فیه والقوالی والعرس والمیلاد

الاقتداء بالصحابة رضی الله عنهم

روی الحاکم فی حدیث طویل عن العرباض بن ساریة وفیه کما مر فعلیکم بما عرفتم من سنتی وسنة الخلفاء الراشدین من بعدی. اورده باسانید مختلفة (مستدرك ص۹۵ ج۱ - ابوداؤد ص۲۸۵ ج۲) ومثله فی المشکوٰة من روایة احمد وابی داؤد والترمذی وابن ماجه

وعن ابن مسعود رضی الله عنه من کان منکم متأسیا فلیتأس باصحاب محمد صلی الله علیه وسلم فانهم کانوا ابر هذه الامة قلوبا واعمقها علما واقلها تکلفا واقومها هدیا واحسنها حالا. اختارهم الله لصحبة نبیه صلی الله علیه وسلم واقامة دینه فاعرفوا لهم فضلهم واتبعوهم فی اثارهم فانهم کانوا علی الهدی المستقیم (انتهی - المدخل ص۶۱ ج۱)

روی ابوداؤد الطیالسی عن عبد الله رضی الله عنه قال ان الله عز وجل نظر فی قلوب العباد فاختار محمدا صلی الله علیه وسلم فبعثه برسالته وانتخبه بعلمه ثم نظر فی قلوب الناس بعده فاختار له اصحابه فجعلهم انصار دینه ووزراء نبیه صلی الله علیه وسلم فما رأه المسلمون حسنا فهو عند

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

عند الله حسن وما راٰه المسلمون قبيحا فهو عند الله قبيح ص ۳۳

وقال الامام النخعي رحمه الله لو رأيت الصحابة رضي الله عنهم يتوضأون الى الكوعين لفعلت كفعلهم وان كنت اقرؤها "الى المرافق" لانهم ارباب العلم واحرص الخلق على اتباع رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا يتهمون في شيء من الدين ولا يظن ذلك بهم الاذو ريبة في دينه او كما قال. فكل ما لم يفعلوه اذا فعل بعدهم كان نقصا في الدين (مدخل ص ۲۷۱ ج ۳)

وفي مجالس الابرار عن الاغاثة فلا يغرنك المبافتم على ما احدث بعد الصحابة رضي الله عنهم بل ينبغي لك ان تكون حريصا على التفتيش عن احوالهم واعمالهم. فان اعلم الناس واقربهم الى الله تعالى اشبههم واعرفهم بطريقهم. اذ منهم اخذ الدين وهم اصول في نقل الشريعة عن صاحب الشرع ينبغي لك ان لا تكترث بمخالفتك لاهل عصرك في موافقتك لاهل عصر النبي صلى الله عليه وسلم اذ قد جاء في الحديث اذا اختلف الناس فعليكم بالسواد الاعظم.

قال عبد الرحمٰن بن اسماعيل المعروف بابي شامة المولود سنة ۵۹۹ المتوفى سنة ۶۶۵ في ۱۹ رمضان: وحيث جاء الامر بلزوم الجماعة فالمراد به لزوم الحق واتباعه. وان كان المتمسك به قليلا والمخالف له كثيرا لان الحق ما كان عليه الجماعة الاولى وهم الصحابة ولا عبرة الى كثرة الباطل بعدهم

وقال فضيل بن عياض رح ما معناه الزم طرق الهدى ولا يضرك قلة السالكين. واياك وطرق الضلالة ولا تغتر بكثرة الهالكين ص ۳۰

● واختلف العلماء ●

في ان قول الصحابي حجة في ما اجتهد بعد ما قالوا انه ليس بحجة على الآخر من الصحابة رضي الله عنهم كما ذكر القاضي ابو بكر وابن الحاجب والآمدي. فقالوا ليس بحجة واليه ذهب الجمهور

القول الثاني: وقيل حجة مقدم على القياس وبه قال اكثر الحنفية ونقل عن مالك رح. وهو القول القديم للشافعي رح. و

القول الثالث: انه حجة اذا انضم اليه القياس. و

القول الرابع: انه حجة وذلك عند من لا يرى القياس.

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

وبالجملة ان الاحادیث والآثار تدل علیٰ اتباعھم لانھم کانوا اعرف من غیرھم لصحبتھم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔ واما قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم فرواہ البغوی عن عمر رضی اللہ عنہ ورواہ ابن عدی فی الکامل بلفظ بایھم اخذتم وقد رواہ البیھقی باسانید متنوعۃ یرتقی بھا الی درجۃ الحسن۔ فالحدیث حسن۔ ومثلہ رواہ البیھقی فی المدخل والدارقطنی فی الفضائل وابن عبد البر وعبد بن حمید فی مسندہ۔ والدارمی والسنجری فی الابانۃ والحاکم (التحفۃ البیضاء ملخصا)

وقد تکلم النقاد علی ذلک فمنھم من ضعفہ لان فیہ عبد الرحیم بن زید العمی فقالوا منکر وبعضھم ضعفوہ وقالوا منکر الحدیث مات سنۃ ۱۸۴ ملخصا من تھذیب التھذیب

ومنھم من قال انہ موضوع کما قال ابو حیان فی تفسیرہ۔ وقال ابن حزم انہ خبر مکذوب۔ ولہ طرق کثیرۃ تعضدہ لا یحط من التایید۔

وبالجملة ان کل ما احدث بعد السلف رضی اللہ عنھم لا یخلو اما ان یکونوا علموہ وعلموا انہ موافق للشریعۃ او لم یعلموہ۔ ومعاذ اللہ ان یکون ذلک اذ انہ یلزم منہ تنقیصھم وتفضیل من بعدھم علیھم۔ ومعلوم انھم اکمل الناس فی کل شئ واشدھم اتباعا وان یکونوا علموہ وترکوا العمل بہ ولم یترکوہ الا لموجب اوجب ترکہ فکیف یمکن فعلہ ھذا مما لا یتعقل واما ان یکونوا لم یعلموہ فیکون من ادعیٰ علمہ بعدھم اعلم منھم وافضل واعرف بوجوہ البر واحوص علیھا ولو کان ذلک خیرا لعلموہ واظھر لھم۔ ومعلوم انھم اعقل الناس واعلمھم کذا فی المدخل ص ۲۸۳ ج ۳

وقال الشاطبی فی الاعتصام عن عمر بن عبد العزیز ومن کلامہ رضی اللہ عنہ الذی عنی بہ ویحفظہ العلماء وکان یعجب مالکا رح جدا وھو ان قال سن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وولاۃ الامر من بعدہ سننا الاخذ بھا تصدیق لکتاب اللہ واستکمال لطاعۃ اللہ وقوۃ علیٰ دین اللہ لیس لاحد تغییرھا ولا تبدیلھا ولا النظر فی شئ خالفھا۔ من عمل بھا مھتد ومن انتصر بھا منصور۔ ومن خالفھا اتبع غیر سبیل المؤمنین وولاہ ما تولیٰ واصلاہ جھنم وساءت مصیرا (الاعتصام ص ۶۱)

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

قال الشاطبی رحمہ اللہ ان قولہ "لیس لاحد تغییرھا ولا تبدیلھا ولا النظر فی شیٔ خالفھا" قطع لمادۃ الابتداع جملۃ . وقولہ "من عمل بھا مھتدٍ" الی اخر الکلام مدح لمتبع السنۃ وذمّ لمن خالفھا بالدلیل الدال علیھا وھو قولہ تعالیٰ ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الھدیٰ ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی ونصلہ جھنم وساءت مصیرا ○

ومنھا ما سنّۃ ولاۃ الامر من بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فھو سُنّۃ لابد عتہ فیہ البتۃ وان لم یعلم فی کتاب اللہ ولا سنۃ نبیّہ صلے اللہ علیہ وسلم نص علی الخصوص

واما الاتباع للصحابۃ رضی اللہ عنہم فی ما وقع فی زمنھم علی سبیل الندرۃ ولم یعرفھا اکثرھم ولا علیھا دلیل من کتاب وسنۃ ولا یعضدھا قیاس صحیح شرعی فالاتباع فیھا من البدع الحکمیۃ کالاستنجاد باھل القبور کما یاتی ودون ذلک من اعرابی انہ استغاث بقبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم علما انہ لا یصح . کما بسطنا ذلک فی الجائز وعدّ الامام الشھید ذلک من البدع الحقیقیۃ وقال : من البدع الحقیقیۃ اتباع الصحابۃ و التابعین فیما اختصّ بھم او وقع منھم ندرۃ . ومثل ذلک زیارۃ القبور للنساء المنقول عن ام المؤمنین عائشۃ رضی اللہ عنھا وتحلیل المتعۃ و المسح علی الرجلین فی الوضوء عن ابن عباس رضی اللہ عنھما ، و ضرب العود عن عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ وتحلیل المطلقۃ الثلاثۃ بغیر الوطی عن سعید بن المسیّب وکذا الاتباع فیما صدر منھم ورد علیھم کالقیام عند الامراء والخطبۃ علی المنبر قاعدًا فکل ذلک من البدع الحقیقیۃ ان اعتقد سنیّتھا . والّا فمن البدع الحکمیۃ انتھیٰ (ایضاح الحق ص۵۲)

وما فعلوہ فذلک کان منھم اجتھادًا او حدیث سمعہ ثم نسخ وھو لم یعلم بذلک فالابتداع للعادۃ من غیر ما نقل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعن اصحابہ مردود واذ درداء بالصحابۃ رضی اللہ عنہم . وکانت الصحابۃ رضی اللہ عنہم یتواصون باتباع السابقین کما روی محمد بن وضاح ناسد عن عبد اللہ بن المبارک عن عبد اللہ بن عون عن ابراھیم قال قال حذیفۃ بن الیمان اتقوا اللہ یا معشر القراء خذوا طریق من کان قبلکم واللہ لئن استقمتم لقد

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

سبقتم سبقا بعیدا ولئن ترکتم یمینا وشمالا لقد ضللتم ضلالا بعیدا۔ وفی روایۃ اخری قال حذیفۃ بن الیمان اتجوا سبلنا ولئن اتبعتمونا لقد سبقتم سبقا بعیدا ولئن خالفتمونا لقد ضللتم ضلالا بعیدا۔ انتہی کتاب البدع والنہی عنہا۔

وروی فی نوح الجامع عن ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالیٰ انہ قال علیک بالاثر وطریقۃ السلف وایاک وکل محدثۃ فانہا بدعۃ ذکرہ ابن قدامۃ

الاحداث فی الدین کما وکیفا وبیان مذموم والنہی عن الابتداع

قال الامام ابن تیمیۃ رحمہ اللہ البدع برید الکفر (مجموعۃ الرسائل الکبریٰ ص۹)

واما الاحداث فی الکم ای فی المقدار مما حدہ الشریعۃ فمذموم مثل تعداد الرکعات والسجدات فمن زاد مثلہ علی اربع رکعات الفرض فی الظہر والعصر والعشاء فقد ہدم صلوتہ بالاتفاق۔

وکذلک تغییر الہیئۃ الشرعیۃ مثل ان یقدم الرکوع علی القیام والسجدۃ علی الرکوع فتکون مفسدۃ او یخترع ہیئۃ للعبادۃ

وفی الحدیث من احدث فی امرنا ہذا مالیس منہ فہو رد (رواہ الجامع الصغیر)

وروی ان کل بدعۃ ضلالۃ والمراد من الامر الدین وہو ما کان علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ رضی اللہ عنہم وفی روایۃ احمد من صنع امرا علی غیر امرنا فہو مردود۔

فالحدیث عام شامل للمقدار والہیئۃ والوقت فان الدین ہو ما شرعہ اللہ سبحانہ علی لسان نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم من الاحکام وبین لنا من کیفیتہا وکمیتہا وخطر علینا ان نتخطاہا لانہ ہو الاعلم بما یصلحنا فلیس لمخلوق ان یخترع عبادۃ بشکل جدید ویری التقرب الی اللہ سبحانہ بذلک فان ہذا ہو الخزی العظیم وکیف یصح لنا ان نزید فی العبادات ونخترع ہیئتہا بہا او نتبدل فیہا مثلا ان نصلی الجہریۃ سرا والسریۃ جہرا او نؤذن للعیدین والجنازۃ مع ان الاذان عبادۃ لکن فیما شرع او نقرأ القرآن فی الرکوع والسجود۔

وروی الطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ مرفوعا واورده السیوطی فی الجامع معزوا الی الطبرانی اتبعوا ولا تبتدعوا فقد کفیتم وہذا رواہ ابو شامۃ فی الباعث ص۹

وروی ابن وضاح عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ اتبعوا آثارنا ولا تبتدعوا

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

فقد کفیتم ص۱

وھکذا فی الدارمی ص۳۵ وفی روایۃ فقد کفیتم کل ضلالۃ.

ورواہ ابن وھب وستجدون اقواما یزعمون انھم یدعون الی کتاب اللہ وقد نبذوہ من وراء ظھورھم. فعلیکم بالعلم. وایاکم والتبدع والتقطع وتعمق وعلیکم بالعتیق. وعنہ ایضا قال یا ایھا الناس لاتبتدعوا ولا تقطعوا ولا تعمقوا وعلیکم بالعتیق خذوا ما تعرفون ودعوا ما تنکرون

وعن ابن عباس رضی اللہ عنھما علیکم بالاستفاضۃ والاثر وایاکم والبدع

وعن الفضیل بن عیاض رحمہ اللہ اتبع طرق الھدیٰ ولا یضرک قلۃ السالکین وایاک وطرق الضلالۃ. ولا تغترّ بکثرۃ الھالکین (انتھی من الاعتصام للشاطبی)

فما قال الحافظ المقدسی رحمہ اللہ فی تذکرۃ الموضوعات ان حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ موضوع لایضرّ لکثرۃ الشواھد والآثار لہٗ کما ذکرنا.

وقال الشیخ الامام السید عبد القادر الجیلانی رحمہ اللہ فی المقالۃ الثانیۃ من فتوح الغیب اتبعوا ولا تبتدعوا.

وقال الشیخ عبد الحق فی شرحہ پیروی کنید سنت را وپیدا نہ کنید بدعتے را در دین کہ نہ بودہ ص۱۱

وقال فی التوضیح ولا یحصل المتابعۃ الا باتیانہ علی تلک الصفۃ ص۳۸۵.

فالاحداث فی الدین ممنوع لما روی من الاحادیث الکثیرۃ.

فمنھا ما اخرجہ مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم امابعد فان خیر الحدیث کتاب اللہ وخیر الھدیٰ ھدیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم وشرّ الامور محدثاتھا وکل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ. واخرجہ ایضا احمد فی مسندہ وابن ماجہ بمعناہ والنسائی.

وعن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ انہ قال قال صلی اللہ علیہ وسلم امابعد فان اصدق الحدیث کتاب اللہ واوثق العریٰ کلمۃ التقویٰ وخیر الملل ملّۃ ابراھیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام وخیر السنن سنۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم واشرف الحدیث ذکر اللہ واحسن القصص ھذا القرآن وخیر الامور عوازمھا وشرّ الامور محدثاتھا. الحدیث بطولہ اخرجہ البیھقی فی الدلائل وابو النضر السنجری وابن عساکر عن عقبۃ بن عامر الجھنی رضی اللہ عنہ

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

وعن ابن مسعود رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انما ھما اثنات الکلام والھدی. فاحسن الکلام کلام اللہ واحسن الھدی ھدی محمد صلی اللہ علیہ وسلم. وایاکم ومحدثات الامور فان شر الامور محدثاتھا وکل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ اخرجہ ابن ماجہ

واخرجہ احمد فی مسندہ عن عضیف بن الحارث عنہ صلی اللہ علیہ وسلم ما احدث قوم بدعۃ الا رفع مثلھا من السنۃ. ھذا حدیث حسن.

واخرجہ مسلم من حدیث ابی الطفیل عن علی رضی اللہ عنہ مرفوعا لعن اللہ من اوی محدثا

واخرج البخاری ومسلم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من عمل عملا لیس علیہ امرنا فھو رد وھکذا فی مسند الامام احمد.

وروی الامام احمد من صنع امرا علی غیر امرنا ھذا مالیس منہ فھو رد

وفی الصحیحین عن عائشۃ رضی اللہ عنہا من احدث فی امرنا ھذا مالیس منہ فھو رد. واخرجہ ابوداؤد وابن ماجہ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا.

وقد عقد الامام الشاطبی رح فی الاعتصام بابا ان البدع والمحدثات عام لا یختص محدثۃ دون غیرھا ویدخل تحت ھذہ الترجمۃ جملۃ من شبہ المبتدعۃ التی احتجوا بھا فاعلموا رحمکم اللہ تعالی ان ما تقدم من الادلۃ حجۃ فی عموم الذم من اوجہ

احدھا انھا جاءت مطلقۃ عامۃ علی کثرتھا لم یقع فیھا استثناء البتۃ ولم یات فیھا ما یقتضی ان منھا ما ھو ھدی ولا جاء فیھا ان کل بدعۃ ضلالۃ الا کذا کذا ولا شیء من ھذہ المعانی. فلو کان ھناک محدثۃ یقتضی النظر الشرعی فیھا الاستحسان او انھا لاحقۃ بالمشروعات لذکر ذلک فی اٰیۃ او حدیث لکنہ لا یوجد فدل علی ان تلک الادلۃ باسرھا علی حقیقۃ ظاھرھا من الکلیۃ التی لا یتخلف عن مقتضاھا فرد من الافراد.

والثانی انہ قد ثبت فی الاصول العلمیۃ ان کل قاعدۃ کلیۃ او دلیل شرعی کلی اذا تکررت فی مواضع کثیرۃ واتی بھا شواھد علی معان اصولیۃ وفروعیۃ ولم یقترن بھا تقیید ولا تخصیص مع تکررھا واعادۃ تکررھا. فذلک دلیل علی بقاءھا علی مقتضی لفظھا من العموم کقولہ تعالی وَلَا تَزِرُ

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

واخرة وزراخوی. وان لیس للانسان الاماسعی وماشبہ ذلك

وبسط الاستدلال علی ذلك هناك فنحن بصددہ من هذا القبیل اذا جاء فی الاحادیث المتعددة والمتکررة فی اوقات شتّی. وبحسب الاحوال المختلفة ان کل بدعة ضلالة وان کل محدثة بدعة وماکان نحو ذلك من العبارات الدالة علی ان البدع مذمومة ولم یأت فی اٰیة ولاحدیث تقیید و لا تخصیص ولا یفهم منه خلاف ظاهر الکلیة فیها فدلّ ذلك دلالةً واضحةً علی انها عمومها واطلاقها.

والثالث اجماع السلف الصالح من الصحابة والتابعین ومن یلیهم علی ذمها کذلك وتقبیحها والهروب عنها وعمن اقسم بشیٔ منها ولم یقبح منهما فی ذلك توقف ولا مثنویة فهو بحسب الاستقراء اجماع ثابت فدل علی ان کل بدعة لیست بحق بل هی من الباطل

والرابع ان تعقل البدعة تقتضی ذلك بنفسه لانها من باب مضادّة الشارع واطراح الشرع وکل ماکان بهذه المثابة فمحال ان ینقسم الی حسن وقبیح وان یکون منه ما یمدح ومنه ما یذم اذ لا یعقل فی معقول ولا منقول استحسان مشاقة الشارع. وقد تقدم بسط هذا فی اول الباب الثانی. وایضا

فلو فرض انه جاء فی النقل استحسان بعض البدع او استثناء بعضها من الذم لم یتصور لان البدعة طریقة تضاهی المشروعة من غیر ان تکون کذلك و کون الشارع یستحسنها دلیل علی مشروعیتها اذ لو قال الشارع المحدثة الفلانیة حسنة لصارت مشروعة کما اشاروا الیها فی الاستحسان حسب ما یاتی ان شاء الله (ص ۱۰۹)

فالتخصیص بالبدعة محدثة دون محدثة ترجیح بلا مرجح ونسخ للنص بالرأی والمراد من الاحداث الوارد فی الحدیث الاحداث فی الدین فان الفاظ الشارع تحمل علی معنی الشرعی کما قال صاحب النهایة واستفاد من حدیث عرباض بن ساریة الذی رواہ الامام احمد وابو داؤد والترمذی وابن ماجہ ان کل ما هو محدثة فهی بدعة.

ومن حدیث عائشة رضی الله عنه من احدث فی امرنا هذا ما لیس منه فهو ردّ کما رواہ البخاری ومسلم ان الاحداث فی الامر المأثور علی طریقة لم ینقل عن النبی صلی الله علیه وسلم مثل الهیئات الجدیدة والتوقیت للعبادة والنقص او الزیادة فی الامر المأثور بدعة متضادّة للدین سواء کان فی الاعتقادیات او العملیات

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

کل ما احدثت وتدب الی عملها وجعل عملا متقربا فهو ردّ والامور الدینیة مع کثرة شعبها منحصرة اما فی التحدید واما فی حفظ المراتب الماثورة فان المراد من کلمة "ما" فی قوله "ما لیس منه" عام سواء کان فی التحدید بان یزید شیئا علی ما قرره الشارع او یکون بتغییر امر من امور الدین بالهیئة المخترعة فان اعتقد حسن ما اخترع ودینا نافعا تکون البدعة حقیقیة۔

قال الحافظ فی الفتح یحتج به فی ابطال جمیع العقود المنهیة وعدم وجود ثمراتها المبتة علیها وان النهی یقتضی لان المنهیات کلها لیست من امور الدین فیجب ردّها ویستفاد منه ان حکم الحاکم لا یغیر ما فی باطن الامر لقوله علیه السلام لیس علیه امرنا والمراد به امور الدین وفیه ان الصلح الفاسد منتقض وللماخوذ علیه مستحق الردّ انتهی (هدایة السائل ص۳۸)

وقد اطال شیخ مشایخنا المجاهد الشهید الشاه اسمٰعیل فی ایضاح الحق فافاد واجاد وکذا فی هدایة السائل لنواب صدیق حسن خان ونقل فیه من اقوال العلماء ما حاصلها ان الاحداث فی الدین ممنوع لقوله علیه السلام شر الامور محدثاتها۔ والمراد من الامر امر الدین کما مرّ ومن المحدث کذلک لان الفاظ الشارع تحمل علی المعنی الشرعی کما قال صاحب النهایة۔ وایضا من القواعد المقررة عند اهل السنة ان الالفاظ فی کلام الشارع تحمل علی المعانی الشرعیة

قال الامام ابن تیمیة رح دموت السنن اما بزیادة واما بنقص انتهی (صراط مستقیم ص۴۸)

فالزیادة والاحداث والغلو بمعنی واحد کلها منهی عنه وقد ابتلی بعض المنتسبین متاخرا الی علم او دین بنصیب من هذا۔ ومن هذا۔ ومثل ما رواه ابن عباس رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم غداة العقبة وهو علی ناقته القط لی حصی فلقطت له سبع حصیات من حصی الخذف فجعل ینفضهن فی کفه ویقول امثال هؤلاء فارموا ثم قال ایها الناس ایاکم والغلو فی الدین فانما اهلک من کان قبلکم الغلو فی الدین۔ رواه احمد والنسائی وابن ماجه من حدیث عوف ابن ابی جمیلة عن زیاد بن حصین عن ابی العالیة عنه۔ وهذا اسناد صحیح علی شرط مسلم۔ وقوله "وایاکم والغلو فی الدین" عام فی جمیع انواع الغلو فی الاعتقاد والاعمال۔ والغلو مجاوزة الحد۔

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

القاعدۃ الرابعۃ
الثواب فی الاتباع لا فی الابتداع

ولذا امرنا اللہ سبحانہ فی التنازع الی کتابہ واتباع رسولہ فان افعالہ مفسرۃ ومبینۃ لاقوالہ واحادیثہ لکتاب اللہ تعالیٰ کما فی المدخل ص۱۳۷ ج۱
قال اللہ تعالیٰ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ (سورۃ آل عمران)
وقال تعالیٰ واطیعوا اللہ والرسول لعلکم ترحمون . وقال تعالیٰ وان تطیعوہ تھتدوا .

وقال فی المدخل وکان سیدی ابو محمد رحمہ اللہ تعالیٰ یقول ان اکبر الکرامات فی ھذا الزمان فی اتباع السنۃ والعض علیھا بالنواجذ والتشمیر لامتثال فاورد بہ فی کل وقت واوان . وترک البدع وقلاھا وترک الالتفات لمن یتعاطاھا او یرضی بھا اذًا ان ھذا لیس زمان ذلک ولیس ثم اسباب تعین علیہ الا فضل اللہ ولان اکثر الناس فی ھذا الزمان لعدم الیقین وضعف الایمان لا یسکنون لما من بہ علیھم من الاتباع ولزوم الخیر والمتابعۃ والمسارعۃ الیہ حتی یروا کرامتہ اورؤیا منام وکل ذلک مھمل یحتمل الاشیاء والاتباع لا یحتمل الا وجھًا واحدًا وھو التوفیق لانہ خلعۃ محققۃ علیہ من قبل المولیٰ سبحانہ وتعالیٰ لا یرھا الا اھل الصدق والتصدیق (انتھی ص۳۱۰ ج۳)

وقال فیہ لان الشریعۃ متلقاۃ من صاحب الشرع صلوات اللہ علیہ وسلامہ وقد بین علیہ الصلوٰۃ والسلام ما تفعلہ امتہ فی کل زمان واوان فلیسعنا فیھا ما وسع السلف ان کنا صالحین لان تعظیم الشعائر واحترامھا منھم یؤخذ ومنھم یتلقی لا بما سولت لنا انفسنا ومضت علینا عادتنا لان الحکم للشرع الشریف فھو الذی یتبع لا العوائد اعاذنا اللہ من بلائہ بمنہ ص۲۷۲ ج۳

وقال فی المواھب وشرحہ الزرقانی ان الاصل فی العبادات التوقف بان یقتصر علی الوارد ولا یتجاوز الی غیر الا بدلیل ص۱۵ ج۸

فان الخیر کلہ فی الاتباع والشر کلہ فی الابتداع (المدخل ص۵۶ ج۳)

وقال لان الثواب انما یترتب علی امتثال الکتاب والسنۃ واتباع السلف الماضین فکانوا رضی اللہ عنھم یمتثلون السنۃ فی اعمالھم و

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

یخافون مع ذلك ص ۲۸۱ ج ۳۔

وقال قتیبۃ ذلك ما لم یرد فی کتاب ولا سنۃ فھو بدعۃ والبدعۃ مکروھۃ لما تقدم

قال الشاطبی فی الاعتصام فان الخیر کله فی الاتباع والشر کله فی الابتداع ص ۵۰ ج ۱ و ص ۱۵۴ ج ۲

قال الحافظ ابو شامۃ وقد قال الله تعالیٰ یا اھل الکتاب لا تغلوا فی دینکم ولا تقولوا علی الله الا الحق۔ فکل من فعل امرا موھما انه مشروع و لیس کذلك فھو غال فی دینه مبتدع فیه قائل علی الله غیر الحق بلسان مقاله او لسان حاله انتھی (کتاب الباعث ص ۱۳)

وذکر عن الامام مالك رحمه الله وای فتنۃ فی ازدیاد الخیر و قال مالك رحمه الله ان الله تعالیٰ یقول فلیحذر الذین یخالفون عن امره ان تصیبھم فتنۃ او یصیبھم عذاب الیم ○ وای فتنۃ اکبر من انك خصصت بفضل لم یخص به رسول الله صلی الله علیه وسلم

وقال مالك رحمه الله وای فتنۃ اعظم من ان ترٰی اختیارك لنفسك خیرا من اختیار الله ورسوله وحیث جاء الامر بلزوم الجماعۃ فالمراد به لزوم الحق واتباعه وان کان المتمسکون بالحق قلیلین والمخالفون کثیرین لان الحق الذی کانت علیه الجماعۃ الاولیٰ من عھد النبی صلی الله علیه وسلم ولذا نظر الی کثرۃ الباطل بعدھم (ملخصا من الباعث ص ۱۳)

وذکر عن ابن مسعود رضی الله عنه ان الجماعۃ ما وافق طاعۃ الله تعالیٰ۔

القاعدۃ الخامسۃ

اذا دار الامر بین السنۃ والبدعۃ فترك السنۃ اولیٰ

وکذلك اذا اجتمع الحلال والحرام

فی الشامی اذا تردد الحکم بین السنۃ والبدعۃ کان ترك السنۃ راجحا علی فعل البدع ص ۶۰ ج ۱)

وفی السعایۃ والامر اذا دار بین الکراھیۃ والاباحۃ ینبغی الامتناع لمنع لان دفع مضرۃ اولیٰ من جلب منفعۃ (ص ۲۶۵ ج ۳)

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

وقال شمس الائمۃ السرخسی فی شرح السیر الکبیر وعند الاجتماع یغلب الحظر ص۴۲ ج۴ ۔ وقال اذا تحقق المعارضۃ یرجح جانب الحرمۃ علی الحل ص۲۵۳ ج۱

وقولہ علیہ السلام ما اجتمع الحلال والحرام فی شیٔ الا غلب الحرام الحلال : والحدیث وان کان ضعیفا قد تکلم فیہ الحفاظ کما فی الاشباہ و لکنہ رفعہ الزیلعی شارح الکنز فی کتاب الصید وقال فی الاشباہ اذا تعارض دلیلان احدھما یقتضی التحریم والآخر الاباحۃ قدم التحریم ص۴۳

وفی البحر الرائق : ویلزم ان ما تری تردد بین بدعۃ وواجب اصطلاحی فانہ یترک کالسنۃ ص۱۶۵ ج۲ ۔

وان الامر اذا دار بین السنۃ والبدعۃ فاشتبہ الامر والتبس . وقد روی الدارمی عن عباد بن العباد فعلیکم بالوقوف عند الشبہات حتی یبین لکم واضح الحق بالبینۃ فان الداخل فیما لا یعلم بغیر علم اثم ص۸۶

قال فی مجالس الابرار وقال ابن الھمام ما تردد من العبادات بین الواجب والبدعۃ یاتی بہ احتیاطا . وما تردد بین البدعۃ والسنۃ یترک لان البدعۃ لازمۃ واداء السنۃ غیر لازم . ومثلہ فی البحر حیث قال ان الحکم اذا تردد بین سنۃ وبدعۃ کان ترک البدعۃ راجحا علی فعل السنۃ ص۲۰ ج۲

وقال وما تردد بین بدعۃ وسنۃ یترک احتیاطا کما فی المحیط ص۱۲۵ ج۲

وقال الامام السرخسی (المتوفی سنۃ ۴۸۴ وانما یؤخذ فی العبادات بالاحتیاط انتہی شرح سیر کبیر ص۱۶۱ ج۱

وقال لان عند تحقق المعارضۃ والتعارض الترجیح یجب الاخذ بالاحتیاط ص۱۹۷ ج۱

وقال فی الموضع الذی یتحقق المعارضۃ یترجح جانب الحرمۃ علی الحل ص۲۵۳ ج۱

وقال الامام المجاہد الشہید اسماعیل رحمہ اللہ تعالیٰ

وہر گاہ کہ چیزے متردد باشد درمیان سنۃ حقیقیہ وبدعۃ حقیقیہ باعتبار ضعف روایت جانب بدعت او را ترجیح می دہند واحتراز ازو لازم می شمارند چنانچہ شیخ ابن الہمام در فتح القدیر ومجالس الابرار بآن تصریح فرمودہ اند پس وقتیکہ چیزے متردد باشد درمیان سنت حکمیہ وبدعت حقیقیہ جانب بدعت او را راجح خواہد گردید واز جنس بدعات حقیقیہ البتہ شمردہ خواہد شد۔ انتہی ص۶۳

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

من الدین ترک الشبہات

قال اللہ تعالیٰ واما الذین فی قلوبہم زیغ فیتبعون ما تشابہ منہ ابتغاء الفتنۃ وابتغاء تاویلہ۔

روی الدارمی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت تلا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ھو الذی انزل علیک الکتاب منہ ایات محکمات ھن ام الکتاب واخر متشابہات: فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم الذین یتبعون ما تشابہ منہ فاحذروھم ص ۳۱ وھکذا فی مشکل الآثار ص ۲۰۶ ج ۳

وذکر ابن سعد عن ابن سیرین ما دابۃ شیٔ الا ترکہ مذ نشأ (الطبقات الکبریٰ ص ۱۹۶ ج ۱)

وقال الطحاوی رحمہ اللہ الزیغ الجور عن الاستقامۃ وعن العدل وقال والتفرق الذی یجری صعۃ الامور بخلاف ما امر اللہ بہ ص ۲۰۹ ج ۳

وقال تعالیٰ لا تقولوا راعنا ای الالفاظ المشتبہۃ۔

وروی الدارمی عن الاوزاعی قال انبئت انہ کان یقال ویل للمتفقہین بغیر العبادۃ والمستحلین للحرمات بالشبہات ص ۳۶

وروی الدارمی عن مجاہد فی قولہ تعالیٰ ولا تتبعوا السبل قال البدع والشبہات ص ۳۸

وقال الشیخ عبد القادر قدس سرہ العزیز فان کنت فی حالۃ التقوی فخالف النفس بان اخرجہ من حرام الخلق وشبہتہم ومنیتہم والاتکال علیہم والثقۃ بہم والخوف منہم والطمع فیما عندہم من حطام الدنیا فلا ترج عطاءہم علی طریقۃ الھدیۃ او الزکوٰۃ او الصدقۃ او الکفارۃ او النذر۔ انتہی مقالۃ عاشرۃ من فتوح الغیب

وفی الحدیث الصحیح دع ما یریبک الی ما لا یریبک رواہ الامام احمد عن انس رضی اللہ عنہ والنسائی وابن حبان عن الحسن بن علی رضی اللہ عنہما وحسنہ الترمذی والطبرانی عن وابصۃ بن معبد والخطیب عن ابن عمر رضی اللہ عنہما۔ وفی روایۃ دع ما یریبک الی ما لا یریبک فان الصدق یبنی رواہ ابن قانع عن الحسن۔ وفی روایۃ دع ما یریبک الی ما لا یریبک فان الصدق طمانینۃ وان الکذب ریبۃ رواہ الامام احمد والترمذی وابن حبان فی صحیحہ عن الحسن

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

وفی روایۃ دع ما یریبک الیٰ مالا یریبک فان تلک لم تجد فقد شیٔ ترکتہ للّٰہ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ والخطیب عن ابن عمر رضی اللہ عنہما وصححہ السیوطی رحمہ اللہ فی الجامع الصغیر ص۱۴

وقال الشیخ فی المقالۃ العشرون من فتوح الغیب دع ما یریبک الیٰ ما لا یریبک انتہیٰ۔

وروی الترمذی وحسنہ وابن ماجہ والحاکم عن عطیۃ العدی لا یکون الرجل من المتقین حتی یدع مالا باس بہ

وفی الحدیث لعن اللہ الیہود حرمت علیہم الشحوم فجملوھا وباعوھا واکلوا اثمانھا رواہ

وفی الحدیث الحلال بیّن والحرام بیّن وبینھما امور مشتبھات۔ رواہ البخاری ومسلم کما فی المشکوٰۃ ص۲۴۱ الا انہ لیس فیہ لفظۃ "امور"

والمؤمنون وقافون عند الشبھات

وفی الحدیث من حام حول الحمیٰ یوشک ان یقع فیہ

وقد روی الشیخان عن ابی عبد اللہ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول ان الحلال بیّن وان الحرام بیّن وبینھما امور متشابھات لا یعلمھن کثیر من الناس فمن اتقی الشبھات فقد استبرأ لدینہ وعرضہ ومن وقع فی الشبھات وقع فی الحرام کالراعی یرعیٰ حول الحمیٰ یوشک ان یرتع فیہ۔ الا وان لکل ملک حمیً الا وان حمیٰ اللہ محارمہ الا وان فی الجسد مضغۃً اذا صلحت صلح الجسد کلہ واذا فسدت فسد الجسد کلہ الا وھی القلب

فالامور المشتبھۃ فی الحل والحرمۃ ینبغی الاجتناب منھا وھذا الاشتباہ لا یکون علی الراسخین فی العلم کما قال ابن رجب فی جامع العلوم والحکم ص۵۶

وقال الامام ابن تیمیۃ رحمہ اللہ فی الصراط المستقیم ص۱۳ وقد قال العلماء ان فساد الدین علی قسمین الاعتقاد الباطل والتکلم بہ وھو البدع وفسق الاعمال ونحوھا والاول من جھۃ الشبھات والثانی من جھۃ الشھوات ولذلک السلف یقولون احذروا فتنۃ العالم الفاجر والعابد الجاھل۔ فان فتنتھا فتنۃ لکل مفتون فھذا یشبہ المغضوب علیہم الذین یعلمون الحق

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

ولا یتبحونه وهذا یشبه الضالین یعملون بغیر علم

فالصبر یترك الشهوات وبالیقین تدفع الشبهات ولذلك وصف الله الائمة المتقین بهما وجعلناهم ائمة یهدون بامرنا لما صبروا وكانوا بایاتنا یوقنون. وفی الحدیث المرسل ان الله یحب البصیر الناقد عند ورود الشبهات ویحب العقل الكامل عند حلول الشهوات فداء المبتدعة الشبهات ودواء المتسقة الشهوات لكن الثانی یحسبها عصیانا والاول یظنها طاعة ودینا

قال الامام ولی الله الدهلوی رحمه الله ومن اصول دینه صلی الله علیه وسلم ان الحلال بین والحرام بین وبینهما مشتبهات. فمن اتقی الشبهات فقد استبرأ لدینه. فترك الشبهة سنة مؤكدة.

والشبهة علی ضروب. منها ان یكون اللفظ غیر منضبط المعنی فیكون هناك ثلثة مواد مادة تطلق علیه اللفظ یقینا ومادة لا تطلق علیه یقینا ومادة لا یدری هل یصح علیه الاطلاق ام لا مثل لفظ "السفر" یطلق علی سیر المراحل مما یحتاج الی زاد ومركب ورفقة ولا یتیسر علی صاحبه یقینا ولا یطلق علی المشی الی السوق والحوائط القریبة من البلد یقینا والامر مشتبه فی السیر اكثر الیوم فانا نفهم من لفظ السفر بطریق استلزام اللفظ حمل الاثقال والمشقة الزائدة والبیوتة بارض غربة كما یفهم من لفظ الیتم العجز عن الكسب والفقر ونجد من ذاتیات اللفظ انه خروج لا رجوع بعده من یومه والا كان تردادا فی الحاجة لا سفرا فالذاتیات فی هذه الصورة موجودة واللوازم مفقودة

ومنها ان تكون الحكم منوطا یقینا بعلة هی مظنة لمقصد ثبت یقینا ویوجد هناك نوع لا یوجد فیه المقصد یقینا كما ان استبراء المشتراة منوطة بتبدل الملك. والمقصد عدم اختلاط الماءین لئلا یختلط الانساب والمشتراة من الصبی او الغائب المدة غیبته نوع لا یوجد فیه المقصود یقینا فیكون من الشبهات.

ومن اصول دینه صلی الله علیه وسلم الوقف علی المتشابهات فلا یتكلم فیها بالعقل. ومن صور ذلك ما قد ورد من اجلاس المیت فی القبر وسؤاله وتفسیح قبره وتضییقه وصیاحه. وما قد اختلف الروایات

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

صفة الحشر والبعث قريبًا من مائة وجوه من الاختلاف من التقدم
التأخر لبعض الواقعات على بعض وغير ذلك . فالواجب في ذلك ان
يتكلم فيها يرجع علمها الى الشارع انتهى (البدور البازغة ص۲۰۳)

قوله عليه السلام ما رآه المسلمون حسنًا فهو عند الله حسن

وقد استدل بذلك بعض الناس على ما اعتادوه ان العلماء قد حسنوا ذلك
فعل وذلك باطل من وجوه

(تحقيق ماذكروه :)

الاول ان هذا ليس بحديث بل من قول عبد الله بن مسعود رضي الله
عنه كما في مجالس الابرار ص۱۳۱ وتذكرة الموضوعات ص۹۱

قال الامام الرازي في تفسيره والعيني في شرح الهداية بعض حديث
موقوف على ابن مسعود رضي الله عنه رواه احمد والبزار والطبراني والطيالسي
وابو نعيم والبيهقي في المدخل وفي كتاب الاعتقاد واخرجه الحاكم وصححه ونسب
جماعة الى النبي صلى الله عليه وسلم

وروى رزين عن ابن مسعود رضي الله عنه انه قال من كان مستنًّا
فليستنّ بمن قد مات اولئك اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم كانوا
افضل هذه الامة ابرها قلوبًا واعمقها علمًا واقلها تكلفًا اختارهم الله لصحبة
نبيه ولاقامة دينه فاعرفوا لهم فضلهم واتبعوهم على اثرهم وتمسكوا بما
استطعتم من اخلاقهم وسيرهم فانهم كانوا على الهدى المستقيم (ايضاح الحق ص۹)

ولفظ السيرة ما اشتهر في ما بينهم ولم ينكر منهم احدٌ الا ما وقع بطريق
الندرة فانه لا يعدّ سيرة . وكذلك لفظ اصحابي الجمع المكسر المضاف الى ياء
المتكلم يدل على الاستغراق كما في التشهد اذا قال ذلك اصاب كل عبد صالح
في السماء والارض .

فالاستغراق على قسمين حقيقي ما فعله جميع الصحابة وعُرف ما فعله
الزم وسكت الآخرون من غير نكير . فما وقع من بعض الصحابة ندرة او
اختلفوا فيه او وقع النكير على بعض لا يعدّ سيرة حتى يتبع وستبدو ادلة
المبتدعين المستنجدين بالقبور من هذا القسم في روايات ندرة غريبة

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

لایعلم من این ینقلونها ولا الی صحاح یسندونها ویظنون ببدعتهم انهم یحسنون وعن السنّة مشاقون مصادمون قال تعالیٰ ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبیّن له الهدیٰ ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولّه ما تولّیٰ ونُصْلِه جهنّم وساءت مصیرا

❁ اتباع المتصوفة فی الدین ❁

قال الشاطبی فی الاعتصام بعد ما ذکر وصفهم ولکنهم فی کثیر من الامور یستحسنون اشیاء لم تأتِ فی کتاب ولا سنة ولا عمل بامثالها السلف الصالح (ثم قال) فمن ذٰلک انهم یعتمدون فی کثیر من الاحکام علی الکشف والمعاینة وخرق العادة (الی ان قال) فمثل هٰذه الاشیاء اذا عرضت علی قواعد الشریعة ظهر عدم البناء علیها اذ المکاشفة او الهاتف المجهول او تحرک بعض العروق لایدل علی التحلیل ولا التحریم لامکانه فی نفسه ص ۱۶۸

واکثرهم متفقون ان ما یقع فی کشفهم فیعبرون منها بالالفاظ التی لاتدل علی الحقیقة بل هی تعبیرات فلذٰلک عدّ کثیر منهم المعذورون قبل ان الالفاظ صدرت منهم فی السکر. وقال شیخ مشایخنا مرزا مظهر جان جانان الشهید قدس سرہٗ کلماتِ ایشان متشابہ دارند انتہی کلمات طیبات ص ۱۵

وهکذا اعتذر عن ابن عربی کثیر من المشایخ فی وحدة الوجود وغیرها من المسائل

قال الامام ابن تیمیة رح واما اولئک الضلال اشباه المشرکین والنصاریٰ فجدتهم احادیث ضعیفة او موضوعة او منقولات عمن لایحتج بقوله ان یکون کذبا علیه واما ان یکون غلطا منه اذ هی نقل غیر مصدق عن قائل غیر معصوم وان اعتصموا بشیء مما ثبت عن الرسول صلے اللہ علیہ وسلم حرفوا الکلم عن مواضعه وتمسکوا بمتشابهه وترکوا محکمه کما یضل النصاریٰ کما فعل هٰذا الضال. اخذ لفظ الاستغاثة وهی تنقسم الی الاستغاثة بالحی وبالمیت. و الاستغاثة بالحی فی ما یقدر علیه وما لایقدر علیه فجعل حکم ذلک کله واحدا انتہی (کتاب الاستغاثة ص ۲۵۲)

ولاشک ان هٰذا دأب جمیع المبتدعین الضالین امّا یفترون علی العلماء

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

الراسخین وامایحرفون کلامھم وامایدسسون فی کتبھم اویروون من الاحادیث
والاسند لھا ولا زمام وقد قال ابن المبارک لولا الاسناد لقال من شاء
ماشاء کما فی صحیح مسلم ص۱۳
وھکذا رواہ ابن ابی حاتم من روایۃ عبدان بن جبلۃ عن ابن المبارک
(کتاب الجرح والتعدیل ص۱۶)

وقد ذکرنا فی البصائر کلاماً طویلاً
وبالجملۃ جمیع استدلالات المبتدعۃ واھیۃ ضعیفۃ واھیۃ سیالۃ
لا تقف عند حدٍ وانھم منتسبون الی نحلۃ ویتبعون المتشابھات ویحملون
الآیات علی غیر ماحملہ السلف الصالح ویتمسکون علی الاحادیث الواھیۃ
الموضوعۃ فلا تغتر بذکرھم مایقولون وینسبون

وقال الحافظ ابن کثیر فی قولہ تعالیٰ فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ
قُلُوْبِھِمْ زَیْغٌ ای ضلال وخروج عن الحق الی الباطل فیتبعون ماتشابہ
منہ ابتغاء الفتنۃ ای انما یاخذون منہ بالمتشابہ الذی یمکنھم ان یحرفوہ
الی مقاصدھم الفاسدۃ وینزلوہ علیھا لاحتمال لفظہ لما یصرفونہ. فاما الحکم
فلا نصیب لھم فیہ لانہ دافع لھم وحجۃ علیھم لا لھم کما لو احتج النصاریٰ بان
القرآن قد نطق بان عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ وکلمتہ القاھا الی مریم
وروح منہ وترکوا الاحتجاج بقولہ ان ھو الا عبد انعمنا علیہ الآیۃ ص۳۴۵

قال الشاطبی رحمہ اللہ انک لا تجد مبتدعاً ممن ینسب الی
الملۃ الا وھو یستشھد علی بدعتہ بدلیل شرعی فینزلہ علی ما وافق عقلہ وشھوتہ
وھو امر ثابت فی الحکمۃ الازلیۃ التی لا مردّ لھا. قال تعالیٰ یُضِلُّ بِہٖ کَثِیْرًا
وَّیَھْدِیْ بِہٖ کَثِیْرًا وقال وکذلک یُضِلُّ اللّٰہُ مَنْ یَّشَآءُ وَیَھْدِیْ من یشاء
الی امثال ذلک مما یساق لھم من الادلۃ المتشابہ. منھا لا الواضح والقلیل منھا کالکثیر
وھو ادل الدلیل علی اتباع الھدیٰ

(اقول) وھذا تقدیر واضح یشھد لہ الواقع فی تسمیۃ البدع ضلالات
ویشھد لہ ایضا احوال من تقدم قبل الاسلام وفی زمان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم. فان اللہ تعالیٰ قال واذا قیل لھم انفقوا مما رزقکم اللہ قال الذین
کفروا للذین اٰمنوا انطعم من لو یشاء اللہ اطعمہ فان الکفار لما امروا بالانفاق

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

شحوا على اموالهم واراد وا ان يجعلوا ذلك مخرجا فقالوا انطعم من لو يشاء الله اطعمه ومعلوم ان الله لو شاء لم يحوج احدا الى احد ولكنه ابتلى عباده ليظر كيف يعملون فحقق هواهم على هذا الاصل العظيم واتبعوا ما تشابه من الكتاب بالنسبة اليه فلذلك قيل لهم ان انتم الا في ضلل مبين انتهى ص ۱۰۱

فادلة المبتدعين باسرها اما من المتشابهات ياخذون منها التاويل الباطل۔ واما من الاحاديث الضعيفة الواهية التي لا يقبلونها صيارفة الحديث

والجواب ما يقولون ان للحديث الضعيف يكفي العمل بها ما قال **الشاطبي في الاعتصام** واخذ بعض العلماء بالحديث الحسن لانه عند المحدثين بالصحيح لان سنده ليس فيه من يعاب بجرحه متفق عليها۔

وكذلك اخذ من اخذ منهم بالمرسل ليس الا من حيث الحق بالصحيح في ان المتروك ذكره كالمذكور والعدل فاما دون ذلك فلا يوخذ به بحال عند علماء الحديث۔

ولو كان من شان اهل الاسلام اذا يبين عنه الاخذ من الاحاديث بكل ما جاء عن كل من جاء لم يكن لانتصابهم للتعديل والتجريح معنى مع انهم قد اجمعوا على ذلك ولا كان لطلب الاسناد معنى يتحصل ص ۱۷۹

وغالب الظن على الاحاديث الضعيفة ان النبي صلى الله عليه وسلم لم يقلها فما ظنك بالاحاديث الموضوعة

او نقول ان من قال بالعمل بها فذلك حين لا يعارضها نصوص الكتاب والسنة الصحيحة

او نقول ان الوهم والظن غالب على بعض الرواة فذلك من ظنهم۔

ومانقل عن الامام احمد ان الحديث الضعيف خير من القياس فذلك اجتهاده۔ وانه اراد ما هو قريب الى الحسن او المراد من القياس الفاسد

وبالجملة ان الاحكام لا تثبت الا من طريق صحيح فان الدين قوي متين لا ينهض على الضعيف المهين۔ والنصوص القاطعة توارث اليقين هكذا نرى ابراهيم ملكوت السماوات والارض وليكون من الموقنين

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

القاعدۃ الخامسۃ

التحدید للعبادات فی الھیئات والازمان والاوقات یکون من الشارع

قال اللہ تعالیٰ ومن یتعدّ حدود اللہ فقد ظلم نفسہ وقال وقال تعالیٰ تِلْکَ حدود اللہ فلا تعتدوھا

فالاوقات والھیئات حدود فمن وقّت للعبادۃ وقتا معینا بحسبہ حسنا بغیر الشرع فقد تعدی حدودہ وکذلک من وضع للعبادۃ ھیئۃ مخترعۃ فقد ضاھی بنفسہ شارعا. وقد قال علماء الاصول ان التقیید للمطلق نسخ

وعن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال من عمل عملا لیس علیہ امرنا فھو رد کما فی البخاری ص۱۰۹۲ ومجالس الابرار ص۲۹۸ والمحلی ص۶۹ ج۱

حکمۃ التحدید

قال الامام ولی اللہ الدھلوی رحمہ اللہ تعالیٰ لھم عادات قد یُفَرِّطُون فیھا وقد یُفَرِّطُوْنَ فیقع الجور والاعراض عن الجناب القدسی فی کلتیھما فاذا اکلف فی الملابس احد وتعرّی اخر واکل اللحم احد منھم وعمھم اخر فاقتضت المصلحۃ تعیّن وضع واحد مالم یتجاوزہ لھم امور دائرۃ بین الاباحۃ والحظر یتضرر بہ احد فی دینہ وماله او یتضرر اخر فاقتضت الحکمۃ ان یشرع لھم عبادات ھی بعینھا عقوبات من وجہ (تفہیمات الٰہیہ ص۴۷ ج۲)

وروی الطبرانی فی الکبیر وابو نعیم فی الحلیۃ والبیھقی فی السنن عن ابی ثعلبۃ الخشنی ان اللہ تعالیٰ فرض فرائض فلا تضیعوھا وحدّ حدودا فلا تعتدوھا وحرّم اشیاء فلا تقربوھا وترک الاشیاء من غیر نسیان فلا تبحثوا عنھا. وھکذا نقلہ النووی فی الاربعین عن الدارقطنی

وروی الطبرانی عن ابی الدرداء وفیہ وسکت عن کثیر من غیر نسیان فلا تکلفوھا رحمۃ من اللہ فاقبلوھا. لم یروہ عن قرۃ الا اصرم بن حوشب انتھی. (معجم صغیر ص۲۳)

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

فالتحديد على قسمين ؛ في الكميات كتعداد الركعات ؛ وفي الهيئات كما للصلوٰة من تقديم القيام على الركوع والركوع على السجود. ولاشك ان كل واحد منهما حق الشارع. وكذلك التحديد زمانا ومكانا. كفضيلة المساجد الثلثة على الاخر ورمضان للصوم ويوم الجمعة للصلوٰة. فالتحديد في هذه الاقسام حق الشارع فتعين للعبادات الاوقات المرضية عنده لا اختيار فيه للعباد الا ما نذروا على انفسهم فيلتزم عليهم وليس لهم ان يفضلوا زمانا على زمان فالسعد والنحس متعلق في الايام والليالي تصرف فيما قرر الشارع لنفسه فترهم مضاهين للشارع في تعيين الايام للعبادة والازمان لها فيقصد قرن ليلة الجمعة ويفضلان ذلك على الاخر وكذلك تراهم مسرعين الى قبور الانبياء لاداء الحاجات هنا تاركين بيوت الله المساجد والجماعات. ويتضرعون ويستغيثون بهم مالا يتضرعون وقت السجود الى الله سبحانه ويستنجدون بهم ويشقون الجيوب ويتفزرون الخدود كما كان المشركون يفعلون عند الاصنام وقد اشبعنا الكلام على ذلك في البصائر

الا ترى ان الشارع قد كمل التحديد وقرره في العبادات من تعداد الركعات في الفرائض واعداد السالكين في الكفارات والاشواط في الطواف وتعين الايام للحيض والنفاس والعدة والايلاء فما ترك المساع للعباد وقرر الاماكن من منى وعرفات والبيت ورغب العباد في العبادة الى المساجد ولذلك استحبوا النكاح في المسجد لانه نوع عبادة وقرر الاركان والشرائط تمهيدا وتكميلا للعبادات كالغسل والوضوء للصلوٰة والجنازة ومس المصحف والاحرام وتقديم السحور للصيام وتقديم البسملة والاستخارة في سائر الامور وغير ذلك من الامور المستحبة. وبعد العبادة للاذكار الواردة بعد الصلوٰة والدعاء والجلوس الى طلوع الشمس فبدلوا الصلوٰة على النبي صلى الله عليه وسلم الفاظا شركية من قولهم "يا دافع البلاء" واختزعوا الدعاء هيئة اجتماعية بعد السنن لم يؤثر عن النبي صلى الله عليه وسلم ولا عن الصحابة رضي الله عنهم ولا عن السلف الصالحين رحمهم الله فاداء العبادة على غير ما قررها الشارع بدعة

فالزيارة للقبور من الشارع لم تنقل بالاجتماع بل حذر من الاجتماع لها وقال اللهم لا تجعل قبري وثنا ولا عيدا.

قال الشاطبي من البدع المكروهة الزيادة في المندوبات المحدودات

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

کما ورد فی التسبیح عقب الفریضة ثلثا وثلثین فتفعل مائة

وقال بل شان العلماء اذا حددوا شیئا وقف عندہ وعد الخروج عنہ قلة ادب. والزیادة فی الواجب او علیہ اشد فی المنع لانہ یؤدی الی ان یعتقد ان الواجب ھو الاصل والمزید علیہ. ولذلك نھی مالك رحمہ اللہ عن ایصال ستة من شوال لئلا یعتقد انھا من رمضان.

وخرج ابوداؤد فی مسندہ ان رجلا دخل الی مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی الفرائض وقام لیصلی رکعتین فقال لہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اجلس حتی تفصل بین فرضك ونفلك فھلکذا اھلك من قبلك فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصابك اللہ بك یا ابن الخطاب. یرید عمر رضی اللہ عنہ ان من قبلنا وصلوا النوافل بالفرائض واعتقدوا الجمیع واجبا وذلك تغییر للشرائع وھو حرام بالاجماع ص ۱۴۹.

ومن موجبات الدین الکامل ان الشارع بین التحدید فی مقدار العبادات نحو تعداد الرکعات والفرائض والصیام وتعداد المساکین فی الکفارات والاشواط فی الطواف والایام فی الحیض ومدة الحمل والایلاء والطلاق والتثلیث فی الغسل

وکذلك وضع للعبادة ھیئات العبادة کالقیام والرکوع والسجدة والقعدة للصلوات واستقبال القبلة ووضع الیمین علی الیسار وھیئة الاحرام والوقوف ورمی الجمار.

وکذلك التحدید فی الاوقات کالاوقات الخمسة للصلوة ورمضان للصیام وذی الحجة للحج ویوم الجمعة والعیدین للصلوة فما ترك المشارع فی شئ للعباد. فمن اخترع شیئا من المقدار والھیئة او خصص یوما فقد ضاھی نفسہ للشارع.



Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

القاعدۃ السادسۃ
الصالحۃ من الاعمال ماسوّغہ الشرع

قال البیضاوی رحمہ اللہ فی تفسیر قولہ تعالیٰ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ان الصالح من الاعمال ماسوّغہ الشرع. فلیس لاحدٍ ان یضع العبادات الا حیث وضعھا الشارع

قال فی مجالس الابرار ولیس لاحدٍ ان یضع العبادات الا فی موضعھا التی وضعھا فیھا الشرع ومضیٰ علیھا السلف. الا ترٰی ان قراءۃ القرآن مع کونھا من اعظم العبادات لا یجوز للمکلف ان یقرءھا فی الرکوع ولا فی السجود ولا فی القعدۃ لان کلًّا منھا لیس محلًّا للتلاوۃ (انتہی ص۲۹ وھکذا فی ص۲۹۹).

وقال الشاطبی فی الاعتصام وقد ثبت بالنقل الصحیح الصریح بانہ لا یتقرب الی اللہ الا بالعمل بما شرع وعلی الوجہ الذی شرع ص۵۸

فکل ما لم ینقل عن الشارع یجب طرحہ ولا یتبع فی ذلک المشایخ وان الی الاموال خراقم وھجرھم فانما صلۃ الرحم فی اتباع الشریعۃ لا فی تواطؤ المبتدعۃ.

قال فی المدخل لان صلۃ الرحم انما ھی مطلوبۃ فی الشرع الشریف بالاتباع والامتثال لا بالابتداع بل الابتداع اذا فعل کان قطعا للرحم وان کان یدخل بہ السرور فی الوقت فھو فی الحقیقۃ قطع انتہی ص۲۹ ج۳

وقال فیہ ان الفۃ العوائد من عادات المشرکین ولذا انکرت قریش علی النبی صلے اللہ علیہ وسلم واستدلوا باتباع الاٰباء کما ذکر اللہ عنھم فی کتابہ فی مواضع الفینا علیہ اٰباءنا بل کان ھذا حجتھم فی الافعال الشرکیۃ کما فی سورۃ البقرۃ وسورۃ المائدۃ والانعام وسورۃ یونس والنحل والصّٰفّٰت والجاثیۃ وغیرھا من السور.

وقال فی المدخل لیس لنا ان نضع العبادات الا حیث وضعھا صاحب الشرع صلوٰۃ اللہ علیہ وسلامہ ص۱۳۰ ج۲

فان العبادۃ لا یزاد فیھا ولا ینقص. منھا قال الشاطبی لان الزیادۃ

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

فیہا والنقصان منہا بدعۃ منکرۃ انتہی الاعتصام ص۱۵۴ ج۱

واذا تدبرت فی الامور الدینیۃ وجدتہا مع کثرۃ شعبہا منحصرۃ فی بابین. باب التحدید و باب حفظ المراتب کما ہی منقولۃ. وقد امر اللہ تعالیٰ بالتأسی والاقتداء بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم فی آیات قال اللہ تعالیٰ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ. فیجب التاسی بہ صلی اللہ علیہ وسلم فی افعالہ صورۃ وصفۃ وقال تعالیٰ ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ. فالصالح من الاعمال فی حقنا ما فعلہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولم یکن مخصوصًا بہ کالزیادۃ فی النکاح والوصال فی الصوم ولم یکن من افعالہ الجبلیۃ المباحۃ اذ لا قربۃ فی مباح وہذا ہو مختار الآمدی کما فی صحیح مسلم ص۲۰۵ ج۱

❁ القاعدۃ السابعۃ ❁

ان المندوبات تنقلب مکروہات بالالتزام

قال الطیبی فی شرح المشکوٰۃ ان من اصر علی مندوب وجعلہ حتمًا ولم یعمل بالرخصۃ فقد اصاب منہ الشیطان فکیف من اصر علی بدعۃ او منکر. وہکذا قال الملا علی القاری. وہکذا فی فتاوی دار العلوم دیوبند ص۹۴ ج۳ وہکذا فی السعایۃ لمولانا عبد الحی ص۲۶۳ ج۲)

وقال الحافظ ابن حجر قال ابن المنیر فیہ ان المندوبات قد تنقلب مکروہات اذا رفعت عن رتبتہا. لان التیامن مستحب فی کل شیء ای من امور العبادۃ. لکن لما خشی ابن مسعود رضی اللہ عنہ ان یعتقد وجوبہ اشار الی کراہیتہ واللہ اعلم (فتح الملہم ص۲۶۹ ج۲ وفتح الباری ص۲۸۱ ج۱)

وفی الفتاوی البزازیۃ لا ینبغی ان یتکلف لالتزام ما لم یکن ص۵۶ ج۵ وکثیرًا ما یکون العمل شرعیا لکن ترک المداومۃ والالتزام علیہ یکون مطلوبا لئلا تصیر واجبا وفرضا فیرتفی من درجتہ

قال الشاطبی فی الاعتصام وبالجملۃ فکل عمل اصلہ ثابت شرعا الا ان اظہار العمل بہ والمداومۃ علیہ مما یخاف ان یعتقد انہ سنۃ وترکہ

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

مطلوب فی الجملۃ ایضا من باب سدّ الذرائع ص۲۵

وقد مثّل لذلک بامثلۃ کثیرۃ فی الاعتصام

منہا کرہ مالک رحمہ اللہ اتباع رمضان الست من شوال۔ ووافقہ ابوحنیفۃ رحمہ اللہ فقال لا استحبّہا۔ مع ما جاء فی الحدیث

ومنہا کرہ مالک دعاء المتوجّہ بعد الاحرام وقبل القراءۃ وکرہ غسل الید قبل الطعام۔ وانکر علی من جعل ثوبہ امام الصف فی المسجد

ومنہا انہم کرہوا ان یقول لہ ادعُ اللہ لی واستغفر واللہ لی لئلا یکون ذلک سنۃ

فخرج الطبرانی عن مدرک بن عمران قال کتب رجل الی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فادع اللہ لی فکتب الیہ عمر رضی اللہ عنہ انی لست بنبیّ ولکن اذا اقیمتِ الصلوٰۃ فاستغفر اللہ لذنبک۔

وہکذا عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ انہ ما قدم الشام اتاہ رجل فقال استغفر لی۔ فقال غفر اللہ لک ثم اتاہ اخر فقال استغفر لی فقال لا غفر اللہ لک ولا لذلک انبیٌّ انا؟ وہذا اوضح فی انہ فہم من السائل امرًا زائدًا وہو یعتقد فیہ انہ مثل النبی صلی اللہ علیہ وسلم او انہ وسیلۃ۔ الی ان یعتقد ذلک او یعتقد انہ سنۃ تلزم او تجری فی الناس مثل السنن الملتزمۃ

ثم ذکر عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ مثل ذلک الی ان قال ان ہذا یذہب الی نساءہ فیقول کذا ای جیاتی الی نساءہ لمثلہا ویشتہر الامر حتی یتخذ سنۃ۔ یعتقد فی حذیفۃ رضی اللہ عنہ ما لا یحبّہ ہو لنفسہ۔ وذلک یخرج المشروع عن کونہ مشروعًا ویؤدی الی التشنیع واعتقاد اکثر ما یحتاج الیہ

ثم ذکر عن ابراہیم النخعی ذلک وروی منصور عن ابراہیم قال کانوا یجتمعون فیتذاکرون فلا یقول بعضہم لبعض استغفر لنا

فتامّلوا یا اولی الالباب الی ما اخترعوا الیوم من العبادۃ ویقولون بالویل والملامۃ علی من یترکہا ویقولون ترکت السنۃ وان لم یکن لہا اصل فی الشرع مثل الدعاء بعد السنن بہیئۃ الاجتماع وحیلۃ الاسقاط و الاستنابۃ والمواظبۃ عقیب الصلوات وفی العیدین والجمعۃ مع ان کل ما یدع

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

مع ان کلها بدع ومنکرات. ومن ینهی عن ذلك یعدونه متشددًا فی الدین ومن داهن و تساهل وترك الامر بالمعروف والنهی عن المنکر فیعدونه صالحًا ولیًا. قال الله تعالیٰ عن ثمود وقالوا یا صالح قد کنت فینا مرجوا قبل هذا۔

وذکر الزرقانی قول ابن منیر کما مرّ ان المندوب قد ینقلب مکروهًا اذا خیف علی الناس ان یرفعوه عن رتبته. لان التیامن مستحب فی کل شیٔ ای من امور العبادة لکن لما خشی ابن مسعود رضی الله عنه ان یعتقد وجوبه اشار الی کراهته

وقال ابو عبیدة لمن انصرف عن یساره "هذا اصاب السنة" یرید والله اعلم حیث لم یلزم التیامن. علی انه سنة او واجب. والا فمن یظن ان التیاسر سنة حتی یکون التیامن بدعة. انما البدعة فی رفع التیامن عن رتبته ص۲۱۷

وفی مجالس الابرار وکل مباح ادّی الی هذا فهو مکروه. حتی افتی بعض الفقهاء حین شاع صوم ایام البیض فی زمانه بکراهته لئلا یؤدی الی اعتقاد الواجب مع ان صوم ایام البیض مستحب وَرَدَ فیه اخبار کثیرة فما ظنّك بالمباح وما ظنك بالمکروه ص۲۹۹۔

وما روی البخاری ومسلم عن ابن عمر رضی الله عنهما انه قال لصلوٰة الضحیٰ بدعة فقال العینی اظهارها فی المسجد والاجتماع لها هو البدعة لا ان نفس تلك الصلوٰة بدعة وهکذا فی النووی ص۴۰۹

وحدیث ابن مسعود رضی الله عنه رواه ابن ابی شیبة قال ابو معاویة ووکیع عن الاعمش عن عمارة عن الاسود قال قال عبد الله لا یجعلن احدکم للشیطان من نفسه جزءً الایری الا ان حقًا علیه ان لا ینصرف الا عن یمینه اکثر ما رأیت رسول الله صلے الله علیه وسلم ینصرف عن شماله ص۲۰۶

وهکذا رواه ابو داؤد الطیالسی ص۳۷ وکذا البخاری فی ص۱۱۷

وفی الدارمی عن یسار وروا ه عن السدی قال سمعت انسًا رضی الله عنه اذا یقول رأیت رسول الله صلے الله علیه وسلم ینصرف عن یمینه ص۸۶۲

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

وفی مجالس الابرار وکل مباح ادی الی هذا فهو مکروه حتی افتی بعض الفقهاء حین شاع صوم ایام البیض فی زمانه بکراهته لئلا یؤدی الی اعتقاد الواجب. مع ان صوم ایام البیض مستحب وورد فیه اخبار کثیرة فما ظنك بالمباح وما ظنك بالمکروه. ولیس هذا الا الفتنة التی قال فیها عبد الله بن مسعود رضی الله عنه کیف انتم اذا التبستم فتنة یهرم فیها الکبیر وینشأ فیها الصغیر تجری علی الناس بدعة یتخذ ونها سنة اذا غیرت قیل غیرت السنة او هذا منکر ص ۲۹۹

وقال الحلبی فی شرح المنیة ومایفعل عقیب الصلوٰة مکروه لان الجهال یعتقدونها سنة او واجبة وکل مباح یؤدی الیه فمکروه انتهی ص ۵۷۳

وهکذا فی رد المحتار ص ۴۷

وهکذا فی العالمگیریه ص ۱۳۶ وقال وهکذا فی الزاهدی

وقد تقرر فی الاصول ان لا قربة فی مباح کما قال العلامة محب الله البهاری فی مسلم الثبوت اذ لا قربة فی مباح وهذا هو مختار الآمدی والوقف وعلیه الکرخی والامام الرازی ص ۲۰۵.

وقد ذکر علماء الاصول رحمهم الله

ان افعاله صلی الله علیه وسلم تنقسم الی سبعة اقسام

الاول ما کان من هواجس النفس والحرکات البشریة کتحریك الاعضاء فلا یتعلق بهذا القسم نوع من الاتباع

والثانی مالا یتعلق بالعبادات کالقیام والقعود والنوم. فلیس علینا الاقتداء فیها. لکنه یدل علی الاباحة عند الجمهور.

ونقل الباقلانی عن قوم انه مندوب. وکذا قال الغزالی فی المنخول. وکان عبد الله بن عمر رضی الله عنهما یتتبع فیها کما هو منقول عنه.

الثالث ما احتمل انه خرج من الجبلة الی التشریع بالمواظبة علیه فهذا القسم دون القربة وفوق الجبلة وذلك ان ثبت فیه مجرد الفعل فان وقع فیه الارشاد الی هیئة من الهیئات کالاکل واللبس والشرب فهذا

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

قسم اخر۔ واختلفوا فی القسم الثالث هل هو من التشریع فیکون مندوبًا او من غیر التشریع۔

الرابع ما علم اختصاصه به صلی اللہ علیہ وسلم کالوصال والزیادة علی اربع فهو خاص به صلے اللہ علیہ وسلم یمنع التأسی فیه

الخامس ما ابهمه صلے اللہ علیہ وسلم لانتظار الوحی کتعیین الحج فاختلفوا فی الاقتداء فیه

السادس مایفعله من غیر عقوبة له۔ فاختلفوا فیه فی الاقتداء وعدمه۔ وقیل بالاجماع هو موقوف علی معرفة السبب۔

السابع الفعل المجرد عما سبق۔ فان ورد بیانا کقوله علیه السلام صلوا کما رأیتمونی اصلی۔ وخذوا عنی مناسککم۔ وکالقطع من الکوع فی السرقة۔ فلا خلاف فی وجوبه فی حقنا۔ وان ورد بیانا للمجمل فذلك فی حکم المجمل فی الوجوب والندب

واما ما ظهر منه صلے اللہ علیہ وسلم علی قصد القربة فاختلفوا فیه علی اقوال۔

فقیل بالوجوب مطلقا للنصوص الواردة من قوله تعالیٰ وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فخذوه وقوله تعالیٰ فلیحذر الذین یخالفون عن امره وقوله تعالیٰ اطیعوا اللہَ واطیعوا الرسول ولاجماع الصحابة رضی اللہ عنہم انهم کانوا یقتدون بافعاله۔ ولان الشئ یحمل علی اعظم مراتبه۔

والجواب من هذا ان الاتباع والاقتداء یجب علی الصفة التی هی ثابتة منقولة عنه صلی اللہ علیہ وسلم من الوجوب والندب۔ وکذلك تأسی به الصحابة رضی اللہ عنہ والشئ یحمل علی اعظم مراتبه اذا لم تکن هنا قرینة صارفة۔

والقول الثانی انه للندب۔ والدلیل علی ذلك قوله تعالیٰ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوة حسنة۔ ولو کان للوجوب مطلقا لقال تعالیٰ علیکم وان المندوب تیقن والوجوب محتمل فیحمل علی التیقن

القول الثالث انه للاباحة

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

القول الرابع التوقف

فالعمل الصالح ما فعله صلی اللہ علیہ وسلم علی وجہ القربۃ غیر مخصوص بہ

وقد کانت بعض افعالہ صلی اللہ علیہ وسلم صدرت منہ جبلۃ ما أمرنا بالاقتداء بہ فکیف تصیر الافعال المنقولۃ من غیر صالحۃ یجب فیھا التأسی بہ صلے اللہ علیہ وسلم. والتاسی بہ صلے اللہ علیہ وسلم یجب علینا بالصفۃ التی نقل منہ. فان نقل منہ صلی اللہ علیہ وسلم علی صفۃ الوجوب فوجوب وعلی صفۃ الندب ندب. فمن زاد علی صفۃ الندب فقد تعدّی حدود اللہ تعالیٰ ولھذا قال العلماء بکراھتھا.

القاعدۃ الثامنۃ

ان الاحکام تبنی علی المقصود لا علی ظاھر اللفظ عند اللہ فی الثواب و العقاب



ولذلک الغی الشارع الالفاظ التی لم یقصد المتکلم معانیھا کالنائم و الناسی و السکران والجاھل والمکرہ فی اصح قولی العلماء والمخطی من شدۃ الفرح کمن قال من شدۃ فرحہ براحلتہ بعد یأسہ منھا کما رواہ المسانید و السنن اللھم انت عبدی وانا ربک وکذلک ردّ اللہ سبحنہ شھادۃ المنافقین ووصفھم بالکذب والخداع ولعن الیھود لما توصلوا بصورۃ عقد البیع علی ما حرمہ علیھم من الشحوم

والقاعدۃ فی ذلک ان الفاظ المتکلم اما ان یراد بھا ما فی ضمیرہ اولا فان اراد عین ما فی الضمیر فھو الالفاظ المستعملۃ علی حقیقتھا ویترتب الحکم علیھا باطنا وظاھرا و ان من عدل اللہ سبحنہ ورحمتہ لم یترتب الحکم علی خواطر النفوس فان ذلک لا یدخل تحت الاختیار والا لحرجت الناس فرفعت المؤاخذۃ عن الھواجس والخواطر حتی الخطأ من شدۃ الفرح. وان لم یقصد عما اراد فذلک علی اقسام ۱ اما ان یکون ظاھر الدلالۃ وصدر عنہ بالاختیار فذلک یجری علیہ الاحکام ظاھرا ۲ و اما ان لا یقصد منہ بالاختیار فلا یجری علیہ الاحکام ظاھرا ولا باطنا کالمخطی من شدۃ الفرح کما ذکرنا. وکذلک النسیان والاکراہ

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

والجہل یا لمغنے و سبق اللسان والاغلاق الذی منع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وقوع الطلاق منہ وکذلک اللغو والجنون

فمثال الخطأ ماذکرنا من صاحب الراحلۃ

ومثال النسیان ماقال اللہ سبحنہ ربنا لاتؤاخذنا ان نسینا او اخطأنا

ومثال الاکراہ قال اللہ سبحنہ من کفر باللہ من بعد ایمانہ الا من اُکرِہَ وقلبہ مطمئن بالایمان۔ وفی الحدیث ان اللہ تجاوز لی عن امتی الخطأ و النسیان و ما استکرھوا علیہ وذکرھذا فی مسلم الثبوت ص۱۵۶

وروی ابونعیم فی تاریخ اصفھان وابن عدی فی الکامل من حدیث جعفر بن جسر بن فرقد عن ابیہ عن الحسن عن ابی بکرۃ مرفوعا بلفظ رفع اللہ عن ھذہ الامۃ ثلثا الخطأ والنسیان والامر یکرھون علیہ

واخرج ابوقاسم فی فوائدہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ بلفظ رفع اللہ

وروی ابن ماجہ وابن ابی عاصم ومن طریقۃ الضیاء فی المختارۃ ورجالہ ثقات۔ وکذا صححہ ابن حبان ورواہ البیھقی وغیرہ بالفاظ ملخصا من مقاصد الحسنۃ للسخاوی واطال علی ھذا الحدیث العلامۃ ابن رجب فی جامع العلوم و الحکم ورفع الخطأ کیف یصح وقد اوجب فیہ الکفارۃ فالارتفاع یکون عند اللہ لا فی احکام الدنیا۔

والاغلاق: وقد فسّر بالجنون والسکران والمکرہ والغضبان۔

واما اللغو فقال اللہ سبحنہ لایؤاخذکم اللہ باللغو فی ایمانکم و قال فی السکران ولاتقربوا الصلوٰۃ وانتم سکاریٰ۔ ولم یؤاخذ حمزۃ رضی اللہ عنہ فی ماقال وھو سکران

والقربات مبناھا علی النیات ولایکون الفعل عبادۃ الا بالنیۃ۔ و ھذہ احدی الشروط الثلاث لقبول الاعمال۔ وھی الخلوص للہ تعالیٰ وان یکون موحدا متبعا لرسولہ وفی الھیئۃ۔ وقد جمع اللہ الثلث فی سورۃ اللیل فاما من اعطی واتقی وصدق بالحسنیٰ فسنیسرہ للیسریٰ وقد اوضحنا ذلک

قال شمس الائمۃ السرخسی رح المتوفی سنۃ ۴۸۴ فی شرح السیر الکبیر انما یبتنی الحکم علی المقصود لا علی ظاھر اللفظ ص۲۳ ج۳

وقال فی المبسوط ان المعروف کالمشروط ص۲۴ ج۱۳ وھکذا فی شرح

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

السیر الکبیر ص۲۳

فی الشامی المعروف کالمشروط ص۴۵ وقال فی شرح السیر الکبیر ان مطلق التسمیۃ ینصرف الی ما ھو المعروف بالعرف ص۲۵

فجعل الفقہاء العرف دالاً علی نیاتھم ومقاصدھم وان لم یعقدوا الاجرۃ عند الختمات والطاعات کما ھو معروف فی الاقطار

فالذین یحتالون لاکل اموال الیتامیٰ ویصورون لھا صور الجواز لا یجدی لھم ذٰلک نفعًا ولا ینجون من مقت اللہ تعالیٰ ابدًا کما لم ینجُ اصحاب السبت وقد بدّلوا الصورۃ والھیئۃ لاصطیاد السمک. فجعلھم اللہ قردۃً خاسئین ومسخ صورتھم کما مسخوا شریعتہ مع انھم لم یکفروا بالتوراۃ ولا جحدوا نبوۃ سیدنا موسیٰ علیہ السلام. وھٰکذا المشرکون کلھم یعبدون الٰھۃ وسماھم الٰھۃ. وعبادۃ الاللہ مامور مرغوب. لکنھم اخترعوا اسماءً من انفسھم ضمّوھا الٰھۃً فلا ینفعھم ذٰلک

فکذٰلک المحتالون من علماء السوء اتباع الیھود والنصاریٰ اخترعوا حِیَلًا لتحلیل ما حرمہ اللہ ورسولہ فیأکلون ویبتلعون بھا اموال الیتامیٰ والمساکین نحو حیلۃ الاسقاط۔

نعم لا شکّ فی جواز الفدیۃ من الصوم نصًّا ومن الصلوٰۃ قیاسًا لکن المصرف انما ھو المساکین والطلبۃ لعلم الدین لا المترفون من الاحبار والرھبان فانھم خصّصوا ذٰلک لانفسھم کبراھمۃ الھنود. وقد بسطنا ذٰلک فی جزء النشاط من حیلۃ الاسقاط۔

وھٰکذا انھم یقرءون القرآن ویقولون نھدی ثوابھا للمیّت لوجہ اللہ تعالیٰ فھم خادعون کاذبون لانھم یقرءون ذٰلک لاکل الطعام والفُلُوسات. ولولا ذٰلک لما قرء احد لاحد

وکثیرًا ما تسمع من المحتالین انھم یقولون لا نشترط بالقراءۃ. فحینئذٍ یترکون النصوص والقواعد الصریحۃ من المذھب ان المعروف بالعرف کالمشروط بالنص کما قدمنا۔

ویقولون انا لا ناخذ بھا ثمنًا قلیلا وقد منع اللہ سبحٰنہ الثمن القلیل حیث قال ولا تشتروا بآیاتی ثمنا قلیلا فقلت لھم قد سمی اللہ سبحٰنہ

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

الدنیا بجذافیرھا ثمنا قلیلا حیث قال قل متاع الدنیا قلیل۔

و بالجملۃ ان حیلۃ الاسقاط مستقبحۃ بازید من عشرین وجھا کما ذکرنا ذلک فی جزء۔ وکذلک القراءۃ للمیت کما قال الفقہاء

وکذلک اخذھم الزکوٰۃ والھدایا الواجبۃ

وکذلک الحیل المخترعۃ لتحلیل ماحرمہ اللہ۔ ویقولون کالیھود لیس علینا فی الامیین سبیل فحللوا لانفسھم الزکوٰۃ والھدایا الواجبۃ۔ ولوکان یمشی علی نعلی الذھب والفضۃ کما تسمع منھم کذلک۔ کما قالت الیھود ان اموال العرب حلال لنا ولیس علینا فی ذلک من عتاب ولاعذاب۔

والحکم لایتبدل بتبدل الاسماء والصورۃ مالم یتبدل الحقیقۃ۔ ولوکان یجزی ذلک ویجدی نفعا لما عذب اللہ سبحنہٗ اصحاب السبت والمشرکون کلھم یعبدون الھتھم ویسمونھا الھۃ۔ وعبادۃ الالٰہ مرغوب فینبغی ان لایعذبھم اللہ سبحنہ

فالشئ تصیر صحیحا وفاسدا بالنیۃ۔

وکذلک العبادات قربۃ ومعصیۃ بھا۔ فان النیۃ روح العمل ولبہٗ وقوامہٗ وھو تابع لھا یصح بصحتھا ویفسد بفسادھا۔ ولیس للعامل من العمل الا مانواہ ویعم ذلک فی العبادات والمعاملات۔

فاستحلوا الرشوۃ باسم الھدیۃ والقتل بالرھبۃ والزناء بالنکاح والربا بالبیع والمغنی بالحادی والمطرب بالقوال والمداھن فی سبیل اللہ بالمصلح والخداعۃ بالسیاسۃ والکتمان بالمصلحۃ والشرک باللہ بالتقرب الیہ والعبادۃ للشیوخ بالتعظیم لھم والجحد بصفات اللہ بالتنزیہ واثبات الصفات لہ تعالیٰ بالتجسیم والبدعۃ بالسنۃ۔

فبدلوا دین اللہ وشرائعہٗ وحرفوا الکلم عن مواضعہ وسوف یعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون۔



یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

البحث فی بیان الذرائع

فالذریعۃ ما یتوصل بہا الی الفعل

قال الباجی: ذھب مالک رحمہ اللہ الی المنع بالذرائع. واجازھا الامام ابوحنیفۃ والامام الشافعی رحمہما اللہ تعالیٰ. واستدل الامام مالک رحمہ اللہ بمثل قولہ تعالیٰ لا تقولوا راعنا و ما ذمّ اللہ سبحانہ من اصحاب السبت وفی الحدیث لعن اللہ الیھود حرمت علیھم الشحوم فجملوھا وباعوھا و اکلوا اثمانھا وقولہ علیہ السلام دَعْ ما یریبک الی ما لا یریبک. وقولہ علیہ السلام الحلال بیّن والحرام بیّن وما بینھما امور مشتبھات والمؤمنون وقافون عند الشبھات. وقولہ علیہ السلام من حام حول الحمیٰ یوشک ان یواقعہ

والحق ان فیھما تفصیلاً

احدھما ما یقطع بتوصلہ الی الحرام فھو حرام عند الکل

الثانی ما یقطع بانہ لا یوصل لکنہ اختلط بما یوصل ففیہ الاحتیاط.

الثالث ما یحتمل. وفیہ مراتب فما لا یقطع فیھا فمجرد الاحتمال لا یکفی للمنع والترجیح یمنع

فالذرائع المفضیۃ الی الممنوع

منھا ممنوعۃ کحفر الآبار فی طرق المسلمین والقاء السمّ فی طعامھم وسبّ الاصنام

ومنھا ما ھو ملغی اجماعاً کزراعۃ العنب فانھا لا تمنع خشیۃ الخمر وان کانت وسیلۃً الی المحرم

ومنھا ما ھو مختلف فیہ. فالقول مطلقاً بالمنع او الاثبات لا یصح.

اطلاق البدعۃ علی الھیئۃ الحادثۃ

قال اللہ تعالیٰ ولکل وجھۃ ھو مولیھا فاستبقوا الخیرات.

والبدعۃ کما تطلق علی امر زائد فی الدین من المقدار کذلک تطلق

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

علی الهیئة الحادثة لها فتكون الشيء مامورًا به عبادة ويصير بالهيئة الحادثة بدعة. و امثلة ذلك فى الشريعة كثيرة. ونوضحها بامثلة فان الاقتداء كما هو لازم فى اصل العبادات كذلك فى هيئاتها. فمن بدل الهيئة الشرعية كان كمن بدّل العبادات الشرعية كتقديم السجدة على الركوع والقيام

❁ مثال العبادة التى صارت بدعة بالهيئة الحادثة ❁

قال الدارمى اخبرنا الحكم ابن المبارك اخبرنا عمر بن يحيى قال سمعت ابى يحدث عن ابيه قال كنا نجلس على باب عبد الله بن مسعود رضى الله عنه قبل صلوة الغداة فاذا خرج مشينا معه الى المسجد فجاءنا ابو موسى الاشعرى رضى الله عنه فقال اخرج عليكم ابو عبد الرحمن بعدُ؟ قلنا لا. فجلس معنا حتى خرج فلما خرج قمنا اليه جميعا فقال يا ابا عبد الرحمن انى رأيت فى المسجد انفا امرًا انكرته ولم ار والحمدُ لله الا خيرا فقال فما هو؟ قال ان عشت فستراه. قال رأيت فى المسجد قومًا حلقا جلوسًا ينتظرون الصلوة فى كل حلقة رجل وفى ايديهم حصًى فيقول كبّروا مائة فيكبرون مائة. فيقول هللوا مائة فيهللون مائة فيقول سبحوا مائة فيسبّحون مائة. قال فماذا قلتَ لهم؟ قال ما قلتُ لهم شيئا انتظار رأيك. قال افلا امرتهم ان يعدّوا سيئاتهم وضمنت لهم ان لا يضيع من حسناتهم شيء ثم مضى ومضينا معهُ الى حلقة من تلك الحلق فوقف عليهم فقال ما هذا الذى اراكم تصنعون؟ قالوا يا ابا عبد الرحمن حصًى نعدّ بها التكبير والتهليل والتسبيح والتحميد قال فعدّوا سيئاتكم فانا ضامن ان لا يضيع من حسناتكم شيء ويحكم يا امّة محمد ما اسرع هلكتكم. هؤلاء اصحابه بينكم متوافرون وهذه ثيابه لم تبل وانيته لم تكسر. والذى نفسى بيده انكم لعلى ملة هى اهدى من ملة محمد صلى الله عليه وسلم او مفتتحوا ابواب ضلالة؟ قالوا والله يا ابا عبد الرحمن ما اردنا الا الخير. قال وكم من مريد للخير لن يصيبه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم حدثنا ان قومًا يقرأون القرآن لا يجاوز تراقيهم وايم الله لا ادرى لعل اكثرهم منكم. ثم تولى عنهم. فقال عمرو بن سلمة رأينا عامة ذلك يطاعنونا يوم النهروان مع الخوارج انتهى ص ۳۵ وهكذا

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

فی کتاب الباعث لابی شامۃ منہ فانہم کانوا یذکرون اللہ تعالیٰ ولکن اخترعوا ھیئۃ حادثۃ فنسبہم عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ الی الھلکۃ وقال لھم انتم مفتحوا باب ضلالۃ۔

وفی الحدیث صراحۃ ان البدعۃ تنشأ من الذاکرین والمنتسبین الی الزھد وان اٰخرھم یکون کفرًا

والثانی قال محمد بن وضاح نا اسد عن الربیع بن صبیح عن عبد الرحمٰن بن صبرۃ قال بلغ ابن مسعود رضی اللہ عنہ ان عمرو بن عتبسۃ فی اصحاب لہ بنوا مسجدًا بظھر الکوفۃ فامر عبد اللہ بذلک المسجد فھدم ثم بلغہ انھم یجتمعون فی ناحیۃ من مسجد الکوفۃ یسبحون تسبیحًا معلومًا ویھللون ویکبرون۔ قال فلبس برنسًا ثم انطلق فجلس الیھم فلما عرف ما یقولون رفع البرنس عن رأسہ ثم قال انا ابو عبد الرحمٰن ثم قال لقد فضلتم اصحاب محمد صلے اللہ علیہ وسلم علمًا او لقد جئتم ببدعۃ ظلماء۔ قال فقال عمرو بن عتبسۃ نستغفر اللہ ثلث مرات۔ ثم قال رجل من بنی تمیم واللہ ما فضلنا اصحاب محمد صلے اللہ علیہ وسلم علما ولا جئنا ببدعۃ ظلماء ولکنا قوم نتذکر ربنا فقال بلیٰ والذی نفس ابن مسعود بیدہ لقد فضلتم اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم علما او جئتم ببدعۃ ظلماء۔ والذی نفس ابن مسعود بیدہ لئن اخذتم آثار القوم لیسبقنکم یمینا وشمالا ولتضلن ضلالا بعیدا (انتہی۔ کتاب البدع والنہی عنہا ص۱۔

فانظر کیف رد علیہم عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ وقال لھم لقد جئتم ببدعۃ ظلماء۔ وانھم کانوا یذکرون اللہ لکن بھیئۃ مخترعۃ حادثۃ والحدیث رواہ محمد بن وضاح باسانید۔ فقال

نا اسد عن عبد اللہ بن المبارک عن عبد اللہ بن عون عن ابراھیم قال قال حذیفۃ بن الیمان اتقوا اللہ یا معشر القراء خذوا طریق من کان قبلکم۔ واللہ لئن اتبعتم لقد سبقتم سبقا بعیدا ولئن ترکتموہ یمینا وشمالا لقد ضللتم ضلالا بعیدا۔

وفی روایۃ نا اسد عن محمد بن حازم عن الاعمش عن ابراھیم عن ھمام بن الحارث قال کان حذیفۃ یدخل المسجد فیقف علی الحلق فیقول یا معشر

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

القراء اسلکوا الطریق فلئن سلکتموھا لقد سبقتم سبقا بعیدًا۔ ولئن اخذتم یمینا وشمالا لقد ضللتم ضلالا بعیدًا

وفی روایۃ نا اسد عن عبد الرحمٰن بن رجاء عن عبید اللہ بن عمر عن یسار ابی الحکم ان عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حدث ناسًا بالکوفۃ یسبحون بالحصا فی المسجد فاتاھم وقد کوم کل رجل منھم بین یدیہ کومۃ حصًا۔ قال فلم یزل یحصبھم بالحصا حتی اخرجھم من المسجد ویقول لقد احدثتم بدعۃ ظلماء او قد فضلتم اصحاب محمد صلے اللہ علیہ وسلم علمًا

وروی الامام البخاری عن مجاھد قال دخلت انا وعروۃ بن الزبیر المسجد فاذا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جالس الی حجرۃ عائشۃ رضی اللہ عنہا۔ واذا اناس یصلون فی المسجد صلوٰۃ الضحیٰ۔ قال فسألناہ عن صلوٰتھم فقال بدعۃ الحدیث ص ۲۳۸

قال العلامۃ العینی فی شرح الحدیث وقیل اراد ان اظھارھا فی المسجد والاجتماع لھا ھو البدعۃ۔ لا ان نفس تلک الصلوٰۃ بدعۃ وھذا ھو الاوجہ۔ انتھی ص

وفی الشامی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ وقد اخرج جماعۃ من المسجد یھللون ویصلون علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم جھرًا۔ وقال ما اراکم الا مبتدعین ص ۳۵ وھکذا فی نظم البیان ص ۴۳ والبحر الرائق کذا فی النفائس المرغوبۃ ص ۳۵ والفتاوی الھندیۃ

وقال الشاطبی فی الاعتصام: والتعبدیات وضعھا الشارع ولیس فیہ خلاف۔ ص ۱۰۱ وھکذا فی مجالس الابرار ص ۲۸۹۔

وقال ابن رجب والزیادۃ فی العمل المشروع اما مبطل لہ کزیادۃ الرکعۃ واما خلاف السنۃ کالتوضوء انتھی جامع العلوم والحکم ص ۴۳

وقال ابن امیر الحاج احداث الھیئۃ محتاج الی دلیل ص ۲۸ مدخل۔

وقال یوضع کما وضع الشرع ص ۱۲ مدخل

وقد ذکر العلامۃ المحدث ابن رجب فقال وخرج الامام احمد من روایۃ عضیف بن الحارث الثمالی قال بعث الی عبد الملک بن مروان فقال انا جمعنا الناس علی امرین رفع الایدی علی المنابر یوم الجمعۃ والقصص

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

حين صلوٰة الصبح والعصر. فقال اما انما امثل بدعتكم عندى. ولستُ بمجيبكم الى شئ منها. لان النبى صلى الله عليه وسلم قال ما احدث قوم بدعة الا رفع مثلها من السنة. فتمسكٌ بسنةٍ خير من احداثِ بدعة.

ثم قال الحافظ ابن رجب بعد كلام انما عنى هؤلاء بانه بدعة الهيئة الاجتماعية عليه فى وقتٍ معيّنٍ فان النبى صلى الله عليه وسلم لم يكن له وقت معين يقص على اصحابه فيه غير خطبة الراتبة فى الجمع والاعياد. وانما كان يذكرهم احيانا او عند حدوث امرٍ يحتاج الى التذكير عنده انتهى ص ۲۳۴ جامع العلوم والحكم.

فنفس القصص ليست ببدعة وانما وقّت لها عبد الملك فلذا ردّ عليه عفيف بن الحارث ما اخترعوا لها هيئة

فائدة فى معرفة البدعة والسنة

قال ابن رجب وفى هذا الزمان الذى بعد العهد فيها بعلوم السلف يتعين ضبط ما نقل عنهم من ذلك كله ليتميز به ما كان من العلم موجودًا فى زمانهم. وما احدث فى ذلك بعدهم فيعلم بذلك السنة من البدعة وقد صح عن ابن مسعود رضى الله عنه انه قال قد اصبحتم اليوم على الفطرة. وانكم ستحدثون ويحدث لكم. فاذا رأيتم محدثة فعليكم بالعهد الاول. وابن مسعود رضى الله عنه قال هذا فى زمن الخلفاء الراشدين. انتهى جامع العلوم والحكم ص ۲۳۵

والاحداث شامل للكم والكيف كما ذكرنا

فاحدثوا من الهيئات للعبادات بدعة اضافية. وقد ذكرنا سابقا **ان البدعة الاضافية** ما كانت باصلها مشروعة وبوصفها بدعة كصلوٰة الرغائب فان الصلوٰة باصلها مشروعة ولكن صارت بدعة بهذه الهيئة وكذا صلوٰة المعكوس والصلوٰة المسماة بالقضاء العمرى. وكذا الدعاء عقيب عبادة لكنها تصير بدعة بالهيئة لها لاجتماع لها بعد السنن. وكذا الصدقة امر مرغوب. لكنها تصير بدعة بتخصيصها بالاوقات والهيئات.

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

❁ فاحداث الهيئة للعبادة بدعة لوجوه ❁

الاول ان الهيئة الحادثة زيادة والزيادة ترفع اجزاء الاصل اما فى الكم او الكيف. ولذلك قالوا ان الزيادة بمعنى النسخ كما فى كتاب التوضيح ص۵۱۱ و ص۵۱۳.

والثانى ان الهيئة الحادثة زيادة على العمل المشروع. و الزيادة على العمل المشروع امّا مبطل له كزيادة الركعة الخامسة و تقديم السجدة على الركوع. و اما خلاف السنة كاسقاط الترتيب فى الوضوء على ان الزيادة على فعله عليه الصلوٰة والسلام بدعة ممنوعة فاولى بالمنع كما فى المدخل ص۲۸۰ ج۳

والثالث ان الهيئة الحادثة مخترعة. والاختراع فى العبادات بدعة لان الثواب فى الاتباع لا فى الابتداع كما فى الاعتصام ص۱۵۰ ج۱ و ص۱۵۴ ج۱ و المدخل ص۱۰۹ ج۲

و فى الشامى الهيئة المخترعة فى العبادات بدعة مخترعة انتهى ص۸۳۷ ج۱

والرابع ان احداث الهيئة تحتاج الى دليل شرعى. ولذلك عدّ العلماء صلوٰة الرغائب صلوٰة مبتدعة مردودة. و وجهوا لذلك انها لم تنقل بهذه الهيئة كما فى الباعث لانكار البدع والحوادث والمدخل ص۳۸۰ ج۳ والاعتصام وغيرها من الكتب الكثيرة.

والخامس ان الهيئة المخترعة تشريع من نفسه قال تعالى ام لهم شركاء شرعوا لهم من الدين مالم ياذن به الله. وقد امرنا الله سبحنه بطاعته وطاعة رسوله

والسادس ان الاحداث التزام من غير الشارع والالتزام ممنوع كما فى طريق الوصول ص۵ و ص۱۱ والفتاوى الرشيدية ص۱۱ وهكذا فى البزازية

والسابع ان الاحداث للهيئة تعبد بغير الادلة الشرعية والتعبديات لا تكون الا من الشارع وبوضع العبادات كما وضعها الشارع. قال فى المدخل فينبغى ان يسلك بها مسلكها. فلا توضع الا فى موضعها التى جعلت لها ص۱۰۹ ج۲.

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

والثامن ان هذه الهيئة الحادثة تؤدي الى اعتقاد السنة او الواجب. وكل مكروه كما ذكرنا في القاعدة لها.

والتاسع ان الصحابة رضي الله عنهم ردّوا هذه الهيئة الحادثة في كثير من المواضع على العبادات كما ذكرنا عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه وحذيفة بن اليمان على من يلقن التسبيح بالهيئة التي اخترعوها كما في الدارمي ص۳۸ وهكذا في الفتاوى الشامي ص۳۵ ونظم البيان ص۴۳ والبحر الرائق والعالمگيريه كما في النفائس المرغوبة ص۳۵ وردّ ابن عمر رضي الله عنهما على الذين يصلون صلوٰة الضحى بالاجتماع لها لا نفس الصلوٰة كما ذكرنا عن العيني

ومنها التوقيت للعبادات

قال الله تعالى ولكل امة جعلنا منسكا هم ناسكوه فلا ينازعنك في الامر

وقال الله تعالى ان الصلوٰة كانت على المؤمنين كتابا موقوتا

قال الشاطبي في الاعتصام ومنها التزام الكيفيات والهيئة المعينة كالذكر بهيئة الاجتماع على صوت واحد واتخاذ يوم ولادة النبي صلى الله عليه وسلم عيدا وما اشبه ذلك. ومنها **التزام العبادات المعينة في اوقات معينة** لم يوجد لها ذلك التعيين في الشريعة كالتزام يوم النصف من شعبان وقيام ليلته ص۲۰

وقال والقسم الرابع بدعة مكروهة وهي ما تناولته الكراهية من الشريعة وقواعدها كتخصيص الايام الفاضلة اوغيرها بنوع من العبادات ص۱۴۹ ج۱

وهكذا قال ومن ذلك تخصيص الايام الفاضلة بانواع من العبادات التي لم تشرع لها تخصيصا كتخصيص اليوم الفلاني بكذا وكذا من الركعات او بصدقة كذا وكذا والليلة الفلانية كذا وكذا ركعة او بختم القرآن فيها او ما اشبه ذلك انتهى ص۱۰۱.

فكل ذلك من التخصيصات توقيت للعبادات والتخصيص حق الشارع.

وقد ذكرنا ان المبتدع مضاهي للشارع متقوّل في الدين وقد قال الله سبحانه في شان نبيه صلى الله عليه وسلم ولو تقوّل علينا بعض الاقاويل لاخذنا منه باليمين ثم لقطعنا منه الوتين. فما اباح لنبيه صلى الله عليه وسلم التقوّل بل هو يظن بما يوحى اليه والمبتدع لا يبالي بالتقوّل والابتداع.

وفي الشامي ان تخصيص الذكر بوقت لم يرد به الشرع غير مشروع (باب

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

العیدین وھکذا فی البحر الرائق ص۱۵۹ وایضاح الحق الصریح ص۵

فاحداث الھیئات للعبادات والتوقیت لھا من الاختراعات والبدعات احدثوا وقتوا للترؤس والتاکل فترٰھم یلوون عنقھم یمیناً وشمالاً لیلۃ الجمعۃ ویلادومون من لم یطعمھم فیملأون بطونھم من اموال الیتامٰی ویعقدون المجالس وینھقون فیھا ویبیتون بما لا یرضٰی من القول فامتلأت البلاد من البدع والعصبیۃ ونبذوا السنۃ والقرآن. فدینھم مصاب بالکتمان. ودروسھم مشحونۃ بعلوم الصابئۃ ومنطق الیونان. فاین اصحاب الحدیث واھل القرآن. جعلوا غایۃ مناھم المشاھرۃ واتخذوا قال اللہ وقال الرسول لجمع الاموال مجنۃ وذریعۃ لایبالون فی حضور المنکرات والبدعۃ فای مصیبۃ اشد من ھذہ الرزیۃ والی اللہ المشتکی من ھذہ الغریبۃ

قال القاضی ابو الفتح عبد الوھاب

یا طالب العلم صازم کل بطال	وکل غادٍ الی الاھواء میال
واعمل بعلمک سرًا او علانیۃ	ینفعک یومًا علی حال من الحال
ولا تمیلن یا ھذا الی بدع	تضل اصحابھا بالقیل والقال
خذ من اتاک بہ ما جاء من اثر	شبھًا بشبہٖ وامثالًا بامثال
الا فکن اثریًا خالصًا فھمًا	تعش حمیدًا ودع آراء ضلال

ذیل طبقات الحنابلۃ ص۴۴.

وفی **مجالس الابرار** لیس لاحد ان یضع العبادات الا فی الموضع التی وضعھا فیھا الشرع ومضٰی علیھا السلف الا ترٰی ان قراءۃ القرآن من اعظم العبادات لایجوز للمکلف ان یقرأ فی الرکوع ولا فی السجود ولا فی القعدۃ لان کلا منھا لیس محلا للتلاوۃ ص۲۹۰.

وقد ذکر **ابن سعد فی الطبقات** قال دخل سلمان علی ابی الدرداء فی یوم الجمعۃ فقیل لہ ھو نائم قال فقال لہ؟ قالوا انہ اذا کان لیلۃ الجمعۃ احیاھا ویصوم یوم الجمعۃ فقال فامرھم فصنعوا طعامًا فی یوم جمعۃ ثم اتاھم فقال کل قال انی صائم فلم ینزل بہ حتی اکل. ثم اتی النبی صلے اللہ علیہ وسلم فذکروا لہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ذلک فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عویمر سلمان اعلم منک وھو یضرب لحذ ابی الدرداء عویمر سلمان اعلم منک ثلث مرات لاتخص لیلۃ

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

الجمعة بقيام بين الليالي ولا تخص يوم الجمعة بصيام بين الايام ص ۸۵ ج ۴
وقد ذكر ابن الجوزي في صفة الصفوة هكذا وفيه لا تخصوا ليلة الجمعة ص ۲۱۶ ج ۱
وفي صحيح مسلم لا تخصوا ليلة الجمعة بقيام بين الليالي ولا تخصوا يوم الجمعة بصيام بين الايام الا ان يكون في صوم يصومه احدكم
وهكذا ذكره ابن امير الحاج في المدخل في جملة من البدع ص ۲۹۷ ج ۳
وروى الطبراني عن جابر بن عبد الله الانصاري قال دخلنا على رسول الله صلى الله عليه وسلم في يوم الجمعة وبين يديه صلى الله عليه وسلم طعام يأكل منه فقال صلى الله عليه وسلم ادنوا فكلوا من هذا الطعام. فقلنا انا صيام يا رسول الله فقال صلى الله عليه وسلم هل صمتم امس؟ قلنا لا. قال صلى الله عليه وسلم فهل تريدون ان تصوموا غدا؟ فقلنا لا. قال صلى الله عليه وسلم فادنوا فكلوا من هذا الطعام فان يوم الجمعة لا يصام وحده.
لا يروى عن جابر رضي الله عنه الا بهذا الاسناد. تفرد به يحيى بن حكيم. معجم صغير ص ۱۳۳.
وقد ذكر الحافظ ابن يحيى بن حكيم المقوم ترجمته
قال ابو داؤد كان حافظا متقنا. وقال النسائي ثقة حافظ. وقال ابو عروبة ما رأيت بالبصرة اثبت من ابي موسى بن حكيم ورعا متعبدا. وذكره ابن حبان في الثقات وقال كان ممن جمع وصنف. مات سنة ست وخمسين ومأتين.
قلت وقال مسلمة بصري ثقة انتهى تهذيب التهذيب ص ۱۹۹ ج ۱۱
وقال ابن حاتم يحيى بن حكيم المقوم البصري. روى عن يحيى بن سعيد القطان وعبد الرحمن بن مهدي وحرمي بن عمارة ومعاذ بن جبل وابن ابي عدي. ادركناه ولم نسمع منه انتهى الجرح والتعديل ص ۱۳۵ جلد رابع القسم الثاني.
وقد ذكر الامام الرباني قدس سره العزيز كلاما طويلا في مكتوباته في تخصيص الايام والسعد والنحس. وشنع على المخصصين للايام بنوع عبادة وصدقة وانهم بذلك يضاهئون لمشركي الهند الهنادك كما في المكتوب الحادي والاربعين من المجلد الثالث وهكذا في المجلد الاول ص ۱۶۶ ج ۱
وقد وضع المبتدعون لتخصيص الايام احاديث موضوعة على النبي صلى

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

صلی اللہ علیہ وسلم فیرؤن عن ابن عباس رضی اللہ عنہ مرفوعًا ما من مؤمن یصلی لیلۃ الجمعۃ رکعتین یقرأ فی کل رکعۃ فاتحۃ الکتاب وخمسا وعشرین مرۃ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ثم یسلم ثم یقول الف مرۃ صلی اللہ علی محمد النبی الامی فانہ یرانی فی المنام. ومن رانی غفر اللہ لہ ذنوبہ.

قال السیوطی لایصح. وفیہ مجاھیل.

وذکر حدیثا اٰخر کذلک عن ابن عکاشۃ قال ابن عکاشۃ کذاب

وھکذا وضعوا لفضیلۃ الغسل یوم الجمعۃ احادیث موضوعۃ لاتصح. کما فی اللآلی المصنوعہ ص۱۵

وھکذا وضعوا حدیثا فیہ ان للہ تعالیٰ ملائکۃ موکلین بابواب الجوامع یوم الجمعۃ لیستغفرون لاصحاب العمائم البیض.

فیہ یحیی حدث عن حمید عن غیرہ احادیث باطلۃ. قلت قال فی المیزان ھذا من وضعہ علی حمید واللہ اعلم.

وھکذا یروون عن انس رضی اللہ عنہ مرفوعًا ما من یوم جمعۃ ولا لیلۃ جمعۃ الا ویطلع اللہ تعالیٰ الی دار الدنیا ومتزر بالبھاء ولباسہ الجلال منشح بالکبریاء - فی حدیث طویل - قال السیوطی موضوع والمتھم بہ القاضی والخلیل. وابوہ مجھولان.

وکذا وضعوا عن ابن عمر رضی اللہ عنھما مرفوعًا الدجاج غنم فقراء امتی والجمعۃ حج فقراءھا. قال ابن حبان باطل لا اصل لہ. وھشام لا یحتج بہ. وقال الدارقطنی ھذا کذب. والحمل فیہ علی مخنس کان یضع الحدیث

وکذا یروون عن جابر رضی اللہ عنہ مرفوعًا من اصبح یوم الجمعۃ صائما وعاد مریضا واطعم مسکینا وشیع جنازۃ لم یتبعہ ذنب اربعین سنۃ. موضوع. عمرو والخلیل واسماعیل ضعفاء

ومن ذلک وضعوا احادیث فی فضل رجب وعاشوراء ولم یقنعوا بما فی الصحاح.

قال **الحافظ ابن تیمیۃ** رح شیخ الاسلام الحرانی فی منہاج السنۃ. وھکذا کثیر ممن صنف فی فضائل العبادات وفضائل الاوقات وغیر ذلک یذکرون احادیث کثیرۃ وھی ضعیفۃ بل موضوعۃ باتفاق اھل العلم کما یذکرون فی فضل

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

صوم رجب احادیث کلها ضعیفة بل موضوعة عند اهل العلم ویذکرون صلوٰة الرغائب فی اول جمعة منه والفته نصف شعبان. وکما یذکرون فی فضائل عاشوراء ما ورد من التوسعة علی العیال وفضائل المصافحة والحناء والخضاب والاغتسال ونحو ذلك. ویذکرون فیها صلوٰة. کله هذا کذب علی رسول الله صلی الله علیه وسلم

قال حرب الکرمانی قلت لاحمد بن حنبل الحدیث الذی یروی من وسع علی عیاله یوم عاشوراء وسع الله علیه سائر السنة. فقال لا اصل له. انتهی ص۱۱

فجمیع ما احدثوا من تخصیص الایام الفاضلة والبقاع والامکنة اما من مشابهة الیهود او النصاریٰ او من مشابهة هنود الهند او من تلقاء انفسهم. والمواسم الشرعیة ثلثة عید الضحیٰ وعید الفطر ویوم عاشوراء بالصوم فاخترعوا المواسم غیرها مضاهین للشارع

فمن ذلك البدعات فی عاشوراء من الحزن والبکاء ونعی العلماء والمشائخ للامام حسین رضی الله عنه ویصنعون من اقسام الحلی قبلها ثم ینکرونها فی ذلك الیوم حزنًا علیه وقد رد علیه الامام ولی الله فی التفهیمات ص۲۱۰.

ومن ذلك فی شهر صفر انهم یتشاءمون فیه ویتطیرون به فلا ینکحون ولا ینکحون ولا یلبسون جدیدًا ولا یبدءون بامر ویصنعون فی اخر الاربعاء منه طعامًا یالسمن والسکر ینسبونه الی فاطمة الزهراء او ام المؤمنین عائشة رضی الله عنهما.

وکذلك ابتدعوا لیلة المولد وسوف نتکلم علی ذلك فی القسم الثانی من هذا الکتاب ان شاء الله تعالیٰ مفصلًا کما رد علیه العلماء کشیخ مشائخنا رشید احمد الگنگوهی فی فتاوٰه کما فی ص۱۰۳ وص۱۰۵ وص۱۰۶ وص۱۱۰ وص۱۱۳ وص۱۱۹ وص۱۳۲ وص۱۳۶ وابن امیر الحاج فی المدخل ص۲۶۱ وص۲۷۱ وص۲۸۰.

وفی ذلك من البدع مالا یحصیٰ کالتغنی علی المنابر بالامرد ورفع الصوت والسلام وکثرة القناديل وصرف الاموال الکثیرة للریاء والسمعة ولمحبة الثناء والمحمدة والتغالب علی الاقران والصدقة علانیة وخروج النساء فیها لاستماع الغناء وغیرها من الفحشاء والمنکرات فمن کان باکیا فلیبك علی الاسلام وغربة اهله ودثور اکثر معالمه.

ومن ذلك لیلة المعراج کما ذکر ابن امیر الحاج البدع فیه کما فی المدخل ص۲۴۵ واخترعوا فیه قصة طویلة منسوبة الی ابن عباس رضی الله عنه.

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

ومن ذلك صلوٰة الرغائب وفضل رجب حتى صنف العلماء لردها والقدح على من وضع صلوٰة الرغائب واتهموا به ابن جهضم ونسبوه الى الكذب كما قال ابن الجوزی فی المنتظم والموضوعات. وایدہ الحافظ السیوطی رحمہ اللہ وصنف الحافظ ابو شامة الباحث لانکار البدع والحوادث وکذا الامام ابوبکر الطرطوسی وشیخ الاسلام ابن تیمیة والمجد اللغوی وغیرهم. وللحافظ ابن رجب کتاب سماہ تبیین العجب بما ورد فی فضل رجب قال فیه لم یرد فی فضل شهر رجب ولا فی صیامه ولا فی صیام شئ منه معین ولا فی قیام لیلة مخصوصة فیه

وقد ذکر الفقهاء فی فتاوٰیهم بدعیة هذه الصلوٰة کما سنوضح ذلك فی القسم الثانی ان شاء اللہ تعالیٰ مفصلاً

ومن ذلك فضائل شعبان فوقدون فیها النیران مضاهئین بالمجوس ووضعوا حدیث الصلوٰة النصف. ولم یصح ذلك کما ذکره الفتنی فی تذکرة الموضوعات وابن الجوزی وغیرها.

ومن ذلك ما اخترعوا فی شهر رمضان ادعیة لیس لها اصل والذکر المبتدع والجهر بعد التراویح ویصلونها کصلوٰة المنافقین لیس فیها خشوع وخضوع وهی صلوٰة باطلة باتفاق الائمة الاربعة لیس فیها تعدیل ولا اداء ارکان بل ینقرون کنقرة الغراب.

واقبح من ذلك ما اخترعوا فی اخر جمعة رمضان صلوٰة یسمونها قضاء العمری زاعمین انها تکفر صلوات العام او العمر المتروکة. وقد شنع علیها فی شرح المواهب وغیرہ من الکتب. وبدع القراء بیعهم الختمات والتوحیش والخطباء فی اخر جمعة رمضان والوداع والوداع فیها مما سودت بها الاسلام انا للہ وانا الیه راجعون

ومن ذلك ما ابتدعوا بین العیدین انهم یترکون النکاح والخطبة والاستقبال مع العجاج بزی العروس مما تکرهه النفوس

وقد اشرنا سابقا ان التخصیص للاماکن والازمان انما ینشأ اما من الابتداع او من مشابهة الکفار والهنود. ویغلب ذلك فیمن غلب علیهم الجهل والتباعد عن الکتاب والسنة. فلم یکتفوا بتوقیت الشارع علیه الصلوٰة والسلام فتولوا الی المشرکین. وابتدعوا مثل اعیادهم والنوروز والمهرجان وغیرها.

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

قال اللہ تعالیٰ ترٰی کثیرا منھم یتولون الذین کفروا لبئس ما قدمت لھم انفسھم ان سخط اللہ علیھم و فی العذاب ھم خالدون ولو کانوا یؤمنون باللہ و النبی وما انزل الیہ ما اتخذوھم اولیاء ولکن کثیرا منھم فاسقون

وللامام ابن تیمیۃ رحمہ اللہ تعالیٰ فی ذلک کتاب اقتضاء الصراط المستقیم فی مخالفۃ اصحاب الجحیم ما فیہ کفایۃ و درایۃ

قال اللہ تعالیٰ ولا تقف ما لیس بہ علم ان السمع والبصر والفؤاد کل اولئک کان عنہ مسئولا

❁ القاعدۃ التاسعۃ ❁
و لا بد لکل من یقول بالاستحباب والسنۃ ان یاتی بالدلیل

لانہ یدعی ذلک۔ قال تعالیٰ قل ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین وقد امر اللہ نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یطلب منھم الدلیل علی ما یدعونہ ایتونی بکتاب من قبل ھذا او اثارۃ من علم ان کنتم صادقین (احقاف ع ۱) وشنع علی الذین یجادلون بغیر دلیل فقال ومن الناس من یجادل فی اللہ بغیر علم ولا ھدی ولا کتاب منیر (الحج ع ۱) ونھی المؤمنین ان یقولوا بغیر دلیل فقال ولا تقف ما لیس لک بہ علم ان السمع والبصر والفؤاد کل اولئک کان عنہ مسئولا (بنی اسرائیل ع ۳) والقول بلا علم ولا دلیل حرام بالنص قال تعالیٰ قل انما حرم ربی الفواحش ما ظھر منھا وما بطن والاثم والبغی بغیر الحق وان تشرکوا باللہ ما لم ینزل بہ سلطانا و ان تقولوا علی اللہ ما لا تعلمون۔ وقال تعالیٰ ھا انتم ھؤلاء حاججتم فیما لکم بہ علم فلم تحاجون فیما لیس لکم بہ علم وقال تعالیٰ ان الذین یجادلون فی ایات اللہ بغیر سلطن اتٰھم کبر مقتا عند اللہ وعند الذین اٰمنوا کذلک (مؤمن ع ۳) وقال تعالیٰ ام لکم سلطن مبین فاتوا بکتابکم ان کنتم صادقین وقال تعالیٰ ان ھی الا اسماء سمیتموھا انتم واباؤکم ما نزل اللہ بھا من سلطن۔

قال الامام ابن تیمیۃ رحمہ اللہ تعالیٰ فما جاءت بہ الرسل عن اللہ تعالیٰ فھو سلطن والقرآن سلطن والسنۃ سلطن لکن لا یعرف ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

جاء بہ الا بالنقل الصادق عن اللہ فکل من احتج بشیٔ منقول عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فعلیہ ان یعلم صحتہ قبل ان یعتقد موجبہ ویستدل بہ واذا احتج بہ علی غیرہ فعلیہ بیان صحتہ والا کان قائلا بلا علم مستدلا بلا علم۔ واذا علم ان فی الکتب المصنفۃ فی الفضائل ما ھو کذب صار الاعتماد علی مجرد ما فیھا مثل الاستدلال بشھادۃ الفاسق الذی یصدق تارۃ ویکذب اخری بل لو لم یعلم ان فیھا کذبا لم یفدنا علما حتی یعلم ثقۃ من رواھا۔ وبیننا وبین الرسول مئون من المسلمین ونحن نعلم بالضرورۃ ان فی ما ینقل الناس عنہ وعن غیرہ صدقا وکذبا وقد روی عنہ انہ صلی اللہ علیہ وسلم قال سیکذب علیّ۔ فان کان ھذا الحدیث صدقا فلابد ان یکذب علیہ وان کان کذبا فقد کذب علیہ انتھی منہاج السنۃ ص ۱۸ ج ۳

وقال الحافظ وکان شان اھل البدع انھم یبتدعون اقوالا ویجعلونھا واجبۃ فی الدین بل یجعلونھا من الایمان الذی لا یتم الا بہ ویکفرون من خالفھم فیھا ویستحلون دمہ کفعل الخوارج والجھمیۃ والرافضۃ والمعتزلۃ وغیرھم۔ واھل السنۃ لا یبتدعون قولا ولا یکفرون من اجتھد فقد اخطأ وان کان مخالفا لھم مکفر الھم مستحلا لدماءھم کما لم تکفر الصحابۃ الخوارج مع تکفیرھم لعثمان وعلی رضی اللہ عنھما ومن والاھما۔ واستحلالھم لدماء المسلمین المخالفین لھم (منہاج السنۃ ص ۲۳ ج ۳)

وقال الامام ولی اللہ الدھلوی رحمہ اللہ تعالیٰ وان اللہ تعالیٰ حکم بالواجب والمندوب والمباح والمکروہ والحرام — الی ان قال — فمن اخبر بان ھذا واجب او حرام من غیر ثبت وثقۃ فقد افتری علی اللہ الکذب (تفہیمات ص ۲۱۱ ج ۱)

وقال الحافظ ابن تیمیۃ رحمہ اللہ تعالیٰ ولا یجوز ان یقال ان ھذا مستحب او مشروع الا بدلیل شرعی ولا یجوز ان یثبت شرعیۃ بحدیث ضعیف وان من استحسن شیئا او احبہ فقد جعلہ شرعا وقد تقرر فی الاصول ان الزیادۃ علی الشیٔ یکون نسخا۔ والنسخ لا یکون الا بالقوی او بالمثل فلابد للمستدل ان یاتی بالنص او الحدیث فی مقام التشریع۔ والا یکون شارعا مخترعا متقولا علی اللہ وقد نھی اللہ سبحانہ عن التقول علی اللہ فقال اتقولون علی اللہ ما لا تعلمون

قال الشوکانی فی ارشاد الفحول لا خلاف ان المثبت للحکم یحتاج الی اقامۃ الدلیل علیہ۔ واما النافی لہ فاختلفوا فی ذلک علی مذاھب ما حاصلہ

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

۱ ان من قال بالدلیل علی النافی کما ھو مذھب الشافعی رحمہ اللہ تعالیٰ واستدلوا علیہ ان النافی مُدَّعٍ والبینۃ علی المدعی . فلیس بسدید لان النافی غیر مُدَّعٍ بل ھو قائم مقام المنع متمسک بالبراءۃ الاصلیۃ . ۲ ولان الاصل فی الاشیاء العدم والنفی فاکتفی بالاستصحاب . وان عھدۃ النافی ان یطلب الحجۃ من المثبت حتی یصیر الیھا ویکفیہ فی عدم ایجاب الدلیل علیہ بالتمسک بالبراءۃ الاصلیۃ فانہ لا ینقل عنھا الا دلیل یصلح للنقل

۳ وقیل ان النافی یحتاج الی الدلیل فی النفی العقلی دون الشرعی حکاہ القاضی فی التقریب وابن فورک

۴ وقیل یحتاج النافی الی الدلیل فی غیر الضروری بخلاف الضروری وھذا اختیار الغزالی

۵ وقیل ان کان النافی شاکا لم یحتج

۶ وقیل ان نفی العلم عن نفسہ فلا یلزمہ الدلیل وان نفاہ مطلقا احتاج الی الدلیل لان نفی الحکم حکم کما ان الاثبات حکم . قال ابن البرھان فی الاوسط وھذا التفصیل ھو الحق . انتھی

قال الشوکانی . قلت بل الحق ما قدمناہ

۷ وقیل ان ادعی علما لنفسہ بالنفی فعلیہ الدلیل والا فلا .

۸ وقیل ان قال النافی لم اجد فیہ دلیلا بعد الفحص عنہ وکان من اھل الاجتھاد لم یحتج الی دلیل والاجتھاد . ھکذا قال ابن فورک انتھی ملخصا ص ۲۴۶

من احدث شیئا ثم استحسنہ وأقلہ الذنب فیلزم علیہ ان یاتی علیہ بدلیل من الادلۃ الشرعیۃ . والا یکون متقولا فی دین اللہ فان الذنب حکم شرعی عندنا ولا یعلم الذنب بالعقل ولا بقول احد .

قال الامام الغزالی رحمہ اللہ تعالیٰ والعقل مُعَرِّف لا مُبیح فانہ لیس بمرجح ولا مشرع انتھی المستصفیٰ ص ۱۰۱

وقد ثبت ان المصالح قسمان ۱ اخرویۃ ۲ ودنیویۃ . فالاولی تطلب من ادلۃ الشرع وھی الکتاب والسنۃ والاجماع والقیاس المعتبر والاستدلال الصحیح کما فی قواعد الاحکام ص ۱ لعز الدین بن عبد السلام والدنیویۃ معروفۃ بالضرورات والتجارب والعادات وھی لا تتوقف علی الشرع .

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

وکذلك المفاسد نوعان فالدنیویة معروفة. والاخرویة لاتعرف الا من الشارع. ولاشك ان الندب حکم شرعی لانه یقتضی الفعل والتصرف. فمن تصرف فی الامور الشرعیة بغیر دلیل فقد ضاهی نفسه مضاهئا للشارع. وکلف المکلف باعتقاد کونه من الشرع. وهذا مراد الاستاذ ابی اسحٰق الشیرازی المتوفی سنة ۴۱۸ . واصل المسئلة ماذکرها علماء الاصول.

وقد قال البعض ان الاباحة حکم شرعی ونسب الی المعتزلة ان الافعال قبل ورود الشرع علی الاباحة

وقال الشوکانی فی ارشاد الفحول هل الاصل فی ماوقع فیه الخلاف ولم یرد فیه دلیل یخصه اویخص نوعه الاباحة او المنع او التوقف. فذهب جماعة من الفقهاء وجماعة من الشافعیة ومحمد بن عبد الله بن عبد الحکم ونسبه بعض المتاخرین الی الجمهور الی ان الاصل الاباحة. وذهب الجمهور الی انه لایعلم حکم الشیٔ الا بدلیل یخصه اویخص نوعه. فاذا لم یوجد دلیل کذلك فالاصل المنع. وذهب الاشعری وابوبکر الصیرفی وبعض الشافعیة الی الوقف یعنی لایدری هل هنا حکم امرلا. وصرح الرازی فی المحصول فی المنافع الاذن وفی المضار المنع. ثم ذکر لکل واحد منهم ادلة هنا فارجعه ص ۲۸۵

وقد ابطل الامام الغزالی هٰذه المذاهب فی المستصفٰی ثم قال بعد الکلام الطویل "المباح من الشرع" وقد ذهب بعض المعتزلة الی انه لیس من الشرع. وقال "المندوب ماموربه وان لم یکن المباح ماموراً به فیتقرب بالمندوب الی الله تعالی. والتقرب الی الله تعالی لایکون الا بما شرع وندب الیه وامر به فینبغی ان یاتی بما یفعله ویستحسنه بالدلیل الشرعی.

فصل

لایوجد عند المبتدعین دلیل علی ما استحبوه

ولذلك ترٰی اکثر المبتدعین یطلبون منك الدلیل علی کراهیة ما یفعلونه. والدلیل علیهم لما اعتقدوا ذلك من المندوب وانك لاتجد عندهم دلیلا علی مایفعلونه من البدعات الا اتباع المشایخ الذین ابتدعوا هٰذه البدعة وقد قال الائمة ان المبتدع لاتقبل روایته فکیف تقبل قوله فی الدین.

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

قال الشوکانی ولا فرق فی هذا بین المبتدع الذی یکفر ببدعته وبین المبتدع الذی لا یکفر ببدعته. وهذا اذا کان یستجیز الکذب. واما اذا لم یستجز الکذب فاختلفوا فیه علی اقوال

الاول ردّ روایته مطلقاً لانه قد فسق ببدعته فهو کالفاسق بفعل المعصیة وبه قال القاضی والاستاذ ابو منصور والشیخ ابو اسحٰق الشیرازی

القول الثانی انه یقبل وهو ظاهر مذهب الشافعی وابن ابی لیلیٰ والسعدی وابی یوسف

القول الثالث انه اذا کان داعیة الی بدعته لم یقبل والا قبل وحکاه القاضی عبد الوهاب فی الملخص عن الامام مالک رح وبه جزم سلیم.

قال القاضی عیاض وهذا لا یحتمل انه اذا لم یدع یقبل ویحتمل انه لا یقبل مطلقاً انتهی

والحق انه لا یقبل فیما یدعو الی بدعته ویقویها لا فی غیر ذلک.

قال الخطیب وهو مذهب احمد ونسبه ابن الصلاح الی الاکثرین. قال وهو اعدل المذاهب واولیٰها.

وفی الصحیحین کثیر من احادیث المبتدعة غیر الدعاة احتجا بها واستشهادًا کعمران بن حطان وداؤد بن الحصین وغیرهما. ونقل ابو حاتم بن حبان فی کتاب الثقات علی ذلک الاجماع. وقال ابن دقیق العید جعل بعض المتاخرین من اهل الحدیث هذا المذهب متفقا علیه. ولیس کما قال ابن قطان فی کتاب الوهم والایهام الخلاف انما هو فی غیر الداعیة اما الداعیة فهو ساقط عند الجمیع. قال ابو الولید الباجی الخلاف فی الداعیة بمعنی انه یظهر بدعته حمل الناس علیها فلم یختلف فی ترک حدیثه انتهی ملخصاً

فاستدلوا علی الندب بما اخترعه المبتدعة او نسب الی المشایخ الکبار افتراءً علیهم وهم بریئون من ذلک ومعاذ الله سبحانه وتعالیٰ ان یفعلوا شیئًا من ذلک خلاف السنة وذلک ان اتباعهم احتملوا بهتانا واثما عظیما.

❁ القاعدة العاشرة ❁

ینبغی الاجتناب من الاحادیث الموضوعة ذبًّا للدین

کالاجتناب من البدع التی ذکرنا لها جملة من القواعد فاردنا ان نتکلم فی اسبابها

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

اسباب التحریف

فمن اسباب التحریف للدین شیوع الاحادیث الموضوعة
الخ تعتہ لکی یلتبس الحق بالباطل ویدحض بها الحق. وهٰذا داء الیهود والنصاریٰ وقد ذکر الله سبحانه دأبهم فی آیات یحذّر بها المؤمنین من صنیعهم لئلا یبتلوا بها.

فصل فی اصناف الوضاعین للاحادیث وبیان صنیعهم

قال الامام الفتنی من الخلاصة فی تذکرة الموضوعات والواضعون اصناف و اعظمهم ضررًا قوم منتسبون الی الزهد وضعوا حِسْبَةً. فیقبل موضوعاتهم ثقةً بهم و الکرامیة وبعض المبتدعة یجوّزون الوضع فی الترغیب والترهیب. وهو خلاف اجماع المسلمین الذین یعتد بهم الاجماع انتهی

وقال **المولوی عبد الحی اللکنوی** فی الاثار المرفوعة فی اقسام الوضاعین **القسم الاول** قوم غلب علیهم الزهد والتقشف فغفلوا عن الحفظ و التیقظ اضاعت کتبهم او احترقت ثم حدثوا من حفظهم

والثانی قوم لم یعانوا علم النقل فکثر خطأهم وفحش غلطهم

والثالث قوم ثقات اختلطت عقولهم فی اواخر اعمارهم فوقع الغلط والخلط والخبط فی روایاتهم

والرابع قوم غلبت علیهم الغفلة حتی تلقنوا بالتلقین ورووا من حدیث لا یعلمون

والخامس قوم رووا الکذب من غیر ان یعلموا انه خطأ فلما عرفوا الصواب وایقنوا به اصروا علی الخطأ غیرة وانفة ان ینسبوا الی الغلط

والسادس قوم رووا عن کذابین وضعفاء وهم یعلمون فدلّسوا اسماءهم فالکذب من اولئک وترویجه من هؤلاء

والسابع قوم تعمدوا الکذب ورووا الکذب عمدًا لانهم اخطأوا اورووا عن کذابین. فمن هؤلاء من یکذب فی الاسناد بان یروی عمن لم یسند

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

منہ او یحیل اسناد حدیث الی آخر ومنہم من یسرق الاحادیث التی یرویہا غیرہ ومنہم من یضع الحدیث بنفسہ۔ انتہی۔ وہذا ماخوذ مما فی اللآلی المصنوعۃ للشیخ جلال الدین السیوطی رحمہ اللہ

وقد ذکر السیوطی رحمہ اللہ للوضاعین اقساماً ثمانیۃً فقال

الاول الزنادقۃ: قصدوا افساد الشریعۃ وایقاع الشک فیہا فی قلوب العباد والتلاعب فی الدین۔ ثم ذکر الامثلۃ۔

والثانی قوم کانوا یقصدون وضع الحدیث نصرۃً لمذاہبہم وہذا مذکور عن قوم من السالمیۃ۔

الثالث قوم وضعوا الاحادیث فی الترغیب والترہیب لیحثوا الناس بزعمہم علی الخیر ویزجروہم عن الشر۔ وہذا یغلط علی الشریعۃ ومضمون فعلہم ان الشریعۃ ناقصۃ ناقصۃ وتحتاج الی تتمۃ فقد اتممناہا۔

الرابع قوم استحسنوا وضع الاسانید لکل کلام حسن

الخامس قوم کان یعرض لہم غرض فیضعون الحدیث

السادس قوم وضعوا احادیث قصداً للاغراب لیطلبوا ویسمع منہم

السابع قوم شق علیہم الحفظ فضربوا بعد الوقت وربما رأوا ان المحفوظ معروف قالوا بما لا یعرف مما یحصل مقصودہم وہؤلاء قسمان احدہما القصاص ومعظم البلاء منہم یجری لانہم یریدون احادیث تشق وترفق والصالح یقل فیہا ہذا ثم ان الحفظ یشق علیہم ویتفق عدم الدین وہم یحضرہم جہال

الثامن الشاذون۔ فمنہم قصاص۔ ومنہم غیر قصاص ومن ہؤلاء من یضع واغلبہم بحفظ الموضوع انتہی ملخصاً من ص۲۵۔

وقال الحافظ ابن حجر فی لسان المیزان۔ قال ابن قتیبۃ فی اختلاف الحدیث۔ الحدیث یدخلہ الثبوت والفساد من وجوہ ثلاثۃ منہا الزنادقۃ واحتیالہم للاسلام وتہجینہ بدس الاحادیث المستبشعۃ والمستحیلۃ۔ والقصاص فانہم یمیلون وجوہ العوام الیہم ویستدلون بما عندہم بالمناکیر والغرائب من الاحادیث ومن شان العوام ملازمۃ القصاص ما دامت ایاتی بالعجائب الخارجۃ عن نظر العقول انتہی ص۱۳ وفتنۃ الموضوعات اشد علی الاسلام یجب علی العلماء تحدید الموضوعات وردّ الناس الی الامر الاول۔

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

وقال الامام ولی اللہ الدھلوی رحمہ اللہ ومن اوصاف المحدثین ان ینقحوا الشریعۃ من الاحادیث الموضوعۃ والضعیفۃ واقیسۃ القائسین و یضعوا الندب والوجوب والکراھۃ والتحریم موضعھا انتھی (تفھیمات الالھیۃ ص ۱۱۴ ج ۲)

وقال الشیخ الفتنی الامام وفی الرسالۃ قال زید بن سلم من عمل بخبر صح انہ کذب فھو من خدم الشیطان ۱۲

وھذہ البلیۃ نشأت من حذف الاسانید التی کانت من خصائص ھذہ الامۃ.

قال النووی فی التقریب فی النوع التاسع والعشرین الاسناد خصیصۃ لھذہ الامۃ

قال جلال الدین السیوطی عن ابن حزم ونقل الثقۃ عن الثقۃ یبلغ بہ النبی صلے اللہ علیہ وسلم مع الاتصال خصّ اللہ بہ المسلمین دون سائر الملل وامامع الارسال والاعضال فیوجد فی کثیر من الیھود ولکن لا یقربون فیہ من موسیٰ قربنا من محمد صلے اللہ علیہ وسلم بل یقصرون بحیث بینھم وبین موسیٰ اکثر من ثلثین عصرًا وانما یبلغون الی شمعون ونحوہ۔ قال۔

واما النصاریٰ فلیس منھم من صفۃ ھذہ النقلۃ الا تحریم الطلاق فقط۔ واما النقل بالطریق المشتملۃ علی کذاب او مجھول العین فکثیر فی نقل الیھود والنصاریٰ۔ واما اقوال الصحابۃ والتابعین فلا یمکن الیھود ان یبلغوا الی صاحب نبیّ اصلًا ولا الی تابع لہ۔ ولا یمکن للنصاریٰ ان یصلوا الی اعلیٰ من شمعون وبولص۔ وقال **ابو علی الجبائی** خصّ اللہ تعالیٰ ھذہ الامۃ بثلثۃ اشیاء لم یعطھا من قبلھا الاسناد ۲ والانساب ۳ والاعراب۔

ومن ادلّۃ ذلک ماورداہ الحاکم وغیرہ عن مطر الوراق فی قولہ تعالیٰ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ۔ قال اسناد الحدیث انتھی من تدریب الراوی ص ۱۸۳۔

واخرج مسلم عن عبد اللہ بن المبارک رحمہ اللہ یقول الاسناد من الدین ولولا الاسناد لقال من شاء ما شاء۔ وعنہ یقول بیننا وبین القوم القوائم۔ یعنی الاسناد انتھی

واخرج ابن ابی حاتم حدثنا وحدثنی ابی نا رجاء بن مرجی المروزی سمعت علی بن الحسن بن شقیق وعبدان بن جبلۃ یقولان سمعنا ابن المبارک یقول

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

الاسناد من الدین انتہیٰ کتاب الجرح والتعدیل ص۱۹

قال الحافظ السیوطی رحمہ اللہ قال ابن المبارک الاسناد من الدین. لولا الاسناد لقال من شاء ما شاء اخرجہ مسلم وقال سفیان بن عیینۃ حدث الزہری یوما بحدیث فقلتُ ھاتہ بلا اسنادٍ فقال الزہری اترقی السطح بلا سُلّم. وقال الثوری الاسناد سلاح المؤمن انتہی تدریب الراوی ص۱۸۳

واخرج مسلم عن ابن سیرین قال ان ھذا العلم دین فانظروا عمن تاخذون دینکم. واخرجہ عن ابن سیرین قال لم یکونوا یسئلون عن الاسناد فلما وقعت الفتنۃ قالوا سمّوا لنا رجالکم فلینظر الی اھل السنۃ فیؤخذ حدیثھم وینظر الی اھل البدع فلا یؤخذ حدیثھم. وھکذا فی کتاب ابن ابی حاتم ولسان المیزان ص۱۰

واخرج ابن ابی حاتم فی کتاب الجرح والتعدیل عن اشعث عن ابن سیرین قال کان یقال انما ھذہ الاحادیث دین فانظروا عمن تاخذونھا.

واخرج عن ابن عون عن محمد یعنی ابن سیرین قال ان ھذا الحدیث دین فانظروا عمن یاخذ دینہ وعن ھشام یعنی ابن حسان قال قال محمد (ابن سیرین) انظروا عمن تاخذون ھذا الحدیث فانما ھو دینکم. وعن الضحاک بن مزاحم قال ان ھذا العلم دین فانظروا عمن تاخذونہ وحماد بن زید عن انس بن سیرین قال دخلنا علیہ فی مرضہ فقال اتقوا اللہ یا معشر الشباب انظروا عمن تاخذون ھذہ الاحادیث فانھا من دینکم.

واخرج ابن ابی حاتم عن اسحٰق بن موسیٰ الانصاری فی حدیث طویل منہ ثم ان کان رجل منھم احدث بدعۃ سقط حدیثہ وان کان اصدق الناس ولم یکن لاھل الاھواء ان یقبل یعنی قولہم فی روایتھم حدیثاً واحداً عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان اصحاب الاھواء لیسوا علی الدین الذی ارتضی اللہ عز وجل.

وفی لسان المیزان وقال ابن المبارک یکتب الحدیث الا عن اربعۃ غلاط لا یرجع وکذاب وصاحب ھوی یدعو الی بدعتہ ورجل لا یحفظ فیحدث من حفظہ انتہی ص۱۳

وقال الحافظ فی اللسان وقد حکی القاضی عبد اللہ بن عیسیٰ بن لھیعۃ عن شیخ من الخوارج انہ سمعہ یقول بعد ما تاب ان ھذہ الاحادیث دین فانظروا عمن تاخذون دینکم. فانا کنا اذا ھوینا امرا صیرناہ حدیثا وھکذا

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

فی تھذیب التھذیب ص۱۲۸ ج۸۔

وقال حماد بن سلمۃ حدثنی شیخ لھم یعنی الرافضۃ قال کنا اذا اجتمعنا فاستحسنا شیئا جعلناہ حدیثا۔

وقال مسیح بن الجھم الاسلمی التابعی کان رجل منا فی الاھواء مدۃ ثم صار الی الجماعۃ۔ وقال لنا انشدکم باللہ ان تسمعوا من احد من اصحاب الاھواء فانا واللہ کنا نروی لکم الباطل ونحتسب الخیر فی اضلالکم۔

وقال زھیر بن معاویۃ حدثنا محمد ابو رجاء وکان یری القدر فتاب منہ فقال لا تروا عن احد من اھل القدر شیئا فواللہ لقد کنا نضع الاحادیث ندخل بھا الناس فی القدر فالحکم للہ ص۱۱ ج۱۔

قال ابو مصعب الزبیری سمعت مالکا یقول لا تحمل العلم عن اھل البدع کلھم (لسان المیزان ص۱۲ ج۱)

وکلام الائمۃ فی التقبیح والجرح والنھی عن روایۃ المبتدعین کثیر لکن لما تقاعد الھمم وکثر الخبط والعمی فاکتفوا بحذف الاسانید واستدلوا بما وجد وافی الکتب من غیر التنقیح والتوضیح حتی خلط الجید بالردی والصحیح بالموضوع واحتجوا بالمرجوح وبما وجد وافی المعاجم والمسانید من غیر التقید وفتحوا باب التاویل بما یحبہ الاسماع ویأنف منہ الطبع السلیم فجعلوا الدین القویم اراء سخیفۃ واقوالا ضعیفۃ وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون فانتھی الامر الی زماننا فترٰھم یستدلون بکل کتاب۔ وحجتھم قول المشایخ الذین لا یستندون الی الکتاب والسنۃ۔ وعمدتھم الاقوال المرجوحۃ والاحادیث الموضوعۃ۔

وقد قال شیخ الاسلام الامام ابن تیمیۃ رحمہ اللہ تعالی واما ذلک الضلال اشباہ المشرکین والنصاری فعمدتھم اما احادیث ضعیفۃ او موضوعۃ او منقولات عمن لا یحتج بقولہ اما ان یکون کذبا علیہ واما ان یکون غلطا منہ اذ ھی نقل غیر مصدق عن قائل غیر معصوم وان اعتصموا بشیء مما ثبت عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حرفوا الکلم عن مواضعہ وتمسکوا بمشابھہ وترکوا محکمہ کما یفعل النصاری وکما فعل ھذا الضال اخذ لفظ الاستغاثۃ وھی تنقسم الی الاستغاثۃ بالحی والمیت۔ والاستغاثۃ بالحی تکون فیما یقدر علیہ ومالا یقدر علیہ فجعل حکم ذلک کلہ واحدا انتھی الرد علی البکری ص۳۵۳۔

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

قال الامام احمدؒ للناس احادیث یتحدثون بها علی ابواب دورهم ما سمعنا بشیئ منها وقد حرم الله علینا ان نقول علیه مالم نعلم (انتهی الاستغاثة)

وقد ذکر الحافظ الذهبی والحافظ ابن حجر فی المیزان ولسانه ان فتنة الموضوعات اشد علی الاسلام یجب علی العلماء تردید الموضوعات وردّ الناس الی الامر الاول. والله یهدی من یشاء الی صراط مستقیم. وقد انتقد النقاد و صیارفة الحدیث علی الکتب المدونة فی الحدیث للجها بذة مثل الامام احمد والطبرانی وابی نعیم الاصفهانی وغیرهم فکیف بمن غیرهم ممن لایمیزون بین الصحیح والسقیم.

قال الحافظ ابن تیمیة ؒ: واحمدُ قد صنّف کتابا فی فضائل الصحابة ذکر فیه فضل ابی بکر وعمر وعثمان وعلی وجماعة من الصحابة رضی الله عنهم وذکر فیه ما روی فی ذلك من صحیح وضعیف للتعریف بذلك ولیس کل ما رواه صحیحا ثم ان فی هذا الکتاب زیادات من روایة ابنه عبد الله وزیادات من روایة القطیعی من شیوخه. وهذه الزیادة التی زادها القطیعی غالبها کذبٌ کما سیأتی ذکر بعضها ان شاء الله تعالی. وشیوخ القطیعی یروون عمن فی طبقة احمد. وهؤلاء الرافضة جهال اذا رأوا فیه حدیثا ظنوا ان القائل لذلك احمد بن حنبل ویکون القائل لذلك هو القطیعی وذلك الرجل من شیوخ القطیعی الذین یروون عمن فی طبقة احمد. وکذلك فی مسند احمد زیادات زادها ابنه عبد الله لاسیما فی مسند علی بن ابی طالب رضی الله عنه فانه زاد زیادات کثیرة انتهی منهاج السنة ص۳

وقال الحافظ ومجرد روایته فی الفضائل لو کان رواه لایدل علی صحته عنده باتفاق اهل العلم فانه یرویه ما رواه الناس وان لم یثبت صحته. وکل من عرف العلم یعلم ان لیس کل حدیث رواه احمد فی الفضائل ونحوه یقول انه صحیح بل ولا کل حدیث رواه فی مسنده یقول انه صحیح بل احادیث مسنده هی التی رواها الناس عمن هو معروف عند الناس بالنقل ولم یظهر کذبه وقد یکون فی بعضها علة تدل علی انه ضعیف بل باطل لکن غالبها وجمهورها احادیث جیدة یحتج بها وهی اجود من احادیث سنن ابی داؤد (ص۶۱)

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

❁ فصل فی درجات کتب الحدیث واقسامها ❁

وقال الحافظ: وما یرویه ابونعیم فی الحلیة او فی فضائل الخلفاء والنقاش والثعلبی والواحدی ونحوهم فی التفسیر وقد اتفق اهل المعرفة بالحدیث علی ان فی ما یروونه کثیرا من الکذب الموضوع

ثم قال ولکن المقصود ههنا ان نذکر قاعدة فنقول المنقولات فیها کثیر من الصدق وکثیر من الکذب. والمرجع فی التمییز بین هذا وبین هذا الی علم الحدیث کما نرجع الی النحاة فی الفرق بین نحو العرب وغیر نحو العرب ونرجع الی علماء اللغة فیما هو من اللغة وما لیس من اللغة وکذلک علماء الشعر والطب وغیر ذلک.

فلکل علم رجال یعرفونه به. والعلماء بالحدیث اجل قدرا من هؤلاء. واعظمهم صدقا واعلاهم منزلة واکثرهم دینا وهم من اعظم الناس صدقا وامانة وعلما وخبرة فیما یذکرونه من الجرح والتعدیل مثل مالک وشعبة وسفیان و یحیی بن سعید وعبد الرحمن بن مهدی وابن المبارک ووکیع والشافعی واحمد واسحق بن راهویه وابی عبید وابن معین وابن المدینی والبخاری ومسلم و ابی داود وابی زرعة وابی حاتم والنسائی والعجلی وابی احمد بن عدی وابی حامد البستی والدارقطنی وامثال هؤلاء خلق کثیر لا یحصی عددهم من اهل العلم بالرجال والجرح والتعدیل وان کان بعضهم اعلم بذلک من بعض وبعضهم اعدل من بعض فی وزن کلامه کما ان الناس فی سائر العلوم کذلک وقد صنف الناس کتبا فی نقلة الاخبار کبارا وصغارا مثل الطبقات لابن سعد وتاریخ البخاری والکتب المنقولة عن احمد بن حنبل ویحیی بن معین وغیرهما وقبلها یحیی بن سعید القطان وغیره وکتاب یعقوب بن سفیان وابن الجنید وابن ابی خیثمة وابن ابی حاتم وکتاب ابن عدی وکتاب ابی احمد وامثال ذلک وصنف کتب الحدیث تارة علی المسانید فتذکر ما اسند کل الصحابی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم کمسند احمد واسحق وابی داود الطیالسی وابی بکر بن ابی شیبة ومحمد بن ابی عمر العدنی واحمد بن منیع و ابی یعلی الموصلی وابی بکر البزار البصری وغیرهم. وتارة علی الابواب فیذکر

سه ای الصغیر والکبیر ۱۲ منه غفرله

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

من قصد الصحیح کالبخاری ومسلم وابن خزیمۃ وابی حاتم وغیرہم وکذلک من خرج علی الصحیحین کالاسماعیلی والبرقانی وابی نعیم وغیرہم ومنہم من خرج احادیث السنن کابی داؤد والنسائی وابن ماجہ وغیرہم۔ ومنہم من خرج الجامع الذی یذکر فیہ الفضائل وغیرہا کالترمذی وغیرہ وھذا علم عظیم من اعظم علوم الاسلام۔ ولا ریب ان الرافضۃ اقل معرفۃ بھذا الباب ولیس فی اھل الاھواء والبدع اجھل منہم (وقال) واھل البدع سلکوا طریقا اخر ابتدعوھا واعتمدوھا ولا یذکرون الحدیث بل ولا القرآن فی اصولھم الا للاعتضاد لا للاعتماد۔ والرافضۃ اقل معرفۃ وعنایۃ بھذا اذ کانوا لا ینظرون فی الاسناد ولا فی سائر الادلۃ الشرعیۃ والعقلیۃ ھل توافق ذلک او تخالفہ۔ ولھذا لا یوجد لھم اسانید متصلۃ صحیحۃ قط بل کل اسناد متصل لھم فلا بد ان یکون فیہ ما ھو معروف بالکذب او کثرۃ الغلط وھم فی ذلک شبیہ الیھود والنصاری فانہ لیس لھم اسناد والاسناد من خصائص ھذہ الامۃ وھو من خصائص الاسلام ثم ھو فی الاسلام من خصائص اھل السنۃ انتہی ص ۱۱ ج ۴)

وھذہ التحریف والبدع وتغییر الالفاظ بالزیادۃ والنقصان والکذب فی متون منہاج ان الاحادیث واسنادھا انما نشأت منہم وقد اقام اللہ سبحانہ بحسب وعدہ بحراسۃ نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون جماعۃ من انصار السنۃ من یحفظہ ویحمیہ وینفی عنہ تحریف الغالین وانتحال المبطلین وتاویل الجاھلین فبینوا ما ادخل اھل الکذب فیہ ودسوا فیہ وبدلوا معانیہ بالتاویل الباطل والتحریف الزائغ کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال طائفۃ من امتی علی الحق ظاھرین لا یضرھم من خالفھم ولا من خذلھم حتی تقوم الساعۃ۔ وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحمل ھذا العلم من کل خلف عدولہ ینفون عنہ تحریف الغالین وانتحال المبطلین وتاویل الجاھلین۔ وقد وقع فی ھذا الباب کثیر من الفقہاء والعامۃ ونحوھم ممن فیہ زھد ودین وصلاح ولکن کل من لم یکن علمہ وعملہ یرجع الی العلم المورثۃ عن الرسول صلی اللہ علیہ وسلم مقیدا بالشریعۃ النبویۃ لم یخلص من الاھواء والبدع بل کلہ ھوی وبدع کما ذکرنا ذلک فی صدر الکتاب وباللہ التوفیق

قال العلامۃ عبد الحی ثم انقسم الوضاعون بحسب اختلاف اغراضھم ظنونھم علی اقسام الاول قوم من الزنادقۃ قصدوا افساد الشریعۃ وایقاع الخلط والخبط فی الامۃ کما نقل عن عبد الکریم بن ابی العوجاء حین اخذ وامر بضرب عنقہ واللہ

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

واللہ لقد وضعت فیکم اربعۃ آلاف حدیث احرم فیھا الحلال واحل الحرام۔
وعن جعفر بن سلیمان قال سمعت المھدی یقول اقرّ عندی رجل من الزنادقۃ انہ وضع اربعمائۃ حدیث تجول فی ایدی الناس
وقال حماد بن زید وضعت الزنادقۃ اربعۃ آلاف حدیث وھذہ الفرقۃ شابھت الیھود والنصاریٰ حیث حرّفوا الکتب الالٰھیۃ واسقطوا منھا ما شاءوا وکتبوا بایدیھم فیھا ما شاءوا وقالوا ھذا من عند اللہ لیشتروا بہ ثمنا قلیلا من اتباعھم ومقلدیھم
وقد حکی اللہ سبحانہ عملھم ھذا فی القرآن فی غیر موضع مع تقبیح اعمالھم والتشنیع علی افعالھم۔
ولما منّ اللہ علیٰ ھذہ الامۃ بان تکفل لحفظ کلامہ بنفسہ حیث قال انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون لم یقدر احد من الکفار والاشرار علی تغییر حرف او نقطۃ فی کلامہ فضلا عن تحریف زائد علیہ
ومن اٰثار ذلک التکفل ما وھب اللہ لھذہ الامۃ من قوۃ الحفظ فحفظ کلامہ بتمامہ فی کل عصر جمع لا یحصیٰ عددھم حتی النساء والصبیان فمنع ذلک الکافرین والملحدین عن تحریف کلامہ بزیادۃ او نقصان خوفا من ان تکذبھم حفاظ الصبیان ومن ثم تری الکفار اعداء دین الاسلام یستکتبون القرآن ویکتبونہ ویطبعونہ ولا یغیر احد منھم شیئا منہ مع قدرتھم علیہ وھم طبعھم الیہ بل یھتمون فی تصحیحہ اشد من الاھتمام فی الکتب الاخر العلمیۃ خوفا من ان تتعقبھم حفاظ الامۃ المحمدیۃ
ولما کان وقوع کل ما ارتکبہ الامم الماضیۃ من الافعال الردیۃ بنفسہ او بنظیرہ فی ھذہ الامۃ امرا مقدرا کما اخبر بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقولہ لترکبن سنن من قبلکم شبرا بشبر وذراعا بذراع الحدیث توجھت ملاحدۃ ھذہ الامۃ الی امرین وتفرقوا شیعتین۔ فمنھم من توجہ الی التحریف المعنوی فی الکلام الالٰھی حین عجزوا عن التحریف اللفظی ففسروا القرآن بارائھم ونسبوا ما اظنوہ الی ربھم غافلین عن قولہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال فی القرآن برأیہ فقد کفر
وقد حدثت فی زماننا من اول العشرۃ الاخرۃ من عشرات المائۃ الثالثۃ بعد الالف من الھجرۃ فرقۃ منھم اھتدت فی دین الاسلام مع اظھارانھا مؤیدۃ لدین الاسلام اشتھرت بالنیچریۃ انکر رأسھا ورئیسھا (ای سرسید

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

احمد خان علی گڈھی) وشیعہ من شیعہ (ای مرزا غلام احمد القادیانی) وجود الملائکۃ والجن والارواح والعرش والکرسی وغیرھا من السماوات السبع والارضین السبع وانکروا الجنۃ والنار وجزئیات النشر والحشر وعذاب القبر. وقالوا انھا اوھام وخیالات. والف رئیسھم تفسیر القرآن فاھتم فی اتباء مبانیہ وادخل آراءھا الفاسدۃ فی معانیہ ففسر جمیع الآیات الواردۃ فی تلک الامور بما تقشعر منہ جلود الذین یخشون ربھم وتتنفر عنہ الصدور

وقالوا ان اللہ لا یعذب مشرکا ولو مات علی الکفر وان من قال بثالث ثلثۃ لیس بمشرک وان عیسی بن مریم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ابن یوسف النجار لم یخلق بغیر اب واباحوا شرب الخمر والزنا وغیر ذلک عند الضرورۃ الشدیدۃ وکون النیۃ صالحۃ واسقطوا العبادات الشاقۃ بل السھلۃ ایضا. وخالطوا النصاری اکلا وشربا ومشیا وقیاما وقعودا ولباسا ومسکنا وحسنوا اطوارھم فی حرکاتھم وسکناتھم واباحوا التشبہ بھم فی جمیع اطوارھم. ولھم غیر ھذہ من الاقوال الخبیثۃ والافعال الردیۃ. قد خالفوا دین الاسلام اصولا وفروعا. ومع ذلک ظنوا ان طریقتھم ھی التی فطر اللہ الخلق علیھا لا تبدیل لخلق اللہ. وانھا ھی الاسلام حقا وان المسلمین کلھم اولھم واخرھم من عصرھم قد اخطأوا فی فھم معانی القرآن والاحادیث النبویۃ ولم یصلوا الی فھم السر والشریعۃ النقیۃ.

وانی اسناد ھؤلاء الملاحدۃ وافساد اخوانھم الاصاغر المشھورۃ بغیر المقلدین الذین سموا انفسھم باھل الحدیث. وشتان مابینھم وبین اھل الحدیث قد شاع فی جمیع بلاد الھند وبعض بلاد غیر الھند فخربت بہ البلاد ووقع النزاع والعناد اشد من افساد غیرھم

فالی اللہ المشتکی والیہ التضرع والملتجی بدأ الدین غریبا وسیعود غریبا فطوبی للغرباء. ولقد کان حدوث مثل ھؤلاء المفسدین والملحدین فی الازمنۃ السابقۃ فی ازمنۃ السلطنۃ الاسلامیۃ غیر مرۃ فقابلتھم اساطین الملۃ وسلاطین الامۃ بالصوارم المتکیۃ واجروا علیھم الجوازم المنفیۃ فاندفعت فتنتھم بھلاکھم.

ولما لم تبق فی بلاد الھند فی اعصارنا سلطنۃ اسلامیۃ ذات شوکۃ وقوۃ

ھ وھو سید احمد خان علی گڈھی. و السر لا یخلو من الشر ۱۲ منہ غفرلہ

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

عمت الفتن واوقعت عباد الله فی المحن فانا لله وانا اليه راجعون . ومنهم من توجهوا الى الافتراء على النبي المصطفى (صلے الله عليه وسلم) الذى ما ينطق بالهوى ان هو الا وحى يوحى وحرفوا كلمات الشريفة بالزيادة والنقصان ونسبوا اليه ما اختر عته خواطرهم تشكيكا وتخليطا وافسادا فى اهل الايمان وقد وفق الله خدام حديث نبيه وحملة السنية شرعه بابطال خبائثهم واظهار مكائدهم فميزوا بين الاحاديث النبوية وبين الاخبار الاختراعية . والفوا تاليفات اضمحلت بها خزعبلاتهم وفتت بها مزخرفاتهم فلله درهم ودر من سلك مسلكهم .

الثانى قوم كانوا يقصدون وضع الاحاديث نصرة لمذاهبهم وهذا منقول عن قوم من السالمية

وروى عن عبد الله بن يزيد المقرى قال تاب رجل من اهل البدع عن بدعته فجعل يقول انظروا هذا الحديث عمن تاخذون فانا كنا اذا تراءينا رأيا جعلنا له حديثا

وعن ابن لهيعة قال سمعت شيخا من الخوارج تاب ورجع فكان يقول ان هذه الاحاديث دين فانظروا عمن تاخذون دينكم انا كنا اذا هوينا امرا صيرناه حديثا

وعن حماد بن سلمة قال حدثنى شيخ من الرافضة قال كنا اذا استحسنا شيئا جعلناه حديثا

وقال عبد الله الحاكم كان محمد بن القاسم من رؤساء المرجئة يضع الحديث على مذهبهم

الثالث قوم كانوا يضعون الاحاديث فى الترغيب والترهيب ليحثوا الناس على الخير ليزدجروهم عن الشر واكثر احاديث صلوات الايام والليالى من وضع هؤلاء

ومن هؤلاء من كان يظن ان هذا جائز فى الشرع لانه كذب للنبى صلى الله عليه وسلم لا عليه عن ابى عمار المروزى قيل لابى عصمة نوح بن ابى مريم المروزى من اين لك عن عكرمة عن ابن عباس رضى الله عنهما فى فضائل القرآن سورة سورة وليس عند اصحاب عكرمة شئ منه فقال انى رأيت الناس اعرضوا عن القرآن واشتغلوا بفقه ابى حنيفة ومغازى ابن اسحق فوضعت هذه الاحاديث حسبة

وقال ابو عبد الله النهاوندى قلت لغلام خليل هذه الاحاديث التى تحدث

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

بها من الرقاق فقال وضعناها للترقيق بها قلوب العامة

وعن محمد بن عيسى الطباع قال سمعت ابن مهدي يقول لميسرة بن عبد ربه من اين جئت بهذه الاحاديث من قرأ فله كذا قال وضعتها ارغب الناس فيها.

ومن هذا القبيل الاحاديث في النهي عن شرب دخان التنباك فاني رأيت في رسالة لبعض مانعيه اخبارًا منسوبة الى النبي صلى الله عليه وسلم.

منها كل دخان حرام. ومنها كل جوف يدخل الدخان فيه من اوراق السموم يخرج من الايمان. ومنها سيأتي على الناس زمان يأكل امتي الدخان قلوبها اسود ووجوهها ناقص وشفتها اخضر فانه ذريعة للشيطان في زمان نوح عليه السلام وسق من بوله من اكله مرة لا يدخل الجنة. ومنها سيأتي على الناس زمان ليشربون النار من ورق الشجر يحصل فيهم ست خصال قلوبهم سوداء والسنتهم خضر وهم رسوق ورغبتهم ناقص وبصرهم قليل يعتبرون في القبر ابدًا. ومنها من شرب الدخان ولا يتوب عند الموت فليس له شفاعتي يوم القيامة. ومنها تظهر شجرة في بلاد الهند يشرب الناس دخانها يذهب الدين والعقول في الدخان. ومنها من شرب الدخان الفاحك ولو كان مرة دخل النار. وتقس قلبه بالنار

وهذه الاخبار ليشهد من له ادنى ممارسة بالالفاظ العربية فضلًا عمن له مهارة في الاحاديث النبوية بانها مختلقة وضعها المتشددون من مانعي شرب الدخان وتبرمقاعدهم من النيران.

وقد فصلت هذه المسئلة مع ذكر اقوال المانعين والمبيحين في رسالتي توضيح البيان بتشريح حكم شرب الدخان فلتطالع

ومن هذا القبيل احاديث القضاء العمري وقد ذكرتها مع مالها وما عليها في رسالتي ردع الاخوان عن محدثات اخر جمعة رمضان فلتطالع.

ومن هذا القبيل اكثر احاديث فضائل صيام ايام رجب وايام المحرم وغير ذلك على ما بسطه الحافظ ابن حجر العسقلاني في تبيين العجب في فضل رجب وغيره في غيره.

الرابع قوم استجازوا وضع الاسانيد لكل كلام حسن زعمًا منهم ان الحسن كله امر شرعي لا بأس بنسبته الى رسول الله صلى الله عليه وسلم

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

ولم یفهموا ان کل قول الرسول صلے اللہ علیہ وسلم حسن صادق وعکس الکلیۃ لایصدق کلیۃ فلا یلزم کون کل حسن قول الرسول صلی اللہ علیہ وسلم فنسبتہ الیہ صلے اللہ علیہ وسلم کذب۔

الخامس قوم حملہم علی الوضع غرض من اغراض الدنیا التقرب الی السلطان وغیرہ کما حکی عن غیاث بن ابراھیم فانہ حین دخل علی المھدی احد خلفاء بنی العباس وکان یحب الحمام فقیل لہ حدث امیر المؤمنین فقال حدثنا فلان عن فلان الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لاسبق الا فی نصل او خف او حافر او جناح۔ فزاد کلمۃ "او جناح" من عند نفسہ لیطیب قلب المھدی فقفطن لہ المھدی وقال اشھد انہ کذاب علی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وقال انا حملتہ علی ذلک فامر بذبح الحمام ورفض ما کان فیہ۔

السادس قوم حملھم علی الوضع التعصب المذھبی والتجمد التقلیدی کما وضع مامون الھروی حدیث من رفع یدیہ فی الرکوع فلا صلوٰۃ لہٗ ووضع حدیث من قرأ خلف الامام فلا صلوٰۃ لہٗ۔ ووضع ایضا حدیثا فی ذم الشافعی رحمہ اللہ وحدیثا فی منقبۃ ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ وقد ذکرت قدرا من حالہ مع ذکر بعض موضوعاتہ فی تعلیق رسالتی امام الکلام فیما یتعلق بالقراءۃ خلف الامام المسمّٰی بغیث الغمام فلتطالع۔

السابع قوم حملھم علی الوضع حبّھم الذی اعمٰھم واصمّھم کما وضعوا احادیث فی مناقب اھل البیت ومثالب الخلفاء الراشدین ومعاویۃ وغیرھم ووضعوا احادیث فی مناقب ابی حنیفۃ رحمہ اللہ

ومن ھٰذا القبیل الاحادیث الموضوعۃ فی مناقب البلدان وذمّھا والاحادیث الموضوعۃ فی فضل اللسان الفارسیۃ وذمّھا کحدیث لسان اھل الجنۃ العربیۃ والفارسیۃ الدرّیّہ وسنبسط الکلام فی ھٰذہ الاخبار فی قمقمۃ الثقات فی تفاضل اللغات وفقنا اللہ لختمھا کما وفقنی لبدءھا

الثامن قوم حملھم علی الوضع قصد الاغراب والاعجاب وھو کثیر فی القصّاص والوعاظ الذین لانصیب لھم من العلم ولاحظ لھم من الفھم وھناک اقسام بحسب الاغراض المتنوعۃ المقاصد المتشتتۃ فقال عجب

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

فان کثیرا من الزهاد کانوا جاهلین غیر ممیزین بین ما یحل لهم وما یحرم علیهم فکانوا یظنون ان وضع الاحادیث ترغیبا وترهیبا لا باس به بل هو موجب للاجر الا ترى الى عباد زماننا ممن لم یمارس العلوم ولم یوفق لخدمة ارباب الفهوم کیف انهمکوا فی ارتکاب البدعات ظنا منهم ان ارتکابها من الحسنات وکثیر منهم قد علمهم شیوخهم الصلوٰة بتراکیب مخصوصة لانها ثبتت بالاخبار المرویة بل بناءً علی ان التطوعات لا یضرّ فیها اختیار الکمیة المعینة والکیفیة المشخصة فعلموهم لیعملوا بها ولا یتکاسلوا عنها فظنّ المریدون انها کلها من الحضرة النبویة فاسندوها الی الحضرة العلیّة.

فقال فکیف قُبل تلک الاحادیث الموضوعة التی جمعت من المشایخ الجامعین بین علوم الحقیقة والشریعة وادرجوها فی تصانیفهم السلوکیة

فقلت لحسن ظنهم بکل مسلم وتخیلهم انه لا یکذب علی النبی صلے اللہ علیہ وسلم مسلمٌ

فعاد قائلاً قد ذکر بعض الصوفیة فی دفاترهم اسانید لتلک الاحادیث فکیف لا یعتبر بها

فقلتُ من ذکرها بغیر اسناد لا یعتمد علیه بناءً علی ان بینه وبین النبی صلے اللہ علیہ وسلم مفاوز تنقطع فیها اعناق المطایا ومن ذکرها باسانیدها یبحث عن حال رواتها.

فعاد قائلاً کثیر من المشایخ الذاکرین لها قد کانوا ممن یتشرّف برؤیة النبی صلی اللہ علیہ وسلم منامًا ویقظةً وکانوا صاحب کرامات یلهمون الها مًا فلعلهم صححوا تلک الروایات بمشافهة النبی صلی اللہ علیہ وسلم او برؤیته منامًا ومن راٰه صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام فقد راٰه حقا او الهموا بذلک الهامًا

فقلت احتمال هذه الامور لا یکفی ومجردهم تلک الروایات لا یدل علیه. نعم لو صرّح احد منهم بذلک لقبلنا قوله اعتمادًا علی صدقه وثاقته وعلو مرتبته.

فقال هلا یکون علو مرتبتهم وجلاله قدرهم مقتضیا لان یقبل ما ذکروه وان کان بغیر سند فان حسن الظن بهم یحکم بانهم لم یذکروا

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

ذلك الابعد ثبوته بسند مستند

فقلت هذا انما يكون اذا عرف انهم من مهرة الحديث وتقاده وذكرهم تلك الروايات محمول على حسن الظن بكل مسلم انتهى الاثار المرفوعة ص ۲۵۳)

قال القاری قال النووی فی شرح مسلم يحرم رواية الحديث الموضوع على من عرف كونه موضوعا اوغلب على ظنه وضعه فمن روى حديثا علم وضعه فهو مندرج فی الوعيد (الموضوعات ص ۱۲)

وقال القاری قال الحافظ جلال الدين السيوطی رحمه الله اتفق علماء الحديث على انه لايحل رواية الموضوع فی ای معنى كان الا مقرونا ببيان وضعه (ص ۱۲)

قال الحافظ زين الدين العراقی فی كتابه المسمى بالباعث على الخلاص من حوادث القصاص: ثم انهم يعنى القصاص ينقلون حديثه عليه الصلوٰة والتسليم من غير معرفة بالصحيح والسقيم. قال وان اتفق انه نقل حديثا صحيحا كان اثما فی ذلك لانه ينقل مالا علم له به وان صادف الواقع كان اثما بقدامه على ما لايعلم. قال وايضا فلا لاحد ممن هو بهذا الوصف ان ينقل حديثا من الكتب بل ولو من الصحيحين ما لم يقرأه على من يعلم ذلك من اهل الحديث وقد حكى الحافظ ابوبكر بن خير اتفق العلماء على انه لايجوز لمسلم ان يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كذا حتى يكون عنده ذلك القول مرويا ولو على اقل وجوه الروايات لقوله عليه السلام من كذب علی متعمدا فليتبوأ مقعده من النار وفی بعض الروايات من كذب علی مطلقا من غير تقييد انتهى۔ الموضوعات الكبير ص ۱۵)

وفی الاثار المرفوعة قلت قد ثبت من هذه الروايات ان الوضع على النبی صلى الله عليه وسلم مالم يقله اليه حرام مطلقا ومستوجب لعذاب النار سواء كان فی الحلال والحرام او ترغيب او ترهيب او غير ذلك. فبطل ظن بعض الوضاعين الجهلة ان الكذب عليه صلى الله عليه وسلم للترغيب والترهيب يجوز لانه كذب له لا عليه۔ وايضا ثبت من الروايات انه كما ان الكذب عليه صلى الله عليه وسلم قولا وعملا بان ينسب اليه قولا لم يقله وعملا لم يفعله من اكبر الكبائر فليتيقظ الوعاظ المذكورون وليحذر القصاص والخطباء الامرون الزاجرون حيث ينسبون كثيرا من الامور الى الحضرة المقدسة التی لم يثبت وجودها فيها و يظنون ان فی ذلك بعرا عظيما لاثبات فضل الذات المقدسة وعلو قدرها ولا يعلمون

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

ان فی الفضائل النبویۃ التی ثبتت بالاحادیث غنیۃ من تلک الاحادیث الواھیۃ ولعمری فضائلہ صلی اللہ علیہ وسلم خارجۃ عن حد الاحاطۃ والاحصاء و مناقبہ التی فاق بھا علی جمیع الوری کثیرۃ جدًا من غیر انتھاء. فای حاجۃ الی تفضیلہ بالاباطیل بل ھو موجب للاثم العظیم وضلالۃ عن سواء السبیل۔ انتھی

فان قلت فان ھذہ الاحادیث الضعیفۃ الواھیۃ لم یرتکرھا ائمۃ الحدیث الجیاد فی کتبھم وھل ھذہ الاشاعۃ منھم لھا

فاقول ان الائمۃ قد اجابوا عن ھذا فی دواوینھم وکتبھم الاول انھم یذکرون الاحادیث الضعیفۃ للاعتماد۔ کما قال الامام احمد والثانی انھم یذکرون الاحادیث الواھیۃ والسخیفۃ للمعرفۃ بھا لئلا یغتر بھا من لا علم لہ باصول الحدیث فان الاحادیث علی اقسام منھا ما یصلح للاعتماد والاستشھاد۔ ومنھا ما یصلح للاعتضاد والامثال۔ ومنھا للمعرفۃ بالوضع فلا یعول علیھا فی شیء

وقد یقع الغلط من ائمۃ الحدیث لوجوہ لا یدری من بعدھم بما فیعتمد علیھا وذلک لقلۃ معرفتہ بالآثار والسنن۔

الاسباب فی تغلیط الحدیث

منھا ان یدخل فی کتب المحدث عن اقاربہ وتلامذتہ شیء من الاحادیث الواھیۃ۔ فیشکل الفرق علی من بعدہ کما ادخل اصحاب الامام احمد بعدہ فی مسندہ اشیاء

قال شیخ الاسلام ثم ان فی ھذا الکتاب زیادات من ابنہ عبد اللہ وزیادات من روایۃ القطیعی عن شیوخہ وھذہ الزیادات التی زادھا القطیعی غالبھا کذب انتھی (منھاج السنۃ ص۲)

وکذلک حماد بن سلمۃ الامام دس فی کتابہ ربیبہ ابن ابی العوجاء کما ذکرنا فی البصائر۔

وقال الحافظ ابن حجر کانوا یقولون انھا دست فی کتبہ۔ وقد قیل ان ابن العوجاء کان ربیبہ فکان یدس فی کتبہ انتھی (تھذیب التھذیب ص۱۱)

ومنھا ان الشیخ قد یسوء حفظہ لکبرستہ فیروی عن کتابہ ما یجد فیہ ولا یمیز بین الصحیح والسقیم کحماد بن سلمۃ لم یخرج لہ البخاری معتمدا علیہ

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

بل استشهد به فی مواضع لیبین انه ثقة. واعتمد علیه مسلم لما شاهد ان جماعة ائمتهم اخذوا عنه. وقال الحاکم لم یخرج مسلم لحماد بن سلمة فی الاصول الا من حدیثه عن ثابت وقد خرج له فی الشواهد عن طائفة. وقال البیهقی: هو احد ائمة المسلمین الا انه لما کبر ساء حفظه فلذا ترکه البخاری واما مسلم فاجتهد واخرج من حدیثه عن ثابت ما سمع منه قبل تغیره وما سوی حدیثه عن ثابت لا یبلغ اثنی عشر حدیثا اخرجها فی الشواهد

ومنها ان المحدث یذکر کل ما یصل الی علمه ویکتبه ثقة علی علم القاری انه یمیز فی ذلك او ان العهدة علی القائل الذی یروی منه.

قال شیخ الاسلام ابن تیمیة رح قال عبد الرحمن بن مهدی اهل العلم یکتبون ما لهم وما علیهم. واهل الاهواء لا یکتبون الا ما لهم. ثم ان اولئك هم کانوا اکثر الکذب فانتقلت احادیثهم الی قوم لا یعرفون الصحیح من السقیم فلم یمکنهم التمییز الا بتصدیق الجمیع او تکذیب الجمیع. والاستدلال علی ذلك بدلیل منفصل غیر الاسناد فیقال ما یرویه مثل ابی نعیم والثعلبی والنقاش وغیره أتقبلونه مطلقا ام ترددونه مطلقا ام تقبلونه اذا کان لکم لا علیکم وتردونه اذا کان علیکم فان تقبلوه مطلقا ففی ذلك احادیث کثیرة فی فضائل ابی بکر وعمر وعثمان رضی الله عنهم تناقض قولکم.

وقد روی ابو نعیم فی اول الحلیة فی فضائل الصحابة رضی الله عنهم وفی کتاب مناقب ابی بکر وعمر وعثمان رضی الله عنهم وهی احادیث بعضها صحیحة وبعضها ضعیفة بل منکرة. وکان رجلا عالما بالحدیث فیما ینقله لکن هو وامثاله یروون ما فی الباب لا یعرف انه روی کالمفسر الذی ینقل اقوال الناس فی التفسیر والفقیه الذی ینقل ویذکر الاقوال فی الفقه وللمصنف الذی یذکر حجج الناس ایذکر ما ذکروه وان کان کثیر من ذلك لا یعتقد صحته بل یعتقد ضعفه لانه یقول انا نقلت ما ذکر غیری فالعهدة علی القائل لا علی الناقل.

وهکذا اکثر ممن صنف فی فضائل العبادات وفضائل الاوقات وغیر ذلك احادیث کثیرة وهی ضعیفة بل موضوعة باتفاق اهل العلم کما یذکرون فی فضل صوم رجب احادیث کلها ضعیفة بل موضوعة عند اهل العلم ویذکرون صلوٰة الرغائب فی اول جمعة منه والفیة نصف شعبان وکما یذکرون فی فضائل عاشوراء

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

ماورد من التوسعة على العيال. وفضائل المصافحة والحناء والخضاب والاغتسال ونحو ذلك. انتهى (منهاج السنة ج ۳ ص ۱۱)

ومنها ان كثيرا من الوضاعين يضعون الكذب على الائمة فيرجونها في الكتب وكثيرا مايضعون لها الاسانيد من عندهم. فيشتبه على من بعدهم. ولا يميزون بين الصحيح والمختلق. كما وضعوا على الامام مالك رحمه الله ان ابا جعفر المنصور ناظر مالكا وسئل عنه فقال يا ابا عبد الله استقبل القبلة وادعو ام استقبل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال له ولم تصرف وجهك عنه وهو وسيلتك ووسيلة ابيك آدم عليه السلام الى يوم القيامة بل استقبله واستشفع به.

قال شيخ الاسلام ما ملخصه فهذه الحكاية كذب بلا ريب وان عزوها الى الشفاء لان القاضي عياض يروى عن كتب كثيرة فيها كذب وان هذه الحكاية مخالفة لمذهب مالك وسائر الائمة. فانهم متفقون على ان من سلم على النبي صلى الله عليه وسلم فمراده الدعاء يستقبل القبلة كما روى ذلك عن الصحابة. وتنازعوا وقت السلام هل يستقبل القبلة ام القبر على قولين فقال الامام ابو حنيفة رحمه الله يستقبل القبلة وقال غيره يستقبل القبر.

وكذلك كذبوا على الامام مالك رحمه الله انه ياخذ الطنبور ويضرب به ويغني لما كان في المدينة يغني حتى ان اكثر المصنفين في اباحة السماع كابي عبد الرحمن السلمي والقشيري وابي حامد ومحمد طاهر المقدسي وغيرهم يذكرون اباحته عن مالك رحمه الله واهل المدينة. وهذا كذب قد علم بالتواتر من مذهبه النهي عن ذلك. حتى قال اسحاق بن الطباع سألت مالكا عما يترخص فيه اهل المدينة من الغناء. فقال يفعله عندنا الفساق وذكروا في ترجمة عمرو بن راشد انه يضع الحديث على مالك رح.

وكذلك وضع على الامام ابي حنيفة رحمه الله اكثر من ثلث مائة حديث مما لم يحدث به ابو حنيفة رحمه الله قط. قال ابن حبان في ترجمة ابان بن جعفر البصري رأيته وضع على ابي حنيفة رحمه الله اكثر من ثلث مائة حديث مما لم يحدث به ابو حنيفة رحمه الله قط. فقلت له يا شيخ اتق الله ولا تكذب انتهى من تذكرة الموضوعات للفتني سمحه الله ص ۲۳۱

وكذلك افترى قاص في مسجد الرصافة على الامام احمد ويحيى بن

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

معین وکانا حاضرین حدیثا طویلا ساقه بسند فکانا ینظران الی الآخر تعجبا کما ذکره القاری فی الموضوعات الکبیر

فالتمییز بین الاحادیث الصحیحة والموضوعة من مهمات الدین و الا لاختلط الصحیح بالسقیم وروایة الموضوع لا یحل الا مقرونا ببیان کما ذکرنا عن الاعلام۔

وقد قال محمد بن بندار الجرجانی لاحمد بن حنبل انه لیشتد علی ان اقول فلان ضعیف وفلان کذاب ، فقال احمد اذا سکتَّ انتَ فمتی یعرف الجاهل الصحیح من السقیم

وروی ان سفیان الثوری مرّ برجل فقال کذاب واللّٰه لولا انه لا یحل لی ان اسکت لسکتُّ

وعن الشافعی رح اذا علم الرجل من محدث الکذب لم یسعه السکوت ولا یکون ذلک غیبة ، فان مثل العلماء مثل النقاد فلا یسع الناقد فی دینه ان لا یبین الزیوف من غیره ، وکان شعبة بن الحجاج یقول تعالوا نغتاب فی دین اللّٰه وکذا روی عن ابن عیینة

وفی المیزان قال ابن حبان سمعت جعفر بن ابان المصری یملی بمکة حدثنا محمد بن رمح حدثنا اللیث عن نافع عن ابن عمر رض من سرّ المؤمن فقد سرّنی ومن سرّنی فقد سرّ اللّٰه الحدیث وبه ینادی یوم القیمة این بغضاء اللّٰه فیقوم سوّال المسجد فقلتُ یا شیخ اتق اللّٰه ولا تکذب علی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فقال لستَ منی فی حل انتم تحسدونی لاسنادی فلم ازائله حتی حلف انی لا احدث بمکة بعد ان خوفته السلطان مع جماعة انتهی (موضوعات للقاری رح)

ومنها ما یلبس علی بعض المحدثین فی الحدیث لاسباب تعرض علیهم فلا یعلمون بها فیقع الخطأ والغلط فی فهم المراد من الحدیث او السند وامثلتها فی الکتب المصنفة لاصول الحدیث کثیرة نذکر منها امثلة۔

قال ابن الجوزی فی ذکر تلبیس ابلیس علی اصحاب الحدیث من ذلک ان اقواما استعرقوا اعمارهم فی سماع الحدیث والرحلة فیه وجمع الطرق الکثیرة وطلب الاسانید العالیة والمتون الغریبة وهؤلاء علی قسمین قسم قصدوا حفظ الشرع بمعرفة صحیح الحدیث من سقیمه فهم مشکورون علی هذا القصد الا ان ابلیس تلبس

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

علیہم بان یشغلھم بھذا عما ھو فرض عین من معرفۃ مایجب علیہم والاجتھاد فی اداء اللازم والتفقہ فی الحدیث

ومنھا انہ یجمع الطرق الکثیرۃ فیشبہ الامر علیہ فلا یمکن الجمع بینھا ولو وقعت لہ مسئلۃ فلا یمکن الاستخراج منھا بل یسئل عن الاحداث المتفقھۃ العزیت یتردد ون الیہ لسماع الحدیث منہ ثم یطیعون الناس علی المحدثین انھم لا یدرون معھم من زوامل الاسفار۔

ومنھا ان المحدث یجمع الروایات الکثیرۃ فیشتبہ علیہ المنسوخ من التاسیخ فربما یعمل بالمنسوخ وھو لا یدری

ومنھا انہ یعمل بالمعنی الظاھر وھو غیر مرادٍ کما اخذ عدی بن حاتم من الخیط الابیض والاسود فی قولہ تعالیٰ وکلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود

وکذلک اخذ بعض المحدثین من قولہ صلے اللہ علیہ وسلم نھی ان یسقی الرجل ماءہ زرع غیرہ فقال جماعۃ ممن حضر قد کنا اذا فضل ماء فی بساتیننا سرحناہ الی جیراننا۔ ونحن نستغفر اللہ۔ فما فھم القاری ولا السامع ولا شعر ان المراد وطی الحبالیٰ من السبایا

قال الخطابی وکان بعض مشایخنا یروی الحدیث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الحلق قبل الصلوٰۃ یوم الجمعۃ باسکان اللام (الحلق) قال واخبرنی انہ بقی اربعین سنۃ لا یحلق رأسہ قبل الصلوٰۃ قال فقلت لہ انما ھو الحلَق بفتح اللام جمع حلقۃ وانما کرہ الاجتماع قبل الصلوٰۃ للعلم والمذاکرۃ وامر ان یشتغل بالصلوٰۃ وینصت للخطبۃ فقال قد فرّجت عنی۔ وکان من الصالحین

وقد کان ابن صاعد کبیر القدر فی المحدثین لکنہ لما قلت مخالطتہ للفقھاء کان لا یفھم جواب الفتویٰ حتی انہ قد اخبرنا ابو منصور القراء بحدیث باسناد مرفوع الیٰ ان نقل عن ابی بکر الابھری الفقیہ قال کنت عند یحییٰ بن محمد بن صاعد فجاءتہ امرأۃ فقالت ایھا الشیخ ماتقول فی بئر سقطت فیہ دجاجۃ فماتت ھل الماء طاھر او نجس فقال یحییٰ کیف سقطت الدجاجۃ فی البئر؟ قالت لم یکن البئر مغطاۃ۔ فقال یحییٰ لا غطیتہ حتی لا یقع فیھا شئ۔ قال الابھری فقلت یا ھذہ ان الماء قلتان ولم یتغیر فھو طاھر

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

ومنها قد یکون المحدث کبیر القدر فی الحدیث والروایة لکن لایکون لہٗ بصیرة فی الفقه واستخراج المسائل فیستفتی فیُفتی حتی لا یری بعین الجهل فیزدری به کما ذکره ابن الجوزی عن ابن شاهین انه صنف فی الحدیث مصنفاتٍ کثیرةً اقلها جزء واکثرها التفسیر وهو الف جزء وما کان یعرف من الفقه شیئا. ثم ذکر عن علیّ بن داؤد ان امرأة جاءت الیه وهو یحدث وبین یدیه مقدار الف نفسٍ فقالت له حلفت بصدقة ازاری قال لها بکم اشتریت؟ قالت باثنین وعشرین درهمًا قال فضومی اثنین وعشرین یومًا فلما مرّت جعل یقول اٰه اٰه غلطنا والله امرناها بکفارة الظهار

ومنها ان کثیرا من المحدثین یکون غرضهم جمع طرق الحدیث وطواف البلدان والاختصاص بالعوالی والغرائب والرحلة ولذلک یتبعون شاذ الحدیث وغریبه فیترکون بها الاحادیث الصحاح فیحتجون من بعدهم بهم فیقع الخلط والاشتباه.

قال ابن الجوزی ومن تلبیس ابلیس علی علماء المحدثین روایة الموضوع من غیر ان یبیّنوا انه موضوع وهی خیانة منهم علی الشرع و مقصودهم تنفیق احادیثهم وکثرة روایاتهم. وقد قال النبی صلی الله علیه وسلم من روی عنی حدیثا یری انه کذب فهو احد الکاذبین.

ومن هذا الفنّ تدلیسهم فی الروایة فتارة یقول احدهم فلان عن فلان یوهم انه سمع منه ولم یسمع. وهذا قبیح لانه یجعل المنقطع فی مرتبة المتصل. ومنهم یروی عن الضعیف والکذاب فیعمی اسمه وربما کناه وربما نسبه الی جدّه لئلا یعرف. و هذه خیانة للشرع المطهر لانه یثبت حکما لا یثبت به انتهی. ص۱۷۱ تلبیس ابلیس)

وکتاب ابن الجوزی فی ذلک لا نظیر لہٗ فی هذا الباب رحمه الله تعالٰی.

ومنها انه قد یکون رجال السند ثقاتًا والحدیث موضوع کما قال جلال الدین السیوطی رحمه الله فی عاشوراء الذی ساقه بسندٍ فقال فی اٰخره موضوعٌ ورجاله ثقات. والظاهر ان بعض المتاخرین وضعه ورکبه علی هذا الاسناد (اللآلی المصنوعة)

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

فصل

قال القاری: وقد سئل ابن القیم الجوزی ھل یمکن معرفۃ الحدیث الموضوع بضابط من غیر ان ینظر فی سندہ. فقال ھذا سوال عظیم القدر وانما یعرف ذلک من تطلع فی معرفۃ السنن الصحیحۃ وخلطت بلحمہ ودمہ وصار لہ فیھا ملکۃ واختصاص شدید بمعرفۃ السنن والآثار ومعرفۃ سیرۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وھدیہ فیما یامر بہ وینھی عنہ ویخبر بہ ویدعو الیہ ویحبہ ویکرھہ ویعیش عکہ للامۃ بحدیث کانہ مخالط لہ علیہ الصلوٰۃ والسلام بین اصحابہ الکرام فمثل ھذا یعرف من احوالہ وھدیہ وکلامہ واقوالہ وافعالہ ومایجوز ان یخبر بہ ومالا یجوز مما لا یعرفہ غیرہ وھذا شان کل متبوع مع تابعہ فان الاخص بہ الحریص علی تتبع اقوالہ واحوالہ وافعالہ من العلم بھا والتمییز بین مایصح ان ینسب الیہ ومالا یصح لیس کمن لا یکون کذلک. وھذا شان المقلدین مع ائمتھم یعرفون من اقوالھم وخصوصیاتھم ومذاھبھم واسالیبھم ومشاربھم مالا یعرف غیرھم انتھی

والاحادیث الموضوعۃ قد ادرجوا فی الدین فلا تجد شعبۃ من شعب الدین الا وفیھا شیء من ذلک واکثرھا فی فضائل الاشخاص والاماکن والازمان والقبور وتوغل الجھال والمتدینۃ فی بیان فضائلھا حتی جعلوا الرحلۃ الیھا افضل من الرحلۃ الی بیت اللہ العتیق

قال القاوی فی اخر الموضوعات ونحن ننبہ علی امور کلیۃ یعرف بھا من کون الحدیث موضوعا

منھا اشتمالہ علی امثال ھذہ المجازفات التی یقول مثلھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھی کثیرۃ کقولہ فی الحدیث المکذوب "من قال لا الہ الا اللہ خلق اللہ من تلک الکلمۃ طائرا لہ سبعون الف لسان لکل لسان سبعون الف لغۃ یستغفرون اللہ لہ ومن فعل کذا وکذا اعطی فی الجنۃ سبعین الف مدینۃ فی کل مدینۃ سبعین الف قصر فی کل قصر سبعین الف حوراء

وامثال ھذہ التی لا یخلو حال واضعھا من احد الامرین اما ان یکون فی غایۃ من الجھل والحمق واما ان یکون زندیقا قصد التنقیص برسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم باضافتہ مثل ھذہ الکلمات الیہ

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

ومنها تکذیب الحسّ له کحدیث الباذنجان لما اکل له وحدیث الباذنجان شفاء من کل داءٍ قبّح الله واضعها فانه لو قال بعض جهلة الاطباء لیسخر الناس منه ولو اکله الباذنجان للحمی السوداء الغالبة وکثیر من الامراض لم یزدها الّا شدّة (موضوعات کبیر ص۱۵۵)

وکما یقولون اذا عطس الرجل عند الحدیث فهو صدق وکذلک قولهم علیکم بالعدس فانه مبارک. قد وضعوا علی عبد الله بن المبارک ورذه لمّا بلغه وقال انه من شبهة الیهود. وکذلک قولهم ان الله خلق السموٰت والارض فی یوم عاشوراء. وقولهم اکذب الناس الباغون والصبّاغون.

ومنها سماحة الحدیث وکونه مما یسخر منه کقولهم لو کان الارز رجلًا لکان حلیما. وقولهم الجوز دواء والجبن داء. وقولهم احضروا موائدکم البقل. فانه مطرد الشیاطین. وقولهم علیکم بالملح فان فیه شفاءً من سبعین داءً وقولهم لا تسبّوا الدیک فانه حبیبی. وهکذا الروایات فی الدیک الابیض اما موضوعة ومن الضعف لا تخلوا. وقولهم ان لله دیکا عنقه مطویة تحت العرش ورجلاه فی التخوم.

فبالجملة کل احادیث الدیک کذب الّا حدیث الصیاح اذا سمعتم فاسئلوا الله من فضله فانها رأت ملکًا

ومنها مناقضة الحدیث لما جاءت به السنة الصحیحة مناقضة بیّنة فکل حدیث یشتمل علی فسادٍ او ظلمٍ او عبثٍ او مدحِ باطل او ذمّ حق او نحو ذلک. فرسول الله صلی الله علیه وسلم منه بریء. ومن هذا الباب کل ما یروون ان من سمّی بهذا الاسم فالنار علیه حرام.

ومنها ما یدعی علی النبی صلی الله علیه وسلم انه فعل امرًا ظاهرًا بمحضرٍ من الصحابة کلهم. وانهم اتفقوا علی کتمانه ولم یفعلوه کما یزعمه الکذب الطوائف ان علیه الصلوٰة والسلام اخذ بید علیّ بمحضر الصحابة کلهم وهم راجعون من حجة الوداع فاقامه بینهم حتی عرفه الجمیع ثم قال هذا وصیّی واخی و الخلیفة من بعدی فاسمعوا له واطیعوا ثم اتفق الکل علی کتمانه

ومنها ان یکون الحدیث باطلًا فی نفسه ویدل بنفسه علی البطلان کقولهم اذا غضب الرب انزل الوحی بالفارسیة واذا رضی فبالعربیة وما یذکرون فی

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

النسیان کسوء القاء والقاء القمل فی النار والبول فی الماء الراکد۔

وفی کل حدیث یاحمیراء فھوکذب

ومنھا ان یکون الحدیث مما لایشبہ کلام الانبیاء بل لایشبہ کلام الصحابۃ کما یروون ثلثۃ تزید فی البصر النظر الی الخضرۃ والماء الجاری والوجہ الحسن فھی من وضع الزنادقۃ وکذا ما یروون علیکم بالوجوہ الملاح والخدق السوق فان اللہ یستحیی ان یعذب ملیحا بالنار۔ فلعنۃ اللہ علی واضعہ الخبیث وقولھم النظر الی وجہ الجمیل عبادۃ۔

فکل حدیث فیہ مدح حسان الوجوہ والثناء علیھم والامر بالنظر الیھم والتماس الحوائج منھم او ان النار لاتمسھم فکذب مختلق وافک مفتری۔

ومنھا ان یکون فی الحدیث تاریخ کذا وکذا۔ مثل قولھم اذا کان سنۃ کذا وکذا وقع کیت وکیت۔ واذا کان شھر کذا وکذا وقع کیت وکیت کقول الکذاب الاشر اذا انکسف القمر فی المحرم کان الغلاء والقتال وشغل السلطان۔ واذا انکسف فی صفر کان کذا وکذا واستمر الکذب فی الشھور کلھا۔ و۱ حادیث ھذا کلھا کذب ومفتری۔

ومنھا ان یکون الحدیث لوصف الاطباء والطرقیۃ اشبہ والیق بہ کحدیث اکل الھریسۃ تشد الظھر واکل السمک یذھب الحد۔ وقولھم اطعموا نساءکم فی النفاس التمر۔

ومنھا احادیث العقل کلھا کذب کقولھم لما خلق اللہ العقل قال لہ اقبل فاقبل ثم قال لہ ادبر فادبر فقال ما خلقت خلقا اکرم علیّ منک۔ بک اٰخذ وبک اعطی قلت قد سبق العراقی انہ اخرجہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط وابونعیم باسنادین ضعیفین۔

قال شیخ الاسلام ابن تیمیۃ رحمہ اللہ تعالیٰ ھذہ الاحادیث من وضع الفلاسفۃ القائلین بقدم العقول وقابلھم المشرکون وتوغلوا فی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوضعوا اول ما خلق اللہ نوری

ومنھا الاحادیث التی یذکر فیھا "الخضر" و"الیاس" وحیات الخضر کلھا کذب ولا یصح فی حیوتہ حدیث واحد۔ وکذلک اجتماع الخضر والیاس وما یروی فی ذلک عن بعض الصلحاء فانھم رأوا رجلا فی الصحراء

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

فظنوا به خضرا

قال القاری قد وضعت الرسالة المسماة بکشف الحذر عن امر الخضر مع الرد علی ما ذکر هنا من الادلة النقلیة والعقلیة علی عدم بقائه.

ومنها ان یکون الحدیث مما تقوم الشواهد الصحیحة علی بطلانه کحدیث نوح بن عنق الطویل فهذا من وضع القصاص فیما یخرصون ویجازفون من طوله. وما یروون انه اخذ سمکا فیشویه علی عین الشمس فهذا من وضع الزنادقة اهل الکتاب الذین قصدوا السخریة والاستهزاء بالرسل وباتباعهم وکذلک الاحادیث فی جبل ق والثور تحت الارض وغیرها ما یذکره القصاص ترویجا لغرضهم الفاسدة والکلام الکاذب.

ومنها مخالفة الحدیث لصریح القرآن. کحدیث مقدار الدنیا سبعة الاف سنة ونحن فی الالف السابعة وهذا من ابین الکذب مخالف لقوله تعالی وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ السَّاعَةِ اَیَّانَ مُرْسٰهَا ومن الحدیث الصحیح وفیه متی الساعة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما المسئول عنها باعلم من السائل.

وکذلک ما وضعوا ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یعلم الغیب وان علمه منطبق علی علمه تعالی سواء بسواء فکل ما یعلمه الله یعلمه رسول الله صلی الله علیه وسلم. والله تعالی یقول ومن حولکم من الاعراب منافقون ومن اهل المدینة مردوا علی النفاق لا تعلمهم نحن نعلمهم

قال القاری عن السیوطی ما لفظه. وهذا فی براءة وهی من اواخر ما نزل من القرآن هذا والمنافقون جیرانه فی المدینة انتهی.

ثم قال القاری ومن اعتقد تسویة علم الله ورسوله یکفر اجماعا کما لا یخفی. ثم ساق القاری الاحادیث والآیات فی ذلک.

وقد نشأت فرقة من الغالین المشرکین ینکرون لبشریته صلی الله علیه وسلم ویعتقدون بانه صلی الله علیه وسلم یعلم ما کان وما یکون. و یستدلون بالاحادیث الواهیة التی لیس لها زمام.

ومنها احادیث المزورین فیما یذکرونهم فیها فضائل الزیارة واعتابهم وصخرتهم وحریمهم حتی جعلوها اندادا لله تعالی ویبنون ذلک علی مناماتهم انهم رأوا فی مناهم. ثم یضعون لها الاحادیث کالحدیث الذی یروی

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

فی الصخرۃ انہا عرض اللہ الادنیٰ. تعالیٰ اللہ عن کذب المفترین۔ ولما سمع عروۃ بن الزبیر ھذا قال سبحٰن اللہ. تعالیٰ الذی وسع کرسیہ السمٰوٰت والارض وتکون الصخرۃ عرشہ الادنیٰ.

وکل حدیث فی الصخرۃ فھو کذب مفتری. والقدم الذی فیہا کذب موضوع مما عملتہ ایدی المزوّرین۔

ومنہا احادیث صلوٰۃ الایام واللیالی کصلوٰۃ یوم الاحد ولیلۃ الاحد ویوم الاثنین ولیلۃ الاثنین الیٰ اٰخر الاسبوع کلہا کذب۔ وکذلک احادیث صلوٰۃ الرغائب من اول رجب. وسیجیئ لذلک زیادۃ تفصیل وبسط ان شاء اللہ تعالیٰ۔

ومنہا رکاکۃ الفاظ الحدیث وسماجتہا بحیث یمجّہا السمع ویدفعہا الطبع کحدیث اربع لا یشبع من اربع انثی من ذکر وارض من مطر وعین من نظر واذن من خبر. وروایۃ ابی نعیم فی الحلیۃ لا تدل بان ھذا حدیث فانہ یذکر فیہا کل عتث وسمین کما قال الحافظ

ومنہا الاحادیث فی ذم الاقوام ومدحہم کحدیث ذمّ الحبشۃ وذمّ الزنجی وذمّ الترک وذمّ الصبیان وذم المماليك وذمّ بنی امیّۃ ومدح بنی العباس۔

ومنہا ما یقترن بالحدیث القرائن الدالۃ علی الوضع کوضع الجزیۃ علی اھل خیبر

ومنہا الاحادیث فی ذمّ الاولاد کلہا کذب من اولہا الیٰ اٰخرہا کحدیث "لو یری احدکم قعر الستین ومائۃ جرو کلب خیر لہ من ان یری ولدًا" او حدیث "اذا کان الولد غیظا والمطر قنطًا" وحدیث "لا یولد بعد ستمائۃ مولود وللہ فیہ حاجۃ" اقول وفی الکتب الممزوجۃ بین الغث والثمین کتفسیر روح البیان وغیرہ کثیر من ذلک.

ومنہا الاحادیث فی فضائل الامکنۃ والبقاع وبخس الایام والشہور وسعدہا کما قالوا فی مدح بغداد وذمّہا والبصرۃ والکوفۃ ومرو وقزوین وعسقلان واسکندریہ ونصیبین وانطاکیہ فھو کذب ومدح خراسان وکذا عدد الخلفاء من بنی العباس۔

ومنہا الاحادیث فی التنشیف بعد الوضوء فانہ لا یصح۔

وما قالوا ان حدیث مسح الرقبۃ باطل لیس بصحیح لانہ قد ثبت فی حدیث

بقیہ صفحہ ۱۰۳ پر

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

وائل انه علیه الصلوٰة والسلام مسح ظاهر رقبته رواه الترمذی وبه استحبه علماؤنا
واحادیث الذکر علی اعضاء الوضوء کلها باطلة سوی حدیث التسمیة وکذا
الاحادیث فی مدح العزوبة کلها باطلة
ومن ذلك الحدیث عن قطع اللحم بالسکین فانه من زی الاعاجم۔
قال الامام احمد لیس بصحیح وکان رسول الله صلی الله علیه وسلم
یحز من لحم الشاة فیاکل **قلت** وفی الترمذی انه علیه الصلوٰة والسلام قطع
اللحم بالسکین۔ وبسطت الکلام علیه فی شرح شمائل الترمذی۔
ومن ذلك احادیث النهی عن الاکل فی السوق کلها باطلة
ومن ذلك احادیث فضائل الازهار کلها کذب
ومن ذلك احادیث الحناء وفضلها لا یصح فیها۔ ومن اجودها ما فی
الترمذی اربع من سنن المرسلین السواك والطیب والحناء
فسمعت شیخنا ان الحجاج المزی یقول هذا غلط من بعض الرواة وانما هو
الختان بالنون لکن کذلك رواه المحاملی عن شیخ الترمذی۔ قال والظاهر ان
اللفظة فی اخر السطر فسقط منها النون فرواه بعضهم الحناء وبعضهم الختان وانما
هو الختان وصحیح ما ورد فی حدیث الخضاب بالحناء والکتم۔
وکذلك الابدال والاقطاب والاغواث والنقباء والنجباء والاوتاد
کلها باطلة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم
وما ورد لا تسبوا الشام فان فیهم البدلاء کلما مات رجل منهم ابدل الله مکانه
رجلا اخر۔ ذکره احمد۔ ولا یصح ایضا فانه منقطع
قال شیخ الاسلام ابن تیمیة رحمه الله تعالیٰ وکیف یصح هذا و
قد کان الشام دار حرب فی زمنه صلی الله علیه وسلم۔
ومن ذلك الاحادیث فی المنع من رفع الیدین عند الرکوع والرفع منه کلها
باطلة لا یصح۔
ومن ذلك حدیث ان الناس یوم القیامة یدعون بامهاتهم لا بآبائهم وهو
وهو باطل۔ وقد بوب الامام البخاری رحمه الله فی صحیحه باب ما یدعی الناس یوم
القیمة بآبائهم۔ ثم ذکر حدیث ینصب لکل غادر لواء یوم القیمة بقدر غدرته الجمع
فیقال هذه غدرة فلان بن فلان۔ وما ذکره الوضاعون فیما وضعوه انهم یدعون

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

بالاصحاف لاجل عیسیٰ علیہ السلام والثانی لشرف الحسن والحسین والثالث لئلا یفتضح اولاد الزنا لایصح۔

ومن ذلك ماوضعوا فی فضیلۃ الغناء والسماع وحضر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سماعًا ورقص حتی شق قمیصہ فلعن اللہ واضعہ ما اجرأہ علی الکذب۔

ومن ذلك لوحسن احد کرطنہ بحجر لنفعہ ھو من وضع المشرکین عباد الاوثان و قد بسطتُ علیہ فی البصائر۔

ومن ذلك من عشق فعفّ وکتم ومات فھو شھید موضوع۔

ومن ذلك مایرودون مرفوعًا ان للہ تعالیٰ ملئکۃ موکلین بابواب الجوامع یوم الجمعۃ لیستغفرون لاصحاب العمائم البیض۔ فیہ یحیٰی حدث عن حمید وغیرہ احادیث باطلۃ (اللآلی المصنوعۃ ص۱۵)

❋ البدعات فی الازمان المخصوصۃ ❋

وضعوا لھا الاحادیث الموضوعۃ لفضیلۃ کل یوم وشھر واوردھا المصنفون الذین یجتمعون کل غث وسمین ولایفرقون بین الشمال والیمین وھذہ جنایۃ عظیمۃ فی الدین لانھم ادرجوا فیہ مالیس منہ ووضعوا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم مالم یقلہ۔ فایاک ان تجترئ علی ذکر کل ماکتبوہ اوسطروہ واخترعوہ فطالبوھم ایھا الطلبۃ بالتصحیح وحرّقوہ مابیدی اھل البدعۃ من الدواوین الواھیۃ۔ و جذ ذوھا حیث اذا متبعین ملۃ ابیکم ابراھیم فجعلھم جُذاذًا۔ وقولوا لھم ھاتوا بالقرآن والاحادیث الصحیحۃ المستندۃ والاّ فانزلوا عن المنابر اذ کذبتم علی الشارع علیہ الصلوٰۃ والسلام افیتوا قومنا واستمدوا من اللہ العظیم التوفیق والمعونۃ ان تنصروا اللہ ینصرکم ویثبت اقدامکم۔

❋ الاحادیث فی ایام الاسبوع ❋

لیلۃ السبت

وفیہ یرودون عن انسؓ مرفوعًا "من صلی یوم السبت عند الضحیٰ اربع رکعات الحدیث" قال فی اللآلی موضوع غالب رواتہ مجھولون و یزید ضعیف والھیثم متروک و بشر

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

لاتحل الروایۃ عنہ۔ و احمد بن عبد اللہ ھو الجویباری الوضاع
ثم ذکر السیوطی الروایۃ الاخری عن ابی ھریرۃ مرفوعاً من صلی یوم السبت اربع رکعات
الحدیث فقال موضوع فیہ جماعۃ مجھولون و اسحٰق بن یحیٰی متروک
قال الشیخ الفتنی فی تذکرۃ الموضوعات و لیلۃ السبت اربع رکعات بایۃ الکرسی
ثلثا المغفرۃ الوالدین۔ فیہ ابان متھم و مثل ھٰذہ الاحادیث اخرجھا الامام الغزالی رح
فی کتابہ احیاء العلوم
قال الحافظ العراقی فی تخریج احادیثہ رواہ جعفر بن محمد الفریابی فی جزئیہ
فی فضل صلوٰۃ الایام من طریق محمد بن حمید الرازی۔ و رواہ الحافظ ابو موسیٰ
المدینی فی وظائف اللیالی والایام من وجہ اخر و ھو باطل مرکب علی الاسناد الذی رواہ
انتھی۔ و ھکذا ابن عراق فی تنزیہ الشریعۃ عن الاحادیث الموضوعۃ

❁ لیلۃ الاحد ❁

اخرج السیوطی رح عن انس مرفوعاً من صلی لیلۃ الاحد اربع رکعات۔ قال السیوطی
موضوع مظلم الاسناد عامۃ من فیہ مجھول و سلمۃ بن وردان لیس بشیٔ و احمد
بن محمد بن عمر کذاب۔ و الاسناد الثانی من ابی سعید الخدری قال السیوطی موضوع
فیہ احمد بن محمد بن عمر کذاب و شیخ شیخہ و شیخہ مجھولان۔ و ساق الثالث عن
ابی ھریرۃ رض مرفوعاً قال و فیہ مجاھیل و ھکذا فی تذکرۃ الموضوعات و ذکر
ھٰذہ الاحادیث فی احیاء العلوم

❁ لیلۃ الاثنین ویومہا ❁

اخرج الحافظ السیوطی رح بسندہ الی ابن عمر رض مرفوعاً من صلی یوم الاثنین اربع
رکعات ثم قال موضوع و المتھم بہ الجوزقانی و ھو الذی وضع ھٰذہ الصلوٰۃ کلھا و
صلوٰۃ الاسبوع و لقد کان لہ حظ من علم الحدیث فنبخ من یطمس علی القلوب کذا
قال الامام الفتنی فی التذکرۃ ص ۴۲ و ھکذا قال السیوطی فی اللآلی ص ۲۷ ج ۲)

❁ صلوٰۃ یوم الثلثاء ❁

من صلی یوم الثلثاء عشر رکعات اخرجھا الغزالی فی الاحیاء و قد تکلم علیھا
العراقی فی تخریج الاحیاء قال فی تذکرۃ الموضوعات کلھا باطل

❁ صلوٰۃ یوم الاربعاء ❁

من صلی یوم الاربعاء ثنتی عشرۃ رکعۃ کما ذکرہ الغزالی قال العراقی رحمہ اللہ

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

وفی روایۃ احد الکذابین

❁ صلوٰۃ لیلۃ الخمیس ❁

کما فی الاحیاء من روایۃ ابی ھریرۃ رض قال العراقی ضعیف جدا ومنکر

❁ صلوٰۃ لیلۃ الجمعۃ ❁

وقد اخرجوا لفضیلۃ ھذہ الصلوٰۃ احادیث کما رواہ الخطیب عن انس مرفوعا قال السیوطی عن ابن الجوزی فی اللآلی موضوع والمتھم بہ القاضی والخلیل وھو ابن مجھولان

قلت قال فی المیزان ھذا خبر باطل۔ ثم ذکر الحافظ السیوطی الروایات الکثیرۃ فی صلوٰۃ لیلۃ الجمعۃ وتکلم علیھا کما فی ص۱۵ وھکذا فی تذکرۃ الموضوعات للفتنی

❁ فی فضائل الشھور والایام ❁

منھا فی فضائل عاشوراء اربعین رکعۃ موضوع کما فی اللآلی والتذکرۃ

ومنھا فی فضائل رجب وشعبان کما ذکرہ السیوطی عن انس مرفوعا رجب شھر اللہ وشعبان شھری ورمضان شھر امتی الحدیث من طویل حدیث۔ فی اللآلی موضوع اتھموا بہ ابن جھیم۔

قال المؤلف وسمعت شیخنا عبد الوھاب یقول یتولی رجالہ مجھولون وقد فتشت علیھم جمیع الکتب فما وجدتھم۔

ثم ذکر الاسناد الثانی الی انس رض مرفوعا فقال موضوع رواتہ مجاھیل

والثالث الی علی بن ابی طالب والرابع عن ابن عمر مرفوعا

والخامس عن جعفر بن محمد عن ابیہ مرفوعا

ثم قال السیوطی موضوع وحمیع رواتہ فی الطرق الثلثۃ الثالث والرابع والخامس مجاھیل وفیہ ضعفاء والحدیث محال

ثم ساق الاسانید الأخر وتکلم علیھا مفصلا علی کل واحد واحد واکثر ھذہ الاحادیث فی کتب المشایخ غلب علیھم التصوف والرھبانیۃ فیضعون مثل ھذہ الاحادیث ترغیبا وترھیبا ثم یعتمد علیھا من بعدھم فیذکرونھا مسندۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ وھذہ خیانۃ فی الدین لانھم یثبتون حکما شرعیا من انفسھم تعالی اللہ سبحانہ عن ذلک۔

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

فصل
فی البدع التی یفعلونها فی الازمان المخصوصة

قال اللہ تعالیٰ لکل امة جعلنا منسکا هم ناسکوه فلا ینازعنك فی الامر

البدعات فی المواسم الشرعیة

وقد جعلوا فی المواسم الشرعیة واختر عوا فیها بدعات کثیرة مالا یحصیها البیان کالاوراد الخاصة والوظائف. والاحادیث الموضوعة للاعمال الصالحة الخاصة.

قال فی المدخل ما ملخصه ومن العوائد الردیة ایضا ما یفعلونه فی المواسم وهم فیها علی ثلث مراتب

المرتبة الاولی المواسم الشرعیة وهی ثلثة الاولی عید الاضحی فالسنة فیها الاضحیة والصلوٰة والتکبیرات

فابتدعوا فی الاضحیة اشیاء من نیة الفخر والتفاخر ولا یترکونها مع الفقر والافلاس لئلا یطلع الجیران والاقارب علیهم. وبعضهم یترکونها ویقولون نتصدق بثمنها. ولم ینظروا الی ما فعله النبی صلی اللہ علیه وسلم فی هذا الیوم ویفرقون اللحم علی الاقارب والجیران ویبغون بها عوضا عنهم من اللحم.

وکذلك یفسقون فی هذا الیوم باللعناء واللهو

ومنها زیارة القبور فی هذا الیوم ویعدون ذلك من التفجع علیهم اذ فقدهم مثل هذا العید

وخروج النساء مع التجمل والزینة (قال ابن امیر الحاج) فترهن یوم العید علی القبور متکشفات قد خلعن جلباب الحیاء عنهن فبدل لهم موضع السنة محرمًا ومکروهًا. فالمکروه فی کونه اخرهم عن سرعة الاوبة الی الاهل لانها السنة کما تقدم. والحرام ما یشاهد الزائر احوالهن فی المقابر علی الصفة المذمومة المتقدمة.

ثم انظر رحمنا اللہ وایاك الی هذه المفاسد المذکورة کلها. لم یقنع الشیطان منهم بها بل زاد علی ذلك محرمًا شنیعا وهو ما اعتاده بعضهن من بنات العبد

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

وغیرھن الاکابر والمراھقات وغیرھن اللّٰتی یخرجن علی الصفۃ المعلومۃ المذمومۃ المخالفۃ للشرع الشریف ظاھرات بذلک علی رؤس الاشھاد ومایفعلنہ من الغناء واللہو فوق وغیر ذلک فی الطرق والاسواق ودخولھن البیوت علی بعض العلماء وغیرھم وقد یفتتن بھن کثیر من الناس. ویسکت لھن العالم وغیرہ ویعطونھن وللاینکرون علیھن ذلک انا للہ وانا الیہ راجعون انتھی ص۲۳۵)

ومن ذلک التھنئۃ فی الاعیاد. واقبح من ذلک مایقع بعضھم علی السجود قدام الاکابر

واخر ط بعضھم فی الاضحیۃ حتی جعلوھا من الفرائض فلایترکونھا بحال

قال المحقق الشاطبی (قال حذیفۃ بن اسید وشھدت ابابکر وعمر رضی اللہ عنھما وکانا لایضحیان مخافۃ ان یری انھا واجبۃ.

ونحو ذلک عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال انی لاترک اضحیتی وانی لمن الیسر کم مخافۃ ان یظن الجیران انھا واجبۃ وکثیر من ھذا عن السلف نصالح

ثم قال الشاطبی: وبالجملۃ فکل عمل اصلہ ثابت شرعًا الا ان فی اظھار العمل بہ والمداومۃ علیہ مایخاف ان یعتقد انہ سنۃ فترکہ مطلوب فی الجملۃ ایضا من باب سد الذرائع انتھی ص۲۸)

قال فی المدخل وفی لیلۃ العیدین من البدع سھر البعض من الناس فیھما اوفی بعضھا لا للعبادۃ بل للتشغل بزخاوف الدنیا وماشاکلھا واضاعۃ المال

والبدعات التی احدثھا الحجاج فی ھذا الشھر کثیرۃ من التزین فی الذھاب والقاء الریحان علی انفسھم ومایحبون ان یتلقی ویقال لھم الحاج ثم یفتخرون فی المجالس بالحج ویذکرون ذلک لمن یلاقیھم ویتکلفون بانواع وفی الحدیث انا وامتی براء من التکلف

قال فی المدخل والتکلف مذموم فی المواسم الشرعیۃ والعبادات العملیۃ اذ ینبغی تکیف بہ فی غیر الموسم الشرعی ولا العرفی بل محدث کما تقدم ص۲۴۳

وحدیث من قضی مناسک الحج عن مکۃ الی ان یعود فی مایبلغ عنہ قضی عنہ دینہ حاکان قدیما وحدیثا. فیہ وھب بن وھب کذاب.

وحدیث من شیع حاجا اربع خطوات ثم عانقہ وودعہ لم یفترقا حتی یغفر اللہ لہ. فیہ البورقی یضع انتھی من التذکرۃ ص۴۲

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

وقال الشیخ محمد طاھر الفتنی فی التذکرۃ: فی المقاصد ماء زمزم لما شرب لہ لابن ماجہ بسند ضعیف لکن لہ شاھد عن ابن عباس رض مرفوعا وموقوفا ومرسلا وعن معاویۃ رض موقوفا و استشھد بحدیث رفعہ انہ طعام طعم وشفاء سقم. وھذا اللفظ فی صحیح مسلم وبھذا الطریق یصح الاستدلال. وقد جربہ جماعۃ من الکبار بل صححہ ابن عیینۃ والدمیاطی والمنذری. وضعفہ النووی. وفی الباب عن صفیۃ وابن عمر واسناد کل من الثلثۃ واہ. فالاعتماد علی ماسبق. وفی المختصر ھو لابن ماجہ بسند ضعیف ولغیرہ. قال الحاکم صحیح ان سلم من محمد بن حبیب. قیل سلم منہ

قلت قال ابن الجوزی صححہ ابن عیینۃ.

❁ والموسم الثانی من المواسم الشرعیۃ عید الفطر ❁

فالسنۃ فیہ التوسعۃ علی ای شیء من الماکول لکن بشرط عدم التکلف و والشراء من الکفار فی الماکل والمشارب للاستقذار وان سؤرھم مکروہ

ومنھا انھم یتبعون للاشیاء التی لھم فیھا حظ نفس ومباھاۃ وشھوۃ خسیسۃ فانیۃ ویتکاسلون فیما امرھم بہ الشارع من التعجیل فی صدقۃ الفطر فعوضوا مکان السنن المطھرۃ العوائد الردیۃ فانا للہ وانا الیہ راجعون

وقد ابتدعوا فی العیدین من الفسق والفجور من خروج النساء بعد العید ایاما یجتمعن فی المقابر والصحراء ویقام لھن الاسواق ویمر معھن الفساق ومن اختلاط النساء مع الرجال مایھیج من الفتن لا یخفی علی احد. و الاتیان بالفحشاء والمنکرات فی ھذہ الایام وقد جعل الشارع علیہ الصلوٰۃ و السلام صواتھن عورۃ ولذا منعت من التاذین والتلفظ بسبحان اللہ خلف الامام والنساء یخرجن فی ھذہ الایام متعطرات متزینات. وفی الحدیث ایما امرأۃ استعطرت فمرت علی قوم لیجدوا ریحھا فھی زانیۃ رواہ النسائی.

والغیرۃ الاسلامیۃ تابی خروج المرأۃ الی المجتمعات واماکن الازدحام ولذا کان علی رضی اللہ عنہ الا تستحیون الا تغارون یترک احدکم امرأتہ تخرج بین الرجال وتنظر الیھم وینظرون الیھا

ومن البدع ما وضعوا للصلوٰۃ فی لیلۃ نحو مائۃ رکعۃ بالفاتحۃ و

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

الاخلاص عشر مرات ویستغفر بعدها مائة مرة حدیث طویل ذکرہ السیوطی فی اللآلی المصنوعة وقال موضوع.

● والموسم الثالث من المواسم الشرعیة یوم عاشوراء ●

فاخترقوا فیها من المُفرِط والمفرِّط. وقلیل من الناس علی جادة السنة

فمنهم من ابتدعوا فیها انواعا من البدع واخترعوا فیها من الحزن والماتم. او وضعوا لها من الفضائل الاحادیث الواهیة الموضوعة للاعمال الخاصة

ومنهم من جعلوها یوم العید والسرور بالتغنی والفسوق والشرور.

واما اهل السنة فهم عاملون بما امر به الشارع ومضی علیه السلف الصالح **فالسنة** فی هذا الیوم صومها ملحقا بالتاسع او یتبعها الحادی عشر. فان احادیث الصیام یوم عاشوراء صحیحة اخرجها اصحاب الحدیث کما اخرجه البخاری من حدیث معاویة وسلمة بن الاکوع وابن عباس رضی الله عنهم. و مسلم عن ابن عمر ومعاویة رضی الله عنهم. والامام احمد عن ابن عمر وابن عباس وسلمة بن الاکوع وعن الربیع بنت مسعوذ وابی قتادة رضی الله عنهم وابوداؤد عن ابن عباس رضی الله عنهما. والنسائی عن سلمة بن الاکوع رضی الله عنه وابن ماجه عن ابن عمر رضی الله عنهما مرفوعا والبیهقی عن ابن عباس وجندب وسلمة بن الاکوع. وابن ابی شیبة عن ابی هریرة رضی الله عنه والطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس وابی سعید الخدری رضی الله عنهم والبزار عن ابی هریرة رضی الله عنه

● البدع التی فی یوم عاشوراء ●

ومن اعظم البدع فیه وابتدعوا بسبب قتل الحسینؓ

قال شیخ الاسلام الحافظ ابن تیمیة رحمه الله تعالی وصار الشیطان فیسبب قتل الحسین رضی الله عنه بحدث للناس بدعتین بدعة الحزن والنوح یوم عاشوراء من اللطم والصراخ والبکاء والعطش وانشاد المراثی وما یفضی الیه من سب السلف الصالح ولعنهم وادخال من لا ذنب له مع ذوی الذنوب حتی یسب السابقون الاولون وتقرأ اخبار مصرعة التی کثیر منها کذب وکان قصد من سن ذلک فتح باب الفتنة والفرقة بین

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

الائمة. فان هذا ليس واجبا ولا مستحبا باتفاق المسلمين بل احداث الجزع و النياحة للمصائب القديمة من اعظم ما حرمه الله ورسوله صلى الله عليه وسلم.

وكذلك بدعة السرور والفرح وكانت الكوفة بها قوم من الشيعة المنتصرين للحسين رضي الله عنه وكان رئيسهم المختار بن عبيد الكذاب **وقوم** من الناصبة المبغضين لعلي رضي الله عنه واولاده **ومنهم** الحجاج بن يوسف الثقفي. وقد ثبت في الصحيح عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال سيكون في ثقيف كذاب ومبير فكان ذلك الشيعي هو الكذاب وهذا الناصبي هو المبير فاحدث اولئك الحزن وهؤلاء السرور. وروي انه من وسع على اهله يوم عاشوراء وسع الله عليه سائر سنته

قال حرب الكرماني سألت احمد بن حنبل عن هذا الحديث فقال: لا اصل له وليس له اسناد ثابت الا مارواه سفيان بن عيينة عن ابراهيم بن محمد بن المنتشر عن ابيه قال بلغنا انه من وسع على اهله الحديث وابن المنتشر كوفي سمعه ورواه عمن لا يعرف.

وروا انه من اكتحل يوم عاشوراء لم يرمد ذلك العام ومن اغتسل يوم عاشوراء لم يمرض ذلك العام فصار القوم يستحبون يوم عاشوراء الاكتحال والاغتسال والتوسعة على العيال واتخاذ اطعمة غير معتادة وهذه بدعة اصلها من المتعصبين بالباطل على الحسين رضي الله عنه.

وتلك بدعة اصلها من المتعصبين بالباطل له وكل بدعة ضلالة. و لم يستحب احد من الائمة الاربعة وغيرهم لا هذا ولا هذا ولا في شيء من استحباب ذلك حجة شرعية بل المستحب يوم عاشوراء الصيام عند جمهور العلماء ويستحب ان يكون الصيام معه التاسع

ومنهم من يكره افراده بالصيام كما قد بسط في موضعه والذين نقلوا مصرع الحسين زادوا اشياء من الكذب كما زادوا في قتل عثمان رضي الله عنه وكما زادوا في ما يراد تعظيمه من الحوادث وكما زادوا في المغازي والفتوحات وغير ذلك. والمصنفون في اخبار قتل حسين منهم من هو من اهل العلم كالبغوي وابن ابي الدنيا وغيرهما ومع ذلك يروون آثارا منقطعة وامورا باطلة. واما ما يرويه المصنفون في المصرع بلا اسناد فالكذب فيه كثير والذي ثبت في

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

یعنی ایدا تھن ویقین فیہ اول النھار الی الزوال لانہ یشار کھن فیہ الرجال ویتمسحن فیہ بالمصاحف وبالمنبر وبالجدران وتحت اللوح الاخضر

ومن ھذا الباب کان السبب فی عبادۃ الاصنام انجاذنا اللہ تعالیٰ من بلائہ بمنہ

فصل

ومنہ البدع التی احدثہا النساء

فیہ استحسال الحناء علی کل حال فمن لم یفعلھا منھن فکانما ماقامت بحق عاشوراء

ومن البدع ایضا فجر من فیہ الکتان وتسریحہ وغزلہ وتبییضہ فی ذلک الیوم بعینہ ویشتلہ لیخیط بہ الکفن ویزعمن ان منکرا ونکیرا لایاتیان من کفنھا مخیط بذلک الغزل۔ وھذا فیہ من الافتراء والتحکم فی دین اللہ ماھو ظاھر بین لکل من سمعہ تکیف بمن راٰہ

ومما احدثوہ فیہ من البدع الجوف فمن لم یشترہ منھن فی ذلک الیوم ویتبخر بہ فکانہ ارتکب امرا عظیما۔ وکونہ سنۃ عندھم لابد من فعلھا وادخارھن لہ طول السنۃ یتبرکن بہ ویتبخرن الی ان یاتی یوم عاشوراء الثانی۔ ویزعمن انہ اذا بخر بہ المسجون خرج من سجنہ وانہ یبرئ من العین والنظرۃ والمصاب والموعوک وھذا امر خطر لانہ مما یحتاج فیہ الی توقیف من صاحب الشریعۃ صلوات اللہ علیہ وسلامہ فلم یبق الا امر باطل فعلتہ من تلقاء انفسھن انتہی ص ۲۳۲

• البدعات فی صفر •

المستعمل فی کثیر من البلاد یتشاءم من ذلک الشھر ویعدونہ منحوسا ویخافون من صفر۔ ویعتقدون انہ نزل فلا یخرجون لیلا ویدخلون ظلمۃ۔ ویستحیدون من صفر بالفاظ معظمۃ وصنعوا لھا ویتشاءم من فیھا ویتطیرون بھا۔ وقد ثبت ان الطیرۃ من اعمال المشرکین کما قالوا للانبیاء علیھم السلام قالوا انا تطیرنا بکم وفی الحدیث الصحیح الذی فی المسند ورواہ البخاری فی الادب وغیرھما عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم الطیرۃ شرک و روی الطبرانی وحسنہ فی الجامع لیس منا من تطیر او تطیر لہ او تکھن او تکھن لہ او تسحر او تسحر لہ وفیہ عن احمد و الطبرانی عنہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من ردتہ الطیرۃ من حاجۃ فقد اشرک۔

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

قالوا یارسول اللہ وما کفارۃ ذلک قال یقول اللھم لا طیر الا طیرک ولا خیر الا خیرک ولا الٰہ غیرک۔ وحسنہ فی الجامع۔ وفی الجامع ایضا عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم ولا عدوی ولا طیرۃ ولا ھامۃ ولا صفر ولا غول۔ ورمز لاحمد ومسلم۔

ومعنی قولہ **لا عدوی** ای لیس ھی داء من صاحبہ الی غیرہ۔ وھذا کثیر فمن یخالطون المرضی الایام الکثیرۃ واللیالی کامھات المرضی وابائہ واقاربہ فلم یصبہ ادنی ضرر الا وھم یحسبونہ منہ اللھم الا من قدر لہ ذلک فانہ تصبہ العدوی **ولا طیرۃ** ای تشاءم **ولا ھامۃ** امنلہ الرأس وھی اسم طائر لانھم کانوا یتشاءمون بالطیر کالبومۃ فصدھم عن مقاصدھم کالجھلاء من اھل زماننا **ولا صفر** ای شھر صفر کغیرہ فی سائر الشھور لیس مختصا بوقوع الشر فیہ کزعم الجاھلین **ولا غول** الغول بالضم جنس من الجن والشیاطین کانت العرب تزعم ان الغول فی الفلاۃ تتراءی للناس فتغول تغولا ای تتلون تلونا فی صورۃ شتی فتغولھم ای تضلھم عن الطریق فتھلکھم۔ فنفاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابطلہ (النھایۃ)

وذکر الشیخ ابو علی الزروقی الاصفھانی فی کتاب الازمنۃ والامکنۃ وسمی "صفر" لانھم یغزون الصفریۃ وھی موضع کانوا یمیارون الطعام منھا وقیل لانھم کانت اوطانھم تخلو من الالبان۔ ومن کلامھم نعوذ باللہ من صفر الاناء وقرع الغناء۔ ویقال صفرت عیبۃ الود من فلان ای خلصت قال

شعر اذا صفرت عیاب الود منکم ولم یبق بیننا فیھا ذمام

فالصفر بمعنی الخلو والعدم فتراھم یخافون من العدم وذلک لاشراکھم باللہ العظیم قال اللہ تعالی سالقی فی قلوب الذین کفروا الرعب وقال تعالی سنلقی فی قلوب الذین کفروا الرعب بما اشرکوا باللہ ما لم ینزل بہ سلطانا و ماواھم النار وبئس مثوی الظالمین۔

واخر الاربعاء منہ بطعام مخصوص مما لا سند لہ وضعوا ذلک من انفسھم کقولھم من بشرنی بخروج صفر بشرتہ بالجنۃ قال القاری موضوع۔

قال الامام المفتی یوم الاربعاء یوم نحس مستمر موضوع وکذا من بشرنی بخروج صفر بشرتہ بدخول الجنۃ۔ قزوینی۔ وکذا قال احمد بن حنبل اللالی عن احمد۔ ومما مر وری فی الاسواق۔ ولا اصل لہ۔ من بشرنی بخروج اذار بشرتہ

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

بشرته بالجنة . قال السيوطي وسئل احمد عن حديث من بشرني بخروج اداء بشرته بالجنة فقال لا اصل له كذا في اللآلي ص ۲۵۱)

❀ البدع في شهر ربيع الأوّل ❀

وليس هذا الشهر من مواسم الاسلام ولا خصّها الشارع بشيء مما يبتدعون في هذا الشهر فلو انهم يفرحون بميلاد النبي صلى الله عليه وسلم فلم يخرجوا لوفاته عليه السلام فاتخاذ مولده موسماً والاحتفال به بدعة منكرة ضلالة لم يرد بها الشرع ولا يدل عليها دليل . ولو كان الاهتمام لمولده والاحتفال بها خيرا لما غفل عنها الصحابة والتابعون والائمة المتبوعون في القرون المفضّلة الثلثة . وما احدثها الا المتصوّفون الاكالون اصحاب البدع . و

اول من احدثها الملك المسرف مظفر الدين الاربلي وحضّ على ذلك من كان له لسان طويل في العلماء .

وقد ظهر هذه البدعة حين قلّ نور النبوة وتُرك الكتب والسنة فامتلأت القلوب من حب الدنيا وظهور المناكير وكثرة الخبث وقلة الطيب ولما كان الطيب غالبا قويّا والاسلام فاشيا ظاهرا والامر بالمعروف والنهي عن المنكر قائما به اهله منصورون معانون واهل الفساد والفسوق مقهورون ذليلون كان اولئك بينهم وبين بلاد الشام خنادق واسوار من قدر العزيز الجبار فلا يصلون اليها . وكم حاولوا دخولها من سنين وشهور وايام . وقد ضرب اهله بينهم وبينه بسدّ فما استطاعوا ان يظهروه وما استطاعوا له نقبا فالاحوال الشيطانية عندهم كثيرة جدّا ولهذا انما يخرج الدجال من قبلهم و بلادهم واتباعه ويظهر على يديه من احوال الشيطانية والامور الزندقية ما يحار له الناظرون وهو كافر بالله العظيم . كذا في الاستغاثة .

وفي المدخل ان بعضهم يتورع عن فعل المولد بالمعاني المتقدم ذكرها ويحوض عن ذلك القراء والفقراء الذين يذكرون مجتمعين برفع الاصوات والهنولك كما علم من عادة القرّاء في هذا الزمان من ذلك الفقراء وقد تقدم الدليل على منع ذلك في غير المولد فكيف به في المولد . وقد تقدم انه اذا اجتمع الاخوان ليس الا لنية المولد ان ذلك بدعة فكيف به هنا فمن باب اولى

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

المبلغ منه وقد يحصل منه من المفاسد بعض ما تقدم ذكره او اكثر او مثله

وبعضهم يتورع عن هذا ويعمل المولد بقراءة البخاري وغيره عوضا عن ذلك. وهذا وان كانت قراءة الحديث في نفسها من اكبر القرب والعبادات وفيها البركة العظيمة والخير الكثير لكن اذا فعل بذلك بشرطه اللائق به على الوجه الشرعي كما ينبغي لا بنية المولد. الا ترى ان الصلوٰة من اعظم القرب الى الله تعالى ومع هذا فلو فعلها انسان في غير الوقت المشروع لها لكان مذموما مخالفا. فاذا كانت الصلوٰة بهذه المثابة فما بالك بغيرها انتهى ص ۲۸

وقد ذكر في المدخل وجوها لمن يعتقد المولد فقال ومنهم من يفعل المولد لا لمجرد التعظيم لكن له فضة عند الناس متفرقة كان قد اعطها في بعض الافراح والمواسم ويريد ان يستردها ويحيي ان يطلبها بداعة يعمل المولد حتى يكون ذلك سببا لاخذها: يتمم له عند الناس. وهذا فيه وجه من المفاسد **احدها** وهو اشدها انه يتصف بصفة النفاق وهو انه يظهر خلاف ما يبطن اذ ظاهر حاله انه عمل المولد يبتغي بها الدار الاخرة وباطنه انه يجتمع به فضة.

ومنهم من يعمل المولد لاجل جمع الدراهم وهم على قسمين وكل منهما على قسمين **فالقسم الاول** تكون له دنيا ويتظاهر بانه من الفقراء والمساكين فيعمل المولد لتزيد دنياه بمساعدة الناس له فيزداد هذا فسادا على المفاسد المتقدم ذكرها **وجه اخر من المفاسد** وهو اشد من الاول انه يطلب بذلك ثناء الناس عليه والنفس تحب المحامد كثيرا وهذا فيه ما فيه

القسم الثاني وهو ان يكون له مال الا انه مما يخاف الناس من لسانه وشره فيعمل المولد حتى يساعده الناس تقية على انفسهم واعراضهم فيزداد الحطام بسبب ما فيه من الخصال المذمومة شرعا وهذا احظر لانه زاد على الاول انه ممن يخاف من شره فهو معدود بفعله من الظلمة.

القسم الثاني من التقسيم الاول وهو ان يكون ضعيف الحال فيريد ان يتسع حاله فيعمل المولد لاجل ذلك.

الثاني منه ان يكون من الفقراء لكن له لسان يخاف منه ويتقى لاجله فيعمل المولد حتى يحصل له من الدنيا مما يحتشمه ويتقيه حتى انه لو

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

نحذر من حضور المولد الذی یفعله احد من معارفه لحل به من الضرر ما یقشوش به قلبه وتؤول ذلك الی العداوة او الوقوع فی حقه فی محافل بعض ولاة الامور قاصدًا بذلك حط رتبته بالوقیعة فیه او نقص ماله الی غیر ذلك مما یقصده من لایتوقف علی مراعاة الشرع الشریف وقد قال علیه الصلوٰة والسلام ان من شر الناس منزلة عند الله تعالی من اتقاه الناس شره او کما قال علیه السلام۔ ثم مع ذلك تشرف نفسه الی الثناء والمدحة کما تقدم

فهذا الذی بعض المفاسد المشهورة المعروفة وما فی ذلك من الدسائس ودخول وساوس النفوس وشیاطین الانس والجن مما یتعذر حصره فالسعید السعید من اعطی قیادة للاتباع وترك الابتداع وفقنا الله تعالی بمنه وکرمه (ص ۲۸۱)

وسنتکلم علیه مشبعا مافیه من البدع والفحشاء فی القسم الثانی من هذا الکتاب ان شاء الله تعالی ومن الله التوفیق والاعانة وهو بذلك جدیر۔

وکثیر هذا الاحتفال والجمع فی المواسم الغیر المشروعة انما نشأت من مشابهة الیهود والنصاری والمجوس وفی هذه البلاد من مخالطة الهنود لما رأت طائفة من المسلمین من ان للمغضوبین والمشرکین اجتماعات یجتمعون فیها وان احبارهم یاکلون فیها من انواع الطعام فرغبوا العوام الی مثل هذه الاجتماعات وزینوها فی انفسهم وزین لهم الشیطان اعمالهم

فکانت الیهود یعظمون الخمیس زاعمین ان المائدة نزلت علیهم فی هذا الیوم ولذلك یسمونه عید المائدة وان النصاری یخرجون یوم الخمیس الی الکنیسة ویخورزما بالبخور زاعمین ان المسیح علیه السلام خرج هذا الیوم فاتخذ المسلمون هذا الیوم معظما حتی تری الدروس خالیة ولیلة الجمعة عیدا لایتصدقون فی غیره والعبد اذا رغب فی الاعمال الغیر المشروعة قلت رغبته فی المشروع کمثل جائع اذا اکل طعاما وشبع قلت رغبته فی الطعام النفیس۔ واذا اشتهر الشیء ودخل فیه العوام وتأسوا اصله یصیر مرفوعا مستحسنا کما سوّله الشیطان لکثیر ممن یدعی الاسلام تعظیم الیوم الاخر من السنة الشمسیة للنصاری (اخر دسمبر) فترکهم یسمونه بالیوم الاخر (بڑا دن)

فکل ما احدثت من تعظیم الایام والازمان الا ما خصها الشارع

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

من التشبیہ بالاعاجم۔ ولذلك ترٰھم فی المیلاد یطربون بسماع القصائد واصوات المُرد من الصبیان ویرقصون بھا ویتواجدون۔

اول من رقص

قال فی المدخل اما الرقص والتواجد فاول من احدثہ اصحاب السامری لما اتخذ لھم عجلا جسدًا لہ خوار فاقاموا یرقصون حوالیہ ویتواجدون فھو دین الکفار وعباد العجل (ص ۲۶۱ ج ۲)

وقال شیخ الاسلام ابن تیمیۃ رحمہ اللہ تعالیٰ: ثم ان الضالین تجد عامۃ دینھم انما یقوم بالاصوات المطربۃ والصُوَر الجمیلۃ فلا یھتمون فی امر دینھم باکثر من تلحین الاصوات۔ ثم انک تجد ان قد ابتلیت ھذہ الامۃ من اتخاذ السماع المطرب بسماع القصائد واصلاح القلوب والاحوال بہ مافیہ مضاھاۃ لبعض الضالین انتھی اقتضاء الصراط المستقیم ص ۲۶)

فھذہ الجموع والاحتفال من العرس والمیلاد مشتملۃ علی منکرات

الاول ان ھذہ الاحتفال لم ینقل عن الشارع ولا من الصحابۃ ولو کان خیر السبقونا الیہ۔

الثانی انھم یعتقدون ذلك من الامور الدینیۃ فھی بدعۃ۔

الثالث انھم یعتقدون العرس والمیلاد لجمع حطام الدنیا وھی فی الاحبار والرھبان۔

الرابع ان غرضھم منھا الریاسۃ والمفاخرۃ وھی فی ولاۃ الامور واھل الدنیا۔

الخامس اشتمالھا علی المنکرات من النظر الی المُرد

السادس اشتمالھا علی الغلو فی الدین من ذکر الاحادیث الموضوعۃ

السابع ذکر القصص الواھیۃ فیھا

الثامن الاسراف فیھا من الوان الطعام وکثرۃ القناديل و

غیرھا من الامور المنکرۃ الفضیحۃ کما سنذکرھا ان شاء اللہ تعالیٰ۔

وفی ربیع الثانی وجُمادی الاولیٰ وجُمادی الاخریٰ لھم بدعات۔ منھا انھم یعتقدون ھذہ الشھور شھور ماتم وحزن فلا یعقدون النکاح فیھا و لا یبدءون فیھا شیئا۔ وغیرھا من الامور المبتدعۃ۔

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

البدعات فی رجب

سمی رجب لترجیبہم المتہم فیہ۔ والترجیب ان یعظموہا ویذبحوا عندہا۔ وکانوا یعظمون الشہر ایضًا۔ وکانوا لا یغزون فیہ ولا یغارون فیہ فلا یسمع فیہ قعقعۃ سلاح ولا تدعی ابطال ولا استصراخ الغارۃ۔ ویقال رجبت الامر اذا ہبتہ وعظمتہ (من کتاب الازمنۃ والامکنۃ)

ومن بدعاتہم انہم یخرجون الزکوٰۃ فیہ۔ فبعضہم یزیدون علی الحول۔ والشارع صلے اللہ علیہ وسلم حدّ للزکوٰۃ حولًا کاملا۔ وبعضہم یخرجون قبل الحول۔ وہذا وان کان مستحسنًا عند علمائنا الحنفیۃ۔ لکن عند مالک رحمہ اللہ لا یجزیہ وقال کما لو احرم بصلوٰۃ الفرض قبل وقتہا لا یجزیہ وعند الامام الشافعی رحمہ اللہ یجزیہ بشرط ان یکون دافع الزکوٰۃ والآخذ باقیین علی وصفیہما من الحیوٰۃ والجدۃ والفقر حتی یتم حول ذلک المال المزکّی عنہ

ومن بدعاتہم انہم یعظمون اوّل الخمیس بزیارۃ القبور ویصعدون علی الجبال والاطم ویضعون الحمل من الطین ثم یکسرونہا۔

ومما احدثوا فیہ صلوٰۃ الرغائب فی اول لیلۃ الجمعۃ ویجتمعون فی جوامع الامصار۔ وقد الف فی ردّہا الکتب۔ وافرد لردہا العلامۃ ابو شامۃ احیاء بعث لرد الحوادث۔ ووضعوا لہذہ الصلوٰۃ احادیث موضوعۃ اورد ہا المحدثون فی کتبہم المصنفۃ للموضوعات۔ وسنتکلم علیہا ان شاء اللہ تعالیٰ مفصلًا فی المجلد الثانی من ہذا الکتاب۔ ومن اللہ سبحانہ نستمد التوفیق لہ

ومنہا ما احدثوہ فی اول لیلۃ رجب او اول لیلۃ الجمعۃ من التکلف فی النفقات والصدقات۔ وقد خصّوہ بہا ویصوّر الصور علی الحلواء فمن اشترتہا منہم فہو معین لہم۔ وکذلک من مرّ بہذہ المجالس واعجبتہ وقف ینظر الیہم فہو شریکہم۔

قال ابن امیر الحاج فی المدخل وفی قبول شہادتہم من مثل ہذہ العلماء نظر۔ ثم قال فی المدخل بعد ما ردّ علی التکلف وما کان السلف یعظمون ہذا الشہر اعنی شہر رجب ویحترمونہ الا بزیادۃ العبادۃ فیہ والتشمیر لاداء حقوق الشرعیۃ واقامۃ حرمتہ لکونہ اول الاشہر

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

الحرم واول شهور البركة وافتتاح تزكية الاعمال لا بالاكل والرقص ولا بالمفاخرة بالطعام ومنها ما احدثوا فى ليلة السابع والعشرين من اجتماعهم فى اعظم المساجد و ايقاد القناديل ويفرشون البسط والسجادات والاحتفال لليلة المعراج وتخصيصها بالذكر والعبادات كلها من البدعات كما ذكره ابن الحاج فى المدخل والامام الطرطوسى على ان الاسراء لم يقم دليل على ليلته ولا على شهره وما وضعوا فيه من الاحاديث الطوال اكثرها موضوعة واهية .

البدعات فى شعبان

سمى شعبان لتشعب القبائل فيها واعتزال بعضهم بعضا وفى تذكرة الموضوعات ومما احدثوا فى رجب وشعبان اقبالهم على اكثر و اعراضهم فى غيرهما حتى كانهم لم يخاطبوا الا فيهما. ثم قال ومما احدث فى شعبان من البدع الاقبال على اللهو واللعب وابطال الاعمال قبل دخول رمضان بايام حتى كانها ايام الاعياد واشد فى النفقات وغيرها ص ۱۱۶ .

وقال فى تذكرة الموضوعات صلوٰة نصف شعبان باطل. ولابن حبان من حديث على رض اذا كان ليلة النصف من شعبان فقوموا ليلها وصوموا نهارها ضعيف. وفى اللآلى مائة ركعة فى نصفه بالاخلاص عشر مرات مع طول فضله للنبى وغيره موضوع وجميع رواته من الطرق الثلثة مجاهيل وضعفاء والحديث محال ثم قال: قال على بن ابراهيم ومما احدث فى ليلة النصف الصلوٰة الالفية مائة ركعة بالاخلاص عشراً عشراً بالجماعة واهتموا بها اكثر من الجمع والاعياد و لم يأت بها خبر ولا اثر الا ضعيف او موضوع ولا يغتر بذكره لها صاحب القوت والاحياء وغيرهما ولا بذكر تفسير الثعلبى انها ليلة القدر وكان للعوام بهذه الصلوٰة افتتان عظيم حتى التزم بسببها كثرة الوقود وترتب عليه من الفسوق وانتهاك المحارم ما يغنى عن وصفه حتى خشى الاولياء من الخسف وهربوا فيها الى البراري. واول حدوث هذه الصلوٰة ببيت المقدس سنة ثمانى واربعين واربعمائة

وقال زيد بن اسلم ما ادركنا احداً من مشايخنا وفقهائنا يلتفتون الى ليلة البراءة وفضلها على غيرها .

وقال ابن دحية احاديث صلوٰة البراءة موضوعة وواحد مقطوع

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

ومن عمل بخبر صح انه كذب فهو من خدم الشيطان

قال علی بن ابراهيم وقد رأينا كثيرًا ممن يصلي هذه الصلوٰة في ليلة القصيرة خيفوتهم صلوٰة الفجر ويصبحون كسالى. قال وقد جعلها الجهلة من ائمة المساجد مع صلوٰة الرغائب ونحوها شبكة لجمع العوام وطلب الرياسة التقدم وملاء بذكرها القصاص مجالسهم وكل عن الحق بمعزل. ثم انه تعالى اقام ائمة الهدى في سعي ابطال الصلوٰة فلا شئ امرها الى ان صارت تصلى لعبا ولهوا وتكامل ابطالها في البلاد المصرية والشامية في اوائل سنى المائة الثامنة. وقد ضعف ابن العربي حديث عائشة رضى الله عنها في صلوٰة النصف مطلقا وعقاء النار بعدد شعر غنم كلب

قال احقر عباده حديث عائشة رضى الله عنها في ذهابه بالبقيع. و نزول الرب ليلة النصف الى سماء الدنيا فيغفر لاكثر من عدد شعر غنم كلب اخرجه الترمذي قال وفي الباب عن ابي بكر الصديق رضى الله عنه وسمعت محمدًا يضعف حديث عائشة رضى الله عنها. قال الترمذي وفيه انقطاعات.

قلت يجوز العمل بالحديث الضعيف ولعلهم انكروه هنا لما يقارنه من المنكرات.

قال علي واول حدوث الوقود من البرامكة وكانوا عبدة النار فلما اسلموا ادخلوا في الاسلام ما يموهون انه من سنن الدين ومقصودهم عبادة النيران. ولم يات في الشرع استحباب زيارة الوقود على الحاجة في موضع. وما يفعله عوام الحجاج من الوقود بجبل عرفات وبالمشعر الحرام فهو من هذا القبيل.

قال وقد انكر الطرطوشي الاجتماع ليلة الختم في التراويح ونصب المنابر وبين انه بدعة منكرة. واعظم منه ما يوجد اليوم في مجلس القصاص والبداءة من اختلاطه الرجال والنساء وتلاحق اجسادهم حتى يروى ان رجلا ضم امرأة من خلف وعبث بها واخر التزم امرأة وغير ذلك من الفسوق واللغط والسرقة وتخطي مواضع العبادة واهانة بيوت الله وكله بدعة وضلالة (ص ۳۶ تذكرة الموضوعات)

قال شارح الاحياء وهذه الصلوٰة مشهورة في كتب المتاخرين من الصوفية ولم ار لها ولا لدعائها مستندًا صحيحًا في السنة الا انه من عمل المشايخ. وقد قال اصحابنا انه يكره الاجتماع على احياء ليلة من هذه الليالي

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

المذکورۃ فی المساجد وغیرھا۔

وقال النجم الغیطی فی صفۃ احیاء لیلۃ النصف من شعبان بجماعۃ انہ قد انکر ذلک اکثر العلماء من اھل الحجاز منھم عطاء وابن ابی ملیکۃ وفقھاء المدینۃ واصحاب مالک رحمۃ اللہ وقالوا ذلک کلہ بدعۃ ولم یثبت فی قیامھا جماعۃ شئی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا عن اصحابہ

وقال النووی صلوٰۃ رجب وشعبان بدعتان منکرتان قبیحتان الخ۔

❋ البدعات فی رمضان ❋

قال اللہ تعالیٰ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ و کفی بہ فضلاً و شرفا الیہ ان فیہ لیلۃ القدر خیر من الف شھر و ما ورد فی الاحادیث الترغیب الیہ وبیان فضیلتہ والتراویح والاعتکاف فیہ۔ وان جبرائیل علیہ السلام کان یلقی النبی صلے اللہ علیہ وسلم کل لیلۃ من رمضان ھذا ارسہ القرآن۔ قال اللہ تعالیٰ فَبَدَّلَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَیْرَ الَّذِیْ قِیْلَ لَھُمْ۔ فابتدعوا بدعا لم یأذن بھا اللہ وبدلوا دینا مما شرعہ اللہ سبحنہ فمن البدع فی ھذا الشھر ما نذکر نبذۃ منھا۔

البدع فی التراویح انھم یقدمون الرجل لحسن صوتہ لا لحسن دینہ۔ وقد قال مالک رحمہ اللہ فی القوم یقدمون الرجل لیصلی بھم لحسن صوتہ انما یقدمونہ لیغنی لھم (انتھی۔ مدخل ص۲۶۴)

ومنھا ان اکثر الائمۃ یأخذون الاجرۃ بھا والصلوٰۃ خلفہ قیل تباح و قیل تکرہ۔ وقال الاوزاعی الصلوٰۃ خلفہ باطلۃ وکرہ ذلک ابو حنیفۃ واصحابہ (مدخل ص۲۶۵)

ثم ذکر عن بعض العلماء انھم ترکوا الصلوٰۃ خلف من یاخذ الاجرۃ

ومنھا رفع الاصوات بالذکر بعد التسلیمین من التراویح والمشی علی صوت واحد۔ فان ذلک کلہ من البدع (مدخل ص۲۶۵)

ومنھا فی الختم: وبعض الحفاظ یأخذون الاجرۃ علیھا فبعضھم یقولون ما قرءنا شیئا ولم یعلموا ان المعروف کالمشروط کما ذکرنا ولاشک ان الصلوٰۃ خلفھم مکروھۃ۔

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

ومنها ما احدثوا بعد الختم من الدعاء برفع الاصوات

ومنها ما احدثوه فی شهر رمضان من التسحير بعد نصف الليل ولا فائدة فيه الا اذا فعل قبيل الفجر وهو قدر قراءة خمسين اية بين السحور والاذان وقد وضعوا فی كل بلاد له الفاظ وقد اطال الكلام على ذلك فی المدخل ص ۲۷۳

ومنها ما احدثوا اذا سلم من صلوته اقبل على الدعاء يجهر به قبل الذكر المشروع عقيب الصلوة. ويتمادى على ذلك كانه مشروع له الجهر فيه لغير حكمة ودرة التعليم.

ومنها كثرة القناديل وايقاد الشموع من الحد المشروع لما فيها من اضاعة والسرف والخيلاء وكثرة القناديل الملونة واكثرهم يستعيرون ذلك لتلك الليلة ويرفعون اصواتهم ويكثرون اللغط والقيل والقال مما يجب عنها تنزيه المساجد

ومنها كما فی المدخل ان يجتنب فی نفسه وينهى غيره عما احدثه من احضارهم الكيزان وغيرها من اوانی الماء فی المسجد حين الختم فاذا ختم القارئ شربوا من ذلك الماء ويرجعون به الى بيوتهم فيسقونه لاهليهم ومن شاء واعلى سبيل التبرك وهذه بدعة لم تنقل من السلف رضی الله عنهم انتهى ص ۲۷۵

ومنها كما فی المدخل ان يجتنب ما احدثوه من البدع فی تواعدهم للختم فيقولون فلان فی ليلة كذا وفلان فی ليلة ويعرض ذلك بعضهم على بعض ويكون ذلك بالنوبة حتى صار ذلك كانه ولائم تعمل وشعائر تظهر فلا يزالون كذلك غالبا من انتصاف شهر رمضان الى اخر الشهر فليحذر من ذلك فی نفسه وينهى غيره عند اذا نه لم يكن من فعل من مضى اعنى فی مواعدتهم فی الختم فی شهر رمضان. واما ان كان انسان يريد ان يختم لنفسه فی اى وقت كان من السنة فيجمع اهله لتعم الرحمة. لان الرحمة تنزل عند ختم القرآن الكريم ذلك جائز لفعل انس رضی الله عنه قد تقدم. وانما نهى ذلك فی رمضان لوجهين.

احدهما ما تقدم من كونه لم يكن من فعل من مضى

والثانی خيفة مما وقع وهو ان يعتقد انها شعيرة من شعائر الدين. ولو فعلوا ذلك فی بيوتهم فی طول السنة لكان ذلك بدعة ايضا. لان السنة الماضية فی هذا وامثاله اخفاءه مهما امكن. فهذا ذكر بعض ما احدثوه فقس

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

فقش علیہ کل ما رایتک مما لم نذکرہ تُصِبْ ان شاء اللہ تعالیٰ ص۱۵۵ ج۲

مسئلہ :

فان لم یجد مسجدًا خالیا من ھذہ البدع فقال فی المدخل فلیصلِّ فی بیتہ فھو افضل لہٗ واقرب الی رضیٰ ربہ سیما فی ھذا الزمان. لان اقرب ما یتقرب بہ المتقربون الی اللہ سبحانہ

وقال بغض البدع ومحبۃ السنن والعمل علیھا ومحبۃ اھلھا وموالاتھم لان ھذا الفرض قد اندرس الا عند من وفقہ اللہ تعالیٰ وقلیل ما ھم انتہی ص۱۵۴ ج۲

البدعات فی شوال وذی القعدۃ

سمی بذلک لشو لان الابل عند اللقاح. ویقال سمی بذلک لان الالبان تشول فیہ . ویقال شال اللبن وشال المیزان اذا خف ذو القعدۃ وذوات القعدۃ ذوالقعدۃ وذوات القعدۃ سمی بذلک لقعودھم فی رحالھم لا یطلبون کلاء ولا میرۃ انتہی کتاب الازمنۃ والامکنۃ ص۲۷۹ ج۱

ومن بدعاتھم انھم لا یتزوجون بین العیدین ویتشاءمون بذلک

قال ابن سعد فی الطبقات اخبرنا وکیع بن الجراح عن سفیان عن اسمٰعیل بن امیۃ عن عبد اللہ بن عروۃ عن عروۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنھا قالت تزوجنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی شوال. وبنیٰ بی فی شوال. فای نساء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان احظی عندہ منی وکانت عائشۃ رضی اللہ عنھا تستحب ان تدخل نساءھا فی شوال ص۵۹ ج۸

ثم ذکر ابن سعد بروایۃ ابی عاصم النبیل وفیہ قالت تزوجنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی شوال. وادخلت علیہ فی شوال فای نساء کان احظی عندہ منی . وکانت تستحب ان تدخل نساءھا فی شوال . وقال ابو عاصم انما کرہ الناس ان یدخلوا النساء فی شوال لطاعون وقع فی شوال فی الزمن الاول ص۶۱ ج۸

واما حدیث الشوم فی ثلث کما رواہ ابو ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما الطیرۃ فی المرءۃ والدار والدابۃ فانکرت وقالت کذب . والذی انزل الفرقان علی ابی القاسم صلی اللہ علیہ وسلم ما حدث بھذا ولکن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان یقول کان اھل الجاھلیۃ یقولون ان الطیرۃ فی المرءۃ و

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

الدار والمدرة. ثم قرأت عائشة رضی اللہ تعالیٰ ما اصاب من مصیبة فی الارض و لا فی انفسکم الا فی کتاب من قبل ان نبرأها ان ذلک علی اللہ یسیر.

قال ابو عمر کانت عائشة رضی اللہ عنہا تنفی الطیرة ولا تعتقد منها شیئا حتی قالت للنسوة کن یکرهن البناء بازواجهن فی شوال ما تزوجنی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم الا فی شوال وما دخل بی الا فی شوال فمن کان احظی منی عنده صلی اللہ علیه وسلم وکانت تستحب ان یدخل علی ازواجهن فی شوال.

قال ابو عمر وقولها فی ابی هریرة رضی اللہ عنه کذب فان العرب تقول کذبت بمعنی غلطت فیما قدرت واوهمت. ثم ذکر الامام ابن قیم امثلته. انتهی. (مفتاح دار السعادة ص ۲۶۸ ج ۲)

• فصل •

• فیما وضعوا فی فضائل الاماکن والقبور •

قال اللہ تعالیٰ ان اول بیت وضع للناس للذی ببکة مبارکا وهدی للعلمین وقال تعالیٰ ان الصفا والمروة من شعائر اللہ

قال زید بن اسلم الحرمات خمس الکعبة الحرام والمسجد الحرام والبلد الحرام والشهر الحرام والحرم حتی یحل والشعائر سبع الرکن والصفا والمروة والمشعر الحرام والبدن والجمار وعرفة. (مدخل ص ۳۴۵ ج ۳)

فما ذکر اللہ سبحانه من الشعائر فهی مرغوبة ومن حرمات اللہ یجب تعظیمها.

قال اللہ تعالیٰ ذلک ومن یعظم شعائر اللہ فانها من تقوی القلوب

فابتدع اهل الشرک والضلال سواها من الاماکن المتبرکة المضلین للہ فیتقربون الیها بالتردد والخضوع ویطوفون بها وینحرون عندها ویتقبلون اعتابها ویتمسحون بارکانها. ویعدون ذلک عملا متقربا وهو شرک باللہ العظیم قال تعالیٰ وما یؤمن اکثرهم باللہ الا وهم مشرکون وقال تعالیٰ عنهم ویقولون هؤلاء شفعاؤنا عند اللہ وقال تعالیٰ ما نعبدهم الا لیقربونا الی اللہ زلفی. ووضعوا لها احادیث موضوعة علی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم.

قال القاری رح ومن القبور ما یذکر بجبل لبنان من البقاع انه قبر نوح علیه السلام وانما حدث فی اثناء المائة السابعة والمشهد الذی ینسب

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

الی ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بالجانب الشرقی من دمشق مع اتفاق العلماء انہ لم یقید بها فضلاً عن دفنه فیها و المکان المنسوب لابن عمر رضی اللہ عنہما من الجبل الذی بالمعلات لا یصح من وجه وان اتفقوا علی انه رض توفی بمکة والمکان الذی ینسب لعقبة بن عامر رضی اللہ عنہ من قرافة مصر انما هو بناء رآه بعضهم بعد مدة متطاولة

والمکان المنسوب لابی هریرة رضی اللہ عنہ بعسقلان انما هو قبر حیدرة بن خیشة کما جزم به بعض الحفاظ الشامیین. ولکن قد جزم ابن حبان و تبعه شیخنا بالاول۔

والمکان المعروف بالمشهد الحسینی من القاهرة لیس الحسین رضی اللہ عنہ مدفونا به بالاتفاق وانما فیه رأسه فیما ذکره بعض المصریین ونقله بعضهم قاله شیخنا یعنی العسقلانی۔ واما التقی بن تیمیة رحمه اللہ تعالیٰ فقد رأیت له جواباً بالغ فی انکار ذلک واطال فیه۔

والمکان المعروف بالسیدة نفیسة بنت الحسین بن زید بن الحسن بن علی بن ابی طالب فقد ذکره بعض اهل المعرفة ان خصوص هذا المحل الذی یزار لیس هو قبرها ولکنها فی تلک البقعة بالاستیفاء واستیفاء ذلک ما بعده یطول وهو جدیر بایراده فی تالیف انتهی وهکذا فی تذکرة الموضوعات ص ۲۲۰

فما فعله النبی صلی اللہ علیه وسلم علی وجه التعبد فهو عبادة یتاسی به مثل تخصیصه لبعض الازمنة بعبادة کصلوٰة یوم الجمعة والعیدین و الصلوٰة عند الکسوف والاستسقاء

وکذلک تخصیصه لبعض البقاع کتخصیصه مقام ابرهیم بالصلوٰة و الطواف بالکعبة والتاسی ان یفعل مثل ما فعله علی الوجه الذی فعل۔

واما ما فعله صلی اللہ علیه وسلم من غیر قصد وعبادة فلا یجب الاتباع فیه بل یجب الترک اذا وصل ذلک الی حد العبادات ولذا قطع عمر رضی اللہ تعالیٰ عنه الشجرة التی بویع تحتها لما رأی الناس یتناوبون الی ذلک واستأصلها

وما فعله ابن عمر رض من المتابعة فی السفر لنزوله ورحیله فلم یستحب ذلک جمهور الصحابة رضی اللہ تعالیٰ عنهم فکان فعل ابن عمر رضی اللہ عنہما من غیر قصد العبادة بل المتابعة محضا وقد ثبت بالاسناد الصحیح عن عمر

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

رضی اللہ عنہ انہ کان فی السفر فرأہم یتناوبون مکانًا یصلّون فیہ فقال ماھٰذا؟ قالوا مکان صلی فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ء تریدون ان تتخذوا آثار انبیاءکم مساجد وانما ھلک من کان قبلکم بھٰذا۔ من ادرکہ الصلوٰۃ فلیصلّ و الّا فلیمضِ۔ ولو کان مستحبًّا لکان یستحب للصحابۃ والتابعین ان یصلوا فی جمیع ماصلے فیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الامکنۃ والبقاع والحجرات مما حلّ فیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الغزوات والاسفار۔

ولعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی من اتخذ قبور انبیاءھم مساجد، کما فی الصحیحین والمسند واھل السنن۔ فان القاصدین للامکنۃ والبقاع متشبہ بھا عین المحادۃ للہ ولرسولہ واصل الشرک ولعن علی متخذی المساجد علیھا وموقدی السراج علیھا الان فاعلیھا یتخذون وسیلۃً الی الشرک۔ ولھذا احکی اللہ سبحانہ عن المتغلبین علی امر اصحاب الکھف انھم قالوا لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ مَسْجِدًا۔

وروی الامام احمد وابن جریر الطبری فی تفسیر قولہ تعالیٰ یٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ من حدیث محمد بن اسحٰق وعقیل ومعمر کلھم عن الزھری عن سنان بن ابی سنان عن ابی واقد اللیثی انھم خرجوا من مکۃ مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الی حنین۔ قال وکان للکفار سدرۃ یعکفون عندھا ویعلقون بھا اسلحتھم یقال لھا ذات انواط۔ قال فمررنا بسدرۃ خضراء عظیمۃ۔ قال فقلنا یا رسول اللہ اجعل لنا ذات انواط کما لھم ذات انواط الحدیث

قال شیخ الاسلام الحافظ ابن تیمیۃ رحمہ اللہ تعالیٰ فاما مقامات الانبیاء والصالحین وھی الامکنۃ التی قاموا فیھا واتوا وعبدوا اللہ سبحانہ لکنھم لم یتخذوھا مسجدًا فالذی بلغنی فی ذلک قولان عن العلماء

احدھما النھی عن ذلک وکراھتہ وانہ لا یستحب قصدھا بفعلہ للعبادۃ الّا ان یکون قصدھا للعبادۃ مما جاء بہ الشرع مثل ان یکون النبی صلی اللہ علیہ وسلم قصدھا للعبادۃ کما قصد الصلوٰۃ فی مقام ابراھیم علیہ السلام وکما کان یتحری الصلوٰۃ عند الاسطوانۃ وکما یقصد المساجد للصلوٰۃ ویقصد الصف الاول ونحو ذلک

والقول الثانی انہ لا باس بالیسیر من ذلک کما نقل عن ابن عمر رضی

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

اللہ عنہما انہ کان یتحری قصد المواضع التی سلکھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم وان کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سلکھا اتفاقاً لا قصداً

قال سندی الخواتیمی سالنا اباعبداللہ عن الرجل یأتی ھذہ المشاھد یذھب الیھا اترٰی ذٰلک؟ قال اما علی حدیث ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ انہ سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یصلی فی بیتہ حتی یتخذ ذٰلک فصلّٰی وعلی ما کان یفعلہ ابن عمر رضی اللہ عنہما یتتبع مواضع النبی صلی اللہ علیہ وسلم واثرہ فلیس بذٰلک باس ان یأتی الرجل المشاھد الآن الناس قد افرطوا فی ذٰلک جدًّا واکثروا فیہ۔ وکذٰلک نقل عنہ احمد بن القاسم انہ سال عن الرجل ان یاتی ھذہ المشاھد التی بالمدینۃ وغیرھا۔ انتھی

(اقتضاء الصراط المستقیم ص۱۸۴)

فذکر الامام احمد نحوما قال السندی الخواتیمی۔

ثم ذکر شیخ الاسلام عن الفریقین فمن تحری ھذہ الاماکن ماروی البخاری فی صحیحہ عن موسٰی بن عقبۃ قال رأیت سالم بن عبداللہ یتحرّٰی اماکن من الطریق ویصلی فیھا۔ ویحدّث ان اباہ کان یصلی فیھا۔ وانہ رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی تلک الاماکنۃ

قال موسٰی وحدثنی نافع ان ابن عمر رضی اللہ عنہما کان یصلی فی تلک الامکنۃ فھذا لما رخّص فیہ احمد رحمہ اللہ تعالٰی۔

واما ما کرھہ فروی سعید بن منصور فی سننہ حدثنا ابومعاویۃ حدثنا الاعمش عن المعرور بن سوید عن عمر رضی اللہ عنہ قال خرجنا معہ فی حجۃ حجّھا فقرأ بنا فی الفجر بألم تر کیف فعل ربک باصحاب الفیل ولایلاف قریش فی الثانیۃ فلما رجع من حجتہ رأی الناس ابتدأوا المسجد فقال ماھذا؟ قالوا مسجد صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیہ فقال ھکذا ھلک اھل الکتاب قبلکم اتخذوا آثار انبیاءھم بیعًا من عرضت لہ فیکم الصلوٰۃ فیہ فلیصلّ ومن لم تعرض لہ الصلوٰۃ فلیمض

فقد کرہ عمر رضی اللہ عنہ اتخاذ مصلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وبیّن ان اھل الکتاب انما ھلکوا بمثل ھذا

وفی روایۃ عنہ انہ رأی الناس یذھبون مذھب فقال این یذھب

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

این یذھب ھؤلاء فقیل یا امیر المؤمنین مسجد صلی فیہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فھم یصلون فیہ فقال انما ھلک من کان قبلکم بمثل ھٰذا کانوا یتبعون آثار انبیاءھم ویتخذونھا کنائس وبیعًا. فمن ادرکتہ الصلوٰۃ منکم فی ھٰذہ المساجد فلیصل فمن لا فلیمض ولا یتعمدھا.

وروی محمد بن وضاح وغیرہ ان عمر رضی اللہ عنہ امر بقطع الشجرۃ التی بویع تحتھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم لان الناس کانوا یذھبون تحتھا فخاف عمر رضی اللہ عنہ الفتنۃ علیھم انتھی ص ۱۸۵)

فما فعل الخلیفۃ الثانی رضی اللہ عنہ کان بمحضر الصحابۃ رضی اللہ عنھم واما ما فعلہ ابن عمر رضی اللہ عنھما فلم یوافقہ علیہ احد من الصحابۃ رضی اللہ عنھم. ولم ینقل عن احد سواہ انھم تحروا تلک الامکنۃ اونزلوھا

واما ما ینقل عن عتبان بن مالک وابن ام مکتوم رضی اللہ عنھما انھما قالا للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یصلی فی بیوتھما لیتخذوہ مسجدًا وفھذا کان قصدھم بناء مسجد

وکذلک التحری عند الاسطوانۃ وبین القبر والمنبر فذلک لما نقل عن الشارع علیہ الصلوٰۃ والسلام فضیلتھما.

واما مصلیات النبی صلے اللہ علیہ وسلم فلم ینقل عن الخلفاء الراشدین الذین قال فیھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین من بعدی تمسکوا بھا وعضوا علیھا بالنواجذ انھم تحروا تلک الامکنۃ

قال الحافظ ابن حجر واما الفضائل فلا تحصی کم وضع الرافضۃ فی فضل اھل البیت. وعارضھم جھلۃ اھل السنۃ بفضائل معاویۃ رضی اللہ عنہ بدأوا بفضائل الشیخین وقد اغناھما اللہ تعالی واعلی مرتبتھما عنھا (لسان المیزان ص ۱۳۳)

قال شیخ الاسلام الحافظ ابن تیمیۃ رحمہ اللہ تعالی واما باب فضائل الاعمال والاشخاص والاماکن والزمان والقبور فباب اتسع فیہ الکذب والبھتان انتھی (القول علی البکری ص ۱۵)

قال القاری ومنھا ذکر فضائل السور وثواب من قرأ سورۃ فلہ اجر من

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

اول القرآن الی اٰخرہ کما یذکرہ الثعلبی والواحدی فی اوّل کل سورۃ والزمخشری فی اٰخرھا۔ وکذا اتبعہ البیضاوی وابوالسعود المفتی۔

قال عبداللہ بن المبارک اٰفن الزنادقۃ وضعوھا انتہی وقد اعترف بوضعھا واضعھا وقال قصدت ان اشتغل الناس بالقرآن عن غیرہ وقال بعض جھلاء الوضاعین فی ھذا النوع نحن نکذب لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا نکذب علیہ۔ ولم یعلم ھذا الجاھل انہ من قال علیہ مالم یقل فقد کذب واستحق الوعید الشدید انتہی (الموضوعات الکبیر ص ۱۶۹)

وقال المجد الفیروزابادی وباب فضائل البیت المقدس والصخرۃ وعسقلان وقزوین والاندلس ودمشق لیس فیہ حدیث صحیح غیر لاتشد والرحال الا الی ثلثۃ مساجد وحدیث سُئل عن اول بیت وضع فی الارض فقال مسجد الحرام قیل ثم ماذا قال ثم المسجد الاقصٰی۔ وحدیث ان الصلوٰۃ تعدل خمسمائۃ صلوٰۃ انتہی (سفر السعادۃ)

وقال باب فضائل القرآن من قرأ سورۃ کذا فلہ کذا من اول القرآت الی اٰخرہ سورۃ وفضیلۃ قراءۃ کل سورۃ رووا ذلک واسندوہ الی اُبَیّ بن کعب و مجموع ذلک کذب مفتریٰ وموضوع باجماع اھل الحدیث

وقال وباب فضائل ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ اشھر المشھورات من الموضوعات ان اللہ تجلی للناس عامۃ ولابی بکر خاصۃ وحدیث ماصبّ اللہ فی صدری شیئاً الا صببتہ فی صدر ابی بکر۔ وحدیث کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اشتاق الی الجنۃ قبل شیبۃ ابی بکر وحدیث انا وابوبکر کفرسَیْ رھان وحدیث ان اللہ لما اختار الاورع اختار روح ابی بکر۔ و امثال ھذا من المفتریات المعلوم بطلانھا ببدیھۃ العقل۔ وباب فضائل علی رضی اللہ عنہ منقول فیہ احادیث ومن افضحھا الاحادیث المجموعۃ فی الکتاب المسمی بالوصایا النبویّۃ اوّل کل حدیث منھا "یا علی" والثابت من تلک الجملۃ حدیث واحد "یا علی انت منی بمنزلۃ ھارون من موسٰی"

وباب فضائل معاویۃ لیس فیہ حدیث صحیح۔

وباب فضائل ابی حنیفۃؒ والشافعیؒ وذمّھم لیس فیہ شیٔ صحیح وکل ماذکر فیہ من ذلک فھو موضوع مفتری انتہی ص ۱۵۰)

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

قال السخاوی واذا انتهى ما اوردناه مما استحضرناه فليلحق بذلك
بذلك ما اشتهر من لقاء بعض الائمة ونحوهم ببعض وكذا تصانيف لاناس
وقبحي لاقوام ذوي خلالة مع بطلان ذلك كله واناس يذكرون
بعين كثير من العوام بالعلم اما مطلقا او في خصوص علم معين وربما تساهل
في ذلك من لا معرفة له بذلك العلم تقليدا او استصحب ما كان متصفا به ثم
زال بالتراخي او تشاغل عما اتسلخ به عن الوصف الاول وهو في جميع هذا
كثير لا ينحصر.

فمن الاول قول ابن تيمية رحمه الله تعالى ما اشتهر ان الشافعي
واحمد اجتمعا بشيبان الراعي وسألاه فباطل باتفاق لانهما لم يدركاه
قال وكذلك ما ذكر ان الشافعي رحمه الله اجتمع بابي يوسف رحمه
الله عن الرشيد باطل فلم يجتمع الشافعي رحمه الله بالرشيد الا بعد موت ابي
يوسف.

قال شيخنا وكذا الرحلة المنسوبة للشافعي الى الرشيد. وان محمد بن
الحسن حرضه على قتله. وان اخرجها البيهقي في مناقب الشافعي رحمه الله
وغيره فهي موضوعة مكذوبة.

ومن الثاني قول الميموني سمعت احمد بن حنبل يقول ثلث كتب
ليس لها اصول المغازي والملاحم والتفسير **قال الخطيب** في جامعه
وهذا محمول على كتب مخصوصة في هذه المعاني الثلثة غير معتمد عليها
لضعف مؤلفها وقلة نقلها وزيادات القصاص فيها.

فاما كتب الملاحم فجميعها بهذه الصفة. وليس يصح في ذكر
الملاحم المرتقبة والفتن المنتظرة غير احاديث يسيرة

واما كتب التفسير فمن اشهرها كتاب الكلبي ومقاتل بن سليمان
وقد قال احمد في تفسير الكلبي من اوله الى اخره كذب. قيل له فيحل النظر
فيه؟ قال لا.

واما المغازي فمن اشهرها كتاب محمد بن اسحق وكان يأخذ عن
اهل الكتاب. وقد قال الشافعي رح كتب الواقدي كذب وليس في المغازي
اصح من مغازي موسى بن عقبة انتهى.

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

وقد وضعوا للفضائل احادیث ذکرھا من صنّف فی الموضوعات کالمقاصد الحسنة للسخاوی والموضوعات للحافظ ابی الفضل محمد بن طاھر المقدسی المعروف بابن القیسرانی والموضوعات الکبیر لملا علی القاری واللآلی المصنوعة وذیل اللآلی والتعقبات علی موضوعات ابن الجوزی الثلثة للحافظ السیوطی رح وتذکرة الموضوعات للعلامة الشیخ محمد طاھر الفتنی وقانون الموضوعات لہٗ والمغنی من حمل الاسفار فی الاسفار فی تخریج احادیث الاحیاء للشیخ زین الدین العراقی وموضوعات المصابیح للشیخ سراج الدین عمر بن علی القزوینی والموضوعات للصغانی۔

فھا انا اذکر ملتقطا مما ذکروہ من الاحادیث الموضوعة فی فضائل الاشخاص واجتماع الاولیاء

حدیث غفر ان الحجاج فی منیٰ موضوع کذب بلا شکّ

اجتماع الخضر والیاس کل عام فی الموسم۔ قال ابن حجر لا یثبت فیہ شئ۔ قال فی التذکرة تفرد بہ الحسن بن مرزوق وھو مجھول۔ **قلت** قال ابن عدی والذھبی سندہٗ منکر

وکذا اجتماع الخضر بنبیّنا صلے اللہ علیہ وسلم قال فی تذکرة الموضوعات حدیث اجتماع الخضر بنبیّنا صلے اللہ علیہ وسلم عن عمر وبن عوف وفیہ کثیر روی نسخة موضوعة۔ وعبد اللہ بن نافع متروک وعن انس وفیہ الوضاع متکلم فیہ۔

ومنھا حدیث تناثر الدود من ایوب علیہ السلام لیس لہٗ اصل وربما کفر معتقدہ کما فی الموضوع۔

ومنھا حدیث من عرف ربّہٗ کل لسانہ قال شیخ الاسلام موضوع (تذکرة)

ومنھا سالتُ النبی صلے اللہ علیہ وسلم من علم الباطن ما ھو فقال سألتُ جبرائیل عنہ فقال سرّ بینی وبین احبائی واولیائی واصفیائی اودعہ فی قلوبھم لا یطلع علیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل قال ابن حجر موضوع کذا فی التذکرة

ومنھا قصة رحیل بلال ثم رجوعہ الی المدینة وارتجاج المدینة باذانہ لا اصل لہٗ (تذکرة الموضوعات)

ومنھا ما یرووں تلک الغرانیق العلیٰ وان شفاعتھن لترتجی کما فی

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

التذکرۃ۔ وسیجیئ علیہ ان شاء اللہ کلام

ومنہا ابو حنیفۃ سراج امتی موضوع۔ الصغانی۔ تذکرۃ۔ وفی سندہ محمد بن سعید المروزی البورقی۔ ولہ مناکیر عن الثقات کما فی اللآلی۔

ومنہا عالم قریش یملأ طباق الارض علما۔ موضوع۔ یعنون بہ محمد بن ادریس وکذا ما یوودون من ذمہ من وضع البورقی۔

ومنہا احبوا العرب لثلث الحدیث فیہ ضعیف عن ضعیف وفیہ یحیی بن یزید۔ یروی المقلوبات کما فی اللآلی۔

ومنہا حدیث العقل ان اللہ لما خلق العقل قال لہ اقبل الحدیث قال فی التذکرۃ عن المقاصد کذب موضوع اتفاقا۔ وقال وکل حدیث ورد فیہ ذکر العقل لا یثبت

ومنہا خذوا شطر دینکم عن الحمیراء قال شیخنا لا اعرف لہ اسنادا۔ و لا رأیتہ فی شئ من کتب الحدیث الا فی نہایۃ ابن الاثیر و فی الفردوس بغیر اسناد و لفظہ خذوا ثلث دینکم من بیت الحمیراء۔ وسئل المزنی و الذہبی فلم یعرفاہ

ومنہا یلقی الخضر والیاس کل عام الحدیث تفرد بہ الحسن بن زرقی وہو مجہول قلت قال ابن عدی والذہبی سندہ منکر (تذکرۃ)

وروی الحارث بن اسامۃ بسندہ عن انس مرفوعا ان الخضر فی البحر والیسع فی البر قال فی الاصابۃ فیہ عبد الرحیم وابان متروکان ص ۱۱۵ ج ۲

ومنہا مر ذئب بیعقوب علیہ السلام فقال انت اکلت یوسف ولدی فقال وکیف آکل ولدک وقد حرمت لحوم الانبیاء علی جمیع الوحوش والسباع الحدیث من نسخۃ نبیط الکذاب۔

وکذلک ما ورد فی ذم السودان والحبشۃ والخصیان والزنج۔

وکذلک الحدیث الطویل الذی مخورقتین فی خصائص اویس القرنی

وما روی فی مدح علی زین العابدین رحمہ اللہ من وضع محمد بن زکریا الغلابی

وکذلک ما اخترعوا فی مدح الحسن والحسین من وضع الشیعۃ الا ما ثبت فی الصحاح

ومن وضع الشیعۃ ما ورد فی ذم یزید ومعاویۃ بن ابی سفیان رضی

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

وکذلك وضع الکرامیۃ فی مدح محمد بن کرام. والمتهم به ابو یعقوب اسحاق بن محمد شاذ

ومنها حدیث ردّ الشمس لعلی رضی الله عنه بعد ما غربت. قال الجوزقانی هذا حدیث منکر مضرّب

قال المؤلف موضوع اضطربت فیه الرواۃ کذا فی اللآلی. ثم قال السیوطی وقال ابو حاتم واهی الحدیث. وشیخ ابن شاهین ابن عقدۃ رافضیٌّ رُمِیَ بالکذب انتهی ملخصًا ص۱۷۲.

وقال عبد الحی اللکهنوی رحمه الله فکم من احادیث اشتهرت علی ألسنۃ العامۃ او سطرت فی کتب المتفقهۃ ولا اصل لها فی الشریعۃ بل هی موضوعۃ او ضعیفۃ ساقطۃ کحدیث لولاک لما خلقت الافلاک. انتهی ص۴ ردع الاخوان

فصل
فی الاحتجاج من التفاسیر

ومن الحجج الفاسدۃ للمبتدعین انهم کثیرًا ما یستدلون بما یروونه فی التفاسیر فیما کتبوها ولا یعلمون الصحیح من السقیم ولا المنقول من المخترع فعلیك ان تطلب منهم الصحۃ فیما ینقلونه منها وتوزنها بمیزان الشریعۃ وبالقوانین التی وضعها الائمۃ لصحتها. کما وضعوا النحو والصرف لصحۃ الاعراب والبناء والمعانی والبیان للاعجاز لان کل کلمۃ تخرج من الافواه تکون صحیحۃ. فکذلك فی التفاسیر اقوال موضوعۃ واراء کاسدۃ وعقائد فاسدۃ ولو کان مجرد النقل یکفی للصحۃ لما احتاجوا الی الجرح والتعدیل فی الاحادیث. و الاعتماد بکل مکتوب من داء الیهود والکسلۃ تنشئ من الغفلۃ.

والدین اعلی قدرًا وقیمۃ بان یثبت بکل ما کُتِب وتیفوهه به فان الناس یکتبون ویتحدثون بکل ما یسمعون

وقد قال الامام احمد للناس احادیث یتحدثون بها علی ابواب دورهم ما سمعنا بشئ منها فان جمهور مصنفی التفسیر لا یمیزون بین الغث والسمین.

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

قال شیخ الاسلام ابن تیمیة رحمہ اللہ وھم جمھور مصنفی السیر و
اخبار وقصص الانبیاء کا لثعلبی والواحدی والمھدوی والزمخشری و
ابی الجعد بن احمد وعلی بن عیسی الرمانی وابی عبد اللہ الخطیب الرازی و
ابی نصر بن القشیری وابی اللیث السمرقندی وابی عبد الرحمٰن السلمی والکواشی
والوصلی وامثالھم من المصنفین فی التفسیر۔

فھؤلاء لایعرفون الصحیح والسقیم ولا لھم خبر بالمروی المنقول ولا لھم
خبرة بالرواة النقلیة۔ بل ھم یجمعون فیما یروون بین الصحیح والضعیف و
لا یمیزون بینھما

لکن منھم من یروون الجمیع ویجعلون العھدة علی الناقل کالثعلبی ونحوہ۔

ومنھم من ینصر قولاً او جملة اما فی الاصول او التصوف والفقه بما
واحتھا من صحیح او ضعیف ویرد ما یخالفھا من صحیح او ضعیف۔ انتھی۔
(کتاب الاستغاثة ص۱۵)

وفی مفتاح السعادة ثم الف فی التفسیر طائفة من المتاخرین
فاختصروا الاسانید ونقلوا الاقوال بتراء فدخل من ھھنا الدخیل والتبس
الصحیح بالعلیل۔ ثم صار کل من یسنح له قول یورده ومن خطر ببالہ شیٔ یعتمدہ
ثم ینقل ذلک خلف عن سلف ظانًا ان له اصلا غیر ملتفت الی تحریر ما ورد عن
السلف الصالح وھم القدوة فی ھذا الباب

قال السیوطی رأیت فی تفسیر قوله تعالیٰ غیر المغضوب علیھم ولا الضالین
نحو عشرة اقوال مع ان الوارد عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم وجمیع الصحابة و
التابعین واتباعھم لیس غیر الیھود والنصاریٰ قال ابن ابی حاتم لا اعلم فی
ذلک اختلافا من المفسرین ثم صنف بعد ذلک قوم برعوا فی شیٔ من العلوم
وملأ کتابه بما غلب علی طبعه من الفن واقتصر فیه علی ما تمھر ھو فیه کأن
القرآن انزل لاجل ھذا العلم لا غیر مع ان فیه تبیان کل شیٔ انتھی ص۳۲۰۔

فالنحوی ھمته الاعراب وتکثیر الاوجه المختلفة المتعلقة بفنه وان
کانت بعیدة کالزجاج والواحدی فی البسیط وابوحیان والزمخشری والبیضاوی
والاخباری یسرد الاقوال والقصص عن سلف سواء کانت صحیحة
او باطلة۔ وذلک فی تفاسیرھم الاحادیث الموضوعة والبھتان والافتراء علی

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

الانبیاء علیهم السلام. اخذوا عن الیهود علیهم لعائن الله تعالیٰ فما اسلم منهم احد فوضعوا علی آدم علیه السلام انه اشرك وعلی ابراهیم علیه السلام انه کذب وعلی یعقوب علیه السلام انه اغتال واحتال وعلی یوسف علیه السلام انه سرق والفحشاء علی موسیٰ علیه السلام والافتراء علی مریم وعیسیٰ علیه السلام. دَعْ عنك فیما یذکرون علی داؤد وسلیمان علیهما السلام فخاذوا حذوهم واتبعوا سبیلهم واخذوا مسلکهم فما عصم منهم سیّد الانبیاء المصطفیٰ والمجتبیٰ صلے الله علیه وسلم فافتروا علیه انواع الفریة من الظلم فی الغنیمة والرکون الی زینب النفیسة حلیلة حبّه زید بن حارثة. وقد اوضحنا عصمة الانبیاء علیهم بما یشفی الصدور

فکیف یعتمد علی هٰذه التفاسیر التی ینقلون ما یسمعون ولا یمیزون فکم فیها من تفاسیر المبتدعة والملاحدة والمتصوفة.

فالمبتدع لیس له قصد الا تحریف الآیات وتسویتها علی المذهب الفاسد بحیث انه متی لاح له شارحة من بعیدة اقتنصها او وجد موضعا له فیه ادنیٰ مجال سارع الیه

والملحد فلا تسأل عن کفره والحاده فی آیات الله وافتراءه علی الله تعالیٰ مالم یقله کقول بعضهم فی اِنْ هِیَ اِلَّا فِتْنَتُكَ ما علی العباد اضر من ربهم

ثم قال فی مفتاح السعادة ومن ذلك القبیل الذین یتکلمون فی القرآن بلا سند یعتمد علیه ولا نقل عن السلف ولا رعایة الاصول الشرعیة والقواعد الدینیة کالتفسیر الذی الّفه محمود بن حمزة الکرمانی فی مجلد سماه العجائب والغرائب ضمنه اقوالا هی عجائب عند العوام وغرائب عمّا عهد عهد عن السلف بل هی اقوال منکرة لا یحل الاعتماد علیها ولا ذکر الا للتحذیر منها ص۴۲۱

قال السیوطی واما کلام الصوفیة فی القرآن فلیس بتفسیر. قال ابن صلاح فی فتاواه وحدث عن الامام ابی الحسن الواحدی المفسر انه قال صنف ابو عبد الرحمٰن ابو عبد الرحمٰن السلمی حقائق التفسیر فان کان قد اعتقد ان ذلك تفسیر فقد کفر ص۱۸۴ ج۲

اقول کیف ولو رأی السیوطی ما فی روح البیان وتفسیر الحسینی للملا حسین الشیعی والصاوی لقال هی مملوّة من الکذب والالحاد

ثم ذکر السیوطی غرائب عن المفسرین اقوالا منکرة عنهم لا یحل الاعتماد علیها

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

وجوہ الدخیل فی التفاسیر

منہا دخول الفرق المبتدعۃ والباطنیۃ والملاحدۃ ممن یحرفون الکلم عن مواضعہ ویبدلون آیات اللہ لغرضہم الفاسدۃ

ومنہا النقل ممن لا یحتج بقولہم امّا لضعفہ کمقاتل بن سنان وامّا لجہالۃ من سمعہ کابن ابی طلحۃ فانہ لم یسمع من ابن عباس رضی اللہ عنہما واما لجہالۃ کتفسیر جویبر عن الضحاک اولانہ ینقل الاقوال الردیۃ کالکلبی

قال السیوطی رح لم یسمع ابن ابی طلحۃ من ابن عباس رضی اللہ عنہما فی التفسیر واجمع الحفاظ علی ذلک. وقال السیوطی عن الخلیلی قال فی الارشاد وہذہ التفاسیر الطوال التی اسندوہا الی ابن عباس رضی اللہ عنہما غیر مرضیۃ وروایتہا مجاہیل کتفسیر جویبر عن الضحاک. وقال واوہی طرقہ طریقۃ الکلبی عن ابی صالح عن ابن عباس رضی اللہ عنہما فان انضم الی ذلک روایۃ محمد بن مروان السدی الصغیر فہی سلسلۃ الکذب. وکثیرا ما یخرج منہا الثعلبی والواحدی. قال ابن عدی فی الکامل للکلبی احادیث صالحۃ وخاصۃ عن ابی صالح وہو معروف بالتفسیر ولیس لاحد تفسیر اطول منہ واشیع وبعد مقاتل بن سنان. الّا ان الکلبی یفضل علیہ لما فی المقاتل من المذاہب الردیۃ. وطریق الضحاک بن مزاحم عن ابن عباس رضی اللہ عنہما منقطعۃ فان الضحاک لم یلقہ. فان انضم الی ذلک روایۃ بشیر بن عمارۃ عن ابی روق عنہ فضعیف لضعف بشر. وقد اخرج من ہذہ النسخۃ کثیرا ابن جریر وابن ابی حاتم وان کان فی روایۃ جویبر عن الضحاک قد اشتد ضعفہا لان جویبرا شدید الضعف متروک ولم یخرج ابن جریر ولا ابن ابی حاتم من ہذا الطریق شیئا. انما اخرج ابن مردویہ وابو الشیخ ابن حبان. وطریق العوفی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما اخرجہا ابن جریر وابن ابی حاتم کثیرا. والعوفی ضعیف لیس بواہ ربما حسن لہ الترمذی. انتہی (ص ۱۸۹ ج ۲ اتقان)

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

قال شیخ الاسلام التقی بن تیمیة رحمہ اللہ ومنھم من اسنادہ فی التفسیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ منقطع وھو فی نفسہ ثقة کالسدی الکبیر والضحاك فان الضحاك لم یجتمع بابن عباس رضی اللہ عنہما والسدی (الکبیر) جمع ما ذکرہ من التفسیر الذی ذکرہ عن التابعین کما جمع ابن اسحٰق السیرة. **وعلی بن ابی طلحة** الوالبی لم یسمع من ابن عباس رضی اللہ عنہما. **وقتادة** ثقة حافظ فی نفسہ. و روایة معمر عنہ صحیحة وان کان مالك انکر ذلك لاجل القدر. واما **الکلبی و السدی الصغیر** فمتروکان. وکذلك **مقاتل بن سلیمان**. بخلاف مقاتل بن حیان فانہ ثقة. واصحاب ابن عباس رضی اللہ عنہما الاخصاء الذین رووا عنہ ما فسرہ من القرآن وما رووہ من الحدیث وما نقلوہ عنہ فی سائر العلوم الحدیث و الفقہ والتفسیر وشرح الغریب وغیر ذلك سعید بن جبیر وطاؤس بن کیسان ومجاھد بن جبر وعکرمة مولاہ وعمرو بن دینار وجابر بن زید ابو الشعثاء وعبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبة فھؤلاء ھم المخصوصون بہ وبطریقتھم انتشر علمہ.

واما التفاسیر المضافة الیہ کالتفسیر الذی یرویہ جویبر بن سعید عن الضحاك عن ابن عباس رضی اللہ عنہما فجویبر ضعفہ علی بن المدینی ویحیی بن سعید القطان. وقال احمد لا یشتغل بحدیثہ. وقال یحیی بن سعید الخراسانی البلخی لا یلتفت الیہ وقال علی بن الجنید والدارقطنی متروك. **والضحاك** لم یسمع من ابن عباس رضی اللہ عنہما خبراً واحداً. وتفسیر اخر یرویہ عبید اللہ بن سلیمان عن الضحاك عن ابن عباس رضی اللہ عنہما. ویقال ان عبید اللہ ھذا فی الوھن والضعف انزل من جویبر. وتفسیر اخر یرویہ محمد بن سعد العوفی عن ابائہ عن عطیة العوفی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما. وعطیة بن سعد ضعیف تکلم الناس فیہ. وتفسیر علی بن طلحة ضعیف ولم یسمع من ابن عباس رضی اللہ عنہما شیئا. وتفسیر یرویہ محمد بن السائب الکلبی عن ابی صالح باذام عن ابن عباس رضی اللہ عنہما. والکلبی کذاب وباذام ضعیف ولم یسمع من ابن عباس رضی اللہ عنہما شیئا. قال عبد الصمد بن الفضل سئل احمد عن تفسیر الکلبی فقال کذب. فقیل لہ افیحل النظر فیہ قال لا.

وقال عبد اللہ بن احمد سمعت ابی یقول ترك عبد الرحمٰن بن مھدی ابا صالح باذام. وکذلك ضعفہ سفیان وغیرہ. وکان الشعبی یمسك باذنہ ویقول

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

ویلك انت لا تحفظ القرآن وتفسر القرآن. وكان مجاهد ينهى عن تفسيره. قال النجاري وقال حبيب بن ابي ثابت كنا نسمي اباصالح وروغ زن اي كذابا يكذب وقال الاصام احمد ثلث علوم ليس لها اصول" المغازي و الملاحم و التفسير في لفظ ليس لها اسانيد. ومعنى ذلك ان الغالب عليها انها مرسلة ومنقطعة. فاذا كان الشيخ مشهورا عند اهل الفن قد تعددت طرقه فهذا مما يرجع اليه اهل العلم بخلاف غيره انتهى (ص الاستغاثة)

ثم ذكر شيخ الاسلام طرق التفسير الصحيح عن الائمة المتقدمين - فانظر كيف احتاط العلماء في قبول التفسير والنقل كما احتاطوا في نقل الحديث ووضعوا لذلك اصولا لا يقبل من حط درجته عنها وان كان هو في نفسه ثقة فكيف يقبل ممن ليس له تمييز بين الصحيح والسقيم ولا هو معدود في اصحاب الجرح و التعديل بل في كتابه من الكذب مالا يحصيه الا الله. فلا يجوز الاعتماد على ما يروون ويكتبون وان كانوا ممن عليهم سمة التقوى والاصلاح.

قال ابن الجوزي رح واني لاتعجب من هؤلاء وقد كانوا يتورعون في اللمسة و الكلمة كيف انبسطوا في تفسير القرآن الى ما هو هذا حده. وقد ذكر متهم اشياء في تفسير القرآن كما في نقد العلم والعلماء ص ٢٦٣)

وقد ذكرنا عن القاري انفا مما قال في تفسير الثعلبي والواحدي في اول كل سورة والزمخشري في اخرها وكذا اتبعه البيضاوي قال ابن المبارك الظن الذنا وقحة وضعته وقال المؤلف الافة من يزيغ كذا في اللالي ص ١١٥)

قال الشيخ محمد طاهر ومن المفسرين طوائف مبتدعة صنفوا التفاسير على مذهبهم مثل عبد الرحمن بن كيسان الاصم والجبائي والرماني والزمخشري ومنهم من يدس البدع في كلامه واكثر الناس لا يعلمون ذلك كصاحب الكشاف حتى انه كيف يروج على خلق كثير من اهل السنة كثير من تفاسيرهم الباطلة.

ثم ذكر عن السيوطي في تفسير عبد الرحمن السلمي مثل ما ذكرنا انتهى ص ٨٣ تذكرة الموضوعات)

ثم ذكر الامام الفتني عن شيخ الاسلام بالفظه ورأيت في بعض الرسائل لابن تيمية قدس سره كان للحديث ادلة تقطع بصحته فله ادلة تقطع بكذبه. مثل ما رواه الوضاعون من اهل البدع والغلو في الفضائل كحديث يوم

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

عاشوراء وصلوته. وفی التفسیر من هذه الموضوعات کثیر کما یرویه الثعلبی و الواحدی والزمخشریؒ فی فضل السور. والثعلبی فی نفسه کان ذا خیر و دین لکن کان حاطب لیل ینقل ما وجد فی کتب التفسیر من صحیح وضعیف وموضوع. والواحدیؒ کان صاحبه ابصر منه بالعربیة لکن هو ابعد عن اتباع السلف. والبغویؒ تفسیر مختصر من الثعلبی. وهکذا قال شیخ الاسلام فی تفسیر سورة اللیل لکن صان تفسیره من الموضوع والبدع. والموضوعات فی التفسیر کثیر انتهی (ص۳۵ تذکرة الموضوعات)

ثم ذکر المؤلف امثالاً من الموضوعات التی وضعوها فی التفاسیر ثم قال ومن المفسرین من یخطی فی الدلیل لا فی المدلول ککثیر من الصوفیة والوعاظ.

والفقهاء یفسرون القرآن بمعانٍ صحیحة لکن القرآن لا یدلّ علیها کابی عبد الرحمن السلمی فی حقائق التفسیر وفی جامع البیان لمعین بن صفی. وقد یذکر محی السنة البغوی فی تفسیره من المعانی والحکایات ما اتفقت کلمة المتاخرین علی ضعفه بل وضعه انتهی تذکرة وهکذا فی مجمع البحار (ص۵۱۳)

وللتفسیر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **طرق جیّدة** عن الخلفاء الاربعة وابیّ بن کعب وعبد اللہ بن مسعود وابن عباس وغیرهم رضی اللہ عنہم ینبغی التمییز بینهم وبین غیرهم لکنهم یخلطون بینها ویوردون فی معرض الاستدلال الاستدلال کل ما یرون فی کتب التفاسیر. واکثرهم لا یعلمون درجة المفسرین وقد رأیت اکثرهم یوردون فی المسائل الفرعیة اقوالاً من المذاهب الأخر ویقولون ذکر فی التفسیر الفلانی. وهذا دأب المبتدعین الذین لا یدرون الشمال من الیمین کما ترونهم من الحنفیة اذا استدلوا بسماع الموتی فیاتون بتفاسیر الشوافع ویعدلون عن المذهب الحنفی لذلک. واللہ المستعان.

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

فصل
فی الاستدلال من کتب الفقهاء

وکثیرا ما ترتهم یورد ون فی اثبات الحل والحرمة والسنة والبدعة کتابا من کتب الفقه او قولا منسوبا الی فقیه ثم یفتخرون به وینشطون واذا سألت منهم هل هو من الادلة الاربعة الکتاب والسنة والاجماع والقیاس من المجتهد او تعرف طبقته وترجمته ومنزلته بین العلماء او هل عند له تصحیح النقل وان مجرد النقل یکفی فی الاستدلال فترهم حائرین لا یعلمون شیئا مترددین کالبهائم ویتفکرون تفکر البهائم لا یعلمون اسمه ولا عصره ولا طبقته ولا یمیزون بینه وبین غیره بل کثیرا ما ینسبون تصنیف فقیه الی غیره ویقدمون الادنی علی الاعلی ویُنزلون الاعلی الی درجة الادنی. ویجعلون المعروف مجهولا والمقبول مردودا والمقلد مجتهدا والتابع متبوعا والمکتسب حجة والنسبة سندا مرفوعا ورأی المصنف نصا مقبولا والداوین صحاحا منقولة فلا یفرقون بین الغث والسمین والشمال والیمین.

فلنعقد فوائد ینفعك عند هذه الورطة الظلماء اذا رکبوا علی متن عمیاء وجادلوا بالباطل لیدحضوا به الحق

الفائدة الاولی

ان النسبة الی ائمتنا اذا کانت فی مسئلة خلاف النص والسنة فهی زور وبهتان علیهم وهم بریئون من ذلك کما قال الامام الاعظم رحمه الله تعالی **وفی الشامی** اذا صح الحدیث فهو مذهب المجتهد وان لم یبلغ علیه ص ۲۵۸ ج ۱ وهکذا فی الرسائل ص ۲۷۔

قال القرشی فی ترجمة ابراهیم بن یوسف روی عن ابی یوسف عن ابی حنیفة رحمهما الله تعالی انه قال لا یحل لاحد ان یفتی بقولنا ما لم یعرف من این قلنا (ص ۵۲ ج ۱ الجواهر المضیئة)

قال البهاری العلامة وعن ائمتنا ان لا یحل لاحد ان یفتی بقولنا

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

مالم یعلم من این قلنا۔ انتہیٰ مسلم الثبوت ص۲۹۔

قال القاری فی تزیین العبارۃ فی اثبات الاشارۃ قال امامنا الاعظم لا یحل لاحد ان یاخذ بقولنا مالم یعرف ماخذہٗ من الکتاب والسنۃ او اجماع الامۃ او القیاس الجلی فی المسئلۃ۔ وھکذا نقل عنہ عبد الحی اللکھنوی فی النافع الکبیر ص۱۰۔

وذکر فی الفوائد البھیۃ عن القاری مثل ماذکرنا عن القرشی ان ابراھیم بن یوسف روی عن ابی یوسف عن ابی حنیفۃ رحمہ اللہ قال لا یحل لاحد ان یفتی بقولنا مالم یعلم من این قلنا انتہیٰ ملخصاً ص۱۲۔ وھکذا فی رسائل ابن عابدین ص۳۵ ج۱

وقد ذکر الخطیب البغدادی والسیوطی والشیخ عبد الوھاب الشعرانی عن الائمۃ فی ترک اراءھم اذا وجد نص صحیح مخالف لاقوالھم

وکان الامام مالک رحمہ اللہ لا یذکر مسئلۃ الا ویذکر ماخذھا او یسندھا الی الکتاب او الحدیث او الی اقوال العلماء وفتاواھم

ومن تتبع کتب الائمۃ فکثیرًا ما یجد فیھا انھم یقولون ادرکت اھل العلم یفتون بکذا ویقولون بکذا فیسندون الی الصحابۃ والتابعین

قال ابن امیر الحاج فینبغی للعالم بل یجب علیہ ان ینظر الی ماخذ العالم المسئلۃ وجوازہ یاھا من اخترعھا وکیفیۃ اجازتہ لھا لان ھذا الدین والحمد للہ محفوظ فلا یمکن ان احدًا یقول فیہ قولا ویترکہ بغیر دلیل ولو فعل ذلک احد لم یقبل منہ وھو مردود علیہ انتہیٰ ص۱۳۵ مدخل)

فصل فی سبب عدول المشایخ عن قول الامام

وذلک انھم لما لم یطلعوا علی ماخذ قول الامام فعدلوا عنہ لفقد ان الشرط فی حقھم وھو الوقوف علی دلیلہ ونحن نفتی بقولہ لکنا نطلب صحۃ الاسناد الیہ ثم ننظر ان لا یکون للنص الصریح وان لا یکون روایۃ المجھول عنہ ولذا لم یقبلوا روایۃ المکحول عنہ فیما روی عن الامام ان من رفع یدیہ عند الرکوع وعند الرفع فسدت صلوتہ فاغتر بھذہ الروایۃ الامیر کاتب الاتقانی فقال بفساد الصلوٰۃ۔ ولا یصح اقتداء الحنفی بالشافعی کما فی النھایۃ للسغناقی حتی قال ابن الھمام ان ھذہ الروایۃ شاذۃ لا تعرف۔

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

وقال ابن امیر الحاج فی شرح منیة المصلی هذه الروایة خلاف ظاهر الروایة وفی الذخیرة رفع الیدین لا یفسد وهکذا فی الخلاصة والبزازیة والسراجیة.

قال فی الفوائد قال الاصولیون من اصحابنا ان روایة مثل هذا المجهول فی حاشا لا یعمل بها واذا کان ذلک فی روایة الاخبار فکذا فی روایة الاحکام المحضة اذ لا فرق بینهما فی العمل ص۲۱۶

السبب الثانی

ولان المشایخ اطلعوا علی دلیله وعرفوا من این قال واطلعوا علی دلیل اصحابه فیرجحون دلیل اصحابه علی دلیله فیفتون به۔

ولا یظن بهم انهم عدلوا عن قوله لجهلهم بدلیله

ثم قال ابن عابدین بعد سرد الکلام "وانظر الی ما قدمناه من قول العلامة قاسم ان المجتهدین لم یتحقق واحتی نظر وا فی المختلف ورجحوا وصححوا الی ان قال فعلینا اتباع الراجح والعمل به کما لو افتوا فی حیاتهم انتهی مجموعة الرسائل ص۲۹)

فالترجیح لقول الامام علی اصحابه عند تساوی الادلة والا فانهم یقدمون ویفتون بما هو مرجح۔

مسئلة وقالوا لیس للمفتی ان یفتی فی مسئلة ان لم یوجد فیها قول الامام ولا من المشایخ بل یتوقف فیها

وقال ابن عابدین عن قاضی القضاة شمس الدین الحریری احد شراح الهدایة ان صدر المفتین سلیمان قال ان هذه الفتاوی هی اختیارات المشایخ فلا تعارض کتب المذهب قال وکذا کان یقول غیره من مشایخنا وبه اقول انتهی۔

فرع لا یخفی ان المراد بالمتون المتون المعتبرة کالهدایة ومختصر القدوری والملتقی والنقایة والوقایة والکنز والملتقی. فانها الموضوعة لنقل المذهب کما هو ظاهر الروایة۔ بخلاف متن الغرر للملا خسرو ومتن التنویر للتمرتاشی والمختار فان فیها کثیرا من مسائل الفتاوی

مسئلة بعض الفقهاء یذکرون القول المعتمد اولا کقاضی خان والملتقی الابحر وما عداهما یذکرون القول المعتمد اخرا کالهدایة وشروحها و

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

وشرح الکنز وکافی النسفی والبدائع وغیرھا

الفائدۃ الثانیۃ

انھم کثیرًا ما ینسبون الی ائمتنا المسائل المندرجۃ فی الفتاوی الحنفیۃ وان کانت مخالفۃ للاحادیث الصحیحۃ. وقد قرر فقھاؤنا فی رسم المفتی انہ یلزم علیہ ان یعلم الراجح من المرجوح فلا یفتی بالمرجوح فاما اذا کانت مخالفۃ للاحادیث الصحیحۃ فھی مطروحۃ فکیف یعمل بھا وینسب الی ائمتنا (من النافع الکبیر للکھنوی رح ص۱)

وفی اخر الفتاوی الخیریۃ ولا شک ان معرفۃ راجح المختلف فیہ من مرجوح ومراتبہ قوۃ وضعفا ھو نھایۃ آمال المتمھرین فی تحصیل العلم فالمفروض علی المفتی والقاضی التثبت فی الجواب وعدم المجازفۃ فیھما خوفا من الافتراء علی اللہ تعالی بتحریم حلال وضدہ ویحرم اتباع الھواء والتشھی والمیل الی المال الذی ھو الداھیۃ الکبری والمصیبۃ فان ذلک امر عظیم لا یتجاسر علیہ الا کل جاھل شقی انتھی. کذا فی مجموعۃ الرسائل للشامی ص۱۳۔

فلیس کل ما افتی بہ المفتون وصنف منہ المصنفون من قول الامام الاعظم وصاحبیہ وان کتبہ الحنفیون. ولذلک لم یعتمدوا علی کتب المتاخرین ما لم یراجعوا الی کتب المتقدمین. لان المتأخرین فی کثیر من المسائل تفرعوا بما ھو خلاف المذھب کمسئلۃ الاستیجارۃ علی تعلیم القرآن. کانت مختلفۃ فیھا فبنوا علیھا من بعدھم مسئلۃ الاستیجار علی الطاعات. وافتوا علیھا. وھذا خطأ صریح. کیف وقد اتفق الائمۃ الاربعۃ علی بطلانھا کما سنوضحھا ان شاء اللہ تعالی

ومن ذلک ینبغی ان یعرف المسائل علی درجاتھا لئلا یختلط فیھا فانھا علی ما قال الفقھاء علی ثلث طبقات ۱ مسائل الاصول و ۲ مسائل النوادر و ۳ مسائل الفتاوی. وقسموا المسائل علی درجات کما قسموا الفقھاء علی طبقات لیختار المفتی عند التعارض ما ھو من الدرجۃ العلیا ولا یرجح علیھا الادنی.

فمسائل الاصول ھی مسائل المبسوط للامام محمد وھی مسائل

من ظاھر الروایۃ فی مذھب مالک وما صح بہ ابن القاسم وما ذکر مالک فی المدونۃ. وفی مذھب الشافعی ما اعتمد علیہ الشیخان الرافعی والنووی وصرح بہ انقول الشافعی ومنہ

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

ظاہر الروایۃ من الکتب الستۃ المبسوط والجامع الصغیر والکبیر وکذا السیر (الصغیر والکبیر) والزیادات

وقالوا ان ھذہ المسائل ھی المذھب والاصول. ویلحقون بھا مسائل کتاب المنتقی للحاکم الشھید لکنہ لایوجد فی ھذہ الاعصار.

وقال ابن عابدین لکن الغالب الشائع فی ظاہر الروایۃ والاصول ان یکون قول الثلثۃ اوقول بعضھم (ص۱۶ مجموعۃ الرسائل)

وقالوا انما سمیت بظاہر الروایۃ لانھا رویت عن محمد رحمہ اللہ بروایۃ الثقات فھی ثابتۃ عنہ اما متواترۃ او مشھورۃ عنہ وقیل ظاہر الروایۃ ماروا ھا الحسن عن الامام اصول الکتب الستۃ للامام محمد

واتفقوا علی ان الاصل ھو المبسوط وھو المعوّل علیہ ومبسوطات العلماء شرح المبسوط للامام محمد. فان المبسوطات کثیرۃ منھا لابی یوسف وللجرجانی ولخواھر زادہ وشمس الائمۃ الحلوانی ولابی الیسر البزدوی ولاخیہ علی البزدوی وللسید ناصر الدین السمرقندی ولابی اللیث نصر بن محمد والحاکم الشھید محمد بن محمد بن احمد جمع الکتب الستۃ فی الکافی وشرحہ الامام السرخسی وھو المشھور الآن بمبسوط السرخسی. وھو المراد عند الاطلاق وھو المعول علیہ عند الفقھاء **قال الشامی** لایعدل بما یخالفہ ولایرکن الا الیہ ولایفتی ولایعوّل الاعلیہ انتھی **وذکر التمیمی** فی طبقاتہ اشعارا کثیرۃ فی مدحہ منھا۔

علیک بمبسوط السرخسی انہ ھو البحر والدر الفرید مسائلہ
ولاتعتمد الا علیہ فانہ یجاب باعطاء الرغائب سائلہ

وقال الشامی فی رسم المفتی قبیل ھذا

ویجمع الستّ کتاب الکافی	للحاکم الشھید فھو الکافی
اقوی شروحہ الذی کالشمس	مبسوط شمس الائمۃ السرخسی
معتمد المنقول لیس یعدل	بخلفہ ولیس عنہ یعدل

والصحیح ان بعض من ینتمی الی الاحناف یجوزون الاجرۃ علی الرقیۃ وقد منعھا فی المبسوط فی باب الحج عن الغیر واجاب ھنا عن حدیث ابی سعید ان القطعیۃ کانت نیئا من اموال المشرکین. وسنفصل ذلک ان شاء اللہ تعالی فی القسم الثانی.

ومسائل النوادر ھی مرویۃ فی غیر الکتب الستۃ کالکیسانیات والھارونیات

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

والجرجانیات وھی لم ترد عن الامام محمد بروایات ظاھرۃ صحیحۃ ثابتۃ
ومسائل الفتاوی ما استنبطھا المتأخرون حین سألوا ولم یجدوا
فیھا روایۃ عن الائمۃ

فصل فی النقل من الفتاوی والکتب الغریبۃ

❁ الفائدۃ الثالثۃ ❁

ومن ذلک انھم ینقلون فی اثبات المبدعۃ من الکتب الغریبۃ التی لایعتمد علیھا
فکیف یکون ذلک دلیلًا لاثبات المسئلۃ الشرعیۃ

قال القاری ومن القواعد الکلیۃ ان نقل الاحادیث النبویۃ والمسائل الفقھیۃ
والتفاسیر القرآنیۃ لایجوز الا من الکتب المتداولۃ. لعدم الاعتماد علی غیرھا من
وضع الزنادقۃ والحاق الملاحدۃ. بخلاف الکتب المحفوظۃ فان نسخھا یکون
صحیحۃ متعددۃ. انتھی (ص۱۵ موضوعات کبیر)

وفی النافع الکبیر واعلم انہ ینبغی للمفتی ان یجتھد فی الرجوع الی الکتب
المعتمدۃ. ولا یعتمد علی کل کتاب لاسیما الفتاوی التی ھی کالصحاری مالم یعلم حال
مؤلفہ وجلالۃ قدرہ. فان وجد مسئلۃ فی کتاب لم یوجد لھا اثر فی الکتب المعتمدۃ
ینبغی ان یتصفح ذلک فیھا فان وجد فیھا والا لایجترئ علی الافتاء بھا وکذا لایجترئ
علی الافتاء من الکتب المختصرۃ وان کانت معتمدۃ مالم یستعن بالحواشی و
الشروح فلعل اختصارہ یوصلہ الی الورطۃ الظلماء ص۱۵۰.

وقد ذکرنا فی البصائر ما فی رد المحتار فی شرح الاشباہ لشیخنا المحقق
ھبۃ اللہ البعلی قال شیخنا العلامۃ صالح الجنینی انہ لایجوز الافتاء من الکتب
المختصرۃ کالنخب وشرح الکنز للعینی والدر المختار شرح تنویر الابصار او لعدم الاطلاع
علی حال مؤلفھا کشرح الکنز للامسکین وشرح النقایۃ للقھستانی او لنقل
الاقوال الضعیفۃ فیھا کالقنیۃ للزاھدی. فلایجوز الافتاء من ھذہ الا اذا علم
المنقول عنہ واخذہ منہ ھکذا سمعتہ منہ وھو علامۃ فی الفقہ مشھور والعھدۃ علیہ

قال فی النافع اقول وینبغی الحاق الاشباہ والنظائر بھا فان فیھا من الایجاز
فی التعبیر مالایفھم معناہ الا بعد الاطلاع علی مأخذہ بل فیھا فی مواضع کثیرۃ الایجاز

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

المحل يظهر ذلك لمن دارس مطالعتها مع الحواشي فلا يأمن المفتي في الغلط اذا اقتصر عليها فلا بد له من مراجعة ماكتب عليها من الحواشي او غيرها انتهى كلامه.

والمؤلف يكون غير معتبر لوجوه

منها ان يكون هو جامعا للرطب واليابس والروايات الضعيفة والمسائل الشاذة من الكتب الغريبة فيحط درجته عن الاعتماد به وان كان هو في نفسه ثقة

ومنها انه يفتي من كتاب لا يعلم بحال مصنفه قال ابن عابدين ولا بد للمفتي ان يعلم بحال من يفتي انتهى مجموعة الرسائل ص۱ وهكذا في مجالس الابرار.

ومنها ان منهم من يذكرون القصص المخترعة وينقلونها من الكتب الغريبة كما وقع لبعض الجهلة من الحنفية ان كلا من عيسى عليه السلام والمهدي يقلد الامام الاعظم ويفتخرون بذلك ويذكرون ان الخضر قد جاء الى قبر الامام بعد موته ويتعلم منه. ثم يذكرون القاء الصناديق المملوءة من الكتب في حيحون فيخرجها المهدي فيفتي بها

ويذكرون ان ابا قاسم القشيري تعلم من الخضر ما علمه ابو حنيفة رحمه الله ثم كتب القشيري الف كتاب من فقه الامام ابي حنيفة رحمه الله وكل ذلك كذب وزور وعلى ان ابا القاسم ما كان معدودا في طبقات الحنفية فينبغي ان لا يتجاسر احد بالحكم من هذه الفتاوى المملوءة التي لم يميز اصحابها بين الغث والثمين

تقسيم المسائل ودرجاتها

قال امام الهند في عقد الجيد اعلم ان القاعدة عند محققي الفقهاء ان المسائل على اربعة اقسام

قسم تقرر في ظاهر المذهب. وحكمه انهم يقبلونه في كل حال وافقت الاصول او خالفت

وقسم وهو رواية شاذة عن ابي حنيفة وصاحبيه انهم لا يقبلونه الا اذا وافق الاصول

وقسم هو تخريج المتاخرين اتفق عليه جمهور الاصحاب وحكمه انهم يفتون به على كل حال

وقسم هو تخريج منهم لم يتفق عليه جمهور الاصحاب وحكمه ان يعرض المفتي على الاصول والنظائر من كلام السلف فان وجدوه موافقا لها اخذ به والا تركه انتهى.

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

ثم هذه الكتب مع تفاوت درجاتها كلها ليست منصوصا عن الشارع ولا محفوظا عن الخطأ بل هذه خصوصية القرآن الكريم قال تعالى انا نحن نزلنا الذكر وانا له لحافظون ○ فينبغي ان لا يفتى بها بمجرد النظر ولا يتجاسر على كل ما فيها الى الائمة كمسئلة الحوض عشرا في عشر ليست من كتب الاصول فان ما في مؤدى الامام محمد ان لا يتحرك احد جوانبه بتحريك الجانب الآخر لا يتنجس بوقوع النجاسة. وكذلك مسئلة الاشارة كما ذكره صاحب الخلاصة الكيداني وعدها من المحرمات كما رد عليها القاري الهروي حيث قال وهذا منه خطأ عظيم وجرم جسيم منشأه الجهل عن قواعد الاصول ومراتب الفروع من النقول ولو لا حسن الظن به وتاويل كلامه بسببه لكان كفره صحيحا وارتداده صريحا انتهى

فنسبة كل ما في الكتب والفتاوى لا تصح ما لم توافق الاصول.

❁ فصل في بيان معرفة درجات الفقهاء ❁

ولما ذكرنا ان كل قول وكتاب لا ينهض للاستدلال ما لم يعرف منزلته وصحة الاسناد اليه وان لا يكون مخالفا للنص الصريح كما ذكرنا. فنذكر درجة الفقهاء للمعرفة والبصيرة

❁ فالفقهاء على سبع طبقات ❁

الاولى طبقة المجتهدين في الشرع كالائمة الاربعة ومن سلك مسلكهم في تاسيس قواعد الاصول واستنباط احكام الفرع من الادلة الاربعة الكتاب والسنة والاجماع على حسب تلك القواعد من غير تقليد لاحد في الفروع والاصول

والثانية طبقة المجتهدين في المذهب كابي يوسف ومحمد وسائر اصحاب ابي حنيفة رح القادرين على استخراج الاحكام عن الادلة المذكورة على مقتضى القواعد التي قررها استاذهم ابو حنيفة رحمه الله فانهم وان خالفوه في بعض احكام الفروع لكنهم يقلدونه في قواعد الاصول وبه يمتازون عن المعارضين في المذهب ويفارقونهم كالشافعي ونظرائه المخالفين لابي حنيفة رحمه الله في الاحكام غير مقلدين له في الاصول.

والثالثة طبقة المجتهدين في المسائل التي لا رواية فيها عن صاحب المذهب كالخصاف وابي جعفر الطحاوي وابي الحسن الكرخي وشمس الائمة الحلواني

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

وشمس الائمۃ السرخسی وفخر الاسلام البزدوی وفخر الدین قاضی خان وامثالہم فانہم لا یقدرون علی المخالفۃ للشیخ لا فی الاصول ولا فی الفروع لکنہم یستنبطون الاحکام فی مسئلۃ لا نص فیہا علی حسب اصول قررہا ومقتضی قواعد بسطہا

الرابعۃ طبقۃ اصحاب التخریج من المقلدین کالرازی واحزابہ فانہم لا یقدرون علی اجتہاد اصلا۔ ولکنہم لاحاطتہم الاصول وضبطہم المأخذ یقدرون علی تفصیل قول مجمل ذی وجہین وحکم مبہم یحتمل الامرین منقول عن صاحب المذہب او عن احد اصحاب المجتہدین برأیہم ونظرہم فی الاصول والمقایسۃ علی امثالہ ونظائرہ من الفروع۔ وما وقع فی بعض المواضع من الہدایۃ "کذا فی تخریج الکرخی وتخریج الرازی فہو من ہذا القبیل۔

الخامسۃ طبقۃ اصحاب الترجیح من المقلدین کابی الحسن القدوری وصاحب الہدایۃ وامثالہما وشانہم ترجیح بعض الروایات علی بعض بقولہم وفق القیاس وہذا اوفق للناس۔

السادسۃ طبقۃ المقلدین القادرین علی التمییز بین القوی والضعیف وظاہر الروایۃ والنادرۃ کاصحاب المتون المعتبرۃ من المتأخرین مثل صاحب الکنز وصاحب المختار وصاحب الوقایۃ وصاحب المجمع وامثالہم فانہم لا ینقلون فی کتبہم الا الاقوال المرجوحۃ والروایۃ الضعیفۃ

السابعۃ طبقۃ المقلدین الذین لا یقلدون الا ماذکر ولا یفرقون بین الحث والتمرین ولا یمیزون الشمال عن الیمین بل یجمعون ما یجدون کحاطب اللیل فالویل لہم ولمن قلدہم کل الویل (انتہی من قواعد المفتی العلام احمد بن کمال۔ الجواہر المضیئۃ ص۵۹ ج۲)۔

وہکذا ذکر غیر واحد من اصحاب الطبقات۔ فظہر مما ذکرنا ان الفقہاء کلہم یستنبطون المسائل من الاصول الشرعیۃ۔ ولیس لاحد ان یخترع شیئا من عند نفسہ۔ وان نجد الائمۃ من اتباعہم متبعون لہم فی الاصول فمن خالف تلک الاصول فقولہ رد۔ فینبغی لنا ان نوزن مسائلہم بتلک الاصول۔

والطبقۃ الثالثۃ لا یقدرون ان یخالفوا الامام فی الاصول ولا فی الفروع۔ فما استنبطوا من المسائل فنجزم فیہا انہا لیست من الامام فہل یلزم علینا تقلیدہم کالامام واجتہادہم فی تلک المسائل مصیب قطعا

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

وماذکروا فی الطبقة الرابعة فنفی عنهم الاجتهاد رأسًا فما ینسب الیهم یکون افتراءً علیهم فمن ذکر عنهم شیئًا فی الاستدلال لاحاجة للردّ علیها اذا لم یوافقك

وقول الطبقة الخامسة یکون فی الترجیح بین الاقوال لانهم یستنبطون شیئًا ولا یجتهدون مسئلة

واصحاب الطبقة السادسة من اصحاب التمیز بین الروایات ودَعْ عنك غیرهم. فاحفظ هذا یزیدك البصیرة عند ایرادهم الحجة.

تنبیه ماذکروا من التقسیم وجعلوا الامام ابا یوسف ومحمدًا ونفرادون من الامام الشافعی رح واحمد رح محل نظر. ولکن اقولهم انهم یخالفون الامام فی الفروع لا فی الاصول ما معناه؟ الاحکام الاجمالیة التی یبحث عنها فی الاصول او التفصیلیة. ولم یجعل الطبری احمد بن حنبل فی عداد الفقهاء وقال انما هو من حفاظ الحدیث فکیف هو من المجتهدین فی الشرع دون ابی یوسف ومحمد ونفر رحمهم الله

لکنهم کانوا مجتهدین فی الشرع وانتصروا اما قال استاذهم. فبذلك لم یکن لهم مذهبًا منفردًا ولهکذا کثیر من الائمة یوافق رأیهم رأی احدٍ من الائمة المتبوعین فیکونون منتسبین الیهم. وقد نقل عن ابی بکر القفال وابی علی والقاضی حسین من الشافعیة انهم قالوا لسنا مقلدین للشافعی بل وافق رأیُنا رأیَهٗ

وقولهم فی الخصاف والطحاوی والکرخی انهدراء فی حقهم فان لهم اختیارات فی الاصول والفروع واقوال مستنبطة من القیاس والمنقول وکذا عدّهم الجصّاص الرازی من المقلدین الذین لا یقدرون علی الاجتهاد ظلم فی حقه وتنزیله لمحله لان من بعدهٗ کشمس الائمة عیال لهٗ وکذا اجعلهم قاضی خان من المجتهدین والقدوریّ وصاحب الهدایة دونه مع تقدم القدوری زمانًا وصاحب الهدایة اطول باعًا تنقیص لشانهما. هٰکذا اذکر فی النافع الکبیر عن ناظورة الحق.

والتقسیم الصحیح الذی قاله الامام ولیّ الله الدهلوی رحمه الله فی الانصاف فی بیان سبب الاختلاف ان المجتهد علی اقسام ثلثة

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

المجتہد علی اقسام ثلثۃ

احدھا المجتہد المطلق المستقل . ومن شرطہ فقہ النفس وسلامۃ الذہن وصحۃ التصرف والاستنباط والتیقظ ومعرفۃ الادلۃ وانواعہا المعتبرۃ فی الاصول وشروطہا ومع الفقہ والضبط لامہات المسائل

وثانیہا المجتہد المطلق المنتسب وھو الذی ینتسب الی امام معین من الائمۃ المجتہدین لکن لایقلدہ لافی المذہب ولافی الدلیل لاتصافہ بالات الاجتہاد وانما انتسب الیہ لسلوکہ طریقتہ فی الاجتہاد

وثالثہا المجتہد فی المذہب وھو ان یکون مقیدًا بمذہب امام مستقلًا بتقریر اصولہ بالدلیل غیر انہ لایجاوز فی الادلۃ اصول امامہ وقواعدہ وشروطہ کونہ عالمًا بالمذہب واصولہ وادلۃ الاحکام تفصیلًا وکونہ بصیرًا بمسالک الاقیسۃ والمحاق تام الارتیاض فی التخریج والاستنباط بقیاس غیر المنصوص علی المنصوص لعلمہ باصول امامہ ولایجری عن تقلید لامامہ لاخلالہ ببعض ادوات الاجتہاد المستقل انتہی.

قال الشیخ عبد الوہاب الشعرانی فی المیزان عن السیوطی ان الاجتہاد المطلق علی قسمین ۱ مطلق غیر منتسب کما علیہ الائمۃ الاربعۃ ۲ ومطلق منتسب کما علیہ اکابر اصحابہم . قال ولم یدع الاجتہاد المطلق غیر المنتسب بعد الائمۃ الاربعۃ الا الامام محمد بن جریر الطبری ولم یسلم لہ ذلک انتہی . وہکذا فی الانصاف .

اقسام الکتب الفقہیۃ والمسائل فیہا

وقد ذکرنا فی ماسبق انہا لیست علی درجۃ واحدۃ کالفقہاء کما ان المسائل الفقہیۃ لیست علی درجۃ فعلی الناظر فیہا ان یعلم درجۃ مصنفہ اولًا من ای طبقۃ ہی وثانیًا درجۃ کتابہ ہل من الکتب الستۃ او من المتون المعتبرۃ او من المتون المختصرۃ او من الفتاوی المتداولۃ او من الفتاوی المملوءۃ المخلطۃ بین کل قوی وضعیف وثالثًا ان مافیہا من المسئلۃ المجوبۃ عنہا ہل وافق الاصول الشرعیۃ المنصوصۃ فی الآیات او السنن النبویۃ او الاجماع

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

او قیاس الائمۃ ورابعًا انہا من قول الامام وصاحبیہ او من مستخرجات المشایخ متفق علیہ الجمہور

والدرجۃ الاولیٰ فی الفقہ الکتب الستۃ التی الفہا الامام محمد ورُوِیت عنہ بالتواتر۔

والدرجۃ الثانیۃ غیر الکتب المذکورۃ عن الامام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کالکیسانیات والرقیات والجرجانیات والہارونیات، او الروایات التی رویہا الحسن بن زیادۃ وغیرہ من اصحاب الامام عنہ۔ **ومنہا** الکتب الامالی وہی ما کتب من تقریر الامام تلامذتہ وکان ہذا عادۃ فی المتقدمین کانوا یقعدون حول الشیخ ویکتبون ما یملی علیہم بما فتح اللہ علیہ۔ وکذا الروایات المتفرقۃ عن الامام۔ فینبغی التحقیق فیہا وان لا یقبل منہا الا ما یوافق الادلۃ الشرعیۃ۔

والدرجۃ الثالثۃ الفتاوی التی استنبطہا المتاخرون من اصحاب محمدؒ واصحاب اصحابہ **واول کتاب جمع فیہا** کتاب النوازل للفقیہ ابی اللیث السمرقندیؒ **ثم جمع من بعدہم** من المشایخ فتاوٰہم غیر ممتازۃ کقاضی خان وخلاصۃ الفتاوی والواقعات للناطفی والواقعات للصدر الشہید فذکر المتاخرون ہذہ المسائل مختلطۃ کقاضی خان۔ ومیّز بعضہم فذکر اولًا مسائل الاصول ثم النوادر ثم الفتاوی۔ وبعضہم یذکرون القول المعتمد اولًا۔ وبعضہم یذکرہ اخرًا کما ذکرنا سابقًا۔ فما یذکرون فیہا من المسائل ان لم یدل علیہا دلیل شرعی لا کتاب ولا حدیث ولا اجماع ولا قیاس مجتہد جلی او خفی لا بالصراحۃ ولا بالدلالۃ بل ہی من مخترعات المتاخرین الذین یقلدون طرق اٰباءہم ومشایخہم المتقدمین۔ وحکمہ الطرح والجرح کذا فی النافع الکبیر انتہی ملخصًا۔

وقد ذکرنا انہ ینبغی الاجتہاد فی الرجوع الی الکتب المعتبرۃ والتصفح عن الکتب الغریبۃ۔ وکذا ینبغی ان لا یعتمد بما یجد فی الکتب فان فیہا من الخطأ والزلل اِمّا من قلم الناسخ ولم یصلح بعد فیطعن الحساد علی الائمۃ ونعتقد ان ہذا من قلم الناسخ او من الخطأ کما فی الہدایۃ فی الجنائز اذا وضع فی لحدہ قال الذی یضعہ بسم اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کذا قال علیہ السلام حین وضع ابا دجانۃ فی القبر۔ وقال فی المبسوط صح ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخذ ابا دجانۃ الانصاری من قبل قبلہ وہکذا انی

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

المبسوط وھذا غلط لان ابادجانة الانصاری کان حیا بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم واستشھد بالیمامة فی خلافة ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال الدولابی فی الکنیٰ اسم ابی دجانة سماک بن خرشة ص ۶۹

قال الحافظ ابن حجر متفق علی شھودہ بدرًا وعلی انہ استشھد بالیمامة ثم قال وقیل انہ ممن شارک فی قتل مسیلمة انتھی الاصابہ ص ۵۶)

وقال ابن سعد فی الطبقات ابودجانہ واسمہ سماک بن خرشة ثم ساق نسبہ وذکر قصة السیف . وقال محمد بن عمر و شھد ابودجانة الیمامة وھو حینئذ شارک فی قتل مسیلمة الکذاب . وقتل ابودجانة یوم شھیق سنة اثنتی عشرة (۱۲) فی خلافة ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ .

ولابی دجانة عقب الیوم بالمدینة وبغداد انتھی ص ۵۵۶)

فابودجانة قد مات بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکیف یصح ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم وضعہ فی لحدہ . بل الذی وضعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی لحدہ ونزل فی حفرتہ ھو ذو البجادین وکان ذلک فی تبوک کما فی الاصابہ ص ۹۹ وتجرید اسماء الصحابة ص ۱۸۱

وھکذا ذکر فی الھدایة قال علیہ السلام لابنی ابی ملیکة اذا سافرتما فاذنا واقیما . ھذا غلط والصواب مالک بن الحویرث وابن عم لہ

وذکر فی الجواھر المضیئة مواضع من خلاصة الفتاوی وقلما تجد کتابا لا وفیہ من الخطأ والزلل الا کتاب اللہ الکریم فانی بنی اللہ عصمہ لکتاب غیر کتابہ ولا نطعن علی الائمة انھم عمدوا ذلک وکتبوا او نقول انما دست فی کتبھم کما دس سوا فی کتاب الغیروزابادی علی الامام ابی حنیفة رح وعلی الشیخ عبد الوھاب الشعرانی عقائد من اکفة نسبوھا الیہ . وکذلک علی الامام الغزالی . ووضعوا تحت وسادة الامام احمد فی مرض موتہ عقائد فاسدة فاطلع علیھا تلامذتہ کما ذکرنا فی البصائر . ووضعوا فی محراب شیخ الاسلام الانصاری تحت السجادة صنما من الصفر صغیرا . واستغاثوا بالسلطان الپ ارسلان حین قدم ھراة من الانصاری . وقالوا انہ مجسم فانہ یترک فی محرابہ صنما یزعم ان اللہ علی صورتہ واقتصرت طویلة کما فی کتاب الذیل علی طبقات الحنابلة ص ۵۵ لابن رجب .

ومن تتبع کتب الائمة یطلع علی عجائب مما دسوا علیھم

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

الکتب الغریبۃ

ومما ینبغی ان یحترز من الکتب الغریبۃ فلا یفتی بھا ولا یستدل بھا

منھا جامع الرموز للقھستانی شمس الدین محمد جامع الرطب و الیابس وکان دلال الکتب کما ذکرنا فی النشاط

ومنھا القنیۃ لمختار بن محمود المتوفی سنۃ ۶۵۸ صرح ابن وھبان وغیرہ انہ معتزلی الاعتقاد حنفی الفروع . وتصانیفہ غیر معتبرۃ کما فی الفوائد ص۲۱۳ و النافع ص۱۰۶

ومنھا مشتمل الاحکام لفخر الدین الرومی من جملۃ الکتب الواھیۃ

ومنھا کنز العباد لعلی بن احمد الغوری . فانہ مملو من المسائل الواھیۃ والاحادیث الموضوعۃ لاعبرۃ لہ عند الفقھاء ولا عند المحدثین

ومنھا مطالب المؤمنین للشیخ بدر الدین بن تاج بن عبد الرحیم اللاھوری

ومنھا خزانۃ الروایات للقاضی جگن الگجراتی مات فی حدود سنۃ ۱۱۲۰ کما فی نزھۃ الخواطر ص۸۲

وکذلک ینبغی ان یعلم الحد الفاصل بین السلف والمتقدمین و المتأخرین فان المبتدعین کثیرا یوردون الاقوال من المشایخ ویستدلون بھا ان ذلک مستحب فعلہ السلف ولا یعلمون تعریف السلف .

قال فی النافع الکبیر

"**فائدۃ** کثیرا ما یطلقون فی کتبھم ھذا قول السلف وھذا قول الخلف وھذا قول المتقدمین وھذا قول المتاخرین . فیریدون من السلف من ابی حنیفۃ الی محمد . وبالخلف من محمد الی شمس الائمۃ الحلوانی . و بالمتاخرین من الحلوانی الی حافظ الدین محمد بن محمد البخاری المتوفی سنۃ ۶۳۰ کذا فی جامع العلوم لعبد النبی الاحمد نگری نقلا عن صاحب الخیالات اللطیفۃ وظنی ان ھذا بحسب الاکثر علی الاطلاق ص۱۳۰

وقال الشامی فی مجموعۃ الرسائل **فائدۃ** قال الحافظ الذھبی الحد الفاصل بین العلماء المتقدمین والمتأخرین رأس القرن الثالث وھو ۳۰۰

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

الثلثمائة انتهى فالمتقدمون من قبله والمتاخرون من بعده انتهى ص ۱۶۱

وفی قرة عیون الاخیار وفی اصطلاح الفقهاء کما قال الشیخ عبد العال فی فتاواه السلف الصدر الاول الی محمد بن الحسن والخلف من محمد بن الحسن الی شمس الائمة الحلوانی والمتاخرون منه الی الامام حافظ الدین البخاری ص ۱۴۵ ب ۱

فاحفظ هذه القواعد من درجات الفقهاء وطبقاتهم والتفاوت فی المسائل والکتب لئلا تغتر بکل کتاب ومکتوب نعم المولی ونعم النصیر۔

الکلام علی الفلسفة والمنطق

ومن البدع التی شاعت فی زماننا وفی دیارنا ما راجت من کتب المنطق والفلسفة وهی لیسیبها الکتاب والسنة وقد ذکرنا سابقاً فی القواعد انها من البدع الحقیقیة ان عدت من الامور الدینیة ظهور الفلسفة الیونانیة ولما انقرض العصور المفضلة وصار کل زمان ومکان یضعف فیه نور الاسلام فدب عدو الله ابلیس فی قلوب الاعداء من الوسواس الشرکیة حسب ما قدر رحمته ولا نجد اکثرهم شاکرین وقال تعالی الم تر انا ارسلنا الشیاطین علی الکافرین تؤزهم ازا وقال تعالی هل انبئکم علی من تنزل الشیاطین تنزل علی کل افاک اثیم. وقال تعالی ان الشیاطین لیوحون الی اولیاءهم لیجادلوکم

فاحدث فرق من المبتدعة فدسوا فی دین الله اقوالاً مزخرفة وزینوا ذلک فی عیون الجهلة وظهروا التنزیه فی نفی الصفات الثابتة له تعالی حذراً من تعدد الوجباء والتجسیم ومن مثبتی الصفات ما هو لازم للحدوث والشین۔

ومن الزنادقة المتشبهین بالعارفین والملاحدة من اهل الفجور والافک المبین اصولوا اصولاً بنوا علیها قواعد الشرک والکفر ومنهم تفوهوا بان وجود المخلوق عین وجود رب العلمین

واصل هذه العلوم من عباد الکواکب المشرکین الصابئین الذین یعتقدون الوهیة النجوم وتاثیراتها فی العالم من الایجاد والابداع

قال محمد بن اسحٰق بن الندیم (او محمد بن الندیم فی کتابه المشهور

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

بالفہرست قال ابو سہیل بن النوبخت فی کتاب النہمطان ماخلاصتہ قد کثرت صنوف العلوم وانواع الکتب ووجوہ المسائل والمأخذ الذی اشتق منہا مایدل علیہ التجوم مما ہو کائن من الامور قبل ظہورہا واسبابہا ومعرفۃ الناس بہا علی ما وصف اہل بابل فی کتبہم وتعلم اہل مصر منہم وعمل بہ اہل الہند فی بلادہم علی مثال ماکان علیہ اوائل الخلق قبل مفارقتہم المعاصی وارتکابہم المساوی و وقوعہم فی لجج الجہالۃ الی ان لبست علیہم عقولہم واضلت عنہم احلامہم حتی خلف من ہم فوضعوا ذلک للتذکر بالعلم علی الماضی وحال سکانہا ومواضع الافلاک ودرجہا ومنازلہا وذلک علی عہد جم بن اونجہان الملک. ثم زادوا فیہا زمن ملک الضحاک بن قی ارکے، وبنوا سبعۃ بیوت عدد الکواکب السبعۃ وجعلوا بیت عطارد الی ہرمس الحکیم وبعث بالکتب الی مصر ثم الی الہند والصین. فازدادوا فیہا حسب ما رأوا واخترعوا وتفرقت کل فرقۃ علی نحلۃ وملۃ.

والسبب فی ظہور ہذہ الفرق اعراضہم عن الکتاب والسنۃ والفطرۃ العقلیۃ والشریعۃ النبویۃ بما ابتدعہ المبتدعون مما افسد وا بہ الفطرۃ والشریعۃ فصاروا یسفسطون فی العقلیات ویقرمطون فی السمعیات

واذا تاملت فی الکتب المصنفۃ من المتکلمین فی صفات اللہ تعالی دَعْ عنک غیرہم من الجہمیۃ والمعتزلۃ والکرامیۃ رأیتہا مملوءۃً من الخطأ بعیدۃ من مقالۃ ائمۃ السنۃ وذلک لانہم اصل اعتقادہم لیس علی القرآن والسنۃ بخلاف الائمۃ الفقہاء فانہم یعتمدون فی کل مایقولون بالکتاب والحدیث فلذا کان لہم اتباع وحسنات وسعیا مشکورًا

فالاعتقادات الباطلۃ والارادات الفاسدۃ من القاء الشیطن ومن قرأۃ السوء واتباعہم فیما قالوہ وصنفوہ

والاعتقادات الصحیحۃ والاعمال المرضیۃ تحصل من الکتاب والسنۃ وقد قال غیر واحد من الصحابۃ رضوان اللہ علیہم کابی بکر وابن مسعود فی بعض المسائل. **اقول** فیہا برأیی فان یکن صوابا فمن اللہ وان یکن خطأ فمنی ومن الشیطان واللہ ورسولہ بریٔ منہ

فالفلسفۃ التی یقرؤنہا الیوم ہی ماخوذۃ عن کتب ابن سینا وبعضہا عن ابی نصر الفارابی وشیٔ یسیرٌ من کلام ارسطو وہو اول من عرف عنہ

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

القول بقدم العالم. وخالف فی ذلك الاساطین المتقدمین فانهم کانوا معظمین للرسل والشرائع مقرّین بحدوث العالم معترفین بان ما جاءوا به طورٌ اخر وراء طور العقل وان عقول الرسل وحکمتهم فوق عقول العالمین وحکمتهم. وکانوا لا یتکلمون فی الالٰهیات ویسلمون باب الکلام فیها الی الرسل ویقولون علومنا انما هی الریاضیات والطبعیات وتوابعها.

وخالف ارسطو شیخَ افلاطون وشیخ شیخه سقراط احد تلامذة فیثاغورث. وکان سقراط متألّهًا جاهَرَ المشرکین بعبادة الاصنام حتی سجنوه فلم یرضوا بذلك حتی سقوه السمّ وذلك بعد مُناظرات طویلة جرَت له معهم. وکان تلمیذه افلاطون قائلا بحدوث العالم حکی ذلك تلمیذه ارسطو فخالفه وزعم انه قدیم ودرجت علی فلسفة هذا المعلم الاول اتباعه حتی انتهت نوبتهم الی الشائخ ابی نصر الفارابی فوضع لهم التعالیم الحرفیة وبسط فیها شیخهم ابن سینا واکبّوا علیها واتخذوها دینا قیّما وصراطا مستقیما ونبذوا کتاب الله وراءً ظهوریا. وسوف یعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

فصل فی بیان المنطق واصوله

اساس المنطق والکلام به علی الحد وانواعه والقیاس وانواعه

فالطریق الذی ینال به التصور هو الحد. وما ینال به التصدیق هو القیاس

فالحد علی اقسام وهو اسم جامع لکل ما یعرّف التصوّر وهو القول الشارح وهو اما حقیقی واما رسمی واما لفظی

والقیاس ان کانت مادته یقینیة فهو البرهان او مسلمة فهو الجدلی او مشهورة فهو الخطابی او مخیّلة فهو الشعری او مموّهة فسوفسطائی وجعل بعضهم الخطابی الظنی وبعضهم الاقناعیّ

والحد الذاتی ان تألّف من الذاتیات وعرضی عن غیرها. والذاتی ان کان مشترکًا فهو الجنس او ممیّزًا فهو الفصل. والمؤلّف من الجنس والفصل هو النوع والمشترك العرضی العرض العام والممیّز العرضی هو الخاصّة

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

فهذه الكليات الخمس. وبازاء الكلي الجزئي وهو مايمنع تصوره من وقوع الشركة فيه

والقياس مركب من مقدمتين والمقدمة قضية وهي موجبة وسالبة و كلية وجزئية وطرق الاستدلال قد يكون بنقيضها وبعكسها وبعكس نقيضها فاذا صحت بطل نقيضها وصح عكسها وعكس نقيضها.

ولهم اصطلاحات اُخر من تناقض القضايا وعكسها المستوى والنقيض

والقضية حملية وشرطية اما متصلة او منفصلة

فالقياس حملي وهو قياس تلازم والشرطي المتصل وهو قياس تعاند وهو التقسيم والترديد وهو الشرطي المنفصل. فهذا تقسيم القياس باعتبار الصورة

واما القياس باعتبار المادة فان مادة القياس القضايا التي يستدل بها على غيرها فالاستدلال بالكلي على الجزئي قياس الشمولي. وبالجزئي على الكلي الاستقراء اما تام ان كان شمولي له تاما والا فناقص. والاستدلال باحد الجزئيين على الآخر التمثيل. وان كل قياس تمثيل فانه يعود الى قياس شمول. وقد جعلوا قياس الشمول يقينيا. وقد تنازعوا ان اسم القياس بينا وهما جميعا كما عليه الجمهور او حقيقة في التمثيل مجاز في الشمول كما اختاره الامام الغزالي وابو محمد المقدسي او بالعكس كما هو رأي المناطقة وابن حزم.

فائدة الحد عندهم ليس التمييز بين المحدود وغيره بل تعريف حقيقته وهذا رأي اتباع ارسطو. فالحد عندهم كالاسم. واما جماهير المسلمين المتكلمين فعلى خلاف ذلك فعندهم انما تفيد الحدود التمييز بين المحدود وغيره ولذا لا يذكرون في الحدود ما يلازمه طردا وعكسا. ولا فرق عندهم بين ما سمي فصلا وخاصة وهذا مذكور في الكتب

قال ابو القاسم الانصاري في شرح الارشاد: قال امام الحرمين القصد من التحديد في اصطلاح المتكلمين التعرض لخاصة الشيء وحقيقة الشيء يقع بها الفصل بينه وبين غيره.

قال الاستاذ حد الشيء معناه الذي لاجله كان بالوصف المقصح الذكر.

قال ابو المعالي ولو قال قائل حد الشيء معناه واقتصر عليه كان سديدا وقال حد الشيء حقيقته او خاصته كان حسنا

لـه تلميذ امام الحرمين واستاذ الشهرستاني توفي سنة

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

الکلام علی قواعد المنطق

قولہم ان التصورات الغیر البدیہۃ لا تنال الا بالحد" قول بلا علم ومخدوش من وجوہ.

الاول ان ھذہ القضیۃ غیر بدیہیۃ وقالوا بہ. فھو قول بلا علم لان فیہ قول الغیر البدیہی. فکما ان علی المثبت دلیل فکذلک اذا المریکن النفی بدیہیا فعلیہ دلیل. فکان اساس المنطق قولا بلا علم

الثانی الحد امّا ان یعرف بحد او بغیرہ فان کان الثانی فھو غیر بدیہی یحتاج فیلزم التسلسل. وان کان ھو الحد دور فیلزم الدور

الثالث ان جمیع الامم یتصورون مفردات العلوم وما لم یعلم بحد المنطق کما کانت الصحابۃ واھل الصرف والنحو والطب وغیرھم

الرابع لا یعلم للناس حد مستقیم علی اصلھم بل اظھر الاشیاء انسان وحدہ بالحیوان الناطق علیہ الاعتراضات المشھورۃ وکذلک حد الشمس. وکذلک الاسم حتی ان النحاۃ ذکروا للاسم بضعا وعشرین وکلھا معترض علیھا.

وقد ذکر ابن الانباری (المتوفی سنۃ ۵۷۷ المتاخر لہ نحو سبعین حدّا وما سلم. وعامۃ الحدود کذلک. فالتصدیق موقوف علی التصور فلم یحصل التصور لم یحصل التصدیق فلا یکون عند احد علم وھذا اسفسطۃ

الخامس ان تصور الماھیۃ موقوف بالحد الحقیقی المؤلف من الذاتیات وقد اقروا ان ھذا الحد متعذر او متعسر. فقد اقروا بالجھل عن الحقائق

السادس الحد الحقیقی موقوف علی الجنس والفصل وھذا یکون فی المرکبات واما ما لا ترکیب فیہ کالعقول عندھم بانھا لا جنس لھا فلیس لھا حد عندھم. وقد عرف قومہ فعلم استغناء التصورات من الحد المنطقی فمعرفۃ الانواع التی ھی اقرب الحسی منھا مستغنی من الحد بالطریقۃ الاولی.

ثم لجأوا الی ان قالوا ان التصدیق لا یتوقف علی التصور التام الذی یحصل بالحد الحقیقی ویکفی لہ تصور ما ولو کان بالخاصۃ فاعترفوا ان جنس التصور لا یتوقف علی الحد الحقیقی فما من تصور الا وفوقہ تصور وکلما کان التصور للصفات اتم کان التصور اتم واما کون بعض الصفات داخلۃ والبعض خارجۃ فلا یعود الی

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

امر تحقیقی فانہ تابع لما دلّ علیہ اللفظ اما بالتضمن او الالتزام او المطابق. فالصفات الداخلۃ فی مراد المتکلم بلفظ داخلۃ فی ماھیۃ المحدود فالماھیۃ تعود الی ما یقدر فی الاذھان لا الی ما ھو خارج فی الاعیان فان الحقائق غیر تابعۃ

فائدۃ الحد المتمیز لا التصویر ولا شک ان المتمیز یحصل بالصفات المیزۃ کما ھو طریق المتکلمین فلا حاجۃ الی المنطق و اصولہ فانھم کما قال تعالیٰ واجدران لا یعلموا حدود ما انزل اللہ ۹۷

السابع ان فھم المعانی کالخبز و الماء تکون قبل استماع الالفاظ. والا یلزم الدور او التسلسل کما ھو فی الالفاظ المفردۃ کذلک فی الحدود فی دلالتھا علی المعانی فثبت سبقیۃ المعنی قبل التصوّر

الثامن ان قولھم لا تصور المفردات الا بالحدّ الذی ھو قول الحادّ وقد ثبت ان تصور المعانی لا تتوقف علی تصور الالفاظ

التاسع ان کثیرًا من الموجودات تتصور بالمشاعر والحواس الظاھرۃ کالطعم و اللون و الریح او بالمشاعر الباطنۃ کالجوع و الالم و الفرح. وھذہ التصورات عنیۃ عن الحد

قولہم ان الحدود تکون بالجنس و الفصل القریبین

ھذا محل اشتباہ فان الاجناس متفاوتۃ فی النظر فجعل احدھما قریبا و الاخر بعیدًا تحکم

والثانی ان البداھۃ و النظارۃ اعتباریان فقد یکون شیٔ نظریًا عند احد و بدیھیا عند الاخر

والثالث ان الفرق بین اللازم و الذاتی عسیر کما اقروا بذلک فصارت المعرفۃ بالجنس و الفصل عسیر. علاوۃ ان الفرق بینھما لیس الا بمجرد الاصطلاح و الوضع فجعل احدھما ذاتیا و الاخر لازما عرضیا فرق بین المتماثلین او تسویۃ بین المختلفین

والرابع ان اجزاء الماھیۃ ھی ما یتصورہ الذھن فاذا تصور جسما ناميا حساسا متحرکا بالارادۃ ناطقا ضاحکا کان کلّ من ھذہ الاجزاء داخلًا فی المعنی و ان تصور حیوانا ناطقا کان ایضا جزءً مما یتصورہ داخلًا فیہ. فالماھیۃ بمنزلۃ المدلول علیہ. وھذہ الاجزاء دالّۃ علیہ بالمطابقۃ او التضمن او الالتزام فکیف

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

یصح الحکم باحدھما ذاتیا وبالاخر عرضیا مع ان الکل الفاظ دالة علی تلك الماهیة

الخامس انهم اشترطوا الجنس والفصل فهذا تعریف بشیئین والتعریف تکون بشیء. والا لزم الجمع بین المتساویین. وقد اتفقوا بالمنع عن ذلك فی الحدود. لات المنطقیین یوجبون ذکر الفصول. فذکر جسم نامی حساس متحرك بالارادة فالحساس و المتحرك بالارادة فصلان. والمتکلمون یمتنعون من ذکرهما جمیعا.

السادس انهم قالوا ان الفصل القریب یکون بسیطا فجعلوا الفصل القریب للانسان ناطقا و هذا انکار من کون القرآن کلام الله نطق به جبرئیل لانه یکون حینئذ لیس بناطق. والا لزم ان النطق لیس بفصل قریبا للانسان

وایضا ان النطق اصل فی الملئکة قال تعالی یسبحون اللیل والنهار لایفترون فالنطق اصل فی الملئکة فلا یکون فصلا قریبا للانسان

فصل فی بیان اجزاء المنطق وهی ثمانیة والکلام علیه

الاول المفردات (قاطیغوریاس) وهی المعقولات المفردة.

الثانی (بارمی ارمانیاس) معناه العبارة والترکیب الاول وهو ترکیب القضایا

الثالث (انالوطیقا) معناه تحلیل القیاس والترکیب الثانی وهو ترکیب القیاس من القضایا

الرابع (انالوطیقا الثانی) معناه البرهان. القیاس البرهان

الخامس (طوبیقا) الجدل

السادس (سوفسطیقا) معناه المغالطین

السابع (ریطوریقا) معناه الخطابة

الثامن (ابوطیقا) ویقال بوطیقا معناه الشعر.

ویسمون الجزء الاول ایساغوجی معناه المقدمة وبالیونانیة المعقولات (قاطیغوریاس)

ویسمون الجزء الثانی برمینیاس معناه العبارات

والثالث الذی یشتمل علی القیاس انولوطیقیا الاول

ویتحدد القیاس والبرهان ویسمون البرهان انولوطیقیا الثانی

والجدل انولوطیقیا الثالث وهکذا الخطابی انولوطیقیا الرابع والشعری انولوطیقیا الخامس

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

والسفسطة النولوطيقيا السادس

ويسمون المنطق ميزان العلوم العقلية ومراعاته تعصم الذهن

فنقول انهم اقروا ان المنطق من العلوم العقلية. ولا شك ان العلوم العقلية تعلم بما فطر الله عليه بني آدم من اسباب الادراك لا تقف بميزان وضعي شخصي لشخص معين

الثاني ان التقليد في العلوم العقلية لا يصح بخلاف علوم الشريعة فانها لا تعرف الا بالسماع وقوانينها بالاستقراء وكذا كل ما قرره قوم من عرف او وضع. ولهذا تنازع العلماء في ان مسمى الدرهم والدينار هل هو مقدر بالشرع او المرجع فيه الى العرف على قولين. قال الحافظ اصحهما الثاني. فيكون النصاب الشرعي عند كل قوم على ما عرفوا وقدروا

الثالث انهم اعترفوا ان تلك القوانين قد وضعها ارسطو ولم يسبقه احد في ذلك. فقد اقروا ان المنطق تقليد للقوانين التي وضعها ارسطو لا مجال لعقل احد في ذلك. فلا يصح من المعقولات وان لم يقلدوا ارسطو فقد اختلفوا في ذلك بمقدار ما يعقل وصار كل من الثاني مخالفا للاول وجماهير العقلاء من الامم يعرفون حدود الاشياء وما لهم علم بذلك من منطق ارسطو واتباعه. ثم انهم فرقوا بين شرح الاسم والحد وما ذلك الا من عندهم.

قولهم ان الحدود تفيد تصوير الحقائق

وهذا القول باطل لوجوه

الاول ان قولهم في حد الانسان حيوان ناطق قضية خبرية تحتمل الصدق والكذب فان كان المستمع عالما به فلا يفيد وان لم يكن فلا يصدق بمجرد القول بلا دليل فثبت ان حدهم لا يفيد ولا يثبت شيئا

وهذا لا يرد على تحديد المتكلمين بتعريف المفرد لانهم يكتفون بالمفرد للوضوح والتمييز. واما المناطقة فانهم يذكرون في الحدود قضية وايضا لا يرد ان المفرد لا يكفي جوابا للسائل فان الحدود المقدر المعبر عنه بهذا القدر وما بعده خبر كما قيل ما هو؟ قيل طعام! فان الحد عند المتكلمين تفصيل ما دل عليه الاسم بالاجمال وقد تصور المسمى بدون اللفظ فذكر الاسم المفرد في الحد جواب عما

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

سئل ۶ سائل . فان جعلوا الحدّ جواباً عن المحدوف ویکون المحدوف والمذکور جملة فثبت ان مجرّد الحدّ لایفید شیئاً . وهو المطلوب

الثانی ان المحد خبر الواحد وخبر الواحد ظنی لانه یخبر عن الامر العقلی الذی لادخل له فی وضع الواضع وهو یحتمل الصدق والکذب فلو کان الحدّ مفیداً لتصوّر المحدود . نعم اذا تصوّرہ معه او بعده یفید . وهذا راجع الی ان صرف الحدّ لایفید .

الثالث ان تصوّر المحدود یکفی فیه تصوّر الحدّ وان الحدّ المعرف موقوف علی انه هو الحدّ . ومن الممتنع صدق الخبر قبل تصوّر المخبر عنه من غیر تقلید المخبر وقبول قوله .

الرابع ان اجزاء الحدّ والماهیة یکون بالصفات الذاتیة فان لم یعلم المستمع بتلک الصفات امتنع تصورہ وان علم فقد تصوّرہ بدون الحدّ فانه اذا تصوّر الانسان بالحیوان الناطق فقد عرفه قبل الحدّ وان لم یتصوّر فاحتاج الی شیئین الی تصور ذلک والی العلم بالنسبة المذکورة . فلابدّ من الاعتراف علی طریقة المتکلمین ان الحدّ قد یکون للاسم وقد یکون للمسمّی . وقد یقول الفقهاء ان من الاسماء مایعرف حدّہ باللغة ومنه مایعرف بالشرع ومنه ما یعرف بالعرف . کما اعترفوا ان الموصل الی التصور یسمّی قولاً شارحاً فمنه حدٌّ و رسمٌ و الموصل الی التصدیق یسمّی حجّة . ومنه قیاس واستقراء وغیرہ

خفائد ة الحدود من جنس فائدة الاسماء وان ذلک لمن سمع اسماً لایعرف معناہ فیذکر له اسم فان لم یتصوّر بالذکر له الحدّ . وقد اعترف بذلک الفارابی فالاسم یفید التمیز .

واما تصوّر المسمّی فقد تکون بذاته او بجسمه الباطن او بتصور نظیرہ کتعریف الخمر فمن لم یعرف الخمر اصلا یعرف بالنظیر من زوال العقل ولکن هذا جنس یشترک فیه النوم والجنون والاغماء واذا فصل انه من الخامرة ای المسکر للانسان وصح وضع معنی الاسم فمن عرف المسمی بعینه کان الاسم مغنیاً عن غیرہ فلا حاجة الی الحد . وقد یکون الجواب بالاسم المرادف . وقد یکون بالمکافی کما اذا قال ما الصراط المستقیم فقال هو الاسلام واتباع القرآن وطاعة الله ورسوله والعلم النافع والعمل الصالح . وقد یکون بالمثال کما اذا سئل عن المقتصد السابق

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

والظالم فقال المقتصد الذی یصلی الفریضة فی وقتها ولا یزید. والظالم الذی یؤخرها عن الوقت والسابق الذی یصلیها فی اول الوقت ویزید علیها النوافل الراتبة ونحو ذلك من التفسیر الذی هو تمثیل یفید تعریف المسمی بالمثال لاحضاره بالبال لا لان السائل لم یکن یعرف المصلی فی اول الوقت وفی اثنائه والمؤخر عن الوقت لکن لم یعرف ان هذه الثلثة الامثلة الظالم والمقتصد والسابق.

فاذا عرف ذلك قاس به ما یماثله من المقتصر علی الواجب والزائد علیه والناقص عنه. ولهذا اجاز عند الجمهور بیع الاعیان الغائبة بالصفة لان التوصیف حد عندهم

ثم قد یکون المخصص صفة واحدة وقد یکون صفتین

مثال ذلك اذا سمع الخمر ولا یعرف اللفظ ولا مسماه فیقال هو الشراب المسکر فلفظ الشراب جنس ولفظ المسکر ایضا جنس لکن یحصل من اجتماعهما حد یمیز به الخمر عن غیره

وکذلك المتاخرون من المنطقیین لما اعترض علیهم بحد الانسان بالحیوان الناطق من انه یشترك فیه الملك زادوا لفظ المائت مع ان المائت لیس بوصف ذاتی للانسان اذ یمکن تصور الانسان بغیر حضور موته بل الموت لیس بصفة لازمة للانسان. فان الانسان فی الاخرة انسان کامل وهو حی ابدا. علما ان الموت کما یعرض للانسان کذلك یعرض للملك عند طائفة من المسلمین والیهود والنصاری من اهل الملل بل الموت یعرض للنفوس والافلاك. فهذا الاحتراز لا یصح کما ذکره الفارابی وغیره.

وقد ذکروا ان الجنس یکون اعم من الفصل وهذا لا یصح فی الحیوان الناطق فی تعریف الانسان فان الناطق اعم منه یشمل الملك والاشیاء کلها کما قال تعالی وان من شیء الا یسبح بحمده ولکن لا تفقهون تسبیحهم وقال تعالی عن السماء والارض قالتا اتینا طائعین (حم السجدة) فثبت ان الناطق اعم من الحیوان

ے وقال تعالی قالوا انطقنا الله الذی انطق کل شیء ۱۲ نیلوی غفر الله له ولوالدیه

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

وقد ذکروا ان الفصل یکون مساویا **ثم ذکروا** فی حدّ الانسان الناطق۔ مع ان الناطق اعم من الانسان فانه یشمل المَلَک وغیرہ کما مرّ۔ فبطل قولهم ان الفصل لایکون الّا بالصفات المختصّة بالنوع فضلًا عن کونها ذاتیا۔

وایضا ان الجنس والفصل والنوع من اقسام الکلیات فمن لم یتصوّر من جزئیات الکلیات کیف یتصوّر العقل کلیاتها وهی الجنس والفصل والنوع۔

فثبت ان الاسم الدال علی المحدود یمیز المسمّی من غیرہ اذا کان عارفًا بمسماہ۔ وان الفصل تکون بالصفات المختصة۔ واما اذا لم یتصور المحدود بوجهٍ ما فلابدّ له من ان یذکر الصفتین او یتصور بالتمثیل والتشبیه۔ ویتصور القدر المشترک بین تلک الصفات الخاصة وبین نظیرها من الصفات لکن القدر المشترک لیس هو فصلًا ولا خاصةً لکن ینظم من قدر مشترک ما یخصّ المحدود کما فی قولک شراب مسکر کما فی الفرس انه حیوان صاهل وفی الحمار حیوان ناهق وفی البعیر حیوان راغٍ وفی الثور حیوان خائر وفی الشاة انها حیوان ثاغٍ وفی الظبی انه حیوان باغم وامثال ذلک فهذہ الاصوات مختصة بهذہ الانواع لکن لاتفید تعریف هذہ الحیوانات لمن لم یکن عارفًا بها۔ فمن لم یعرف الفرس لایعرف الصهیل۔ وهکذا فی سائر امثاله من الحمار وغیرہ۔ فان اردت تعریف النهیق قیل له هو صوت الحمار وهکذا فی تعریف الصهیل هو صوت الفرس۔ فیلزم الدور اذ عرف الحمار بالنهیق والنهیق بالحمار

فثبت ان التعریف یکون بما یشبهه او بتعریف عینه فیؤلف له من الصفات المشتبهة المشترکة بینه وبین غیرہ ما یخصّ المعرّف فجمیع ما اخبر فی القرآن الکریم عن الملٰئکة والجنة والنار والیوم الآخر ومن انواع النعیم والعذاب من هذا القبیل۔ بل یدخل فی ذلک معرفة الله وصفاته۔ ولهذا قال السلف المتشابه هو الوعد والوعید۔ والمحکم هو الامر والنهی۔ ویعمل بمحکم القرآن ویؤمن بمتشابهه یعنی ان هذہ الاشیاء انما عبر عنها بما یشبهها ویقرب فهمها للمخاطب۔ واما حقیقتها فلا یعلم بها الّا الله سبحانه وهذا معنی قوله تعالیٰ وما یعلم تاویله الا الله

فالمراد من التاویل الحقیقة۔ واما التاویل بمعنی التفسیر والمعنی المراد

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

فیعلمہ الراسخون فی العلم۔

ومن فساد اصولہم منہا ما قررہ امامہم ابوعلی بن سینا ان اللہ سبحانہ ہو الوجود المطلق بشرط الاطلاق۔ ولیس عندہم صفۃ شیوتہم تقوم بہ ولا یفعل شیئا باختیارہ ولا یعلم شیئا من الموجودات اصلا لا یعلم عدد الافلاک و لا شیئا من المغیبات ولا لہ کلام یقوم بہ ولا صفۃ فاللہ عندہم المفروض المقدر المجرد عن الماہیۃ و الصفۃ و الاختیار و الاقتدار یستحیل وجودہ فی الخارج الا فی الذہن۔

ومن فساد اصولہم الفرق بین الماہیۃ و الوجود۔ و تقدیم الاول علی الاخر۔ فان الماہیۃ یطلق علی ما فی الذہن و التصور و الوجود علی ما فی الخارج وبنوا علی ذلک الفرق اصولا فاسدۃ

وکذا الفرق بین الذاتی و العرضی و اللازم للماہیۃ و اللازم للوجود۔ وقالوا ان الذاتیات ہی اجزاء الماہیات وہی متقدمۃ علیہا فی الذہن و فی الخارج۔ و الاجزاء ہی ہذہ الصفات فجعلوا صفۃ الموصوف متقدمۃ علیہ فی الخارج وہذا مما یعلم بصریح العقل بطلانہ

ومنہا انہم یدعون ان الملئکۃ ہی العقول العشرۃ او ہی القوی الصالحۃ فی النفس وان الشیاطین ہی القوی الخبیثۃ۔



Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

فصل فی عقائدھم الزائغة

واما لغرض من ذلك كما قال الامام الغزالی رحمه الله تنبیه من حسن اعتقاده فی (نفلاسفة) فظن ان مسالکم نقیة عن التناقض ببیان وجوه تهافتهم (تهافت الفلاسفہ) وقد عدّ الامام الغزالی رحمه الله فی التهافت عشرین مسئلة ثم تکلم علیها۔

المسئلة الاولیٰ فی ابطال مذهبهم فی ازلیة العالم

المسئلة الثانیة فی ابطال مذهبهم فی ابدیة العالم

المسئلة الثالثة فی بیان تلبیسهم فی قولهم ان الله صانع العالم وان الله صنعه

المسئلة الرابعة فی تعجیزهم عن اثبات الصانع

المسئلة الخامسة فی تعجیزهم عن اقامة الدلیل علی استحالة الهین

المسئلة السادسة فی ابطال مذهبهم فی نفی الصفات

المسئلة السابعة فی ابطال قولهم ان ذات الاول لاینقسم بالجنس والفصل

المسئلة الثامنة فی ابطال قولهم ان الاول موجود بسیط بلاماهیة

المسئلة التاسعة فی تعجیزهم عن بیان الاول لیس بجنس

المسئلة العاشرة فی بیان القول بالدهر ونفی الصانع لازم لهم

المسئلة الحادی عشرة فی تعجیزهم عن القول بان الاول یعلم غیره

المسئلة الثانیة عشرة فی تعجیزهم عن القول بان الاول یعلم ذاته

المسئلة الثالثة عشرة فی ابطال قولهم ان الاول لایعلم الجزئیات

المسئلة الرابع عشرة فی ابطال قولهم ان السماء حیوان متحرك بالارادة

المسئلة الخامس عشرة فی ابطال ماذکروه من الفرض المحرك للسماء

المسئلة السادس عشرة فی ابطال قولهم ان نفوس السمٰوٰت تعلم جمیع الجزئیات الحادثة فی هذا العالم

المسئلة السابع عشرة فی ابطال قولهم باستحالة خرق العادة المستلزم لانکار المعجزات

المسئلة الثامن عشرة فی تعجیزهم عن اقامة البرهان العقلی علی نفس الانسان جوهر قائم بنفسه لیس بجسم ولا عرض

المسئلة التاسع عشرة فی ابطال قولهم باستحالة الفناء علی النفوس البشریة

المسئلة العشرون فی ابطال انکارهم البعث وحشر الاجساد مع التلذذ والتالم

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

فی الجنۃ والنار باللذات والآلام الجسمانیۃ۔

فھذہ عشرون مسئلۃ منھا مخالف لنص صریح ومن عقائد المسلمین ولاشک انھا عقائد المشرکین الصابئین الذین ارسل الیھم ابراھیم الخلیل علیہ السلام۔ وکانوا یعبدون الکواکب علی انھم یعلمون ویفعلون مایشعرون فمن اعتقد من ذلک ان اللہ لایفعل باختیارہ بل ھو مضطر او ھو اللہ سبحنہ لایعلم بجزئیات العالم مثل مایفعل زید وعمرو من افعال الحسنۃ والسیئۃ او ان اللہ لایعلم بنبوۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم وما بلغ من التوحید والقرآن وما جاھد مع المشرکین وقاسی فی ذلک من الشدائد حتی انکسر رباعیتہ واستشھد من اصحابہ۔ وھکذا لایعلم اللہ بنزول جبرائیل وایحائہ الیہ۔ او انہ لایمدح بمحامد الصفات العالیۃ من العلم والسمع والبصر والقدرۃ والارادۃ والخلق والتکوین او ان ھذا العالم لایفنی او انکر عن الخرق من معجزات الانبیاء او ان غیرہ تعالیٰ من نفوس الانسان والسموٰت یعلم کل شئ او انکر البعث والحشر والنشر والجنۃ والنار وغیر ذلک من العقائد الباطلۃ فلاشک فی انہ کافر مخلد فی النار فکیف بمن یتبعہ ویثنی علیھم ویدرس کتبھم فی المساجد والمدارس ویصرف فیہ اموال المسلمین من الصدقات والزکوٰۃ۔

فالویل للعلماء والطلبۃ من تھوکھم علی ھذہ الکتب واعراضھم عن کتاب اللہ وسنۃ رسولہ صاروا من الذین قال اللہ فیھم قل ھل ننبئکم بالاخسرین اعمالاً۔ الذین ضل سعیھم فی الحیوٰۃ الدنیا وھم یحسبون انھم یحسنون صنعا ولھذا تجد کثیرا من المشرکین یؤمنون بالجبت والطاغوت من السحر والکھانۃ۔ فان علم الکھانۃ عندھم مناسبۃ الارواح البشریۃ مع الارواح المجردۃ من الجن والشیاطین واستعلامھا۔ وھکذا السحر فان السحرۃ یدعون الکواکب فی استحداث الحوادث ویعتقدون للنجوم تاثیرا فی العالم

یدبر بالنجوم ولیس یدری	ورب النجم یفعل مایرید

وقد کانت ھذہ العلوم من بقایا الصابئین والکلدانیین والکشدانیین حتی لما فتح عمرو بن العاص الاسکندریۃ وجد فیھا خزانۃ کتب فاستشار بہ فیھا عمر رضی اللہ عنہ فکتب الیہ عمر رضی اللہ عنہ اما الکتب التی ذکرتھا ان کان فیھا مایوافق کتاب اللہ فقیہ غنی عنھا وان کان غیر ذلک فلاحاجۃ فیھا

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

فتقدم باعدامها فاخذ عمرو بن العاص فی تفریقها علی حمامات الاسکندریۃ واحراقها فی مواقدها فنی فی مدۃ ستۃ اشہر

وذکر فی فتوح الشام ان الاسکندریۃ حین فتحت کان فیہا الف حمام واثنا عشر حمالا یبیعون البقل الاخضر ھکذا فی مفتاح السعادۃ ص ۲۴۱

اسماء المنقلۃ للفلسفۃ والسبب الذی لاجلہ کثرت کتب الفلسفۃ

وقد شاع من تلک العلوم زمن المامون حین رغب فی علوم الاوائل ارسل المامون الی ملک من ملوک الیونان وطلب الکتب ولم یرسل فغضب المامون وجمع العساکر وبلغ الخبر الی الملک فجمع البطاریق والرھابین وشاورھم فی الامر، فقالوا ادرکت الکسر فی دین المسلمین وتزلزل عقائدھم فلا تمنعھم عن الکتب فاستحسن الملک ذلک وارسلھا الی المامون

فجمع المامون مترجمی مملکتہ کحنین بن اسحٰق وثابت بن قرۃ وغیرھما وترجموھا بتراجم متخالفۃ لاتوافق ترجمۃ احدھم ترجمۃ الاخر فبقیت التراجم غیر محررۃ الی ان التمس منصور بن نوح السامانی من ابی نصر الفارابی ان یحررھا ویلخصھا ففعل کما اراد ولھذا لقب بالمعلم الثانی کذا فی مفتاح السعادۃ ص ۲۴۲

وبالجملۃ ان لھم عقائد ظنوھا دینا وتدینوا بذلک اتباعھم الامانقل عن جالینوس انہ قال فی مرضہ الذی توفی فیہ لبعض تلامیذہ اکتب عنی ما علمت ان العالم قدیم او حادث. توقف فی ذلک خلاف ما یعتقد الفلاسفۃ من قدم الافلاک والعقول والنفوس. وقیل اول من قال بقدم العالم ارسطاطالیس کما فی ردّ المنطقیین ص ۲۸۹.

وھو ارسطاطالیس بن نیقوماخس الطبیب المشہور ورأس الحکماء المشائین ویعرف بالمعلم الاول لانہ اول من اخرج التعالیم المنطقیۃ واخرجھا من القوۃ الی الفعل وکان الحکمۃ المنطقیۃ قبلہ فی صدور الحکماء حتی الاصر علیہ استاذہ افلاطون.

ولد قبل المسیح بہ سنۃ ۳۸۴ وتوفی سنۃ ۳۲۳ بمدینۃ تسمّٰی ستاجیرا من یونان. وکان وزیرا للاسکندر بن فیلبس المقدونی الذی

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

تورخ له الروم.

قال الحافظ ابن تیمیة رح وکثیر من الجهال یحسب ان هذا ذوالقرنین المذکور فی القرآن وهو عظم ارسطو لکونه وزیره کما ذکر ذلک ابن سینا (کتاب الرد ص ۱۸۳)

وقال فی موضع آخر من کتابه اما ارسطو واصحابه فکانوا مشرکین یعبدون الاصنام والکواکب وهکذا کان دین الیونان والروم قبل ظهور دین المسیح فیهم کما فی ص ۲۸۳

وهو اول من قال بقدم العالم واما قدماء الفلاسفة الذین کانوا یعبدون الله وحده لایشرکون به شیئا ویؤمنون بان الله محدث لهذا العالم ویقرون بمعاد الابدان فاولئک من الصابئة الحنفاء الذین اثنی الله علیهم وکان حرّان دار الصابئة. وفیها ولد ابراهیم او انتقل الیها من العراق علی اختلاف القولین وکان بها هیکل العلة الاولی هیکل العقل الاول هیکل النفس الکلیة هیکل زحل. هیکل المشتری. هیکل المریخ. هیکل الشمس وکذلک الزهرة وعطارد وقمر. ولم یزل بها الصابئة والفلاسفة فی دولة الاسلام الی اخر الوقت. ومنهم الصابئة الذین کانوا ببغداد وغیرها الحبّاء وکُتّابًا وبعضهم لم یُسلم.

ولما قدم الفارابی الحرانَ فی اثناء المائة الرابعة دخل علیهم وتعلّم منهم واخذ عنهم ما اخذ من الفلسفة.

والفارابی هو ابونصر محمد بن محمد بن طرخان بن اوزلغ الفارابی التُرکی الحکیم المشهور الملقب بالمعلم الثانی اکبر فلاسفة المسلمین صاحب التصانیف فی الحکمة والمنطق والموسیقی. اخذ المنطق عن ابی بشر متی بن یونس الحکیم ببغداد ثم ارتحل الی مدینة حرّان وفیها یوحنا بن جیلان الحکیم النصرانی فاخذ عنه طرفا من المنطق ایضا. وتوفی سنة ۳۳۹ بدمشق.

وکذلک کان دمشق وغیرها قبل ظهور دین النصرانیة وکانوا یصلّون الی القطب الشمالی ولهذا توجد فی دمشق مساجد قدیمة فیها قبلة الی القطب الشمالی وتحت جامع دمشق مساجد قدیمة فیها قبلة الی القطب الشمالی وتحت جامع دمشق معبد کبیر له قبله الی القطب الشمالی کان لهؤلاء.

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

اقول وکانّ فی دیارنا یعظمون القطب الشمالی ویقولون ان القبلة کانت نحوھا ماورثوا ذلک عن اسلافھم الصائبة الذین کانوا قبل الاسلام علی ھذا الاعتقاد۔

واما استاذ الفارابی متی بن یونس فھو ایضا نصرانی مترجم مقالة اللام لارسطو کان ببغداد فی خلافة الراضی العباسی بعد سنة ۳۲۰ وقد ناظر معہ ابوالحسن السیرافی المناظرة المشھورة فی رد المنطق حتی الزمہ السیرافی وجعل فی ذلک وھو ابو بشر متی بن یونس و ھو یونان من اھل دیر قنی ممن نشأ فی اسکول مرماری قرأ علی قویری وعلی دوفیل وبنیامین وعلی ابی احمد بن کرنیب ولہ تفسیر من الفارابی الی الحرفی والیہ انتھت ریاسة المنطقیین فی عصرہ من تفسیرہ کتاب تفسیر الثلاث مقالات الاواخر

قال ابن الندیم وفسر متی الکتب الاربعة فی المنطق باسرھا وعلیھا یعول الناس فی القراءة ص۳۶۹ الفھرست کان ببغداد فی خلافة الراضی العباسی بعد سنة ۳۲۰

اما قویری استاذہ فاسمہ ابراھیم ولہ من الکتب کتاب تفسیر قاطیغوریاس مشجر کتاب باد میرمینیاس مشجر کتاب انالوطیقا الاولی مشجر کتاب انالوطیقا الثانی مشجر۔ وکتبہ مطروحہ مجفوة لان عبارتہ کانت عقطیہ غلقة وھو من تلامیذ الکندی۔ والکندی ابو یوسف یعقوب بن اسحٰق بن الصباح من نسل سباء بن یشجب بن یعرب فاضل دھرہ وواحد عصرہ فی معرفة العلوم القدیمة باسرھا و یسمی فیلسوف العرب صاحب التصانیف فی العلوم المختلفة مثل المنطق والفلسفة والھندسة والحساب والارثماطیقی والموسیقی والنجوم وغیر ذلک وکان بخیلاً

توفی نحو سنة ۲۶۰

اسماء النقلة من اللغات الیونانیة الی اللغة العربیة

البطریق نقل لخالد بن یزید بن معاویة کتاب الصنعة وغیرھا وابنہ ابو زکریا یحیی بن البطریق والحجاج بن مطر نقل المجستی واوقلیدس للمامون نقل کتاب افلاطون فی ادب الصبیان یوحنا بن یوسف الکاتب وغیرھم کما فی الفھرست ص۳۴۱



Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

اسماء النقلة من الفارسی الی العربی

ابن المقفع وموسیٰ ویوسف ابنا خالد۔ ونقل زیج الشہریار الحسن بن سہل والبلاذری احمد یحیی بن جابر واسحٰق بن یزید نقل سیرۃ الفرس المعروف باختیار نامہ وغیرہم

نقلة الهند منکه الهندی۔ ودهن الهندی۔ وکان الیه بیمارستان البرامکة۔

نقل من اللسان الهندی الی العربی وکان ابن وحشیه ینقل من النبطیة الی العربیة وقد نقل کتبًا کثیرة۔

اول من تکلم فی الفلسفة

زعم فرفوریوس الصوری فی کتابه التاریخ وهوسریانی اول الفلاسفة السبعة ثالس بن ماس الاملیسی وقد نقل هذا الکتاب مقالتین الی العربی وقیل بوثاغورس بن میسارخس من اهل سامینا وله رسائل تعرف بالذهبیات لان جالینوس کان یکتبها بالذهب اعظامالها

ثم تکلم بعد ذلک سقراط[۵] بن سقراطیس من مدینة اثنیه معناه ماسک الصحة وکان زاهدًا قتله الیونانیون۔ والذی تولی قتله الملک ارخاغاث وکان له ثمانون سنة ومن تلامذته افلاطون بن ارسطن معناه الفسیح وعاش احدًا وثمانین سنة ومات فی السنة (۳۴۷ ق م) التی ولد فیها الاسکندر المقدونی الذی تورخ له النصاری

وخلفه ارسطاطالیس معناه محب الحکمة وهواوّل من قال بقدم العالم وکان مشرکًا یعبد الاصنام وله فی الالٰهیات کلامه کله خطأ۔ قد تعقب بالردّ علیه طوائف من المسلمین وهوالذی اخترع الطب لیونانیین من مدینة رسطاغارا وعن رأیه کان الاسکندر یمضی الامور وکان له وزیرا۔ ولد سنة ۳۸۴ ق م۔ و توفی سنة ۳۲۲ قبل المسیح وله ست وستون سنة فی ایام الاسکندر۔ و

---

۵ سقراط تلمیذ فیثاغورس وهو الموحد المتالّه فیهم ولذلک سمّوه وقتلوه ۱۲ منه غفرله

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

من تلامذته ثاوفرسطس صاحب کتاب النفس والآثار العلویة

احوال اساطین المتفلسفة

قال شیخ الاسلام التقی بن تیمیة رحمه الله تعالی

واما ارسطو واصحابه فکانوا مشرکین یعبدون الاصنام والکواکب وهٰکذا کان دین الیونان والروم قبل ظهور دین المسیح (کتاب الرد علی المنطقیین ص ۲۸۳) وهٰکذا اکثر الفلاسفة الذین کانوا فی الاسلام امّا من القرامطة او من الشیعة (کابی علی بن سینا) اخذ عن الملاحدة المنتسبین الی المسلمین کالاسماعیلیة وکان اهل بیته من اهل دعوتهم من اتباع الحاکم العبیدی الذی کان هو واهل بیته واتباعه معروفین عند المسلمین بالالحاد احسن ما یظهرونه دین الرفض وهم فی الباطن یبطنون الکفر المحض.

وقد نقل القفطی کلام ابن سینا عن نفسه کان ابی ممن اجاب دعوة المصریین وبعد من الاسماعیلیة وقد سمع منهم ذکر النفس والعقل علی الوجه الذی یقولونه ویعرفونه هم. وکذلک اخی الخ اخبار الحکماء ص ۲۶۹ مطبوعه مصر سنة ۱۳۲۶. توفی ابن سینا سنة ۴۲۸

وهٰذه الاصول التی توجد فی کتب المتاخرین من حکایة مذهب ارسطو انما هی من وضع ابن سینا فانه قرب مذهب الفلاسفة من دین الاسلام بحسبه وغایة ما امکنه ان قربه وکلهم قد مشوا اثر هٰذا المعلم الاول ارسطو لانه وضع لهم التعالیم المنطقیة.

ثم وتبع الفارابی الکلام فی صناعة المنطق وبسطها وشرح فلسفة ارسطو وهذّب بها وبالغ فی ذلک وکان علی طریقة سلفه من الکفر بالله تعالی وملئکته وکتبه ورسله والیوم الآخر.

ثم مزج ابن سینا بین اصول المناطقة وقول اهل الملل وهیهات اتفاق المتقیضین واجتماع الضدین ومهّد لهم الاصول والقواعد فی زی الشریعة حتی صار شیخا لهم. واین هو من اتباع الشریعة لانه کان کما اخبر من اتباع دعوة الحاکم منصور بن العزیز بالله نزار بن المعز بالله العبیدی الثالث من الخلفاء

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

الكذابة الفجرة العبيديين المغاربة المتغلبين على مصر ادعى الالهية. وقتل من العلماء مالا يحصى. وكتب على المساجد والجوامع سب ابى بكر وعمر وعثمان وعائشة وجماعة من الصحابة رضى الله عنهم. لعن الله اياه ولعن شيعته وحزبه وهو الذى يعبده الدروز بلبنان والاسماعيلية بالهند.

فكان هؤلاء زنادقة يستترون بالرفض ويبطنون الالحاد ويقتلون اهل العلم والايمان ويدعون اهل الالحاد والشرك والكفران.

والمشاؤون فى عرف المتاخرون هم اتباع ارسطو وطريقته هذبها ابن سينا وبسطها وقررها فهى التى يعرف ولا يعرف المتاخرون سواها فهو قد وتهم فى هذا الفن ولسان اساطينهم الاول وان كان يخترع عن نفسه اقوالا يخالف فيها عن سلفه كقوله ان الاول ليس مبدعا للعالم. وانما هو علة غائية للتشبه به فرد عليه ابن رشد.

وهكذا ليس فى كلام ارسطو ذكر واجب الوجود بل يذكر العلة الاولى ويثبته من حيث انه علة غائية للحركة الفلكية يتحرك الفلك للتشبه به.

وكذا قوله انه جعل عدم الممكن مفتقرا الى علة.

وكذا قوله بالحدوث الذاتى بان العالم محدث اى معلول لعلة قديمة ازلية اوجبته فلم يزل معها وسموا هذا الحدوث الذاتى.

الطوسى: هو خواجه نصير الدين ابو جعفر محمد بن محمد بن الحسن الطوسى الشيعى. له تجريد الكلام وشرح الاشارات.

قال العلامة ابن قيم ولما انتهت النوبة الى نصير الشرك والكفر الملحد وزير الملاحدة النصير الطوسى وزير **هولاكو** شفا نفسه من اتباع الرسول واهل دينه فعرضهم على السيف حتى شفا اخوانه من الملاحدة واستثنى هو فقتل الخليفة اخر خلفاء بنى العباس المعتصم بالله التتر الذين دخلوا بغداد سنة ست وخمسين وستمائة ٦٥٦ بموالاة العلقمى الرافضى الملعون وزير المعتصم وكان نصير الشرك والالحاد الطوسى قاضى التتار ومشيرهم. وقد فعل التتر بمشورته وابن العلقمى فى بغداد من سفك الدماء وانتهاك الحرمات والتنكيل بالاسلام والمسلمين مالم يسمع بمثله فى اى عصر ابدا فعليهم جميعا لعائن الله والملئكة والناس اجمعين وعلى من يواليهم.

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

وقتل القضاة والفقهاء والمحدثين واستبقى الفلاسفة والمنجمين والطبائعيين و المسخرة . ونقل اوقاف المدارس والمساجد والربط اليهم وجعلهم خاصته اولياءه وخصر في كتبه قدم العالم وبطلان المعاد وانكار صفات الرب جل جلاله من علمه وقدرته وحياته وسمعه وبصره وانه لا داخل العالم ولا خارجه وليس فوق العرش اله يعبد البتة . و

واتخذ للملاحدة مدارس . ومرامان يجعل اشارات امام الملحدين ابن سينا مكان القرآن فلم يقدر على ذلك فقال هي قرآن الخواص وذاك قرآن العوام ورام تغيير الصلوٰة وجعلها صلوتين فلم يتم له الامر وتعلم السحر في اخر الامر فكان ساحرا يعبد الاصنام

وصارع محمد الشهرستاني المتوفى سنة ٥٤٨ه ابن سينا في كتابه سماه المصارعة ابطل فيه قوله بقدم العالم وانكار المعاد ونفي علم الرب تعالى وقدرته وخلقه للعالم فقام له نصير الالحاد وقعد ونقضه بكتاب سماه مصارعة المصارعة و وقفنا على الكتابين نضر فيه ان الله تعالى لم يخلق السموٰت والارض في ستة ايام وانه لا يعلم شيئا وانه لا يفعل شيئا بقدرته واختياره و لا يبعث من في القبور .

وبالجملة فكان هذا الملحد هو واتباعه من الملحدين الكافرين بالله و ملئكته وكتبه ورسله واليوم الاخر .

ثم نجى تلامذته من بعده كابن المطهر الحلي الشيعي صنف منهاج الكرامة في اثبات الامامة . وفتح الله الشيرازي الشيعي الذي دخل الهند بمصنفات المتاخرين كالدواني والصدر الشيرازي ومرزا جان فادخلها في الدرس وتلقتها العلماء بالقبول . ثم نشاء منهم في الهند كمحمد الله بن شكر الله السندیلي الشيعي شارح السلم المتوفى سنة ١١٦٠ وغيره

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

ومن عقائدهم الباطلة الانكار من الملئكة والشياطين ويقولون انها صفات النفس

ومنها الانكار من الوحي ويقولون ان الله لم يكلم موسى ولا ناداه بل حصل ذلك لموسى بحبر والفيض ويقولون ان للانسان اذا فرغ قلبه من كل خاطر فينزل عليه ذلك الفيض من العقل الفعال لان العلوم عندهم منقوش في النفس الفلكية ويسمون ذلك اللوح المحفوظ

ومنها قولهم ان العقل الفعال مدبر للعالم والله سبحانه لا يعلم بذلك ولا هو خالق لانه واحد ولا يصدر منه الا الواحد

ومنها قولهم ان الله سبحانه واحد لا يصدر منه الا الواحد

ومنها ان النبي صلى الله عليه وسلم يعلم الغيب لصفاء خاطره فان الكل منقوش على اللوح المحفوظ.

ومنها قولهم ان النبوة مكتسبة تحصل من ثلث خصال

ومنها ان جزاء الاعمال انما هي صفاء قلب لتستعد للعلوم وتكون مع العقول المجردة

ومنها تسميتهم الملائكة عقولا مجردة مدبرة للعالم عند من يتاول في الفاظ الشريعة ولا ينكر من الملئكة.

ومنها اعتقادهم بالسحر وعبادة الكواكب معتقدين على ان منها تصدر الافعال البديعة والاعمال العجيبة.

ومنها انهم يقربون الى الجن والشياطين والنجوم بالقرابين من حيوان ناطق وغير ناطق والعزائم.

ولهم في ذلك مصنفات كما صنف في ذلك ابو معشر وعثمان بن ابي رصافه وخلف بن يوسف الدستميساني وحماد بن مرة صاحب كتاب التماثيل والحريري الفضل بن سهل له كتاب الاحلولات والربوطات وابن وحشية احمد بن علي بن المختار صاحب التصانيف في السحر والطلسمات والاسرار وكتاب اسرار الكواكب وكتاب القرابين وكتاب الاصنام وغيرهم.

ثم الف في الاسلام على هذا النهج البوني صاحب شمس المعارف الكبرى وغيره

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

وابتلی بعذاب المرض المتصوفۃ واصحاب التوھم والخیال من طلبۃ الجہال

ومنہا ان اللہ تعالیٰ لا یقدر علی ان یغیر العالم بل العالم فیض فاض عنہ بغیر مشیئتہ وقدرتہ وعلمہ۔

ومنہا انہم تاولوا فی الشریعۃ تاویلا باطلا فقالوا ان اللوح النفس الکلیۃ والقلم العقل الفعال وغیر ذلک۔

الصلوٰۃ عندھم تضرع الی فلک القمر

ومنہا انہم تاولوا فی عبادات الشریعۃ کما قال ابن سینا فی رسالۃ ماھیۃ الصلوٰۃ فان حقیقۃ الصلوٰۃ علم اللہ سبحنہ وتعالیٰ بوحدانیتہ ووجوب وجودہ وتنزیہ ذاتہ وتقدیس صفاتہ فی سوانح الاخلاص فی صلوٰتہ

فاعلم ان الصلوٰۃ منقسمۃ الی قسمین قسم منہا ظاھر وھو الریاضی ویتعلق بالظاھر وقسم منہا باطن وھو الحقیقی ویلزم الباطن

والقسم الظاھر الریاضی مربوط بالاجسام ویجری مجری السیاسات للابدان لا نتظام امرھا والمراد ان الظاھر الریاضی تضرع واشتیاق من ھذا الجسم الی فلک القمر فانہ مرجع الموجودات متصرف فی المخلوقات

والقسم الباطن الحقیقی تضرع الی ربہ بالنفس الناطقۃ من غیر اشارۃ بجہۃ ولا اختلاط بہیئت والامر العقلی والفیض القدسی ینزل من سماء القضاء الی حیز النفس الناطقۃ بھذہ الصلوٰۃ ویکلف بھذا التعبد من غیر تعب بدنی ولا تکلیف انسانی۔ انتہی

وھذہ الرسالۃ طبعت ضمن مجموعۃ رسائل بلیدن سنۃ ۱۸۹۴ اولہا الحمد للہ الذی خص الانسان باشرف الخطاب۔

ومنہا انہم جعلوا غایۃ العبادات کمال النفس فی العلم فقط حتی یصیر الانسان عالما معقولا مواز یا للعالم الموجود فقالوا سعادۃ النفس ان تشہد اللہ وترلہ وتشبہ الرب تعالیٰ۔ والقرآن حملہ من ابطال ان یکون فی المخلوقات ما یشبہہ احدا۔ قال تعالیٰ فلا تجعلوا للہ اندادا وانتم تعلمون ○ ومن الناس من یتخذ من دون اللہ اندادا یحبونہم کحب اللہ۔ فھؤلاء جعلوا المخلوق مثل الخالق

ومنہا انہم یقولون لا سبیل لنا الی الوصول الی اللہ تعالیٰ الا بالوسائط فنحن

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

نتقرب الی اللہ تعالیٰ بتوسط الروحانیات وھم الروحانیون المقدسون عن المواد الجسمانیۃ وعن القوی الجسدانیۃ فیجب علینا ان نطھر نفوسنا عن الاخلاق الرذیلۃ والعقائد الردیۃ ولا یحصل ذلک الا بالاستمداد من جھۃ الروحانیات.

فلذلک انھم یتضرعون الی المجردات ویبتھلون الیھم بانواع القربات من العزائم والمبخورات ویقولون فیحصل لنفوسنا استعداد واستمداد من غیر واسطۃ الرسل. فناخذ من المعدن الذی اخذت منہ الرسل.

الشفاعۃ عند المشرکین والصابئین

قال الحافظ الامام ابن تیمیۃ رحمہ اللہ تعالیٰ واما الفلاسفۃ القائلون بقدم العالم فالشفاعۃ عندھم ان یفیض علی المستشفع من الشفیع ما یقصدہ من غیر قصد الشفیع ولا سؤال منہ کما ینعکس شعاع الشمس من المراۃ علی الحائط وقد ذکر ذلک ابن سینا ومن تلقی منہ کصاحب الکتب المضنون بھا علی غیر اھلھا. ومن اخذ عنہ

وھذا الشرک اعظم من شرک مشرکی العرب والنصاری ونحوھم فان اولئک کانوا یقولون صانع العالم فاعل مختار وان الصانع یسئلہ ویدعوہ لکن یثبتون شفاعۃ بغیر اذنہ وشفاعۃ لا لیس لہ شفاعۃ ویعبدون الشافع ویسالونہ من دون اللہ ویصورون علی تمثالہ صورۃ یعبدونھا. وکانت الشیاطین تدخل فی تلک الاصنام وتکلمھم وتتراءی للسدنۃ احیانا کما یوجد ذلک فی ھذا الزمان فی مواضع کثیرۃ انتھی (کتاب الرد علی المنطقیین ص ۳۰۶).

الشفاعۃ توجہ الموتی والارواح العالیۃ

وقال الحافظ فکیف یشرک ھؤلاء الفلاسفۃ وما یسبقونہ من الشفاعۃ فانھم یجوزون دعاء الجواھر العلویۃ الشمس والقمر والکواکب وکذلک الارواح التی یسمونھا العقول والنفوس ویسمیھا من انتسب الی اھل الملل الملئکۃ. وھؤلاء المشرکون قد تنزل علیھم ارواح تقضی بعض مطالبھم وتخبرھم ببعض الامور

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

وهم لا يميزون بين الملئكة والجن بل قد يسمون الجميع ملائكة وارواحا ويقولون روحانية الشمس . روحانية عطارد . روحانية الزهرة وهي الشيطن والشيطنية التي تضل من اشرك بها كما ان كنفس الاصنام وهي التماثيل المصنوعة على اسم الوثن من الانبياء والصالحين او على اسم كوكب من الكواكب او روح من الارواح . و الاصنام ايضا لها شياطين تدخل فيها وتكلم احيانا بعض المشركين وقد تتراءا احيانا خيرتها بعض الناس من السدنة وغيرهم ص۵۳۵

و المشركون من الفلاسفة القائلين بقدم العالم هم اعظم شركا وما يدعونه من الشفاعة عند الله هم اعظم كفرا من مشركي العرب فانهم لا يقولون ان الشفيع يسأل الله والله يجيب دعوته كما يقوله المشركون الذين يقولون ان الله خالق بقدرته . و مشيئته فان هؤلاء عندهم انه لا يعلم الجزئيات ولا يحدث شيئا بمشيئته وقدرته وانما الحادث عنه فيقولون اذا توجه الداعي الى من يدعوه كتوجهه الى الموتى عند قبورهم وغير قبورهم وتوجهه الى الارواح العالية فانه يفيض عليهم ما يفيض من ذلك المعظم الذي دعاه واستغاث به وخضع له من غير فعل ذلك الشفيع ولا سؤال منه لله تعالى كما يفيض شعاع الشمس على ما يقابلها من الاجسام الصيقلة كالمرآة وغيرها ثم ينعكس الشعاع من ذلك الجسم الصيقل الى حائط او ماء . وهذا قد ذكره غير واحد من هؤلاء كابن سينا ومن اتبعه كصاحب الكتب المضنون بها وغيره ص۵۳۶ كتاب الرد)

و التقرب الى الله سبحانه انما تكون بالاعمال الصالحة كما قال المفسرون في قوله تعالى وابتغوا اليه الوسيلة قال ابن عباس رضي الله عنهما بمعنى الحاجة وقيل بما يتقرب اليه بالاعمال المرضي عنده . وقد فسر بالاعمال الصالحة في حديث الثلثة الذين اووا الى الغار حتى اطبق عليهم الصخرة .

و التقرب بالوسائط من العباد او انه لا يتقرب اليه بدون واسطة قياسا على الملوك من عقائد المشركين وافعالهم كما قال الامام المشاء ولي الله رحمه الله في قول الكبير . وهكذا في مجموعة الرسائل والمسائل للحافظ ابن تيمية ص۵۳۵ و هكذا اجاب الامام الرازي في تفسيره

و منها انهم يقولون ان الكتب المنزلة فيض فائض من العقل الفعال

و منها انهم يقولون ان النبوة مكتسبة ينبغي لها ثلث خصائص احدها قوة الحدس بحيث يدرك الحد الاوسط بسرعة ثانيها قوة التخيل بحيث ينطبع فيه اشكال

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

نورانیۃ تخاطبہ ویسمع وثالثہا قوۃ انسانیۃ یوحی الی ھیولی العالم وھذا یکون بتجرد النفس عن العلائق واتصالہا بالمفارقات والنفوس المجردۃ

فصل فی ذم المنطق والکلام واختلاف الفلاسفۃ فیما بینھم

وقد شنع الائمۃ والسلف علی کلام المبتدعین الذین خالفوا الکتاب والسنۃ لکن لفظ کلام مجمل لم یعرف کثیر من الناس الفرق بین الکلام الذی ذمّوہ وغیرہ .

فمن الناس من یظن انہم ذموا کلام القدریۃ فقط کما ذکرہ البیہقی وابن عساکر فی تفسیر کلام الشافعی رحمہ اللہ ولیس کذلک فان الامام الشافعی رحمہ اللہ قد انکر کلام الجہمیۃ کلام حفص الفرد وامثالہ

وکذلک الامام احمد رحمہ اللہ ناظر الجہمیۃ وردّ علیہم مثل ابی عیسی محمد بن عیسی برغوث صاحب حسین النجار

وطائفۃ ظنت ان الکلام الذی ذمہ السلف ھو مطلق النظر والاحتجاج والمناظرۃ .

وھذا من ابعد الناس فہما وتدبرا فی القرآن ویؤولون الآیات الواردۃ ویقولون نسختہا آیۃ السیف . وکذلک یؤولون الآیات الواردۃ فی مناظرات الانبیاء اقوامہم و احتجاجہم علیہم وھی کثیرۃ کقولہ تعالی قالوا یا نوح قد جادلتنا فاکثرت جدالنا وذکر محاجۃ ابراھیم للکافرین وحاجّہ قومہ قال اتحاجّونّی فی اللہ وقد ھدان الی قولہ تعالی وتلک حجتنا اتیناھا ابراھیم علی قومہ وقولہ تعالی ولا تجادلوا اھل الکتاب الا بالتی ھی احسن وجادلہم بالتی ھی احسن

فلیس فی القرآن ما ینسخہا . ولکن بعض الناس یظن ان من المجادلۃ ترک الجہاد بالسیف . وکل ما کان متضمنا لترک الجہاد والمامور بہ فہو منسوخ بآیات السیف . والجہاد والمجادلۃ قد تکون مع اہل الذمۃ والہدنۃ والامان ومن لا یجوز قتالہ بالسیف . وقد تکون فی ابتداء الدعوۃ کما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یجاہد الکفار بالقرآن . وقد تکون لبیان الحق وشفاء القلوب من الشبہ مع من یطلب الاستہداء والبیان .

فالکلام المذموم الذی یخالف نصوص الکتاب والسنۃ وابتدعوہ فی الدین من الآراء والاقوال الکاسدۃ وھذا کقولہم فی تجرد الواجب تعالی واثبات الہیولی

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

وبالعکس کما ذکرنا سابقا عن الامام الشہید رح۔ فما اورد فی اثبات الصانع اثبات لہ بحدوث الاجسام وان علمہ لبسیط وانہ لایعلم الجزئیات بالطریق الجزئی وغیر ذلک فھذا من الکلام المذموم بل لیس عندھم دلیل یشفی علیلا ولا یروی غلیلا فی اثبات النبوۃ والمعاد وانھم معترفون بذلک واخرامرھم الحیرۃ والدھشۃ والاضطراب کما ستقف علی کلام الامام الرازی ان شاء اللہ تعالیٰ۔

وقال الامام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ فی خطبۃ مصنفہ الذی صنفہ فی محبسہ فی الرد علی الزنادقۃ والجھمیۃ فیما شکت فیہ من متشابہ القرآن وتأولتہ علی غیر تاویلہ قال الحمد للہ الذی جعل فی کل زمان فترۃ من الرسل بقایا من اھل العلم یدعون من ضل الی الھدیٰ ویصبرون منھم علی الاذیٰ یحیون بکتاب اللہ الموتیٰ ویبصرون بنور اللہ اھل الضلالۃ والعمیٰ۔ فکم من قتیل لابلیس قد احیوہ وکم من قائلہ ضال قد ھدوہ فما احسن اثرھم علی الناس وما اقبح اثر الناس علیھم ینفون عن کتاب اللہ تحریف الغالین وانتحال المبطلین وتاویل الجاھلین الذین عقدوا الویۃ الحیرۃ واطلقوا عنان الفتنۃ فھم مختلفون فی الکتاب مخالفون للکتاب متفقون علی مفارقۃ الکتاب یقولون علی اللہ وفی اللہ وفی کتاب اللہ بغیر علم یتکلمون بالمتشابہ من الکلام ویخدعون جھال الناس بما یلبسون علیھم انتھی

الفلاسفۃ فرق شتی

وھم علی خیالات متفرقۃ واصول متناقضۃ فیما بینھم بعد انھم کلھم یطعنون فی دین الاسلام واصولہ۔

فمنھم اصحاب الرواق واصحاب الظلۃ والمشاؤن وھم شیعۃ ارسطو وفلسفتھم ھی الدائرۃ الیوم بین الناس وھی التی یحکیھا ابن سینا والفارابی وابن الخطیب الری وغیرھم۔

ومنھم الفیثاغوریۃ والافلاطونیۃ

ولا تکاد تجد اثنین متفقین علی رأی واحد بل قد تلاعب بھم الشیطٰن کتلاعب الصبیان بالکرۃ۔ ومقالاتھم اکثر من ان نذکرھا علی التفصیل۔

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

ظهور الفلاسفة تقدمة للابتلاء على اهل السنة وهلاك البلاد

وانت اذا طالعت الاخبار المتقدمة فی العصور السابقة رأیت فیها ان البلاء علی اهل السنة ماجاءت الا من قبل هذه الفرق الطاغیة بل فی قرون الماضیة قد ابتلی المسلمون منهم بالمحن والفتنة۔

فانظر الی الامام المعطلین رئیس الصابئین مقدام الجاحدین نصفات الرب تعالی نمرود بن کوش بن سام بن نوح۔ حیث قال اَنَا اُحیِیْ وَاُمِیْتُ کیف اضرم نارا والقی فیها خلیلاً حتی جعلها الله بردًا وسلامًا علی ابراهیم

وهذا الطاغی المتمرد فرعون منکر الاله الواحد کیف تمرد وطغی وعذب بنی اسرائیل بانواع البلایا وشکوا منه الی موسی علیه السلام قالوا اُوْذِیْنَا مِنْ قبل ان تاتینا فاخذه الله بالعذاب الاخرة والاولی۔

ولما اقبل بنو اسرائیل بعد وفاة موسی علیه السلام علی علوم المعطلة وقدموها علی نصوص التوراة فسلط الله علیهم من الذل فازال ملکهم وسرهم من اوطانهم وسبی ذراریهم سنة الله التی قد خلت فی عباده فلما رجعوا وقالوا اقبل الله علیهم۔ وبعث لهم طالوت ملکًا وقتل داؤد جالوت واتاه الله الکتاب والملک والحکمة قال تعالی وکان حقا علینا نصر المؤمنین۔

وکذلک النصاری لما تعوضوا عن کتاب الله بکلام الملاحدة والفلاسفة سلطت علیهم اعداءهم۔

وکذلک لما ظهرت الفلسفة ببلاد المغرب فاستولت النصاری علیهم واصارهم رعیة وخرب بلادهم ومدارسهم ولم تزل العیون باکیة علی الاندلس وقرطبة ومساجدها وذخائر العلوم مدفونة فی قعرها فتلک بیوتهم خاویة بما ظلموا وبئر معطلة وقصر مشید۔

واستولت عساکر التتار فابادوا اکثر البلاد الشرقیة واستولوا علیها ومزقوا الکتب العلمیة وحرقوها والقوها فی الدجلة ماسودت منها ماءها وذلک لما اشتغل اهل العراق بالفلسفة وعلوم اهل الالحاد وکذلک سلطت القرامطة الباطنیة فکم قتلوا من الحجاج والعلماء والمحدثین۔

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

ثم انظر الی البخار او الهند لم ینفعهم کثرتهم ومدارسهم والوف من الطلبة و العلماء فانقلب علیهم الزمان وفروا من الاوطان وترکوا النساء والذراری والاولاد وما ذاک الا لترکهم الدین ورضاء الرحمٰن ما یشجع به المرء ویورثه الجراءة والایمان فجبنوا وتفشلوا وذهب ریحهم وذلک لقلة اصحاب السنة والقرآن

وقد سری هذا الداء فی الباکستان یاخذون هذه العلوم ویحوزون الاموال من الفنادا لاشاعتها والله یهدی من یشاء الی صراط مستقیم

فصل فی تحریم المنطق واقوال الائمة فی ذلک

فن المنطق حق مذموم یحرم الاشتغال ببعض ما فیه علی القول بالهیولی الذی هو کفر یجر الی الفلسفة والزندقة ولیس له ثمرة دینیة بل ولا دنیویة اصلا. نص علی جمیع ما ذکر ائمة الدین وعلماء الشریعة

فاول من نص علی ذلک الشافعی رحمه الله

ونص علیه اصحاب امام الحرمین والغزالی رح فی اخر امره وابن الصباغ صاحب الشامل وابن القشیری

ونص علیه ایضا المقدسی والعابد بن یونس وحفیده والسلفی وابن مندة وابن عساکر وابن الاثیر وابن الصلاح وابن عبد السلام وابو شامه والنووی و ابن دقیق العید والبرهان الجعبری وابو حیان والشرف الدمیاطی والذهبی و المکوی والاسنوی والاوزاعی والولی العراقی والشرف بن المقری. وافتی به شیخنا قاضی والقضاة شرف الدین المناوی

ونص علیه من ائمة المالکیة ابن ابی زید المالکی صاحب الرسالة والقاضی ابوبکر بن العربی وابوبکر الطرطوسی وابن الولید الباجی وابو طالب المکی صاحب القوت وابو الحسن بن الحصاری وابو عامر بن الربیع وابو الحسن بن الجبب و ابو المنیر وابن رشید وابن حمزة وعامة اهل المغرب.

ونص علیه من ائمة الحنفیة ابو سعید الشیرازی والسراج القزوینی و

لہ قال الامام الغزالی رحمہ اللہ والی التحریم ذہب الشافعی ومالک واحمد بن حنبل وسفیان وجمیع اہل الحدیث من المسلمات ۱۲ احیاء العلوم ج ۱ ص ۹۴ . منہ غفر اللہ لہ ولوالدیہ ولجمیع الموحدین. امین

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

وانحرفی دون کتابا فی تحریمه

• نص علیہ من ائمۃ الحنابلۃ ابن الجوزی وسعید الدین الحارثی وشیخ الاسلام التقی بن تیمیۃ. وألف فی ذمہ انتھی ھدایۃ السائل ص۱۲۸ من قول المشرق فی ذم المنطق.

وقال العلامۃ ابن القیم واما المنطق فلو کان علما صحیحا کان غایتہ ان یکون کالمساحۃ والھندستہ ونحوھما فکیف وباطلہ اضعاف ضعفہ وفسادہ و تناقض اصولہ واختلاف مبانیہ توجب مراعاتھا الذھن ان یزیغ فی فکرہ ولا یؤمن بھذا الا من قد عرفہ وعرف فسادہ وتناقضہ ومناقضہ کثیرمنہ للعقل الصریح. و اخبر بعض من کان قد قرأہ وعنی بہ انہ لم یزل متعجبا من فساد اصولہ وقواعدہ و مبانیہ لصریح المعقول وتضمنھا لدعاوی محضۃ غیر مدلول علیھا وتفریقہ بین متساویین وجمعہ بین مختلفین فیحکم علی الشیٔ بحکم وعلی نظیرہ بضد ذلک الحکم او یحکم علی الشیٔ بحکم ثم یعلم علی مضادہ او مناقضہ بہ قال الی ان سألت بعض رؤسائہ وشیوخ اھلہ عن شیٔ من ذلک فافکرفیہ ثم قال ھذا علم قد صقلتہ الاذھان ومرت علیہ من عھد القرون الاوائل او کما قال فینبغی ان نتسلمہ من اھلہ وکان ھذا من افضل ما رأیت فی المنطق قال الی ان وقفت علی رد متکلمی الاسلام علیہ وتبیین فسادہ وتناقضہ ووقفت علی مصنف لابی سعید السیرافی النحوی فی ذلک وعلی رد کثیر من اھل الکلام والعربیۃ علیھم کالقاضی ابی بکر بن الطیب والقاضی عبد الجبار والجبائی وابنہ وابی المعالی وابی القاسم الانصاری وخلق لا یحصون الی ان قال وھذا الشافعی واحمد وسائر ائمۃ الاسلام وتصانیفھم وسائر ائمۃ العربیہ وتصانیفھم وائمۃ التفسیر وتصانیفھم لمن نظر فیھا ھل راعوا فیھا حدود المنطق واوضاعہ وھل صح لھم علمھم بدونہ ام لا. بل ھم کانوا اجل قدرا واعظم عقولا من ان یشغلوا افکارھم بھذیان المنطقیین وما دخل المنطق علی علم الا افسدہ وغیر اوضاعہ وشوش قواعدہ (مفتاح دار السعادۃ ص۱۲۷)

وقال الامام ولی اللہ وایاک والالتفات الی اقوام یسمون بالمتفلسفۃ واولئک قد اضلھم اللہ علی علم وحسبھم فی مدرکتھم فلا یستطیعون عنھا محیصا انتھی خیر الکثیر ص۱۳۰)

قال السیوطی فی عقود الجمان لانا معشر اھل السنۃ لا ننجس تصانیفنا بقذر المنطق الذی اقفت اکثر المعتبرین خصوصا المحدثین والفقھاء من کل المذاھب

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

خصوصا الشافعیۃ واھل المغرب علی تحریمہ والتغلیظ علی المشتغلین بہ واھانتھم وعقوبتھم

وقد جمعت فی ذلک تالیفا نقلت فیہ کلام الائمۃ فی الحط علیہ وھو کتاب مھم وقد نص علیہ ائمۃ الحدیث کالسلفی والذھبی وابن رشید علی عدم قبول روایۃ المشتغل بہ وقد ترکت الاخذ عن جماعۃ لذلک وباللہ التوفیق انتہی ص ۲۹

وقال الذھبیؒ فما ظنک بعلم المنطق والجدل وحکمۃ الاوائل التی تسلب الایمان وتورث الشکوک والحیرۃ التی لم تکن واللہ من علم الصحابۃ والتابعین ولا من علم الاوزاعی والثوری ومالک وابی حنیفۃ وابن ابی ذئب وشعبۃ ولا واللہ فیھا امن المبارک ولا ابو یوسف القائل من طلب الدین بالکلام تزندق ولا وکیع ولا ابن مھدی ولا ابن وھب ولا الشافعیؒ ولا ابن عفان ولا ابو عبیدۃ ولا ابن المدینی ولا احمد ولا ابو داؤد وابو ثور والمزنی والبخاری ومسلم والنسائی وابن خزیمۃ وابن شریح وابن المنذر وامثالھم بل کانت علومھم القرآن والحدیث والفقہ والنحو وما اشبہ ذلک انتہی تذکرۃ الحفاظ ص ۱۹۲ وھدایۃ السائل ص ۵۲۱

قال الحافظ الامام ابن تیمیۃ رحمہ وصار وا یعظمون امر الحدود ویدعون انھم ھم المحققون لذلک وان ما یذکرہ غیرھم من الحدود انما ھی لفظیۃ لا تفید تعریف الماھیۃ والحقیقۃ بخلاف حدودھم ویسلکون الطرق الصعبۃ الطویلۃ والعبارات المتکلفۃ الھائلۃ ولیس لذلک فائدۃ الا تضییع الزمان واتعاب الاذھان وکثرۃ الھذیان ودعوی التحقیق بالکذب والبھتان وشغل النفوس بما لا ینفعھا بل قد یضلھا عما لا بد لھا منہ واثبات الجھل الذی ھو اصل النفاق فی القلوب وان ادعوا انہ اصل المعرفۃ والتحقیق

وھذا من توابع الکلام الذی کان السلف ینھون عنہ وان کان الذی نھوا عنہ خیرا من ھذا واحسن اذ ھو کلام فی ادلۃ واحکام ولکن قد جاء المتکلمین فی اصول ان یخوضوا فی الحدود علی طریقۃ المتکلمین کما دخل فی ذلک متاخروھم الذین یظنون ذلک من التحقیق وانما ھو زیغ عن سواء الطریق ولھذا لما کانت ھذہ الحدود ونحوھا لا تفید الانسان علما لم یکن عندہ وانما تفیدہ کثرۃ کلام سموھم اھل الکلام۔ وھذا العمری فی الحدود التی لیس فیھا باطل۔ فاما حدود المنطقیین التی یتعرفون انھم یصورون بھا الحقائق فانھا باطلۃ یجمعون بھا بین المختلفین

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

ویفرقون بین المتماثلین (ص۳۲ کتاب الرد علی المنطقیین)

وفی الفتاوی الھندیۃ تعلم الکلام النظر فیہ والمناظرۃ فیہ وراء قدر الحاجۃ مکروہ انتہیٰ۔

وقال فیہ قال الشیخ الامام صدر الاسلام ابو الیسر نظرتُ فی الکتب التی صنفھا المتقدمون فی علم التوحید فوجدت بعضھا للفلاسفۃ مثل اسحٰق الکندی والاسقرائی وامثالھما۔ وذلک کلہ خارج عن الدین المستقیم زائغ عن الطریق القویم فلا یجوز النظر فی تلک الکتب ولا یجوز امساکھا فانھا مشحونۃ من الشرک والضلال۔

قال ووجدت ایضا تصانیف کثیرۃ فی ھذا الفن للمعتزلۃ مثل عبد الجبار الرازی والجبائی والکعبی والنظام وغیرھم فلا یجوز امساک تلک الکتب والنظر فیھا کیلا تحدث الشکوک ولا یتمکن الوھن فی العقائد انتھیٰ ص۳۷۵ مطبوعہ ثانیہ امیریہ مصر

وفیہ ومن العلوم المذمومۃ علوم الفلاسفۃ فلا یجوز قراءتھا لمن لم یکن متبحرا فی العلوم وسائر الحجج علیھم وحل شبھاتھم والخروج عن اشکالاتھم ص۳۷۵

قال علی القاری رح واما ما وقع من کراھۃ اکثر السلف وجمع من الخلف ومنعھم من علم الکلام وما یتبعہ من المنطق وما یقرب بہ من الحرام حتی قال الامام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ لبشر المریسی العلم الکلام ھو الجھل والجھل بہ ھو العلم وکانہ اراد بالجھل بہ اعتقاد عدم صحتہ فان ذلک علم نافع او اراد بہ الاعراض عنہ وترک الالتفات الی اعتبارہ فان ذلک یھون علی الرجل وعقلہ فیکون عاما بھذا الاعتبار

وعنہ ایضا انہ من طلب العلم بالکلام تزندق ومن طلب المال بالکیمیاء افلس ومن طلب غریب الحدیث فقد کذب۔ وقال الامام الشافعی رح حکمی فی اھل الکلام ان یضربوا بالجلود والجرید والنعال ویطاف بھم فی العشائر والقبائل ویقال ھذا جزاء من ترک الکتاب والسنۃ واقبل علی کلام اھل البدعۃ وقال ایضا

کل العلوم سوی القرآن مشغلۃ	الا الحدیث والا الفقہ فی الدین
العلم ما کان فیہ قال حدثنا	وما سوی ذاک وسواس الشیاطین

ومن کلامہ ایضا لان یلقی اللہ العبد بکل ذنب سوی الشرک خیر لہ من ان یلقیہ بشیء من علم الکلام۔ وقال لقد اطلعت من اھل الکلام علی شیء ما ظننت مسلما

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

بقولہ ۔ وذکر اصحابنا فی الفتاوی انہ لو اوصی لعلماء بلدہ لا یدخلون المتکلمین ۔ ولو اوصی لاسنان ان یوقف من کتبہ ما ھو من کتب العلم فافق السلف ان یباع ما فیھا من کتب الکلام ۔ ذکر ذلک بمعناہ فی الفتاوی الظھیریۃ وھو کلام مستحسن عند ارباب الحقول اذ کیف یرام الوصول الی علم الاصول بغیر اتباع ما جاء بہ الرسول

ثم قال وقد قال شیخ مشائخنا الجلال السیوطی انہ یحرم علوم الفلسفۃ کالمنطق لاجماع السلف واکثر المفسرین المعتبرین من الخلف وممن صرح بذلک ابن الصلاح و النووی وخلق لا یحصون ۔ وقد جمعت فی تحریمہ کتابا نقلت فیہ نصوص الائمۃ فی الحط علیہ

وذکر الحافظ سراج الدین القزوینی من الحنفیۃ فی کتاب الفہ فی تحریمہ ان الخزانی رجع الی تحریمہ بعد ثنائہ علیہ فی اول المنتقی وجزم السلفی من اصحابنا وابن رشد من المالکیۃ بان المشتغل بہ لا تقبل روایتہ (انتہی شرح فقہ اکبر ص)

نبذۃ من کلام المتکلمین وحیرتھم

قال شیخ الاسلام الامام الغزالی قد حصر اھل العلم الالھی فی اربعۃ اصناف فی الفلاسفۃ والباطنیۃ والمتکلمین والصوفیۃ فلم یعرف مقالات اھل الحدیث والسنۃ ولا مقالات الفقہاء ولا مقالات الائمۃ الصوفیۃ بل ذکر عنھم الجدل وذکر عن بعضھم اعتقادا یخالفھم فیہ ائمتھم والقشیری اعلم باقوال الصوفیۃ ومع ھذا لم یذکر اقوال ائمتھم ۔

وابو طالب اعلم منھما باقوال الصوفیۃ ومع ھذا فلم یعرف مقالۃ الاکابر کالفضیل بن عیاض ونحوہ

وابو الولید بن رشد الحفید حصر اھل العلم الالھی فی ثلثۃ فی الحشویۃ والباطنیۃ والاشعریۃ ۔ والباطنیۃ عندہ یدخل فیھم الباطنیۃ الصوفیۃ وباطنیۃ الفلاسفۃ ۔ ومن ھھنا دخل ابن سبعین وابن عربی فاخذوا مذھب الفلاسفۃ وادخلوھا فی التصوف وابو حامد یدخل فی بعض ھذا فان ابن سینا تکلم فی مقالات العارفین بتصوف فاسد

ثم ان ھؤلاء لما لم یجدوا الصحابۃ والتابعین تکلموا بمثل کلامھم بل ولا

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

خاخیرا انه لم یجد الا حائرا شاکا مرتابا او من اعتقد ثم رد مما تبین له خطؤه فالاول فی الجهل البسیط کظلمات بعضها فوق بعض اذا اخرج یده لم یکد یراها وهذا داخل فی الجهل المرکب ثم تبین له انه جهل فندم ولهذا تجده فی المسائل بین کوا قوال الفرق وحججها ولا یکاد یرجح شیئا للحیرة

وکن لک الامدی الغالب علیه الوقف والحیرة والرازی تجد فی الکتاب الواحد بل فی الموضع الواحد منه ینصر قولا وفی موضع اخر ینصر ضده ومن کتاب اخر ینقضه ولهذا لم یستقر امره علی الحیرة والشک.

وبالجملة هذه العلوم تزید المرء شکا وحیرة وضلالا فالویل لمن صرف العمر فیه واکب علیه وعد نفسه من العلماء مع الجهل والبعد عن الکتاب والسنة.

وسوف تری اذا انکشف الغبار	افرس تحت رجلک ام حمار
فالعلم قال الله قال رسوله	قال الصحابة هم اولوا العرفان
ما العلم نصبک للخلاف سفاهة	بین الرسول وبین رأی فلان

قال تعالی فمن تبع هدای فلا یضل ولا یشقی وقال تعالی قل بفضل الله وبرحمته فبذلک فلیفرحوا هو خیر مما یجمعون ○



Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

نقل ذلك عن النبي صلى الله عليه وسلم سار منهم من يقولون كانوا بالجهاد عن هذا الباب وانهم هم حققوا مالم يحققه الصحابة. ويقولون ايضا ان الرسول لم يعلمهم هذا لئلا يشتغلوا به عن الجهاد فانه كان محتاجا اليهم فى الجهاد (انتهى النبوات ص۱۵)

والامام الرازى قال فى اخر عمره فى كتابه اقسام اللذات لقد تأملت الطرق الكلامية والمناهج الفلسفة فما رأيتها تشفى عليلا ولا تروى غليلا ورأيت اقرب الطرق طريقة القرآن اقرأ فى الاثبات الرحمن على العرش استوى (طه ن۲) اليه يصعد يصعد الكلم الطيب (فاطر ن۱) واقرأ فى النفى ليس كمثله شئ (شورى ن۱۱) ولا يحيطون به علما (طه ن۱۱)

ومن جرب مثل تجربتى عرف مثل معرفتى كذا فى الرد على المنطقيين ص۳۲۱ وكتاب النبوات ص۱۴۷ ومنهاج السنة ص۶۹ ج۳)

وقال فى هذا الكتاب الامام الرازى لما ذكر ان هذا العلم اشرف العلوم وانه ثلث مقامات العلم بالذات والصفات والافعال وعلى كل مقام عقدة فعلم الذات عليه عقدة هل الوجود هو الماهية او زائد عليه وعلم الصفات عليه عقدة هل الصفات زائدة على الذات امرلا. وعلم الافعال عليه عقدة هل الفعل مقارن للذات او متأخر عنها ثم قال ومن الذى وصل الى هذا الباب او ذاق من هذا الشراب.

ثم انشد

نهاية اقدام العقول عقال	وأكثر سعى العالمين ضلال
وارواحنا فى وحشة من جسومنا	وحاصل دنيانا اذى ووبال
ولم نستفد من بحثنا طول عمرنا	سوى ان جمعنا فيه قال وقالوا

وكان ابن ابى الحديد من فضلاء الشيعة المعتزلة المتفلسفة وله اشعار فى هذا الباب

ميك يا اغلوطة الفكر	حار امرى وانقضى عمرى
سافرت فيك العقول فما	ربحت الا اذى السفر
فلحى الله الاولى زعموا	انك المعروف بالنظر
كذبوا ان الذى ذكروا	خارج عن قوة البشر

قال شيخ الاسلام ولذا اتجد ابا حامد مع فرط ذكائه وتالهه ومعرفته بالاحكام والكلام والفلسفة وسلوكه طريق الزهد والرياضة والتصوف ينتهى فى هذه المسائل الى الوقف ويحيل فى اخر امره على طريقة

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

ا هل ا فكشف وان كان بعد ذلك رجع الى طريقة اهل الحديث ومات وهو يشتغل في صحيح البخاري والحذاق يعلمون ان تلك الطريقة التي يحيل عليها لا توصل الى المطلوب ولهذا لما يثني على قول النفاة من سلك هذا الطريق كابن عربي وابن سبعين وابن الفارض وصاحب خلع النعلين والتلمساني وامثالهم وصلوا الى ما يعلم فساده بالعقل والدين مع دعواهم انهم ائمة المحققين ولهذا تجد ابا حامد في مناظرته للفلاسفة انما يبطل طريقهم ولا يثبت طريقة معينة بل هو كما قال نناظرهم (يعني مع كلام الاشعري تارة بكلام المعتزلة وتارة بكلام الكرامية وتارة بطريق الواقفة. وهذه الطريق هي الغالبة عليه في منتهى كلامه انتهى (صريح المعقول لصحيح المنقول ص ۱۹)

وقال الامام القاضي ابو بكر بن العربي تلميذ الامام الغزالي ان الامام ابا حامد مرض المستشفاء وقال شيخنا ابو حامد دخل بطن الفلاسفة ثم اراد ان يخرج منهم فما قدر وقال

يوبئنا الى الله من معشر	بهم مرض من كتاب الشفاء
وكم قلت يا قوم انتم على	شفا جرف من كتاب الشفاء
فلما استهانوا بتنبيهنا	رجعنا الى الله حتى كفى
فماتوا على دين رسطاليس	وعشنا على ملة المصطفى

قال ابن القيم وحسبك جهلا بالله تعالى واسمائه وصفاته وافعاله من يقول انه سبحانه وتعالى لو علم الموجودات لحقه الكلال والتعب واستكمل بغيره. وحسبك خذلانا وضلالا وعمى السير خلف هؤلاء واحسان الظن بهم وانهم اولوا العقول. وحسبك عجبا من جهلهم وضلالهم ما قالوه في سلسلة الموجودات وصدورها العالم عن العقول والنفوس الى انهوا صدور ذلك الى واحد من كل جهة لا علم له بما صدر عنه ولا قدرت له عليه ولا ارادة وانه لم يصدر عنه الا واحد. فذلك الصادر ان كان فيه كثرة بوجه ما خلق بطل ما اصلوه وان لم يكن فيه كثرة البتة لزم ان لا يصدر الا واحد مثله.

حتى كثرة الموجودات وتعددها يكذب هذا الرأي الذي هو ضحكة للعقلاء وسخرية لاولي الالباب مع ان هذا كله من تخليط ابن سينا وارادته تقريب هذا المذهب من الشرائع وشبهات. والا فالعلم الاول لم يثبت صانعا للعالم البتة فالرجل معطل مشرك جاحد للنبوات والمعاد لا مبدأ عنده ولا معاد ولا رسول

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

ولا کتاب۔ والرازی وفروخہ لا یعرفون من مذاہب الفلاسفۃ غیر طریقہ۔
ومذاہبہم وآراءہم کثیرۃ جدا قد حکاھا اصحاب المقالات کالاشعری فی المقالۃ الکبیرۃ وابی عیسی الوراق والحسن بن موسیٰ النوبختی وابو الولید بن رشد یحکی مذہب ارسطو غیر ما حکاہ ابن سینا ویغلطہ فی کثیر من المواضع
وکذلک ابو البرکات البغدادی یحکی نفس کلامہ غیر ما یحکیہ ابن سینا انتہی (الاغاثۃ ص ۲۶۳)

قال شیخ الاسلام ابن تیمیۃ رح وقد صنف المسلمون فی کشف اسرارھم وھتک استارھم کتبا کبارا وصغارا وجاھدوھم باللسان والید اذا کانوا احق بذلک من الیھود والنصاریٰ ولو لم یکن الا کتاب کشف الاسرار وھتک الاستار للقاضی ابی بکر محمد بن الطیب وکتاب عبد الجبار بن احمد وکتاب ابی حامد الغزالی "فضائح الباطنیۃ وفضائل المستظھریۃ"
وکلام ابی اسحٰق وکلام ابن فورک والقاضی ابی یعلیٰ وابن عقیل والشہرستانی وغیرھؤلاء مما یطول وصفہ انتہی (کتاب الرد ص ۱۴۳)

وفی منہاج السنۃ وکثیر منہم یترک الجمیع ویرجع الی دین العامۃ الذی علیہ العجائز والاعراب کما قال ابو المعالی دقت السباق لقد خضت البحر الخضم وخلیت اھل الاسلام وعلومھم ودخلت فی الذی نھونی عنہ والآن ان لم یتدارکنی ربی برحمتہ۔ فالویل لابن الجوینی وھا انا اذا مت علی ملۃ امی۔
وکذلک ابو حامد فی اخر عمرہ استقر امرہ علی الوقف والحیرۃ بعد ان نظر فیما کان عندہ من طرق النظار اھل الکلام والفلسفۃ وسلک ما تیسر لہ من طرق العبادۃ والریاضۃ والزھد وفی اخر عمرہ اشتغل بالحدیث بصحیح البخاری ومسلم (وقیل مات الغزالی وصحیح البخاری علی صدرہ)
وکذلک الشہرستانی مع انہ کان من اخبر ھؤلاء المتکلمین بالمقالات والاختلاف وصنف فیھا کتابہ المعروف بنہایۃ الاقدام فی علم الکلام وقال وقد اشار علی من اشارتہ غنم وطاعتہ حتم ان اذکر لہ من مشکلات الاصول ما اشکل علی ذوی العقول ولعلہ استسمن ذاورم ونفخ فی غیر ضرم

لعمری لقد طفت المعاھد کلھا	وسیرت طرفی بین تلک المعالم
فلم ار الا واضعا کف حائر	علی ذقن او قارعا سن نادم

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

باب

الامر بالمعروف والنہی عن المنکر

وجوبہ علی احاد الناس قال اللہ تعالیٰ ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینہون عن المنکر واولئک ہم المفلحون وقال تعالیٰ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنہون عن المنکر وتؤمنون باللہ ولو اٰمن اہل الکتاب لکان خیرا لہم منہم المؤمنون واکثرہم الفاسقون وقال تعالیٰ الذین ان مکناہم فی الارض اقاموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ وامروا بالمعروف ونہوا عن المنکر وللہ عاقبۃ الامور

والایات فی ذلک کثیرۃ

واما الاحادیث فروی مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من رأی منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذلک اضعف الایمان. وفی روایۃ ولیس وراء ذلک من الایمان حبۃ خردل. وہکذا رواہ عن ابی سعید الخدری رح

وروی الامام احمد عن حذیفۃ بن الیمان ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال والذی نفسی بیدہ لتأمرون بالمعروف وتنہون عن المنکر اولیوشکن اللہ ان یبعث علیکم عقابا من عندہ ثم لتدعنہ فلا یستجیب لکم رواہ الترمذی

روی مسلم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال ما من نبی بعثہ اللہ فی اُمۃ قبلی الا کان لہ فی امتہ حواریون واصحاب یاخذون بسنتہ ویقتدون بامرہ ثم انہا تخلف من بعدہم خلوف یقولون مالا یفعلون ویفعلون مالا یؤمنون فمن جاہدہم بیدہ فہو مؤمن ومن جاہدہم بلسانہ فہو مؤمن ومن جاہدہم بقلبہ فہو مؤمن لیس وراء ذلک من الایمان حبۃ خردل

وروی ابوداؤد والترمذی عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم افضل الجہاد کلمۃ عدل عند سلطان جائر وعند ابن ماجہ افضل الجہاد کلمۃ حق عند سلطان جائر وفی روایۃ ابی امامۃ عنہ کلمۃ حق تقال

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

عند سلطان جائر

وروی حذیفۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم انہ قال الاسلام ثمانیۃ اسہم الاسلام (ای الشہادتان) سہم والصلوٰۃ سہم والزکوٰۃ سہم والصوم سہم وحج البیت سہم والامر بالمعروف سہم والنہی عن المنکر سہم والجہاد فی سبیل اللہ سہم وقد خاب من لا سہم لہ رواہ البزار کذا فی الترغیب للمنذری۔

وروی الشیخان عن عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ بایعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی السمع والطاعۃ فی العسر والیسر والمنشط والمکرہ وعلی اثرۃ علینا وان لا ننازع الامر اہلہ الا ان تروا کفرا بواحا عندکم من اللہ فیہ برہان وعلی ان نقول الحق اینما کنا لا نخاف فی اللہ لومۃ لائم

قال شیخ الاسلام الحافظ بن تیمیۃ رحمہ اللہ تعالیٰ فی الحسبۃ واذا کان جماع الدین وجمیع الولایات ہو امر ونہی۔ فالامر الذی بعث اللہ بہ رسولہ ہو الامر بالمعروف والنہی الذی بعثہ بہ ہو النہی عن المنکر وہذا نعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم والمؤمنین کما قال تعالیٰ والمؤمنون والمؤمنات بعضہم اولیاء بعض یامرون بالمعروف وینہون عن المنکر۔ وہذا واجب علی کل مسلم قادر وہو فرض علی الکفایۃ وقد یصیر فرض عین علی القادر الذی لم یقم بہ غیرہ والقدرۃ ہو السلطان والولایۃ فقد وا السلطان اقدر من غیرہم وعلیہم من الوجوب ما لیس علی غیرہم فان مناط الوجوب ہو القدرۃ فیجب علی کل انسان علی حسب قدرتہ۔ قال اللہ تعالیٰ فاتقوا اللہ ما استطعتم وجمیع الولایات الاسلامیۃ انما مقصودہا الامر بالمعروف والنہی عن المنکر سواء فی ذلک ولایۃ الحرب الکبریٰ مثل نیابۃ السلطنۃ والصغریٰ مثل ولایۃ الشرطۃ وولایۃ الحکم او ولایۃ المال وہی ولایۃ الدواوین المالیۃ وولایۃ الحسبۃ لکن من المتولین من یکون بمنزلۃ الشاہد والمؤمن والمطلوب منہ الصدق مثل الشہود عند الحاکم ومثل صاحب الدیوان الذی وظیفتہ ان یکتب المستخرج والمصروف والنقیب والعریف الذی وظیفتہ اخبار ذی الامر بالاحوال وفیہم من یکون بمنزلۃ الامین المطاع۔ والمطلوب منہ العدل مثل الامیر والحاکم والمحتسب والصدق فی کل الاخبار والعدل فی الانشاء من الاقوال والاعمال تصلح جمیع الاحوال وہما قرینان کما قال اللہ تعالیٰ وتمت کلمۃ ربک صدقا وعدلا۔

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

فصل فی عقوبۃ من ترک الامر بالمعروف والنہی عن المنکر

قال اللہ تعالیٰ وَدُّوْا لَوْ تُدْہِنُ فَیُدْہِنُوْنَ ○ قال اللہ تعالیٰ کَانُوْا لَا یَتَنَاہَوْنَ عَنْ مُّنْکَرٍ فَعَلُوْہُ لَبِئْسَ مَا کَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ○

وقد عدّ ابن حجر الہیثمی المداہنۃ من الکبائر فی کتاب الزواجر لہ کما فی ص ۶۴ ج ۱

وروی الترمذی عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ قال والذی نفسی بیدہ لتأمرن بالمعروف ولتنہون عن المنکر او لیوشکن اللہ ان یبعث علیکم عقابا منہ ثم تدعونہ فلا یستجاب لکم وقال حدیث حسن وہکذا رواہ احمد

وروی ابن ماجہ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول مُرُوا بالمعروف وانہوا عن المنکر قبل ان تدعوا فلا یستجاب لکم وتقذفوا بہ وہذا عاصم مجہول

وقال الامام احمد عن ابی عبیدۃ عن عبد اللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لما وقعت بنو اسرائیل فی المعاصی نہتہم علماؤہم فلم ینتہوا فجالسوہم فی مجالسہم. قال یزید واحسبہ قال فی اسواقہم واکلوہم وشاربوہم فضرب اللہ قلوب بعضہم ببعض ولعنہم علی لسان داؤد وعیسیٰ بن مریم ذلک بما عصوا وکانوا یعتدون. وکان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم متکئا فجلس فقال لا والذی نفسی بیدہ حتی تأطروہم علی الحق اطرا ورواہ ابن جریر مرفوعا بالفاظہ ص ۳۱۹ ج ۶ وہکذا الحافظ ابن کثیر ص ۸۴ ج ۲ وابن القیم فی الجواب الکافی

وروی ابوداؤد عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان اول ما دخل النقص علی بنی اسرائیل کان الرجل یلقی الرجل فیقول یا ہذا اتق اللہ ودع ما تصنع فانہ لا یحل لک ثم یلقاہ من الغد فلا یمنعہ ذلک ان یکون اکیلہ وشریبہ وقعیدہ فلما فعلوا ذلک ضرب اللہ قلوب بعضہم ببعض ثم قال لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علی لسان داؤد وعیسی بن مریم الی قولہ فاسقون ثم قال کلا واللہ لتأمرن بالمعروف ولتنہون عن المنکر ولتأخذن علی ید الظالم ولتأطرونہ علی الحق اطرا او لتقصرنہ علی الحق

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

فصل ۔ قال الحافظ ابن کثیر وکذا رواہ الترمذی وابن ماجہ من طریق علی بن بذیمۃ بہ وقال الترمذی حسن غریب ثم رواہ ہو وابن ماجہ عن بندار عن ابن مہدی عن سفیان عن علی بن بذیمۃ عن عبیدۃ مرسلا واوردہ ابن جریر فی تفسیرہ مرفوعا ص ۳۱۸ ج ۴۔

وروی الامام احمد عن عدی بن عمیر رضی اللہ عنہ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا یعذب العامۃ بعمل الخاصۃ حتی یروا المنکر بین ظہرانیہم وہم قادرون علی ان ینکروہ فلا ینکروہ فاذا فعلوا ذلک عذب اللہ تعالی الخاصۃ والعامۃ۔

وقال ابن حجر الہیثمی فی الزواجر الکبیرۃ الثالثۃ والرابعۃ والخامسۃ والتسعون بعد المائتین ترک الامر بالمعروف والنہی عن المنکر مع القدرۃ بان امن علی نفسہ ونحو مالہ ومخالفۃ القول الفعل۔ قال تعالی والمؤمنون والمؤمنات بعضہم اولیاء بعض یامرون بالمعروف وینہون عن المنکر۔ قال الغزالی افہمت الآیۃ ان من حجرہما خرج من المؤمنین

وقال القرطبی جعلہ اللہ تعالی فرقا بین المؤمنین والمنافقین وقال جل ذکرہ وتعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان فترک الانکار تعاون علی الاثم ص ۱۳۷۔

وروی ابوداؤد وابن ماجہ وابن حبان فی صحیحہ وغیرہم ما من رجل یکون فی قوم یعمل فیہم بالمعاصی یقدرون علی ان یغیروا علیہ ولا یغیرون الا اصابہم اللہ منہ بعقاب قبل ان یموتوا۔ وابوداؤد والترمذی وقال حسن صحیح والعسقلانی عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ یا ایہا الناس انکم تقرؤون ہذہ الآیۃ یا ایہا الذین امنوا علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اذا اہتدیتم وانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الناس اذا رأوا الظالم فلم یأخذوا علی یدیہ اوشک ان یعمہم اللہ بعقاب من عندہ

وذکر ابن حجر فی الزواجر فی جماعۃ من لعنہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومن ترک الامر بالمعروف والنہی عن المنکر اذا امکنہ۔ وقال فیہ واذا ظہرت البدع وسکت العالم فعلی العالم ان یظہر علمہ فان لم یفعل فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین ان اللہ عز وجل اختارنی واختار لی اصحابا فجعل منہم وزراء

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

انصاراً واصهاراً فمن سبّهم فعليه لعنة الله والملئكة والناس اجمعين لايقبل الله منه يوم القيمة صرفاً ولاعدلاً انتهى ص۵

وقال الامام احمد حدثنا الوليد بن مسلم حدثنا صفوان بن عمرو حدثني عبد الرحمن بن جبير بن نفير عن ابيه قال لما فتحت قبرص فرّق بين اهلها فبكى بعضهم الى بعض فرأيت ابا الدرداء جالساً وحده يبكي. فقلت يا ابا الدرداء مايبكيك في يوم اعزّ الله فيه الاسلام وأهله. فقال ويحك ياجبير ماهون الخلق على الله عز وجل اذا اضاعوا امره بينهما هي امة قاهرة ظاهرة لهم الملك تركوا امر الله فصاروا الى ماترى.

وفي المسند من حديث ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوشك ان تداعى عليكم الامم من كل افق كما تداعى الاكلة على قصعتها. قلنا يارسول الله امن قلة بنا يومئذ قال انتم يومئذ كثير ولكنكم غثاء كغثاء السيل تنزع المهابة من قلوب عدوكم ويجعل في قلوبكم الوهن قالوا وما الوهن قال حب الحيوة وكراهة الموت.

نزول العذاب على الاخيار اذا تركوا الامر بالمعروف

وذكر ابن ابي الدنيا عن ابراهيم بن عمرو الصغاني قال اوحى الله الى يوشع بن نون اني مهلك من قومك اربعين الفاً من خيارهم وستين الفاً من شرارهم. قال يارب هؤلاء الاشرار فمابال الاخيار قال انهم لم يغضبوا لغضبي وكانوا يواكلونهم ويشاربونهم.

وذكر ابو عمر بن عبد البر عن ابي عمران قال بعث الله عز وجل ملكين الى قرية ان دمّرها بمن فيها فوجد احدهما رجلا قائماً يصلي في مسجد فقال يارب ان فيها عبدك فلانا يصلي فقال الله دمّرها وادمّره معهم فانه ماتمعّر وجهه فيّ قط.

وذكر الحميدي عن سفيان بن عيينة قال حدثني سفيان بن سعيد عن مَسْعَر ان ملكا امر ان يخسف قرية فقال يارب ان فيها فلانا العابد فاوحى الله ان به فابدأ فانه لم تمعّر وجهه فيّ ساعة قط. هكذا ذكر الحافظ ابن القيم في الجواب الكافي ص۳۷

وفي معجم الطبراني وغيره من حديث طويل عن ابن عباس رضي الله عنه وما ترك قوم الامر بالمعروف والنهي عن المنكر الا لم ترفع اعمالهم ولم تسمع دعاؤهم

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

یت (جے) الدنیا من حدیث ابراھیم بن الاشعث عن عبد الرحمن بن زید عن
ب فیہ الجواب الکافی منہ)
ر الامام احمد عن مالک بن دینار قال کان حبر من احبار بنی اسرائیل یغشی منزلہ
لعشاء حتی یعظھم ویذکرھم یا یاصر اللہ فرای بعض بنیہ یوما یغمز النساء فقال مھلا
لا یا نبی اللہ مھلا یا نبی اللہ منقطع من سریرہ فانقطع نخاعہ واسقطت امرأتہ
جنینھا فاوحی اللہ الی نبیھم ان اخبر فلانا الحبر انی لا اخرج من صلبہ صدیقا
غضبک لی الا ان قلت یا نبی اللہ مھلا یا نبی۔
صل المعاصی ترک الامر بالمعروف والنھی عن المنکر۔ ومنھا تنشأ المعاصی
لمعاصی آثار قبیحۃ مذمومۃ۔ منھا نزول سخط اللہ وعذابہ ومنھا حرمان
یاء توسرہ فان المعصیۃ ظلمۃ تطفئ النور ولھذا اتجد اھل المعاصی اقل فطانۃ
ومنھا ان المعاصی تورث الذل وتفسد العقل۔ ومنھا حرمان الرزق کما ان
طیعۃ للرزق۔ وفی المسند ان العبد لیحرم الرزق بالذنب یصیبہ ومنھا وحشۃ
وضنک المعیشۃ والانمطراب وضعف القلب عن ارادتہ وتزرع فیہ القبائح حتی
نھا الوحشۃ واستغرق فی قلوب الناس من اھل المعاصی ویحرم برکۃ الانتفاع بھم
حیوا لا سورا اینما یوجھہ لا یأت بخیر ویجد الابواب دونہ مغلقا۔ ومنھا الوھن
والبدن فوھن القلب لظلمۃ المعاصی فاذا وھن القلب وھن البدن۔ ومنھا
ہ عتہ لان ظلمۃ المعاصی تصدہ وتسد علیہ الابواب ومنھا ان المعاصی تقصر العمر
لتہ ویحرمون العبد بھا علی رقیہ ومن یھن اللہ فما لہ من مکرم۔ ومنھا ان
تزرع اشالھا وتولد بعضھا بعضا حتی یعز علی العبد مفارقتھا والخروج منھا
صیرات الامم المھلکۃ الباذۃ بسخط اللہ۔ ومنھا حرمان دعوۃ رسول اللہ صلے
ہ وسلم ودعوۃ الملئکۃ فان اللہ نبیہ ان یستغفر للمؤمنین والمؤمنات وکذا
عون لھم۔ ومنھا ظھور الفساد فی البر والبحر۔ ومنھا ظلمۃ یجدھا فی قلبہ
ل عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ ان للحسنۃ ضیاءً فی الوجہ ونورًا فی
سعۃ فی الرزق وقوۃ فی البدن ومحبۃ فی قلوب الخلق وان للسیئۃ سوادًا
وظلمۃ فی القبر والقلب ووھنا فی البدن ونقصا فی الرزق وبغضۃ فی
لق ملخصا من الجواب الکافی وقد بسط ھنا

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

فصل ولا یہاب فی الامر بالمعروف والنہی عن المنکر عن احد

قال اللہ تعالیٰ لا یخافون لومۃ لائم وقال اللہ تعالیٰ ویخوفونک بالذین من دونہ

وعن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال اذا رأیت امتی تہاب ان تقول للظالم یا ظالم فقد تودع منہم رواہ الحاکم. و قال صحیح الاسناد

وعن ابی ذر رضی اللہ عنہ قال اوصانی خلیلی صلے اللہ علیہ وسلم بخصال من الخیر اوصانی ان لا اخاف فی اللہ لومۃ لائم وقل الحق ولو کان مُرًّا اہ مختصرًا رواہ ابن حبان فی صحیحہ. من الترغیب

وعن ابن عمر رضی اللہ عنہما انہ صلے اللہ علیہ وسلم قال یا ایہا الناس مروا بالمعروف وانہوا عن المنکر قبل ان تدعوا اللہ فلا یستجیب لکم وقبل ان تستغفروہ فلا یغفر لکم. ان الامر بالمعروف والنہی عن المنکر لا یدفع رزقًا ولا یقرب اجلا ان الاحبار من الیہود والرہبان من النصاریٰ لما ترکوا الامر بالمعروف والنہی عن المنکر لعنہم اللہ علی لسان انبیائہم ثم عمّوا بالبلاء رواہ الاصفہانی کما فی الزواجر ص۱۳۵

وروی ابن ماجہ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قام خطیبًا فکان فیما قال الا لا یمنعن رجلًا ہیبۃ الناس ان یقول الحق اذا علمہ قال فبکیٰ ابو سعید وقال قد واللہ رأینا اشیاء فہبنا ہ.

وروی ابن ماجہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یحقرن احدکم نفسہ قالوا یا رسول اللہ کیف یحقر احدنا نفسہ قال یرے امرا للہ فیہ مقال ثم لا یقول فیہ فیقول اللہ یوم القیامۃ ما منعک ان تقول فی کذا وکذا. فیقول خشیۃ الناس فیقول فایای کنت احق ان تخشیٰ. وفی روایۃ عنہ ان اللہ لیسأل العبد یوم القیمۃ حتی یقول ما منعک اذا رأیت المنکر ان تنکرہ فاذا لقن اللہ عبدا حجتہ قال یا رب رجوتک وفرقت الناس. انتہی ص وہکذا فی تفسیر ابن کثیر ص۸۴

وعن عمری الزاہد من ترک الامر بالمعروف والنہی عن المنکر مخافۃ المخلوقین نزعت منہ الطاعۃ ولو امر ولدہ او بعض موالیہ لاستخف بحقہ کذا ذکر فی البصائر

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

عن صفة الصفوة وهكذا في الجواب الكافي ص

ولا بد للانسان من مشاقة الابتلاء والامتحان فمن لم يمتحن في الدنيا يمتحن في الاخرة البتة. فينبغي للعاقل ان يرضى بالسهل الزائل لا بالاصعب الدائم. ولذلك رغب الله المؤمنين الى الشدائد والمصائب في هذه الدار الفانية وذكر من احوال المؤمنين الصادقين وقصصهم ما فيها عبرة وتثبت قال الله تعالى وزلزلوا حتى يقول الرسول والذين امنوا معه متى نصر الله الا ان نصر الله قريب ٥ وقال تعالى عن المؤمنين ولما رأى المؤمنون الاحزاب قالوا هذا ما وعدنا الله ورسوله وصدق الله ورسوله وما زادهم الا ايمانا وتسليما وقال اصحاب موسى عليه السلام لما امنوا فاقض ما انت قاض انما تقضي هذه الحيوة الدنيا. وقال تعالى وقال موسى يا قوم ان كنتم امنتم بالله فعليه توكلوا ان كنتم مسلمين فقالوا على الله توكلنا ربنا لا تجعلنا فتنة للقوم الظالمين ٥ و نجنا برحمتك من القوم الكافرين وقال تعالى وقال الذين كفروا لرسلهم لنخرجنكم من ارضنا او لتعودن في ملتنا فاوحى اليهم ربهم لنهلكن الظالمين ولنسكننكم الارض من بعدهم ذلك لمن خاف مقامي وخاف وعيد.

ومن تدبر في وقائع الانبياء عليهم السلام وما اصابهم من الابتلاء والمحن والالقاء في النار والاخراج من الوطن لم يشك في ان الموت والحيوة ياجل معلوم لا يستاخرون ساعة ولا يستقدمون قال تعالى قل لن ينفعكم الفرار ان فررتم من الموت او القتل واذا لا تمتعون الا قليلا

وفي تحمل المصائب والابتلاء من اللذة والنعيم وحياة الارواح وسرور النفس وقوة القلوب ما لا يعبر عنها اللسن ومن طيب العيش وقرة العين وطيرات العقول ما يستعمر بها الباطن ووجد ان هذه الحلاوة وذوقها بحسب الشوق والمحبة.

فما صبح حرا عزة وصيانة	على وجهه انواره وضياءه

ومن عجز عن الجهاد بالبدن لم يسقط عنه الجهاد بالمال وهكذا من عجز عن الجهاد باليد فعليه الجهاد باللسان وذلك لازم على العلماء وقد بين الله سبحانه ان هذه الامة خير الامم للناس فهم انفعهم لهم واعظمهم احسانا اليهم لانهم كملوا

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

امر الناس بالمعروف ونهيهم عن المنكر واقاموا على الجهاد بالاموال والانفس وسائر الاهم لم يأمر واحد بكل معروف ولا نهى واحد عن كل منكر ولا جاهد واعلى ذلك بل منهم من لم يجاهد واالذين جاهد واكبني اسرائيل فعامة جهادهم كان لدفع عدوهم عن ارضهم كما يقاتل الصائل الظالم لا لدعوة المجاهدين. و امرهم بالمعروف ونهيهم عن المنكر كما قال موسى عليه السلام يا قوم ادخلوا الارض المقدسة التي كتب الله لكم ولا ترتدوا على ادباركم فتنقلبوا خاسرين قالوا يا موسى ان فيها قوما جبارين وانا لن ندخلها حتى يخرجوا منها فان يخرجوا منها فانا داخلون الى قوله قالوا يا موسى انا لن ندخلها الاية. وهكذا قوله تعالى الم تر الى الملإ من بني اسرائيل من بعد موسى اذ قالوا لنبي لهم ابعث لنا ملكا الى قوله ومالنا ان لا نقاتل في سبيل الله وقد اخرجنا من ديارنا وابنائنا الاية فعللوا القتال بانهم اخرجوا من ديارهم وابنائهم ومع هذا انهم كانوا ناكلين عن ما امروا به ذلك. ولذلك لم يحلل الغنائم ولم يكونوا يطأوا بملك اليمين ومعلوم ان اعظم الامم المؤمنين قبلنا بنو اسرائيل ففضل الله سبحانه هذه الامة القائمة بهذه الفريضة القائمة بخصائص ومثل حلية الغنائم والوطي بملك اليمين وان اجاع هذه الامة حجة دون سواها ويدخلون الجنة منهم بغير حساب.

فالامر بالمعروف والنهي عن المنكر واجب بكل حال تارة باليد وتارة باللسان. و تارة بالقلب ومن لم يفعله فليس هو بمؤمن كما في الحديث وليس وراء ذلك حبة خردل من الايمان. وقيل لابن مسعود رضي الله عنه من ميت الاحياء فقال الذي لا يعرف معروفا ولا ينكر منكرا وهذا هو المفتون الموصوف في حديث حذيفة بن اليمان.

واما المداهن والكاتم للحق فلا تسأل عن خسرانه وخبثه واللعنة عليه وطرده من موما مدحورا قال الله تعالى ومن الناس من يقول امنا بالله فاذا اوذي في الله جعل فتنة الناس كعذاب الله ولئن جاء نصر من ربك ليقولن انا كنا معكم اوليس الله باعلم بما في صدور العالمين ○ وليعلمن الله الذين امنوا وليعلمن المنافقين ○ وقال تعالى ومن الناس من يعبد الله على حرف فان اصابه خير اطمأن به وان اصابته فتنة انقلب على وجهه خسر الدنيا والاخرة ذلك هو الخسران المبين ○ يدعو من دون الله ما لا يضره وما لا ينفعه ذلك هو الضلال البعيد ○ يدعو لمن

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

ضرّہ اکتوب من نفعہ لبئس المولیٰ ولبئس العشیر وقال تعالیٰ ان الذین یکتمون ما انزل اللہ من الکتٰب ویشترون بہ ثمنا قلیلا اولئک مایاکلون فی بطونھم الا النار ولا یکلمھم اللہ یوم القیمۃ ولا یزکیھم ولھم عذاب الیم اولئک الذین اشتروا الضلالۃ بالھدیٰ والعذاب بالمغفرۃ فما اصبرھم علی النار وقال تعالیٰ ان الذین یکتمون ما انزلنا من البینٰت والھدیٰ من بعد ما بیناہ للناس فی الکتٰب اولئک یلعنھم اللہ ویلعنھم اللاعنون۔

واما الاٰثار والاحادیث فی ذلک فکثیرۃ۔

فصل واذا علم انہ یقتل بالامر بالمعروف والنھی عن المنکر فھل یحل لہ الاقدام؟

فی الشامی فاما اذا علم انہ لا ینکی فیھم فانہ لا یحل لہ ان یحمل علیھم لانہ لا یحصل بحملتہ شیٔ من اعزاز الدین بخلاف نھی فسقۃ المسلمین عن منکراتھم لا یمتنعون بل یقتلونہ فانہ لا باس بالاقدام وان رخص لہ السکوت لان المسلمین یعتقدون مایامرھم بہ فلا بد ان یکون فعلہ مؤثرا فی باطنھم بخلاف الکفار۔ انتھیٰ ص۳ وعثلہ فی الھندیۃ

وفی الفتاوی الھندیۃ اذا استقبلہ الامر بالمعروف وخشی ان لو اقدم علیہ قتل فان اقدم علیہ وقتل یکون شھیدا کذا فی التتارخانیۃ ص۳۵۳ ج۵

وفیھا واذا اراد الرجل ان ینھی قوما من فساق المسلمین عن منکر وکان من غالب رأیہ انہ یقتل لاجلہ ولا ینکی فیھم نکایۃ بضرب او ما اشبہ فانہ لا باس بالاقدام علیہ وھو العزیمۃ وان کان یجوز لہ ان یترخص بالسکوت کذا فی الذخیرۃ ص۳۸۴ ج۵

فصل والامر بالمعروف اما الولی الامر او لمن یتولی ذلک کالمحتسب او یکون الامر بالمعروف عالما۔ فدرجۃ کل واحد منھم لیست واحدۃ۔ ولکل منھما مورد لا یرد لھما منھا

فالمحتسب لا یکون الا من ولاہ السلطان۔ والحسبۃ درجۃ دون القضاء کما ان القضاء دون درجۃ المظالم وکلھا درجات تحت الامامۃ الکبریٰ۔ و

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

تختص الامامۃ الکبریٰ بفضیلۃ وبیعۃ والانقیاد لھا ولا یصح فیھا الاشتراک والتخلف عنھا لا یصح بحال۔ ویباح قتل الباغی عنھا ویلزم علیہ من الامور العامۃ عشرۃ اشیاء۔

احدھا حفظ الدین علی اصولہ المستقرۃ وما رجع علیہ سلف الامۃ

والثانی تنفیذ الاحکام بین المتخاصمین لئلا یتعدی الظلم ولا یضعف المظلوم

والثالث حماۃ البیضۃ والذب عن الحریم لیتصرف الناس فی المعایش ویکونوا امنین سالمین۔

والرابع اقامۃ الحدود لتصان محارم اللہ تعالیٰ عن الانتھاک وتحفظ حقوق عبادہ

والخامس تخصیص الثغور بالعدۃ المانعۃ والقوۃ الدافعۃ حتی لا تظھر الاعداء بغرۃ یتھکون فیھا محرمًا او لیسفکون فیھا المسلم او معاھد دما۔

والسادس جھاد من عاند الاسلام بعد الدعوۃ حتی یسلم او یدخل فی الذمۃ لیقام بحق اللہ تعالیٰ فی اظھارہ علی الدین کلہ

والسابع جباۃ الفیئ والصدقات علی ما اوجبہ الشرع نصًا واجتھادًا من غیر خوف ولا عسف۔

والثامن تقدیر العطایا وما یستحق فی بیت المال من غیر سرف ولا تقتیر ودفعہ فی وقت لا تقدیم فیہ ولا تاخیر

والتاسع استکفاء الامناء وتقلید النصحاء فیما یفوضہ الیہ من الاعمال یکلہ الیھم من الاموال لتکون الاعمال بالکفایۃ مضبوطۃ والاموال بالامناء محفوظۃ

والعاشر ان یباشر بنفسہ مشارفۃ الامور وتفصح الاحوال لینھض بسیاسۃ الامۃ وحراسۃ الامۃ ولا یعول علی التفویض تشاغلا بلذۃ او عبادۃ فقد یخون الامین ویغش الناصح۔

وما یعرض من الفساد فیخرج بہ عن الامامۃ شیئان کما ذکر الماوردی فالمحتسب والقاضی وغیرھما لا یکون الا بامر السلطان۔ واما الامر بالمعروف والناھی عن المنکر فلا بد لہ من الامور والشرائط والاصول کما سنذکرھا

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

وباللہ التوفیق

فصل فی الامور التی لابد منہا للعالم الربانی

قال الامام ولی اللہ الدہلوی قدس سرہ قال اللہ تعالیٰ فلولا نفر من کل فرقۃ منہم طائفۃ لیتفقہوا فی الدین و لینذروا قومہم اذا رجعوا الیہم لعلہم یحذرون ○

العالم الربانی الذی یکون وارث الانبیاء والمرسلین ہو من یحافظ علی امور منہا ان یدرس العلم من التفسیر والحدیث والفقہ والسلوک و العقائد والنحو والصرف لیس لہ ان یشتغل بالکلام والاصول والمنطق

قال اللہ ہو الذی بعث فی الامیین رسولا منہم یتلو علیہم ایٰتہ و یزکیہم و یعلمہم الکتب والحکمۃ و

وما یجب فی التدریس مراعاۃ اشیاء

۱ شرح الغریب لغۃً ۲ والعویص المتعلق نحوًا ۳ وتوجیہ المسائل بما یصورہا بالامثلۃ الجزئیۃ ویبین حاصلہا ۴ وتقریب الدلائل لتحصیل النتیجۃ بلزوم بعض المقامات لبعض واندراج بعضہا فی بعض ۵ وفوائد الخیوط فی التعریفات والقواعد الکلیۃ ۶ ووجوہ الحصر فی التقسیمات ۷ و دفع الشبہات الظاہرۃ کمختلفین یری انہما مشتبہان او مشتبہین یری انہما مختلفان من المذاہب والتوجیہات والعبارات وکلزوم ما یمتنع فی التعریفات کالاستدراک وذکر الاخفی والبراہین الجزئیۃ الکبریٰ وسلب الصغریٰ او قادح فی اللزوم والانتاج او مخالفۃ بعبارۃ اخریٰ او لکلام امام من الائمۃ۔

فالعالم لا یفید تلامذتہ فائدۃ تامۃ حتی یبین لہم ہذہ الامور ثم ینبہہ علیہا فی درسہ

ومنہا ان یلقن الاشغال۔ وقد ذکرنا بالتفصیل۔ ولیکن لہ وقت یجلس فیہ مع الناس متوجہًا الیہم یلقی علیہم السکینۃ فان حجۃ اللہ تعالیٰ لا تتم الا بالاستطاعۃ الممکنۃ ثم الاستطاعۃ المیسرۃ۔ ومن الثانیۃ الصحبۃ والحث علی الاشتغال قولًا وفعلًا وتمرۃ فابہ القلب واللہ اعلم والیہ الاشارۃ فی قولہ تعالیٰ ویزکیہم

ومنہا ان یقولہم بالموعظۃ قال اللہ تعالیٰ لرسولہ صلے اللہ علیہ وسلم فذکر ان نفعت الذکریٰ ویجتنب القصص فقد دونیا فی الاصول ان رسول اللہ ﷺ

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

صلے اللہ علیہ وسلم واصحابہ من بعدہ کانوا یتحولون بالموعظۃ

ومنہا الامر بالمعروف والنہی عن المنکر فی الوضوء والصلوٰۃ بان یری احدًا لا یستوعب الغسل فینادی ویل للعراقیب من النار. اولا یتم الطمانینۃ فیقول صلِّ فانک لم تصلِّ. وفی اللباس والکلام وغیر ذلک قال اللہ تعالٰی ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینہون عن المنکر واولئک ہم المفلحون

والآداب فیہا الرفق واللین وانما العنف والشدۃ شان الامراء والملوک. قال اللہ تعالٰی وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ.

ومنہا مواساۃ الفقراء وطالبی العلم بقدر الامکان. فان لم یقدر وکان لہ اخوان موافقون حرّضہم وحثّہم علی المواساۃ.

فاذا وجدت ہذہ الصفات مجتمعۃً فی شخصٍ واحدٍ فلا تشکّنّ انہ وارث الانبیاء والمرسلین وانہ الذی یدعی فی الملکوت عظیما وانہ الذی یدعولہ الخلق حتی الحیتان فی جوف الماء کما ورد فی الحدیث فلازمہ لا یفوتنّک فانہ الکبریت الاحمر واللہ اعلم

واعلم ان کل من انتصب منصب الہدایۃ والدعوۃ الی اللہ تعالٰی متی ما اخلّ فی شیٔ من ہذہ الامور فان فیہ ثلمۃ حتی یسدّہا

فصل فی الشرائط للآمر بالمعروف والناہی عن المنکر

وہی خمسۃ کما ذکرت فی الفتاوی الہندیۃ"

الآمر بالمعروف یحتاج الی خمسۃ اشیاء

اولہا العلم لان الجاہل لا یحسن الامر بالمعروف

والثانی ان یقصد وجہ اللہ تعالٰی واعلاء کلمتہ العلیا

والثالث الشفقۃ بالمامور فیأمرہ باللین والشفقۃ

والرابع ان یکون صبورًا حلیما

والخامس ان یکون عاملا بما یامرہ کیلا یدخل تحت قولہ تعالٰی لِمَ تقولون مالا تفعلون ٥

ولا یجوز للرجل من العوام ان یأمر بالمعروف للقاضی والمفتی والعالم

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

الذی اشتھر لانہ اساءۃ فی الادب ولانہ ربما کان بہ ضرر ذلک والعامی لایفھم ذلک کذا فی الغرائب انتہی ص ۳۵۳ ج ۵

ولا بأس ان یُظھر علمہ حین اختفی مکانہ علی الناس لیستفید وا منہ کما فی الھندیۃ حیث قال: لا باس للعالم ان یحدث عن نفسہ بانہ عالم لیظھر علمہ فیستفید منہ الناس ولیکون ذلک تحدیثا بنعم اللہ تعالیٰ کذا فی الغرائب ص ۳۷۰ ج ۵

وھکذا قال الحافظ ابن کثیر فی تفسیر قولہ تعالیٰ قال اجعلنی علی خزائن الارض انی حفیظ علیم

ومنھا ان یکون لہ ذریعۃ معاش من الکسب والتجارۃ یکفی لہ و لعیالہ ومن یجب علیہ نفقتہ. ولھذا عقد الامام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فی الجزء الاخر من المبسوط باباً سماہ باب الکسب

وقال فی الھندیۃ ولا یلتفت الی حال الجماعۃ الذین قعدوا فی المساجد والخانقاھات انکروا الکسب واعینھم طامحۃ وایدیھم مادّۃ الی ما فی ایدی الناس یسمون انفسھم المتوکلۃ. ولیسوا کذلک. ھکذا فی الاختیار شرح المختار وعن ابی یوسف رحمہ اللہ یکرہ ان یجتمع قوم فیعتزلوا الی موضع یمتنعوا عن الطیبات یعبدون اللہ تعالیٰ فیہ ویفرغون انفسھم لذلک وکسب الحلال و لزوم الجمعۃ والجماعات فی الامصار احبّ والزم کذا فی التتارخانیہ.

قیل کل قارئ ترک الکسب فانما یاکل من دینہ کذا فی السراجیہ انتہی ص ۳۴۹ ج ۵

وقد ذکر الامام ولی اللہ الدھلوی فی القول الجمیل کلاماً جمّ الفوائد منسلک الفرائد مالابدّ منہ لمن ینتصب لھذہ الدرجۃ العالیۃ والفضیلۃ الکاملۃ حیث ارشد: قال لرسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم فذکّر انما انت مذکر وقال اللہ تعالیٰ لکلیمہ موسیٰ علیہ السلام و ذکّرھم بایّام اللہ. فالتذکیر رکن عظیم ولنتکلم فی صفۃ المذکّر وکیفیۃ التذکیر وغایتہ التی یلمحھا المذکّر وممن اتی شیٔ استمدادہ وما ذا ارکانہ وما آداب المستمعین وما الآفات التی تعتری فی وعاظ زماننا ومن اللہ الاستعانۃ

فالمذکّر فلابدّ ان یکون مکلّفاً عدلاً کما اشترطوا فی راوی الحدیث و الشاھد محدّثاً مفسّراً عالماً بجملۃ کافیۃ من اخبار السلف الصالحین وسیرتھم

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

ونعنی بالمحدث المشتغل بکتب الحدیث بان یکون قرأ لفظها وفهم معناها وعرف صحتها وسقمها ولو باخبار حافظ اذا استنباط فقیه

وکذلك بالمفسر المشتغل بشرح غریب کتاب الله وتوجیه مشکله وبما یروی عن السلف فی تفسیره ولا یذکر القصص الجازفة فان الصحابة رضی الله عنهم انکروا علی ذلك اشد الانکار واخرجوا اولئك من المساجد وضربوهم. واکثر ما یکون هذا فی الاسرائیلیات التی لا یعرف صحتها وفی السیرة وشان نزول القرآن.

واما ارکانه فالترغیب والترهیب والتمثیل بالامثال الواضحة والقصص المرققة والنکات النافعة. فهذا طریق التذکیر والشرح والمسئلة التی یذکرها امام من الحلال او الحرام او من باب آداب الصوفیة او من باب الدعوات او من عقائد الاسلام. فالقول الجلی ان هناك مسئلة یعلمها وطریقا فی تعلیمها

واما آداب المستمعین فان یستقبلوا المذکر ولا یلیعبوا ولا یلفظوا ولا یتکلموا فیما بینهم ولا یکثر السوال من المذکر فی کل مسئلة. بل اذا عرض خاطر. فان کان لا یتعلق بالمسئلة تعلقا قویا وکان دقیقا لا یحتمله فهوم العامة فلیسکت عنه فی المجلس الحاضر. فان شاء سأله فی الخلوة. وان کان له تعلق قوی کتفصیل اجمال وشرح غریب فلینتظر حتی اذا انقضی کلامه سأله.

ولیعد المذکر کلامه ثلث مرات فان کان هناك اصل لغات شتی والمذکر یقدر ان یتکلم علی الستهم فلیفعل ذلك ولیجتنب دقة الکلام واجمالة.

واما الآفات التی تعتری الوعاظ فی زماننا فعدم تمیزهم بین الموضوعات وغیرها بل غالب کلامهم الموضوعات والخرافات وذکرهم الصلوات والدعوات التی عدها المحدثون من الموضوعات

ومنها مبالغتهم فی شئ من الترغیب والترهیب

ومنها قصصهم قصة کربلاء والوفاة وغیر ذلك وخطبهم فیها انتهی

ومنها ما ینبغی له ان یکون خاشعا متضرعا الی الله تعالی معتصما بکتابه محترزا عن اتباع الهوی ومن اضل ممن اتبع هواه بغیر هدی من الله. و

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

قال تعالیٰ فان لم یستجیبوا لك فاعلم ان ما یتبعون اھواءھم ومن اضل ممن اتبع ھواہ بغیر ھدی من اللہ وقال تعالیٰ بل اتبع الذین ظلموا اھواءھم بغیر علم وقال تعالیٰ وان احکم بینھم بما انزل اللہ ولا تتبع اھواءھم وقال تعالیٰ یا اھل الکتٰب لا تغلوا فی دینکم غیر الحق ولا تتبعوا اھواء قوم قد ضلوا من قبل وَاَضَلُّوْا کَثِیْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِیْلِ

وفی الحدیث ثلث منجیات خشیۃ اللہ فی السر والعلانیۃ والقصد فی الفقر والغنیٰ وکلمۃ الحق فی الغضب والرضاء۔ وثلث مھلکات شح مطاع وھوے متبع واعجاب المرء بنفسہ

ومنھا ان یکون عملہ ھذا خالصا للہ تعالیٰ صوابا فانہ تعالیٰ لا یقبل من الاعمال الا ما کان خالصًا صوابًا کما قال الفضل بن عیاض رحمہ اللہ اخلصہ واصوبہ فان العمل اذا کان خالصا ولم یکن صوابا لم یقبل حتی یکون خالصًا صوابًا والخالص ان یکون للہ والصواب ان یکون علی السنۃ۔

فالامر بالمعروف والناھی عن المنکر یجب ان یکون ھذا فی حق نفسہ فویل للذین جعلوا الامر بالمعروف والنھی عن المنکر ذریعۃ لحطام الدنیا ترٰھم لا یذھبون ولا یامرون فی مالا یکون لھم نیل لذاتھا ونفودھا فلھذا لا یامرون بالمعروف ولا ینھون عن المنکر فی المحافل والاجتماعات فیما یعقدون من العرس والمیلاد فشاعت المنکرات وزینت السیئات وتقولوا بالموضوعات قاتلھم اللہ انی علم افسدوا

ومنھا ان یصبر علی الاذیٰ قال اللہ تعالیٰ ولتسمعن من الذین اوتوا الکتٰب من قبلکم ومن الذین اشرکوا اذی کثیرا وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ وقال تعالیٰ واصبر فان اللہ لا یضیع اجر المحسنین

قال الحافظ ابن تیمیۃ رحمہ اللہ تعالیٰ ولا بد ایضا ان یکون حلیما صبورًا علی الاذیٰ فانہ لا بد ان یحصل لہ اذیٰ فان لم یحلم ویصبر کان ما یفسد اکثر مما یصلح کما قال تعالیٰ فی ذکر موعظۃ لقمان لابنہ وأمر بالمعروف وَانْہَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَاصْبِرْ علی ما اصابك ان ذٰلك مِنْ عَزْمِ الامور۔ ولھذا امر اللہ الرسل وھم ائمۃ الامر بالمعروف والنھی عن المنکر بالصبر کقولہ تعالیٰ لخاتم الرسل بل ذٰلك مقرون بتبلیغ الرسالۃ فانہ اول ما ارسل انزلت علیہ سورۃ یا ایھا

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

المدثر بعد ان نزلت علیہ سورۃ اقرأ التی بھا نبیء فقال یاایھا المدثر قم فانذر وربک فکبر وثیابک فطھر والرجز فاھجر ولا تمنن تستکثر ولربک فاصبر. فافتح ایات الارسال الی الخلق بالامر بانذارہ وختمھا بالامر بالصبر. ونفس الانذار امر بالمعروف ونھی عن المنکر تعلم انہ یجب بعد ذلک الصبر وقال تعالیٰ واصبر لحکم ربک فانک باعیننا وقال تعالیٰ واصبر علیٰ مایقولون واھجرھم ھجرا جمیلا فاصبر کما صبر اولوا العزم من الرسل. وقال تعالیٰ واصبر لحکم ربک ولا تکن کصاحب الحوت وقال تعالیٰ واصبر وما صبرک الا باللہ وقال تعالیٰ واصبر فان اللہ لا یضیع اجر المحسنین

فلا بد للآمر بالمعروف والناھی عن المنکر من ھذہ الثلثۃ ۱ العلم ۲ والرفق ۳ والصبر. العلم قبل الامر والنھی والرفق معہ والصبر بعدہ وان کان کل من الثلثۃ مستصحبا فی ھذہ الاحوال. وھذا کما جاء فی الامر عن بعض السلف ورووہ مرفوعا ذکرہ القاضی ابو یعلی فی المعتمد لا یامر بالمعروف ولا ینھی عن المنکر الا من کان فقیھا فیما یامر بہ فقیھا فیما ینھی عنہ رفیقا فی ما یامر بہ رفیقا فی ما ینھی عنہ حلیما فی ما یامر بہ حلیما فی ما ینھی عنہ.

ولیعلم ان الامر بھذہ الخصال فی الامر بالمعروف والنھی عن المنکر مما یوجب صعوبۃ علی کثیر من النفوس فیظن انہ بذلک یسقط عنہ فیدعہ وذلک مما یضرہ اکثر مما یضرہ الامر بدون ھذہ الخصال او اقل فان ترک الامر الواجب معصیۃ فالمنتقل من معصیۃ الی اکبر منھا کالمستجیر من الرمضاء بالنار والمنتقل من معصیۃ الی معصیۃ کالمنتقل من دین باطل الی دین باطل وقد یکون الثانی شرا من الاول وقد یکون دونہ وقد یکونان سواء

فذکر ان ترک الحق فی الامر والنھی والتغیر فیہ قد یکون ذنب ھذا

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

وما صبرك الا بالله.

الثانی النهی عن ضده فلا تولوهم الادبار. فان تولیت الادبار ترکت الصبر والمصابرة وقال تعالی ولا تبطلوا اعمالکم فان ابطالها ترك للصبر علی اتمامها. وقوله ولا تهنوا ولا تحزنوا فان الوهن من عدم الصبر

الثالث الثناء علی اهله وبشر الصابرین

الرابع ایجابه سبحنه وتعالی محبة لهم کقوله والله یحب الصابرین

الخامس ایجاب معیته لهم معیة خاصة تتضمن حفظهم ونصرهم وتاییدهم لیست معیة عامة وهی معیة العلم والاحاطة واصبروا ان الله مع الصابرین. والله مع الصابرین

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

وما يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الصابرون. وقوله تعالىٰ وما يلقّٰىها الا الذين صبروا وما يُلَقّٰىهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ

الثالثة عشر الاخبار منه تعالىٰ بانه ينتفع بالايات والعبر اهل الصبر كقوله تعالىٰ لموسىٰ عليه السلام ان اخرج قومك من الظلمات الى النور وذكرهم بايام الله ان فى ذٰلك لاٰيٰت لكل صبار شكور وفى سورة سبأ انه فى ذٰلك لاٰيات لكل صبار شكور وهكذا فى سورة الشورىٰ.

الرابعة عشر الاخبار بان الفوز المطلوب المحبوب والنجاة من المكروه المرهوب ودخول الجنة انما نالوه بالصبر كقوله تعالىٰ سلام عليكم بما صبرتم فنعم عقبى الدار

الخامسة عشر انه يورث درجة الامامة. سمعت شيخ الاسلام ابن تيمية قدس الله روحه يقول بالصبر واليقين تنال الامامة فى الدين ثم تلا قوله تعالىٰ وجعلناهم ائمة يهدون بامرنا لما صبروا وكانوا بايٰتنا يوقنون

السادسة عشر اقترانه بمقامات الاسلام والايمان كما قرنه الله بالتقوىٰ والتوكل والعمل الصالح والرحمة. ولهذا كان الصبر من الايمان بمنزلة الرأس من الجسد. ولا ايمان لمن لا صبر له كما انه لا جسد لمن لا رأس له. وقال عمر بن الخطاب رضى الله عنه خير عيش لا جسد لمن لا رأس له. وقال عمر بن الخطاب رضى الله عنه خير عيش

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

وقال فی العلو لهم وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین وقال تعالیٰ ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین ○ وقال تعالیٰ فلا تهنوا وتدعوا الی السلم وانتم الاعلون والله معکم ولن یترکم اعمالکم فلکل منهم علو بحسب الایمان والاعتصام بالکتاب والسنة۔

وقال فی العزة لهم ولله العزة ولرسوله وللمؤمنین ○ فان فاته شیٔ منه ففی مقابلته ما فات من الایمان۔

وقال تعالیٰ فی التایید لهم فایدنا الذین اٰمنوا علی عدوهم فاصبحوا ظاهرین

وقال تعالیٰ فی المدافعة عنهم ان الله یدافع عن الذین اٰمنوا وقال تعالیٰ وان تصبروا وتتقوا لا یضرکم کیدهم شیئا

وقال فی المعیة الخاصة وان الله لمع المؤمنین (۸-۱۹)

وقال فی الکفایة والحسب یاایها النبی حسبک الله ومن اتبعک من المؤمنین ○

وقال فی الغلبة لهم ومن یتول الله ورسوله والذین اٰمنوا فان حزب الله هم الغالبون وقال تعالیٰ کتب الله لاغلبن انا ورسلی۔

وقال تعالیٰ فی العاقبة المحمودة وضمن لهم الرزق فاصبر ان العاقبة للمتقین ۲۰/۱۳۲ وقال تعالیٰ وأمر اهلک بالصلوٰة واصطبر علیها لا نسألک رزقا نحن نرزقک والعاقبة للتقوی وقال تعالیٰ ویرزقه من حیث لا یحتسب۔

وقال تعالیٰ فی الفتح لهم واخری تحبونها نصر من الله وفتح قریب وبشر المؤمنین

وقال تعالیٰ فی الولایة لهم انما ولیکم الله ورسوله والذین اٰمنوا الذین یقیمون الصلوٰة ویؤتون الزکوٰة وهم راکعون۔ ومن یتول الله ورسوله والذین اٰمنوا فان حزب الله هم الغالبون ○

وزجر الله الذین یطلبون العزة والنصرة والتولی الی اعدائه والمعیة من غیره وشنع علیهم ذلک فی ایات فقال بشر المنافقین بان لهم عذابا الیما الذین یتخذون الکافرین اولیاء من دون المؤمنین اَیَبْتَغُوْنَ عندهم العزة فان العزة لله جمیعا وقال تعالیٰ یاایها الذین اٰمنوا لا تتخذوا

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

واعلم ان مایصیب المؤمن من الابتلاء والمحن دون مایصیب الفساق والفجار فلامور

الاول لرفع الدرجات والتشجیع بها للاتباع کما هی للانبیاء علیهم السلام ولخاصة عبادہ

والثانی لیظهر منهم الرضاء فیضعف لهم الاجر ویستحقوا بها ماوعدهم الله تعالیٰ انما یوفی الصابرون اجرهم بغیر حساب ○

والثالث ان الابتلاء والامتحان بقدر درجة العبد کما فی الحدیث اشد الناس بلاء الانبیاء

والرابع ان الابتلاء من المحب اذا کان فی المحبة فی [illegible]

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

خالفوه . فالابتلاء على المؤمنين انهم يردونهم عن الشرك والبدعة .

فصل

فی الاصول الممدة لمن یامر بالمعروف وینهی عن المنکر

ولا بد لمن یامر بالمعروف وینهی عن المنکر ان یشد نفسه علی البلاء والمحن . و یتحمل المشاق ولا یغضب ویصبر ویرضی بما یصیبه ویحتسب بذلك عند الله تعالیٰ اجرا جزیلا . ونبینها فی الاصول

منها ان ما یصیبه فی ذلك من الابتلاء والفتنة ولا بد من ذلك قال الله تعالیٰ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَكُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ○ وَلَقَدْ فَتَنَّا

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

فصل فی الامور التی تکون علی المحتسب

فعلی المحتسب ان یبحث عن المنکرات الظاهرة العامة فیجب علی ولی الامر والمحتسب ردّها وتعزیر مرتکبها واجابة من استعداه وفیما ذلک علی المتطوع وعلی المحتسب فرض متعین بحکم الولایة وللمحتسب ان یتخذ علی ذلک اعوانا. ولیس لغیره ذلک. وان له ان یرتزق علی حسبته من بیت المال ولا یجوز للمتطوع ان یترتزق علی انکار منکر. ولا یجوز للمحتسب ان یتشاغل عنه. ویلزم علی المحتسب الاستعداد والفحص کل حین والتاسع ان له اجتهاد رأیه فیما تعلق بالعرف دون الشرع کالمقاعد فی الاسواق وهکذا فی ما یضر العامة

فهذه الوجوه التسعة للفرق بین المحتسب وغیره کما ذکرها الماوردی فی الاحکام السلطانیة ص ۲۴۱)

ثم ذکر درجة الحسبة والفرق بینها وبین القضاء والمظالم

قال شیخ الاسلام ابن تیمیة رحمه الله تعالی اما المحتسب فله

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

الاسلام ودار الشرك. فاذا اجتمع اهل بلد او محلة على تركها وتعطيلها كترك الاذان والجماعة فظاهر النص يقتضي وجوب القتال معهم كما هو مصرح في الفتاوى

واما من تركه ذلك من آحاد الناس ولم يجعله عادة والفاظ ينبغي الترغيب والترهيب اليه ويزجر لحديث لقد هممت ان امر اصحابي ان يجمعوا حطبا وامر بالصلوة فيؤذن لها ويقام ثم اخالف الى منازل اقوام لا يحضرون الصلوة فاحرقها عليهم.

واما ما يامر به آحاد الناس وافرادهم فكتأخير الصلوة حتى يخرج وقتها فيذكر بها ويامر بفعلها ويراعى جوابه عنها فان قال تركتها للنسيان حثه على فعلها بعد ذكره ولم يؤدبه وان قال تركتها للتوانى وهو ان اذ به زجرا فيأخذ بفعلها جبرا

فاما الامر بالمعروف في حقوق الادميين فضربان

العام كالبلد اذا تعطل شربه او استهدمت سوره او استهدمت مساجدهم وجوامعهم فان كان في بيت المال مال لم يتوجه عليهم فيه ضرر امر باصلاح والا يلزم على العامة ولا يتعين احدهم في الامر به ولو اراد واهدم ما يعيدون من البناء لم يكن لهم الاقدام الا باستيذان ولي الامر ودون المحتسب ليأذن لهم في هدمه بعد تضمينهم القيام بعمارته وجاز في ما خفق من المساجد في العشائر والقبائل الا يستأذنوه.

واما الخاص فكا كالحقوق اذا بطلت والديون اذا اخرت فالواجب

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

ما یجهرون بالذکر بعد التراویح و امام الجنازة ولذلك ما یجتمعون للعرس والمیلاد

ولیس للمحتسب ان یأخذ بالتهم بل بیقظة ویحذر من عذاب الله تعالی

ولکن لك من یأکل فی رمضان لم یقدم علی تادیبه بل یسأله عن السبب ثم یأمره

بالاخفاء ان لاح له مرض به او سفر

واما الممتنع من اخراج الزکوٰة فان کان من الاموال الظاهرة فعامل الصدقة

یاخذها منه جبرًا

قال الماوردی وان رأی رجلًا یتعرض لمسألة الناس فی طلب الصدقة

وعلم انه غنی اما بمال او عمل انکره علیه وادبه فیه وکان المحتسب یا نکاره احق

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

واما مایتعلق بالمحظورات فیمنع الناس من مواقف الریب ومظان التهمة. قال النبی صلی الله علیه وسلم دع ما یریبك الی مالا یریبك فیقدم الانکار ولا یعجل بالتادیب قبل الانکار.

ثم ذکر الماوردی فی ذلك امثلة

واما المجاهرة بالمعاصی والملاهی المحرمة ومایضر العامة کالتسعیر علی الناس فعلی اقسام

اما التسعیر فقال اصحاب ابی حنیفة رحمه الله لاینبغی للسلطان ان یسعر

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

یظن بها الخیر فی من لیس من اهله وهذا باب واسع یطول وصفه فمن ظهر منه شیء من هذه المنکرات وجب منعه من ذلك وعقوبته علیها اذا لم یتب حتی قد رعلیه بحسب ما جاءت به الشریعة من قتل او جلاء او غیر ذلك۔

واما المحتسب فعلیه ان یعزر من اظهر ذلك قولاً او فعلاً ویمنع من الاجتماع فی مظان التهم فالعقوبة لا تکون الا علی ذنب ثابت۔ واما المنع والاحتراز فیکون مع التهمة کما منع عمر ابن الخطاب رضی الله عنه ان یجتمع الصبیان بمن کان یتهم بالفاحشة وهذا مثل الاحتراز عن قبول شهادة المتهم بالکذب و ائتمان المتهم بالخیانة و معاملة المتهم بالمبطل انتهی الحسبة ص ۵ ج ۲

وما ذکر الحافظ من التعزیر فهو علی اقسام۔ منه التعزیر بالقتل للسلطان سیاسة علی قولین للعلماء والقتل للرعیة کذلك کما اذا رأی مع امرأته من یزنی بها وهی مطاوعة حل قتلهما کما ذکر فی الفتاوی الشامیة ص ۳۴۸ ج ۳ والهندیة ص ۳۱۴ ج ۵ و البزازیة ص ۴۳ علی هامش الهندیة وغیرها۔ وکذلك من یسرق فلم ینزجر بالصیحة وفی الدر المختار وعلی هذا القیاس المکابر بالظلم وقطاع الطریق وصاحب المکس وجمیع الظلمة بادنی شیء له قیمة وجمیع الکبائر والاعونة والسعاة یباح قتل الکل ویثاب قاتلهم انتهی

وافتی الناصحی بوجوب قتل کل مؤذی۔ وفی شرح الوهبانیة ویکون بالنفی

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

وھکذا فی جنایات مجمع الفتاوی. وذکر فی کراھیۃ البزازیۃ عن الواقعات الحسامیۃ ویقدم ابلاء التعزیر علی مظھر الفسق بدارہ فان کف فیھا والاحبسہ الامام وادبہ سوطا وان عجز من داراہ اذا لکل یصلح تعزیرا۔ وعن عمر رضی اللہ عنہ انہ احرق بیت الخمار۔ وعن الصفار الزاھد الامر بتخریب دار الفاسق انتھی ملخصا ص۲۵۰ ج۳ شامی۔

وقد ذکر الشامی عن التمھید اھل الھواء اذا ظھرت بدعتھم توجب الکفر فانہ یباح قتلھم جمیعا اذا لم یرجعوا ولم یتوبوا واذا تابوا واسلموا تقبل توبتھم جمیعا الا الاباحیۃ والغالیۃ والشیعۃ من الروافض والقرامطۃ والزنادقۃ من الفلاسفۃ لا تقبل توبتھم بحال من الاحوال ویقتل بعد التوبۃ وقبلھا لانھم لم یعتقدوا بالصانع تعالی حتی یتوبوا ویرجعوا الیہ۔ وقال بعضھم ان تاب قبل الاخذ والاظھار تقبل توبتہ والا فلا۔ وھو قیاس قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالی وھو حسن جدا۔ فاما فی بدعۃ لا توجب الکفر فانہ یجب التعزیر بای وجہ یمکن ان یمنع عن ذلک۔ فان لم یکن بلا حبس وضرب یجفہ حبسہ وضربہ وکذا لو لم یکن المنع بلا سیف ان کان رئیسھم ومقتدیھم جاز قتلہ سیاسۃ و امتناعا والمبتدع لولہ دلالۃ ودعوۃ الناس الی بدعتہ ویتوھم ان ینشر البدعۃ وان لم یحکم بکفرہ یباح قتل اصحابھا عاما ولو لم تکن کفرا یقتل معلمھم ورئیسھم زجرا وامتناعا اھ ص۲۵۱ ج۳)

وفی الھندیۃ المکابر بالظلم وقطاع الطریق وصاحب المکس وجمیع الظلمۃ والاعوان والسعاۃ یباح قتل الکل ویثاب قاتلھم کذا فی النھر الفائق ص۱۲۶ ج۳)

وقال الحافظ ابن تیمیۃ رحمہ اللہ تعالی فعلی المحتسب ان یأمر العامۃ بالصلوات الخمس فی مواقیتھا ویعاقب من لم یصل بالضرب والحبس۔ واما القتل فالی غیرہ ویشاھد الائمۃ والمؤذنین فمن فرط منھم فی ما یجب فی حقوق الامامۃ او خرج عن الاذان المشروع الزمہ بذلک واستعان فیما یعجز عنہ بوالی الحرب والحکم وکل مطاع یعین علی ذلک۔ انتھی الحسبۃ ص۳۹

ثم قال وینھی عن المنکرات من الکذب والخیانۃ وما یدخل فی ذلک من تطفیف المکیال والمیزان والغش فی الصناعات والبیاعات والدیانات ونحو ذلک۔ ثم قال ویدخل فی الصناعات مثل الذین یصنعون المطعومات من الخبز و

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

الطبخ والغزل والنساء وغير ذلك او يصنعون الملاهي كالمزامير والخياطين ونحوهم. او يصنعون غير ذلك من الصناعات فيجب نهيهم عن الغش والخيانة والكتمان ومن هؤلاء الكيمياوية والذين يغشون النقود والجواهر والعطر وغير ذلك فيصنعون ذهبا او فضة او مسكا او جواهر او نحو ذلك او ماء ورد او غير ذلك يضاهون به خلق الله ولم يخلق الله شيئا فيقدر العباد ان يخلقوا كخلقه بل قال الله فيما يحكى عنه رسوله ومن اظلم ممن ذهب يخلق كخلقي فليخلقوا ذرة فليخلقوا بعوضة انتهى

والتعزير بالمال: فاختلف الفقهاء فيها. وظاهر النص يقتضي ذلك، كما ذكر الله سبحانه عن كليمه وخليله ان الخليل صلوات الله عليه كسر اصنامهم فجعلهم جذاذا. وان الكليم صلوات الله عليه اخذ العجل الذي عبدوه وكان من ذهب فنسفه في اليم نسفا.

وبعضهم يقولون بها للسلطان فقط وتنسب الى الامام ابي حنيفة رحمه الله تعالى واتباعه. وليس كذلك فانهم صرحوا في الفتاوى بكسر آلات الملاهي واراقة خمور المسلمين وكسر دنانهم وشق زقاقهم التي فيها الخمر حسبة فلا ضمان عليه وكذا هدم بيت الفاسق ص ١٢٩

وكذا اراقة خمور اهل الذمة كذا في الفتاوى الهندية ص ٣٤٣ وقد جمعت في ذلك جزءا من سنين كما ذكرت سابقا.

وفي البزازية قبل كتاب السرقة: ونص ائمة خوارزم ان اقامة التعزير حال ارتكاب الفاحشة يجوز لكل احد. فان كاشف العورة يامره كل احد بالستر ولو بالعنف ويضرب كاشف الفخذ لا الركبة وبعد الفراغ لا يوقفه الا الحاكم. وعلى هذا لو رأى مسلما يزني يحل قتله وانما يمتنع لانه لا يصدق في ذلك زنا انتهى ص ٣٤٣ على هامش الهندية وهكذا في الهندية ص ١٦٥ وقد بوب لذلك.

واذا اخذ المال في التعزير فقيل يودعه فان تاب يرده كما ذكره البزازي في كتاب الحدود ومن التعزير ما ذكروا ان للامير لا للقضاة سماع اقوال الولاة من احوال المتهوم من غير تحقيق للدعوى وله ان يراعي شواهد الحال على المتهم كآثار الضرب والجرب في السرقة. وله ان يعجل الحبس للكشف والاستيواء.

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

وضرب المتهوم ضرب التعزير لاضرب الحدود ولا يتجاوز فيه الى مقدار الحدود.
واستدامة الحبس لمن تكررت منه الجرائم واحلاف المتهوم وان ياخذ اهل الجرائم بالتوبة وغير ذلك مالم يثبت الجرائم وبعد ثبوتها تكون الى القضاة. و ان الحدود والزواجر وضعها الله تعالى للردع عن ارتكاب المعاصى.

قال الماوردى فى تفسير قوله تعالى وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ يعنى فى استنقاذهم من الجهلة وارشادهم من الضلالة وكفهم عن المعاصى وبعثهم على الطاعة

واما المجاهرة باظهار الملاهى المحرمة فعلى المحتسب ان يفصلها حتى تصير خشبا لنزول عن حكم الملاهى ويؤدب على المجاهرة بها ولا يكسرها ان كان خشبها يصلح لغير الملاهى

وهل يجوز للمحتسب التجسس ام لا

فالتجسس ضربان احدهما ان يكون ذلك فى انتهاك حرمة يفوت استدراكها مثل ان يخبره من يثق بصدقه ان رجلا خلا بامرأة ليزنى بها او برجل ليقتله فيجوز له فى مثل هذه الحالة ان يتجسس ويقدم على الكشف و البحث حذرا من فوات مالا يستدرك من انتهاك المحارم وارتكاب المحظورات

ثم ذكر الماوردى شان المغيرة بن شعبة رضى الله عنه بالمرة بن ابى هلال وقد هجم عليها ابو بكرة بن مسروح وسهل بن معبد ونافع بن الحارث وزياد بن عبيد ولم ينكر عليهم عمر رضى الله عنه

والثانى مالم يظهر من المحظورات فليس للمحتسب ان يجسس عنها ولا ان يهتك الاستار.

واما المعاملات المنكرة كالزنا والبيع الفاسد وما منع الشرع منه مع تراضى المتعاقدين به اذا كان متفقا على خطره فعلى والى الحسبة انكاره والمنع منه والزجر عليه. واما ما فى التاديب مختلف بحسب الاحوال وشدة الخطر واما ما اختلف الفقهاء فى خطره واباحته فلا مدخل له فى انكاره الا ما كان الخلاف فيه فى ضعف كربا النقد

واما ما اتفق على تحريمه وتحليل الاثمان فينكره ويمنع منه ويؤدب

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

علیہ بحسب الحال لیس منا من غشّ.

قال الحافظ ابن تیمیۃ رحمہ اللہ ویدخل فی المنکرات ما نھی اللہ ورسولہ من العقود المحرمۃ مثل عقود الربوا والمیسر ومثل بیع الغرر وکحبل الحبلۃ و الملامسۃ والمنابذۃ وربوا النسیئۃ وربوا الفضل وکذلک النجش وھو ان یزید فی السلعۃ من لا یرید شراءھا انتھی.

ولولی الامر ان یکرہ الناس علی بیع ما عندھم بقیمۃ المثل عند ضرورۃ الناس الیہ مثل من عندہ طعام لا یحتاج الیہ والناس فی مخمصۃ فانہ یجبر علی بیعہ للناس بقیمۃ المثل. ولھذا قال الفقھاء من اضطر الی طعام الغیر اخذہ منہ بقیمۃ المثل. ولو امتنع من بیعہ الا باکثر من سعرہ لم یستحق الا سعر المثل بغیر اختیارہ.

واما ما روی ان الصحابۃ رضی اللہ عنھم لما سألوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یسعر لھم فقال ان اللہ ھو القابض الباسط الرازق المسعر وانی لا ارجو ان القی اللہ ولا یطلبنی احد بمظلمۃ ظلمتھا ایاہ فی دم ولا مال رواہ ابوداؤد والترمذی وصححہ فانما قال ذلک لانھم کانوا یبیعون سلعتھم علی الوجہ المعروف

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

جلوسًا قد نکسوا رؤوسہم فقال من ھؤلاء قال ھم المتوکلون فقال کلًا ولکنہم المتأکلون اموال الناس۔ ألا انبئکم من المتوکلون ؟ فقیل نعم فقال ھو الذی یلقی الحب فی الارض ثم یتوکل علی ربہ عزّ وجلّ انتہی ص ۲۴۸

ثم ذکر شمس الائمۃ رحمہ اللہ فی ذلک بسط وتفصیل والمقصود ان ھذہ الاعمال التی ھی فرض کفایۃ متی لم یقم بھا احد تصیر فرض۔ فاذا کان الناس محتاجین الی فلاحۃ او بناء او نساجۃ یجبر ولی الامر اصحابھا علی ذلک ویمدھم بما یحتاجون الیہ

قال الماوردی ومما یؤخذ ورۃ الحسبۃ بمراعاتہ من اھل الصنائع فی الاسواق ثلثۃ اصناف منہم من یراعی عملہ فی الوفور والتقصیر کالطبیب والمعلمین لان للطبیب اقدامًا علی النفوس لیفضی التقصیر فیہ الی تلف او سقم وللمعلمین من الطرائق التی ینشأ الصغار علیھا ما یکون نقلھا بعد الکبر عسیرا فیقر منہم من توفر علمہ وحسنت طریقتہ ویمنع من قصر واساء من التصدی لما یفسد بہ النفوس وتخبث بہ الآداب۔

واما من یراعی حالہ فی الامانۃ والخیانۃ فمثل الصاغۃ والحاکۃ والقصارین والصباغین لانہم ربما ھربوا باموال الناس فیراعی اھل الثقۃ والامانۃ منہم فیقرھم ویبعد من ظھرت خیانتہ ویشتھر امرہ لئلا یغتر بہ من لا یعرفہ وقد قیل ان الحماۃ وولاۃ المعاون اخص بالنظر فی احوال ھؤلاء من ولاۃ الحسبۃ وھو الاشبہ لان الخیانۃ تابعۃ للسرقۃ۔

واما من یراعی حالہ فی الجودۃ والرداءۃ فھو مما ینفرد بالنظر فیہ ولاۃ الحسبۃ۔ ولھم ان ینکروا علیھم فی العموم فساد العمل ورداءتہ وان لم یکن فیہ مستعدۃ انتہی

وما ذکرنا من مناصب الحسبۃ والامور التی ینبغی للمحتسب ففیہ کفایۃ یوضح بھا الفرق بین الامام والمحتسب والامر بالمعروف والنہی عن المنکر۔

وللتفصیل ینبغی ان یتصفح کتب العلماء کالفتاوی وشرح السیر الکبیر لشمس الائمۃ السرخسی والاحکام السلطانیۃ والولایات الدینیۃ للامام قاضی القضاۃ ابی الحسن الماوردی وشیخ الاسلام تقی بن تیمیۃ الامام الحرانی والارتفاقات الاربعۃ فی کتب الامام ولی اللہ الدھلوی رحمھم اللہ تعالیٰ۔ اللھم الحقنا بالصالحین

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

فصل فی مایجب الاحتراز عنہا للامر بالمعروف والناھی عن المنکر

منہا ینبغی لہ ان لا یستعمل دقائق الکلام لئلا تختلف قلوب العامۃ.
ویمزج فی التذکیر باصول الدین من التوحید والنبوات وتصدیق الکتاب والایمان
بالاخرۃ والترغیب والترھید والبشارۃ والتخویف کما ھو طریق القرآن الکریم واحتراز
یذکر الامثلۃ المستحسنۃ ویحترز من الالفاظ المستھجنۃ والامثال القبیحۃ والقصص
الموضوعۃ الکاذبۃ.

قال الامام ولی اللہ الدھلوی رحمہ اللہ تعالیٰ انہ ورکن العزیمۃ قصص
واخبار تورث تنفراً عن دار الدنیا وتھیأ للاخرۃ وکسورۃ النفس وھی اما بتکمیلات
مترتبۃ علی الفساد دنیا واخرۃ او ترغیبات علی حسن الانتظام بما ھو صادق لا بما
ھو کاذب کفعل بعض وعاظ زماننا اذھی الی الاضلال اقرب منہا الی الھدایۃ وھی
تبیان لسرعۃ انقلاب الاذھان وعدم ثباتہ علی

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

جلوسًا قد نكسوا رؤوسهم فقال من هؤلاء قال هم المتوكلون فقال كلًّا ولكنهم المتأكلون اموال الناس. ألا انبئكم من المتوكلون ؟ فقيل نعم فقال هو الذي يلقي الحب في الارض ثم يتوكل على ربه عزّ وجلّ انتهى ص ۲۴۸ ج ۳

ثم ذكر شمس الائمة رحمه الله في ذلك بسط وتفصيل والمقصود ان هذه الاعمال التي هي فرض كفاية متى لم يقم بها احد تصير فرض. فاذا كان الناس محتاجين الى فلاحة او بناء او نساجة يجبر ولي الامر اصحابها على ذلك ويمدهم بما يحتاجون اليه

قال الماوردي ومما يؤخذ ودة الحسبة بمراعاته من اهل الصنائع في الاسواق ثلثة اصناف منهم من يراعى عمله في الوفور والتقصير فكالطبيب والمعلمين لان للطبيب اقدامًا على النفوس ليفضي التقصير فيه الى تلف او سقم وللمعلمين من الطرائق التي ينشأ الصغار عليها ما يكون نقلها بعد الكبر عسيرا فيقوم منهم من توفر علمه وحسنت طريقته ويمنع من قصر واساء من التصدي لما يفسد به النفوس وتخبث به الآداب.

واما من يراعى حاله في الامانة والخيانة فمثل الصاغة والحاكة والقصارين والصباغين لانهم ربما هربوا باموال الناس فيراعى اهل الثقة والامانة منهم فيقرهم ويبعد من ظهرت خيانته ويشتهر امره لئلا يغتر به من لا يعرفه وقد قيل ان الحماة وولاة المعاون اخص بالنظر في احوال هؤلاء من ولاة الحسبة وهو الاشبه لان الخيانة تابعة للسرقة.

واما من يراعى حاله في الجودة والرداءة فهو ما ينفرد بالنظر فيه ولاة الحسبة. ولهم ان ينكروا عليهم في العموم فساد العمل ورداءته وان لم يكن فيه مستعدّ انتهى

وما ذكرنا من مناصب الحسبة والامور التي ينبغي للمحتسب ففيه كفاية يوضح بها الفرق بين الامام والمحتسب والامر بالمعروف والنهي عن المنكر.

والتفصيل ينبغي ان يتصفح كتب العلماء كالفتاوى وشرح السير الكبير لشمس الائمة السرخسي والاحكام السلطانية والولايات الدينية للامام قاضي القضاة ابي الحسن الماوردي وشيخ الاسلام تقي بن تيمية الامام الحراني والاختيارات الاربعة في كتب الامام ولي الله الدهلوي رحمهم الله تعالى. اللهم الحقنا بالصالحين

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

الموضوعة الكاذبة .

قال الامام ولی اللہ الدہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ انہ وکثرت العوتمیز قصصی
اخبار تورث تنفراً عن دار الدنیا وتہیأ للآخرۃ وکسر سورۃ النفس وھی اما یتکیلات
ترتبۃ علی الفساد دنیا واخرۃ او ترغیبات علی حسن الانتظام بما ھو صادق لا یما
موکاذب کفعل بعض وعاظ زماننا اذھی الی الاضلال اقرب منہا الی الھدایۃ وھی
نبیان لسرعۃ انقلاب الاذھان وعدم ثباتہ علی وطیرۃ واحدۃ فینصرف
ن لک جبروت الناس انتہی ص۵۲ البدور البازغۃ
الحق بالباطل ولا یمیز کر
ان لا یذکر الاحادیث الموضوعۃ فیختلط

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

واصحابہ من بعدہ کانوا یتحوّلون بالموعظۃ. وروینا فی سنن ابن ماجہ وغیرہ ان القصص لم تکن فی زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا فی زمانِ ابی بکر وعمر رضی اللہ عنہما. وروینا ان الصحابۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کانوا یُخرِجُونَ القصاص من المساجد. فعلمنا ان القصص غیر موعظۃ وانہا مذمومۃ ومنہا محمودۃ. فالقصص ہو ان یذکر الحکایات العجیبۃ النادرۃ ویبالغ فی فضائل الاعمال اوغیرہا بما لیس بحقّ ولا یقصد فی ذلک تدریج تلقینہم السنّۃ و تمرینہم بہا بل التشدّق والاعجاب والتمیز عن الناس بالفصاحۃ وحسن ایراد الحکایات والامثال. وبالجملۃ فالفرق بینہما امر مہمّ وسنعقد لہ فصلاً انتہی القول الجمیل. وقال ابنا اوصی طالب الحق بامور

منہا ان لا یصحب الاغنیاء الّا لدفع مظلمۃ عن الناس او بعث عامتہم علی الخیر وہذا ہو وجہ التوفیق بین الاحادیث الدالّۃ علی ذمّ صحبۃ الملوک وبین ما صحبہم کثیر من العلماء البررۃ

ومنہا ان لا یصحب جُہّال الصوفیّۃ ولا جُہّال المتعبّدین ولا المتقشّفۃ من الفقہاء ولا الظاہریّۃ من المحدثین ولا الغلاۃ من اصحاب المعقول بل

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

ولما انتهينا فى الكلام الى هذا المقام. وذكرنا من اقسام البدعة والقواعد
لردها بما يفيدك النظر واليقظة ولتكون منها على بصيرة وجادة مستقيمة مجانبا
بها عن الكفر والمعصية فلنقدم لك ما يمدك من الفوائد وتستعين بها عند رد
البدع وتكون على التنبه بما يريد منك عدوك فان له عقبات ونزعات يكيد
بها ويحتال بانواع المكايد. قال ابن القيم ما ملخصه

فاعلم ان للشيطان سبع عقبات بعضها اصعب من بعض لا يتنزل منه
من العقبة الشاقة الى ما دونها الا اذا عجز عن الظفر بها

العقبة الاولى عقبة الكفر والشرك بالله العظيم والانكار والتكذيب لآياته
فان ظفر به فى هذه العقبة بردت نار عداوته واستراح وان اقتحم هذه العقبة و
نجا منها ببصيرة الهداية وسلم معه نور الايمان يطلبه على

العقبة الثانية وهى عقبة البدعة. اما باعتقاد خلاف الحق الذى انزل
به كتابه وارسل به رسله. واما بالتعبد بما لم يأذن به الله من الاوضاع والرسوم المحدثة
فى الدين التى لا يقبل الله منها شيئا. والبدعة فى الغالب تلاقى صاحبها عكس ما

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

الثانية باتباع السنة فيفتح له الكبائر ويزين له المعاصي ويغريه بارجاء كما قال تعالىٰ وَيَقُولُونَ سَيُغْفَرُ لَنَا ويجري على لسانه الكلمات المناقضة للدين من التقوّل على الله سبحانه ومعاداة السنة واهلها والاجتهاد في اطفاء نور السنة والقدح في الاعمال الحسنة زاعمًا بانه لا يضرّه مع التوحيد ذنب كما لا ينفع مع الشرك حسنة فينكب على الدنيا ويبخل بالانفاق ويُعدّ المعاصي دون الشرك معفوًّا كيف وان البدع تستدرج بصغيرها الى كبيرها فينسلخ صاحبها من الدين ولا يسلم من هذه العقبة الا بالبصيرة النافذة والاعتصام بالكتاب والسنة والوقوف في الحدود الشرعية فمن اتبع هداي فلا يضلّ ولا يشقىٰ

والعقبة الرابعة وهي عقبة الصغائر فاذا قطع العقبة الثالثة ونجا منه فيخدعه في هذه العقبة ويقول له ما عليك اذا اجتنب الكبائر فانها تكفر بالحسنات ولا يزال يهون عليه امرها حتى يصرّ عليها ويعوقه عن الامر بالمعروف والنهي عن المنكر ويداهنه بانه يكفيك العمل وعليك بخويصة نفسك ودع امر العوام فانها ايام الفتن والابتلاء فلا يزال كذلك حتى يحتقر الذنوب وقال عليه الصلوٰة والسلام واياكم ومحقرات الذنوب وقالوا الصغيرة مع الاصرار ويسلم من هذه العقبة بالتوبة والاستغفار وبالاستقامة على الكتاب والسنة والردّ على اهل البدع الفجّار اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ

العقبة الخامسة فاذا اتبع السيئة الحسنة ونجا من العقبة الرابعة طلب عبدو في العقبة الخامسة وهي عقبة المباحات فيشغله بها عن الاستكثار

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

هذه العقبة وهي عقبة الاعمال المرجوحة المفضولة من الطاعات فيأخره بها او يحسنها في اعينه ويزينها له ويعظم ذلك عنده وذلك لان العدو لما عجز عن تخسيره اصل الثواب طمع في تخسيره كماله وفضله ودرجاته العالية فشغله بالمفضول عن الفاضل وبالمرجوح عن الراجح وبالمحبوب لله عن الاحب لله . وكثير من العلماء قد تهوكوا فيها فشغلوا بالعلوم المرجوحة المخترعة وتركوا الراجح من الكتاب والسنة وترهم يستدلون لما نكبوا فيها وسوف يعلم الذين ظلموا اي منقلب ينقلبون.

والنجاة منها بالتفقه في مراتب الاعمال ومنازلها في الفضل والكمال عند الكبير المتعال يوم يحاسب ويكال فوفاه الله حسابه ويجزيه بقدر المشتراة من التجارة . فالبشرى لاهل البصائر والبصيرة السائرين على الجادة المستقيمة يعطون كل ذي حق حقه . فان نجا منها لم يسلم عقبة يطلبه عدوه سوى واحدة لابد منها . ولو نجا منها احد لنجا منها رسول الله واكرم الخلق عليه وهي

عقبة التسليط فيسلط عليه جنده ويجلب عليه خيله ورجله ويظاهر عليه بجده وحزبه يوذيه بانواع الاذى باليد واللسان والقلب على حسب الطاقة وهذه عقبة التكاليف الشاقة ويخشى السقوط به حينئذ

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

عن احکامہ بانواع المصائب والابتلاء فتدخل فی ھذا المجال الضنك والمعترك الصعب یعزے الشیطان بك السفھاء لیستھزء وا بك فی اول الامر

المقام الثانی قال اللہ تعالیٰ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ○ بعد البیان فتعرف المجرمین الذین کانوا فی زی الاصلاح فیقطعون حبل المودۃ والمحبۃ عنك

المقام الثالث قال اللہ تعالیٰ وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ (الانعام ۱۰۵) لما ذکرمنھم قطع المحبۃ اولاً والتباعد منھم سابقا فبیّن فی ھذا المقام مکیدتھم و افتراءھم بانھم یفترون علیك انواع الفریۃ فیقولون انك اخترعت ھذہ المسئلۃ لم یقلھا قبلك العلماء العظام ولا المشایخ الکبار او انك تذکر المسئلۃ القدیمۃ التی اندرست ولا حاجۃ الیوم الی ذکرھا مانعین لان لا تذکرھا ولا تشیعھا ثم یَسُبُّونك لتھیج بھا فتنۃ العداوۃ وثیر غبار الحرب بینکم فنعوق عن البیان

المقام الرابع فی قولہ تعالیٰ وکذٰلك جعلنا لکل نبی عدوًا ـــ

Scanned with CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

الموضوعة فلم ينفعهم ذلك حتى فروا وانهزموا فصاروا تائهين مضطربين متحيرين فلجأوا الى شياطينهم من الرهبان وتناجوا بالاثم والعدوان و وصلوا الى الامراء حزب الشيطان فيمكرون بك ليقتلوك او يضطروك بالهجرة من هذه البلدة والخلان

المقام السادس وهي العقبة الشديدة قال الله تعالى وَكَذٰلِكَ نُوَلِّي بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ○

فيصيرون جماعة ويرمونك من يد واحد ويبارزونك بالعظائم وانك تصير غريبا فردا لا تجد انيسا دهشا كالهائم مشرفا على اودية الهلاك وانت تموج في الامواج كالجبال الرواسم فيأتيك العون والنصرة من الله تعالى سبحانه ذي المنة حتى تغوص في بحر الفضل والرحمة فلا تروغ روغان الثعالب حتى تسيل بالحيلة وتكسو الغفلة والمداهنة فاستقم كما امرت ومن تاب معك و لا تطغوا انه بما تعملون بصير ○ هود ۱۱۲ وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۱۱۳ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ۱۱۴ وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ

وقد انتهينا الى اخر الجزء الاول بعون الله الكريم ونستمد منه التوفيق و الاعانة في اتمام الجزء الثاني انه مجيب عفو رحيم ○ وصلى الله تعالى على سيدنا محمد وآله واصحابه اجمعين ○

وانا الاحقر محمد طاهر عفا الله عنه

دار القرآن پنجپیر الیوسف زوی

غرة ربيع الآخر من شهور سنة ۱۳۸۱

احدى وثمانين بعد الالف وثلثمائة

کتبہ

احقر الثقلین محمد حسین الواسطی النیلوی غفر اللہ لہ

۱۵ ذی الحجہ سنہ ۱۳۹۹ ہجری

Scanned with CamScanner